میراث برّصغیر
«شش ماہی»

سید العلماء نمبر

شمارہ (۲-۱)

محرم الحرام . جمادی الثانی

۱۴۳۲ ھ . ق



سید دلدار علی نقوی غفران مآبؒ
(۱۱۶۶-۱۲۳۵ھ ق)



سید ابوالحسن نقویؒ
(۱۲۹۹-۱۳۵۵ھ ق)



سید علی نقی نقوی سید العلماء ثانیؒ
(۱۳۲۳-۱۴۰۸ھ ق)



سید حسین نقوی علیّین مکان سید العلماءؒ
(۱۲۱۱-۱۲۷۳ھ ق)



سید ابراہیم نقوی فردوس مکانؒ
(۱۲۵۹-۱۳۰۷ھ ق)



سید محمد تقی نقوی ممتاز العلماءؒ
(۱۲۳۴-۱۲۸۹ھ ق)

مرکز احیاء آثار برصغیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شش ماہی مجلہ

میراث برصغیر

(برصغیر کے علمی، تحقیقی، ادبی اور ثقافتی آثار کا ترجمان)

سید العلماء نمبر

برصغیر میں خاندان اجتہاد کی 235 سالہ مذہبی خدمات کی تجلیل کے عنوان سے، چودھویں صدی کے آخر تک اس خاندان کے آخری مسلم الثبوت مجتہد سید العلماء کی یاد میں۔

پہلا سال

پہلا اور دوسرا شمارہ

محرم الحرام وجمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری بمطابق ۲۰۱۱ عیسوی

میراث برصغیر
(شش ماہی)

(برصغیر کے علمی، تحقیقی، ادبی اور ثقافتی آثار کا ترجمان)

رابطہ برای حصول مجلہ:

■ پاکستان: مجاہد عباس اعوان
فون: 00923333854398

■ حیدرآباد دکن «ہند»: باب العلم لائبریری
فون: 00919391312386

■ ہندوستان: مرکز احیاء آثار برصغیر (شعبہ کشمیر)
فون: 00919796737269

■ عراق: سید تنویر حسین نقوی
فون: 009647704317542

■ شام: سید ظہیر الحسنین شیرازی
فون: 00963933013932

■ برطانیہ: شیخ عباس رضا
فون: 00441618392866

■ ایران:
Ph: 0098-251-8848746
Mob: 0098-919-9704372
e-mail: maab1431@yahoo.com

اکاؤنٹ نمبر:

حبیب بنک، برانچ کراچی ملیر ۱۵ 08897900284303
بانک ملی ایران شعبہ حجتیہ قم 0340215265000

قیمت: 250/روپے

انتشارات مرکز احیاء آثار برصغیر (کراچی)

نوٹ

مآب کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا ترجمان نہیں ہے، بلکہ ہماری کوشش ہے کہ وقتاً فوقتاً برصغیر کی عظیم شخصیات کے بارے میں خصوصی شمارے ملت کے ہاتھوں پہنچائے جائیں، اس میں ہمارے پیش نظر وہ شخصیات ہیں جنہوں نے مذہب حقہ کی نمایاں و مخلصانہ طور پر علمی، فرہنگی، اجتماعی خدمات انجام دی ہوں، اس حوالے سے سینکڑوں شخصیات ابھی تک ایسی موجود ہیں جنکے نام اور انکے آثار سے بھی نسل جدید واقف نہیں ہے جن کے چند نمونے ہم نے ابتداء اداریہ میں پیش کیے ہیں۔

مجلہ میراث برصغیر میں مرحومین کی تحریروں کو محققین مآب کی آراء کے بعد زیور طبع سے آراستہ کیا جائے گا اور بقید حیات اہل قلم (خدا انہیں زندہ و سلامت رکھے) کی تحریروں میں سے فقط وہ تحریریں نشر ہوں گی جو مندرجہ ذیل تین موضوعات میں سے کسی ایک سے متعلق ہوں:

۱۔ **تاریخ تشیع:** برصغیر میں تاریخ تشیع کے عنوان سے کسی بھی موضوع پر قلم اُٹھایا گیا ہو۔ مثلاً شیعہ حکومتیں، عزاداری، تحریکیں، تنظیمیں، علاقے، خاندان، موقوفات، مقابر، مذہبی رسومات و مذہبی مقامات۔

۲۔ **تراجم:** یعنی مرحوم شیعہ اہم شخصیات اور ان کے آثار و خدمات سے متعلق ہو۔

۳۔ **کتاب شناسی:** یعنی کسی خاص ایک کتاب، خاص شخص کی کتابیں، خاص کتابخانہ کی فہرست کسی خاص موضوع یا کسی ایک خاندان کی علمی میراث وغیرہ کے حوالے سے قلم اُٹھایا گیا ہو۔

ادارے کا صاحب مقالہ (زندہ یا مرحوم) کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

«من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ»

(تفسیر نور الثقلین، ج۵، ص۱۳۸۔)

ہم تہہ دل سے ان تمام حضرات کے شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے مؤسسہ "مرکز احیاء آثار برصغیر (مآب)" کی ترقی کے لیے ہمارے ساتھ دامے، درمے، سخنے اور قدمے تعاون فرمایا۔ خصوصاً ان خیرین (کثر اللہ امثالہم) کہ جن میں سے بعض احباب نے اپنا نام دینا مناسب نہیں سمجھا لیکن مرکز کے اہداف کو عملی جامہ پہننے کے لیے اور بالخصوص مجلہ میراث برصغیر کے اس نمبر میں خصوصی تعاون فرمایا۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ معاونین مرکز احیاء آثار برصغیر (مآب) اور دیگر خادمین مکتب اہل بیت علیہم السلام کے مرحومین کی مغفرت کے لیے دعا گو رہیں۔

والسلام

مرکز احیاء آثار برصغیر

فہرست عناوین

سید العلماءؒ در آئینہ منظومات

اجازات علماء اعلام شیعہ

الف) اجازاۃ روایت

ب) اجازاۃ اجتہاد

سید العلماءؒ

بعنوان

ادیب عربی و فارسی

(تائیدات و تصریحات)

الف: تائیدات ادب عرب

ب: تائیدات مدرس عربی و فارسی

اداریہ

بسم الله الرحمن الرحيم

قال علي عليه السلام: «لا سنة افضل من التحقيق»

(عیون الحکم والمواعظ، ص ۵۳۴)

ترقیِ اقوام کاراز صرف اکابر ملت اور ان کے آثار کو زندہ رکھنے میں ہے۔(مرزا محمد ھادی عزیز لکھنوی)

زندہ و جاوید قوموں کا دستور ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور محسنوں کی یاد کو ہمیشہ تازہ اور ان کی میراث کو محفوظ رکھنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتی ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہاہے کہ ملت اسلامیہ کے وہ بزرگ اور محسنان اسلام کہ جنھوں نے حضرت علی علیہ السلام کے اس فرمان "تحقیق سے افضل کوئی سنت نہیں" کے مطابق دن اور رات کا فرق مٹاتے ہوئے، گرمی کی شدت اور سردی کی ہدّت کی پرواہ کئے بغیر اور جان ومال کی پرواہ کیے بغیر مذہب حقہ کے دفاع میں جو علمی کارنامے اور تحقیقی کاوشیں سپرد قلم کی تھیں اور جس کے نتیجے میں سینکڑوں دانشوروں کو جام شھادت نوش کرنا پڑا۔

ان کی یہ علمی میراث یاتو فراموشی کے صندوق میں میں مقفل میں ہے یا پھر ان میں سے بیشتر زمانہ کی ستم ظریفیوں اور ورثاء کی عدم توجہی کی وجہ سے صفحہ ہستی سے نابود ہوچکی ہے اور جو محفوظ رہ گئ ہے وہ بھی نابودی کے دہانے پر جاپہنچی ہے۔

اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کہ برصغیر کی ملتِ اسلام خصوصاً مکتب اہل بیت کے پاس اپنے بزرگوں کی ہزاروں گرانبھا تالیفات وتصنیفات موجودہیں لیکن موجودہ دور کے بازار علم اور عمومی اور اکثر خصوصی کتابخانوں میں ان ہزاروں انمول کتابوں میں سے انگشت شمار کتابیں بھی دستیاب نہیں ہیں۔ مثال کے طورپر:

۱۔ شہید ثالث قاضی سید نوراللہ شوشتری ۱۰۱۹ھ مدفون آگرہ جنہیں مذہب تشیع کے دفاع کے جرم میں جہانگیر کے درباری ملاؤں نے بے دردی سے قتل کرنے کا فتوی دیا آپ کی (۱۵۰ ایک سو پچاس) علمی کتابوں میں سے صرف دو کتابوں کا اردو میں ترجمہ ہوا لیکن وہ بھی مکمل ترجمہ نہ ہو سکا۔

۲۔ شہید رابع مرزا محمد کامل دہلوی ۱۲۳۵ھ کہ جنہوں نے سب سے پہلے "تحفہ اثنا عشریہ" کا "نزہتہ اثنا عشریہ" کے نام سے ۱۲ جلدوں پر مشتمل جواب تحریر کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنا پڑا آپ کی ستر ۷۰ کتابوں میں سے صرف پانچ ۵ کتابیں بعض کتابخانوں کی زینت ہیں۔ لیکن بازا میں ایک بھی موجود نھیں ہے۔

"تحفہ اثنا عشریہ" کے دوسرے پچاس نایاب جوابوں پر مشتمل کتابوں میں سے فقط "عبقات الانوار" کی چند جلدوں اور حال ہی میں سترہ ۱۷ جلدوں میں طبع ہونے والی کتاب "تشیید المطاعن" کے علاوہ دیگر کوئی جواب بازار میں تشنگان علم کی پیاس بوجھانے کیلئے دستیاب نہیں ہے، یہاں تک کہ ان میں سے اکثر تو ابھی تک ایک مرتبہ بھی نہیں چھپ سکے، جس کی وجہ سے یہ علمی ذخیرہ بڑے بڑے کتابخانوں میں بھی میسر نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض کا صرف ایک ہی قلمی نسخہ بعض افراد کے پاس موجود ہے۔

۳۔ خاندان اجتھاد میں سے آیۃ اللہ فی العالمین سید دلدار علی غفرانمآب متوفی ۱۲۳۵ھ اور ان کی اولاد واحفاد کی بلند ہمت ہستیاں جیسے سلطان العلماء و سید العلماء، تاج العلماء، ممتاز العلماء و دیگر علماء اعلام کہ جنہوں نے برصغیر میں مذہب اہل بیتؑ کی حقیقی معنوں میں پاسبانی کی ہے اس خاندان کے مجموعی علمی آثار کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ایک ہزار سے متجاوز ہے۔ ان میں سے صرف آیۃ اللہ سید علی نقی معروف بہ نقن صاحب قبلہ اور مولانا سید مہدی لکھنویؒ کی چند کتب ورسائل کے علاوہ باقی بزرگوں کے آثار بعض کتاب خانوں کی زینت بنے ہوے ہیں۔

۴۔ امام المتکلمین ناصر مذہب اہل بیت علیہم السلام آیۃ اللہ العظمی سید مفتی محمد قلی خان موسوی کنتوری متوفی ۱۲۶۰ھ اور ان کی اولاد واحفاد جیسے امام المتکلمین میر حامد حسین صاحب عبقات الانوار، علامہ سید اعجاز حسین صاب۔ کشف الحجب والاستار، وشذور العقیان، اوراسی طرح ایۃ اللہ سید ناصر حسین ناصر الملۃ، اور دیگر حضرات کی کتابیں بھی اسی داستان کا حصہ ہیں۔

۵۔بلند پایہ مفسر آیۃ اللہ سید ابوالقاسم حائری لاہوری متوفی ۱۹۲۰ء اور ان کے فرزند ارجمند آیۃ اللہ سید علی حائری لاہوری متوفی ۱۹۴۰ء کے عظیم علمی شہکار "تفسیر لوامع التنزیل" کہ جو ۲۷ جلدوں پر مشتمل ہے۔(جسے اگر آج، طبع اشاعت کی زینت بخشی جائے تو بقول آیت اللہ العظمیٰ سید مرعشی نجفیؒ کے کہ یہ کتاب حجم کے اعتبار سے بحارالانوار سے کہیں زیادہ جلدوں پر مشتمل ہو گی۔واضح رہے کہ بحار الانوار ۱۱۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔) جبکہ ان دو بزرگ ہستیوں کی اس کتاب کے علاوہ ایک سو ۱۰۰ سے زائد دوسرے علمی آثار میں سے فقط تین مختصر رسالے بعض اوقات مل جاتے ہیں۔

۶۔نابغہ زمان آیت اللہ العظمیٰ مفتی سید میر محمد عباس موسوی متوفی ۱۳۰۶ھ استاد میر حامد حسین نیز متوفی ۱۳۰۶ھ کی تین سو ۳۰۰ سے زائد فقہی، کلامی، تفسیری، تاریخی علمی آثار میں سے فقط دو کتابیں چند سال قبل طبع ہوئی ہیں۔ اور بقیہ انمول موتی فراموشی کے گہرے سمندر میں ابھی تک مدفون ہیں۔

۷۔ علامہ سبحان علی خان متوفی ۱۲۶۴ھ کی وہ باعظمت و بلند ہمت ہستی کہ جنہوں نے اپنے دور میں جہاں اوّدھ کی شیعہ حکومت کے منصب وزارت کو بڑی بردباری اور ہمت کیساتھ سنبھالا، ساتھ ہی شیعیان کربلا و نجف کی بھرپور طریقہ سے مالی مدد کی اس سلسلے میں ان کی موقوفات آج تک کربلاء میں باقی ہیں، اس ساری خدمت کے ساتھ ساتھ دسیوں کتب مذہب حقہ کے دفاع میں تحریر فرمائیں، کہ جن میں سے ایک "الوجیزہ فی اصول الدین" ہے جو "تحفہ اثنا عشریہ" کا ایسا جامع اور مختصر جواب ہے جسکے بارے میں علامہ سید سجاد حسین بارہوی نے اپنی کتاب رسالہ سجادیہ ص ۱۰ پر یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں:

"الوجیزہ کی نظیر پیش کرنا فقط ناممکن ہی نہیں ہے بلکہ محال ہے۔" اس نابغہ روزگار اور ان کے بھائی ، حسین خان متوفی ۱۲۴۰ھ کی ایک کتاب بھی اس وقت بازار تو دور کی بات خود بڑے کتب خانوں میں بھی میسر نہیں ہے، اور اس سے بڑا ظلم یہ کہ اس عظیم ہستی کے ورثا بھی زمانے کی ستم ظریفی یا بے توجہی کی بنا پر انکی کتب کی طرح انکی ذات کو بھی فراموش کر چکے تھے، اور نہ صرف یہ کہ فراموش کر چکے تھے سچی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ جانتے ہی نہیں تھے کہ ہمارے بزرگوں میں سے ایسی ہستیاں بھی گذری ہیں، نہ جانے ایسی کتنی ہی عظیم ہستیوں کو ان کے آثار کی طرح ہم فراموش کر چکے ہیں کہ جنہیں یاد رکھنا ہمارا اولین فرض تھا، مقام شکر ہے کہ مرحوم علامہ سبحان علی خاں کے خاندان کے بعض افراد چند سال قبل اس بات کی طرف متوجہ ہوئے ہیں کہ ہمارے اسلاف میں کبھی ایسی ہستیاں بھی موجود تھیں کہ جن پر زمانہ فخر کرتا تھا۔

یادرہے کہ علامہ سبحان علی خاں مرحوم کی کتاب "الوجیزہ فی اصول الدین" کے بارے میں یہ اطلاع ملنے کے بعد کہ ایران کے ایک کتاب خانہ میں یہ کتاب موجود ہے، لہذا ہم نے پہلی فرصت میں اسے حاصل کرنے کی کوشش کی اور کیمرہ کے ذریعے فلم حاصل کرنے کے بعد اپنے ہدف کی تکمیل یعنی احیاء آثار برصغیر کی نیت سے ٹائپ کرنے کے لئے دے دی ہے یہ کتاب دو جلدوں میں ۵۰۴ صفحات پر مشتمل ہے، اور اسی طرح انکے بھائی جناب حسین خان کی کتاب بنام "معتمد الشیعہ" کے قلمی نسخہ کو تھران کے مجلس ملی کے رئیس کو خط لکھ کر حاصل کیا ہے، اس کتاب کے صرف دو ہی قلمی نسخوں کی ابھی تک ہم اطلاع حاصل کر سکے ہیں۔

۸۔ سید مہدی خان بہادر کی مذہب شیعہ کے خلاف تحریر کی جانے والی کتاب "آیات بینات" کے محکم ترین ۱۰ دس عدد جوابات میں سے کوئی ایک جواب بھی اس وقت علمی دنیا میں بازار میں موجود نہیں ہے۔ جب کہ اصل کتاب "آیات بینات" بار بار کراچی، لاہور اور ہندستان سے چھپ چکی ہے اور چھپ رہی ہے ان جوابات میں سے اہم ترین جواب خان بھادر کے بھائی سید امیر حسین کا ہے جس کا نام "آیات محکمات در جواب آیات بینات" جو دو ضخیم جلدوں میں ہے صرف ایکبار زیور طباعت سے آراستہ ہو سکا۔

۹۔ فخر الحکماء علامہ سید علی اظہر کھجوی (۱۸۶۱۔۱۹۳۳م) اور ان کے فرزندوں کی ایک سو سے زائد دفاع مذہب حقہ میں تاریخ وکلامی کتب میں سے چند انگشت شمار رسائل بعض اوقات میسر ہو جاتے ہیں باقی کتابیں طاق نسیان میں گم ہو چکی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ ایک قومی وملی المیہ ہے یہاں پر ہزاروں میں سے صرف چند نمونے ذکر کیے ہیں ورنہ اس درددل کو پیش کرنے کے لیے اور خصوصی طور پر ان مظالم کی داستان جسمیں دشمن کس طرح اس علمی سرمایہ کونابود کرنے کے لئے گھات لگاے بیٹھا ہے اور آج تک نہ جانے کتنے ہی قیمتی آثار ایسے ہیں کہ جن کو دشمن نابود کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ یہ وہ داستان غم ہے جسے پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، جسے اس مختصر سی تحریر میں پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ

سفینہ چاہیے اس بحر بی کراں کے لئے

یہ بات ذہن نشین رہے کہ مذہب اہل بیتؑ کو کم رنگ کرنے اور اسی طرح ملت مسلمہ وخصوصا موالیان اھل بیتؑ کے علمی ذخیرہ کو ختم کرنے کا منصوبہ ملت تشیع کے خلاف دشمنوں کی دیگر دسیوں سازشوں میں میں سے ایک سازش ہے، وہ مختلف بہانوں سے انہیں باہمی اختلاف میں دست گریبان کر

کے اختلاف کا شکار بنا کر، نہ فقط یہ کہ وہ اس طرح ملت کی ضائع ہونے سے بچ جانے والی علمی میراث کو غارت کر دے گا۔ بلکہ اپنے داخلی وخارجی آلہ کاروں کے ذریعہ ملت کے نوجوانوں کو اپنے محسنوں کا دشمن بھی بنانے میں مصروف ہے اور کسی حد تک وہ کامیاب بھی ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ بعض نادان دوستوں کی احمقانہ حرکات بھی دشمن کے اس منصوبے کو مکمل کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں، اسی وجہ سے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا:

"دو گروہوں، نادان دوستوں اور ہوشیار دشمن نے میری کمر توڑ دی ہے۔"

لہذا نادان دوستوں اور ہوشیار دشمنوں کے ان تمام حربوں کا مقابلہ کرنا اور اپنی اس علمی میراث کی حفاظت فقط ضروری ہی نہیں بلکہ واجب ہے، اس لیے تمام موالیان اہل بیت علیہم السلام سے درخواست ہے کہ جس کسی سے جس طرح بھی ممکن ہو سکے اس میراث کی حفاظت میں قدم اٹھائیں ورنہ زمانے کے ساتھ ساتھ یہ ضائع ہونے سے محفوظ رہ جانے والی میراث میراث بھی ماضی کی طرح نابود ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے موجودہ اور آنے والی نسلوں کو معنوی اور مادی اعتبار سے ناقابل تصور عظیم نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آج سے ۱۰۰ سال قبل صاحب کتاب (تجلیات المعروف تاریخ عباس) میں یہی درددل ان الفاظ مین تحریر فرمایا جنھیں ہم خوابیدہ ضمیروں کو بیدار کرنے کے لیے انھی کے الفاظ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔

(مغربی تعلیم نے مادی ترقیات اور دماغی ارتقاء کی عمارتوں کو اسقدر مستحکم کر دیا ہے، کہ مشکل سے اسکی چاردیواری میں روحانی ہوائیں گزر سکتی ہیں اسی سبب سے روز بروز علماء کے آثار دلوں سے محو ہو رہے ہیں اور ہمارا مستقبل بجائے اسکے کہ روشن ہو تیرہ و تاریک ہو تا جاتا ہے۔

اسلام میں ایک عہد تو علماء کیلیئے ایسا خونریز تھا جس میں فضل و کمال کی زمینوں پر چاروں طرف خون کا سیلاب جاری تھا اور ناکردہ گناہوں کی لاشیں تیرتی نظر آ رہی تھیں، ان کے نام پر تلواریں نیام سے کھنچی رہتی تھیں اور قتل کا بازار ہر وقت گرم رہتا تھا۔ پھر بھی ظالموں کی پیاس کسی طرح نہ بجھتی تھی۔

ایک دور ایسا بھی رہا کہ صدیوں تک علماء نے حکومت کی اور جو کچھ علمی ترقیاں کیں تاریخ کا ایک ایک ورق اسکو بتارہا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں حکومت کی عنان تھی۔ ان کی ایک نگاہ سلطنت کے ہلادینے کو کافی تھی۔ تاج شاہی انھیں کے عمامے اور سکۂ رائج الوقت انھیں کی مہریں تھیں، سلاطین زیر اثر تھے، انکے فرمان صور اسرافیل کی طرح قیامت کا منظر پیش کر دیتے تھے اور دم زدن میں تمام ملک منقلب ہو جاتا تھا۔

خصوصا ایران کی عظیم الشان سلطنت اور بادشاہان اودھ کے عہد دولت مہد میں جبکہ آسمان سے ہن برس رہا تھا اور زمین دولت کے خزانے اگل رہی تھی اہل کمال کا دور تھا اور علماء کی حکومت تھی سلاطین نے ہمیشہ اپنے خیال پر ان کی رائے کو فضیلت دی۔

اسلامی سلطنتیں مٹ گئیں اور افراد ملت کی اجتماعی قوتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں، سیاسیات نے خیالات میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا، جادہ معرفت کے چلنے والے ڈگمگا گئے، ایسے ہنگامے میں کہ ان کی نظروں میں احادیث رسول ﷺ اور بزرگانِ دین کے اقوال سے فلاسفہ مغرب کے اقوال زیادہ وقیع ہو گئے تو ان گوشہ نشینوں اور قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کہنے والوں کی کیا عزت ہو سکتی ہے، یا ان آسودگان خاک کے مزاروں پر کون شمع جلائے گا جنہوں نے تمام زندگی خوفِ خدا میں رو رو کر کاٹ دی، آج جب کہ ہدایت واصلاح کی آڑ میں ذاتی مقاصد نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایمانی قوت کمزور ہو چکی ہے، راستبازی کا علم ٹھنڈا کر دیا گیا ہے، تو کیا توقع ہو سکتی ہے کہ ان خدا پرستوں کی عزت کی جائے گی حالانکہ وہ اس راز سے بے خبر ہیں

لافضل الا لاهل العلم انہم
علی الھدی لمن استھدی ادلاء

بزرگی صرف اہل علم کیلئے ہی ہے، کیوں کہ یہ لوگ خود راہ راست پر ہیں اور طالبان ہدایت کے رہنماء ہیں۔

دریاؤں کے سر چشمے جب خشک ہو جاتے ہیں تو ایک بوند پانی کی گوہر نایاب ہو جاتی ہے، طبقۂ علماء جس ملت کا عضو رئیس اور ترقیوں کا سر چشمہ اور طاقتوں کی بنیاد ہے "موت العالم موت العالم" عالم کی موت تمام افراد ملت کی موت اور اسکی حیات حیات ملی ہے، بدنصیب ہے وہ قوم جس نے اپنے علماء کی منزلت نہ کی اور بربادیوں کا خیر مقدم کیا!

ترقیِ اقوام کا راز صرف اکابر ملت کا زندہ رکھنا اور ان کے آثار کو زندہ رکھنا ہے۔ یورپ گو مذہب سے آزاد ہے مگر جذبۂ قدامت پرستی اسکے دل سے محو نہیں ہوا اسکو یقین ہے کہ اسکی عزت کا راز اسی جذبہ میں مستتر ہے۔

شکسپیئر کی ولادت کے روز ہر سال ایک عظیم الشان میلہ ہوتا ہے، اسکے بیٹھنے کی کرسی پر لوگ آکر بوسہ دیتے ہیں اور گرد طواف کرتے ہیں۔ اسی طرح مشہور علماء و کملا کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مسودے خاص احترام سے عجائب خانوں میں رکھے ہوئے ہیں جسے دوردراز کا سفر کر کے لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ لارڈ ٹینسن مشہور انگریزی "ملک الشعراء" جس کی وفات حال میں ہوئی ہے اسکے لکھنے کی میز اور قلم دوات کے لوگ ہزاروں روپے دینے کو تیار ہیں۔ لیکن اسکے ورثاء خود مستطیع ہیں لہذا نہیں دیتے۔

اگر ان حالات کا موازنہ اپنی قوم سے کروں تو یقیناً یہ جمود اور بے حسی میں ایک سالخوردہ میت سے زیادہ دقیع نہ ہو گی اور ہماری آبادی حقیقتاً گورغریباں کی آبادی ثابت ہو گی۔ جس قدر دوسری قومیں اپنے اسلاف کے زندہ رکھنے میں سرگرم ہیں اسی قدر ہم اپنے اکابر ملت کے مٹانے میں کوشاں ہیں حالانکہ ان مرنے والوں نے جہد للبقا میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ لمؤلفہ۔

اس قوم سے پڑا ہے مجھے سابقہ جہاں
دستور اعتراف کمالات ہی نہیں

ہمارے اسلاف صالحین کی عظمت و جلالت صرف مقبروں اور خاک کے پامال ذروں میں ملے گی، ان کی موت کے وقت تو بر سم زمانہ بادل ناخواستہ چار آنسو بہالئے اور گڑھا کھود کر ان کو دفن کر دیا لیکن پھر کبھی کروٹ نہ لی، نہ یہ سمجھے کہ ہمارے فرائض مرنے والے کے ساتھ کیا کیا ہیں، اسکی تصانیف اسکے روحانی ذخیرے جنکو اسنے رات رات بھر دماغ سوزی سے لکھا تھا جب کہ شمعیں ختم ہو گئیں تھیں اسکے دماغ کا روغن مشتعل تھا، آج وہ ذخیرے کیڑوں کے نظر ہو گئے اور ان کے کمالات کی تصویریں اسقدر دھندلی ہو گئیں کہ رفتہ رفتہ نام و نشان تک صفحہ ہستی سے محو ہو گیا۔

اگر قوم کی جاہ و منزلت کا اندازہ کرنا چاہتے ہو تو مقبروں میں جاؤ دیکھو خاک کے ڈھیر میں کیسے کیسے خزانے پنہاں ہیں جو اپنے اخلاف کے ہاتھوں گمنامی و بے نشانی کا شکار ہیں، اے حی لایموت! تو ہم میں قومی زندگی کی روح پھونک کہ اپنے علماء کی حقیقی معرفت حاصل کریں اور "ہم کیا ہیں" اس حقیقت کو بے نقاب کریں۔

شاگردان آل محمد کا گروہ دنیا میں جس اعزاز کا مستحق ہے وہ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان کے بوسیدہ عمامے تاج فغفور و اکلیل جمشید سے کہیں بہتر، انکا حصیر قناعت جواہر نگار اور مرصع کار تختوں سے کہیں برتر، ان کی عظمت و جلالت شان کا اندازہ معمولی افراد کا کام نہیں انکی سیرت

آیندہ نسلوں کیلئے ایک موعظہ ہے۔ تذکرہ الاولین مواعظ الاخرین حامل رسالت رسول ﷺ محترم نے مختلف پیرایہ میں انکی جلالت کا اظہار کیا ہے:۔

کبھی فرمایا:

«مداد العلماء افضل من دماءالشهداء»

علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بہتر ہے۔

کبھی فرمایا:

«علماء امتي کانبیاءبني اسرائيل»

میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے مانند ہیں۔

کبھی فرمایا:

«من اکرم عالما فقد اکرمني»

جس نے عالم کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔

کبھی ارشاد ہوا:

«الفقهاء امناء الرسل ما لم یدخلوا في الدنیا»

فقہا، رسولوں کے امانت دار ہیں۔ جب تک دنیا میں داخل نہ ہوں۔

اس کی تفصیل پوچھی گئی کہ دنیا میں داخل ہونا کیا معنی، فرمایا متابعت کرنا سلطان کی جب وہ ایسا کریں تو ان سے حذر کرو۔

کبھی فرمایا:

«نوم العالم افضل من الف رکعة»

عالم کی ایک نیند ہزار رکعتوں سے بہتر ہے

یہ ہیں وہ منزلیں جن سے ان کے علو مرتبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ البتہ ان لوگوں سے دھوکا نہ کھاؤ جو لباس اہل علم میں تم کو فریب دینا چاہتے ہوں اور طرز عمل سراسر رضائے الٰہی کے خلاف ہو جس کی نسبت آواز نفرین بلند ہے:

«ویل للعالم یتکلم بهواءالناس لایکون احد اشدعذابا منه یوم القیامة»؛

ویل ہواس عالم پر جو رضائے خلق کیلئے بات کرے روز قیامت کسی کا عذاب اس سے شدید تر نہ ہو گا۔

دوسری آواز

«ان العالم اذا لم یعمل بعلمه ذلت موعظة عن القلوب کما یزل المطر عن الصفا»؛

جب عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو اسکا موعظ بھی دلوں پر اثر نہیں کرتا اور اس طرح دلوں سے محو ہو جاتا ہے جس طرح کہ پانی پتھر سے بہ جاتا ہے۔

کہیں نگاہ غضب سے تنبیہ کی جاتی ہے:

«من تعلم علما لغیر الله و اراد به غیر الله فلیتبوا مقعده من النار»

جو شخص خدا کیلئے علم نہ سیکھے اور ارادہ کرے اس سے غیر خدا کا اسکو چاہئے کہ اپنی جگہ نار میں مہیا کرے۔

غرر الحکم میں حضرت امیرؑ فرماتے ہیں:

«صلاح العمل بصلاح النیه و صلاح المعاد بحسن العمل»

نیکی عمل کی نیک نیتی سے ہے اور نیکی آخرت کی نیکی عمل سے ہے۔

اس معیار پر جانچنے کے بعد آج طبقہ اسلام کے روشن دماغ حضرات کے سامنے ایسی زندگی کا مرقع پیش کرنا چاہتا ہوں جس نے کرۂ اسلام کو اپنی تجلیوں سے منور کیا، جس کی زندگی کی ہر ساعت ذخیرہ تصنیف تھی، جس کی ہستی عرفا و سالکین کیلئے خداشناسی کی ایک نمایاں مثال تھی۔ یہ ترجمہ ایسا نہیں جس سے صرف فقہاء یا صلحا دلچسپی حاصل کر سکیں بلکہ ہر طبقہ کے بامذاق اپنے ذوق کے موافق بہرۂ وافر حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کتاب (تجلیات) میں جس بزرگ کا جلوہ پیش نظر ہے (یعنی آیۃاللہ العظمی میر سید مفتی عباس ۱۲۲۴۔۱۳۰۶ھ۔ق) وہ محفل ادبا کا صدر نشین ، مجلس شعر اٗ میں ملک الشعر اٗ، بزم فقھاء کا مجتہد جامع الشرائط، بذلہ سنجون کی بزم طرب میں بلبل ہزار داستان، شبستان معرفت میں عابد شب زندہ دار، جس کی سادی اور بے ریا زندگی اس شعر کا ماحصل تھی۔

لیس الجمال باثواب تزینها

ان الجمال جمال العلم والادب

لکھنوٗ کی سر زمین بلکہ ہندوستان کی شیعہ آبادی اس مقدس ہستی پر نازاں ہے اور کیوں نہ ہو اس لیئے کہ ایسا ہمہ دان جسکو ہر فن کے ائمہ صدر محفل ہیں فخر یہ جگہ دیتے ہیں آپ ہی اپنی نظیر تھا۔

قسام ازل کے دربار عام میں روز ازل جب جواہر علوم کا خزانہ عامرہ کھولا گیا اور قسمت کیلیئے سر بستہ کیسوں کی مہریں توڑیں گئیں تو بقدر مشیت ہر مستحق بہرہ مند ہوا مگر اس علامہ ٗروز گار کو سب سے زیادہ حصہ اس موہبت عظمہ سے مرحمت ہوا۔ ادھر عطاے منعم ادھر ذوق تحصیل دستِ شوق نے اپنے جیب ودامن میں وہ انمول موتی اور بیش قیمت لعل ویاقوت بھر لیئے جو دوسروں کو دقت سے دستیاب ہوئے ،عالم اسباب کی نگاہ میں ان نعمتوں کو بمصداق امابنعمۃ ربک فحدث ظاہر و آشکار کیا اور ثابت کر دیا کہ میرے تمام ملکات علوم وہبی ہیں اکتسابی نہیں، انھیں وہبی قوتوں نے انکو علامہ ٗروز گار بنایا اور اپنے کمالات کی وجہ سے عام طور پر جو ہر دل عزیزی ان کو حاصل ہوئی ان کے امثال میں ایسی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔

آج تک علمی وادبی حلقوں میں ان کے واقعات نہایت خلوص اور عقیدت سے بیان کیئے جاتے ہیں ان کے لطائف علمیہ زبان زد خاص وعام ہیں روز مرہ کی باتیں لوگوں کے دماغوں میں محفوظ ہیں۔ لکھنؤ کی پرانی معاشرت کا جب کہیں تذکرہ ہوتا ہے تو ان کا نام ضرور آتا ہے۔شاعری کے میدان میں انکا اشہب خامہ بڑے بڑے نامی شہسواروں کے ہمعنان رہا۔ اسوقت کے اساتذہ فن نے ان کو مسلم الثبوت استاد مانا۔

نہایت افسوس تھا کہ ایسے بزرگ کے واقعات زندگی پردۂ خفا میں رہیں اور ایسے ہنگامے میں جب کہ خزف پارے لعل و جواہر بنا کر دکھائے جائیں اور اصلی موتیوں کی آب وتاب سے نگاہیں ناآشنا ہوں۔) انتھی (تجلیات ص ۲ تا ۷)

برصغیر میں تخمیناپانچ ھزار ۵۰۰۰ سے زائد شیعہ اھل قلم نے اپنے قلم کے ذریعہ مذہب کی خدمت کی ہے۔ اور ان آثار کی تعداد ۳۰۰۰۰ تیس ہزار سے متجاوز ہے، لیکن ھم یقین سے کیہ سکتے ہیں کہ ۹۰فیصد انکی اس علمی میراث سے ملت کی اکثریت آشنا نھیں ھے، اگر ملت کا جمود اسی طرح باقی رہاتو بعید نہیں کہ یہ بچی کھچی میراث بھی نابود ہوجائے اس علمی میراث کے ضائع ہونے سے معنوی نقصان کی حد معین کرنا تو ممکن نہیں البتہ مادی اعتبار سے ان ہزاروں بیش بہا قیمتی گوہروں میں سے ہر ایک علمی گوہر اگر مل جائے تو اس کا ایک ایک ورق لاکھوں کی قیمت کا حامل ہے۔اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے اور احساس مسؤلیت کے پیش نظر خدا کی بابرکت ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے: ''مرکزاحیاء آثار برصغیر'' (مآب)وجود میں آیا ہے جس کا اصلی ترین ہدف ملت مسلمہ کے بزرگوں اور محسنوں کی یاد کو تازہ اور ان کی علمی میراث کو زندہ کرنا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ!

اسی ہدف کی روشنی میں برصغیر کے سب سے بڑے علمی خاندان کہ جس نے برصغیر میں مذہب حقہ کی سب سے زیادہ خدمت انجام دی۔یعنی جس علمی روایت کا سنگ بنیاد برصغیر میں مجدد الشریعہ سید دلدار علی غفران مآب (۱۱۶۶۔۱۲۳۵ھ۔ق) نے رکھا تھا اس سلسلہ جلیلہ کی ۲۳۵ سالہ علمی خدمات کی تجلیل کی غرض سے اس سلسلہ کے آخری معمار اور چودویں صدی کے آخری مسلم الثبوت مجتہد سید العلماء سید علی نقی نقن صاحب مرحوم (۱۳۲۳۔۱۴۰۸ھ۔ق) کی یاد کے عنوان سے **مآب** نے مجلہ میراث برصغیر کا پہلا اشمارہ انھیں کے نام سے معنون کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

نوٹ: یادرہے کہ مآب کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا ترجمان نہیں ہے،۔ لیکن حقائق بالآخر حقائق ہوتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ وقتاً فوقتاً برصغیر کی عظیم شخصیات کے بارے میں خصوصی شمارے ملت کے ہاتھوں پہنچاے جائیں، اس میں ہمارے پیش نظر وہ شخصیات ہیں جنہوں نے مذھب حقہ کی نمایاں ومخلصانہ طور پر علمی، فرھنگی، اجتماعی خدمات انجام دی ہوں، اس حوالہ سے سیکڑوں شخصیات ابھی تک ایسی موجود ہیں جنکے نام اور انکے آثار سے بھی نسل جدید واقف نہیں ہے جن کے چند نمونے ہم نے ابتدا میں پیش کیے ہیں۔

مآب عنقریب سو سے متجاوز ایسے افراد کے ناموں کی فہرست پیش کرنے والا ہے جن کے بارے میں مرکز مستقل کتب ورسائل تحریر کرے گا، اس سلسلہ میں ہمیں تمام ایسے افراد کہ جن کے پاس اس قسم

کی (کہ جن کے نمونے سرورق پر لگادیے گیے ہیں) کوئی بھی اطلاع ہو اور تمام اہل فکر و دانش واہل قلم واہل خیر سے بھی تعاون کی اپیل ہے۔

اہداف تاسیس مآب

اگرچہ اس مرکز کا اصلی ہدف علمی میراث کو زندہ کرنا ہے، لیکن یہ مرکز اس اصلی ہدف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مندرجہ ذیل فرعی اہداف کو لے کر آگے بڑھے گا:

۱۔ احیاء میراث علمی

یہ احیاء میراث چند طریقوں سے ممکن ہے:

الف) کتابوں کی اشاعت

ب) کتابوں کی CD,S؛ تیار کرنا

ج) فوٹو کاپی: (اصل کتاب کے نہ ملنے کی صورت میں اسکی فوٹو کاپی حاصل کی جائے گی،)

د) لائبریری کا قیام

جس کے ایک حصے میں صرف برصغیر کے علماء اور دیگر دانشوروں کی مخطوطہ و مطبوعہ کتابوں کو محفوظ کیا جائے گا۔

۲۔ شیعی دائرۃ المعارف

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کی شیعیت سے مربوط تمام مباحث کو پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۳۔ کتابوں کی فہرست کی تدوین

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کی شیعہ تالیفات (مخطوطات اور مطبوعات) کی توصیفی معرفی کی جائے گی۔

۴۔ شیعہ اکابرین کا تذکرہ

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کے شیعہ علماء اور دیگر دانشوروں کے مجموعی حالات زندگی پر روشنی ڈالی جائے گی۔

۵۔ سیمینار

ملت کے بزرگوں اور محسنان اسلام کی یاد میں سیمینار کا انعقاد کرنا۔

۶۔ یادنامے

یعنی بعض علماء اعلام کے حالات زندگی اور ان کی علمی واجتماعی کاوشوں پر مشتمل مستقل کتاب تحریر کرنا۔

۷۔ تراجم کتب

برصغیر کے علماء اعلام کی عربی اور فارسی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیاجائے گا گے اور بعض اردو کتابوں کا فارسی اور عربی میں ترجمہ کیاجائے گا۔ انشاءاللہ تعالی

۸۔ نشر مجلہ

"میراث برصغیر" کے عنوان سے شش ماہی مجلہ کی اشاعت وتشہیر۔

۹۔ ویب سایٹ

انٹرنیٹ کے ذریعے ان مطالب کو ملکی حدود سے باہر ساری دنیا تک پہنچایاجائے گا۔ انشاءاللہ تعالی

تعاون کی اپیل

آپ مندرجہ ذیل طریقوں سے اس مرکز کے ساتھ تعاون کرسکتے ہیں:

مالی تعاون؛

اہداء کتب؛

نادرالوجود کتابوں کی فوٹوکاپی یاCds ارسال کرکے۔

قلمی ودیگر قدیمی کتابوں کے بارے میں فون، ایمیل یاخط کے ذریعہ اطلاع دے کر کہ فلاں کتاب فلاں صاحب یافلاں کتابخانہ میں ہے؛

جن کے پاس قلمی ونادرالوجود کتابیں ہیں۔ وہ مرکز سے مربوط افراد کو فوٹو لینے کی اجازت دیں؛

جن کتابوں کو یہ مرکز شائع کرنا چاہتا ہے۔ آپ اپنے بزگوں کے ایصال ثواب کی نیت سے ان کتابوں کو شائع کروایں؛

محققین اور مترجمین مرکز کی انتخابی کتابوں کی تحقیق وترجمے میں تعاون فرما کر۔

دائرۃ المعارف، فہرست کتب، اور تذکرہ اکابر شیعہ سے مربوط کتب کی تدوین کے لئے شیعہ مذہب سے مربوط اطلاع فراہم کرکے مثلا آپ اپنے علاقہ کے یا دیگر علاقوں سے متعلق موجودہ وگذشتہ شیعہ فقہا، علماء کرام، مذہب وملت کے دلسوز اور حقیقی عزاداری کے مروجین ذاکرین حضرات، اطباء وحکماء، مستبصرین یعنی اپنے سابقہ مذہب کو چھوڑ کر مذہب شیعہ کو قبول کرنے والے حضرات کے حالات فراہم کرکے اسی طرح مذہب کے خدمت گذار شیعہ وزرا، وقبائیلی رؤسا، شیعہ خاندانوں، شیعہ حکمرانوں، شیعہ اولیاء کرام، و دیگر اہم ترین شیعہ شخصیات کے حالات زندگی ارسال کرکے، اسی طرح اہم ترین ماتمی انجمنیں، امام بارگاہیں، شیعہ مساجد، شیعہ مدارس، شیعہ کتاب خانے، شیعہ موقوفات، شیعوں سے متعلق دیگر مقامات، شیعہ مذہب کی ہر قسم کی چھوٹی بڑی اور ہر موضوع سے مربوط کتاب کے بارے میں اطلاع، اور اسی طرح شیعہ علماء کرام ودیگر دانشوروں اور مذہب کے دیگر محسنوں کے علاوہ شیعہ مقامات سے مربوط فوٹو ارسال کرکے وغیرہ وغیرہ خلاصہ آپ شیعہ مذہب سے مربوط ہر قسم کی اطلاع فراہم کرکے اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہیں۔

نوٹ:

آپ جس قسم کی بھی اطلاع فراہم کریں مستند ہونی چاہیے، اور اگر آپ کی یہ اطلاع مقالہ کی شکل میں ہوں تو دائرہ المعارف میں اسے آپ کے ہی نام سے تحریر کیا جائے گا، لہذا اسے مستند ومستدلل طریقہ سے تحریر ناضروری ہے، البتہ مرکز اس کو مفید بنانے کے ترمیم واضافہ کا حق رکھتا ہے، اور حتی المقدور چاپ کرنے سے قبل ایک دفعہ صاحب مقالہ کو یہ مقالہ دیکھایا جاے گا، اس لیے آپ اطلاع ارسال کرتے وقت اپنا مستقل اور عارضی پتہ اور رابطہ نمبر اور E-mail ضرور تحریر فرمائیں۔ شکریہ

صاحبان علم وقلم کے ورثا سے خصوصی تعاون کی اپیل

ان ورثا کرام سے ہماری گزارش یہ ہے کہ مآب کسی مادی دنیا کے حصول کی غرض سے وجود میں نہیں آیا ہے اور نہ ہی ہم اپنے محسنوں کی علمی میراث کو ذریعہ معاش بنانا چاہتے ہیں جس کی سب سے بڑی دلیل ہمارا وہ اعلان ہے جو ہم نے مآب کی مطبوعات کے پہلے صفحہ پر کیا ہوا ہے اور وہ اعلان یہ ہے:

مآب کی تمام مطبوعات قومی وملی سرمایہ ہیں لہذا ہر شخص وہر ادارہ دین ومذہب کی خدمت کی خاطر ان میں کسی قسم کا تصرف کیے بغیر انہیں چھاپ سکتا ہے۔

لہذا علم کے ورثا کرام سے اپیل ہے کہ تعاونوا علی بر وتقوی کے حکم خدا کے مطابق وہ اس کام میں ادارہ کی مدد فرمائیں یعنی اولاً تو اگر ان کے پاس علمی میراث موجود ہے تو اس کی ایک کاپی ولو قیمتاً ادارہ کو عنایت فرمائیں۔ ثانیاً اگر ادارہ آپ کے بزرگوں کی علمی خدمت کو کہیں سے حاصل کر لے اور اسے افادہ عام کے لیے دنیا کے سامنے لانا چاہے تو ورثا کرام کسی قسم کی مزاہمت ایجاد نہ فرمایں اور ہم ان سے اسی مدد کی خصوصی اپیل کرتے ہیں۔

والسلام

طاہر عباس اعوان

سید العلماءؒ

(آیت اللہ سید علی نقی نقوی المعروف نقن صاحب)

بزرگان تشیع کی نگاہ میں

حجۃ الاسلام سید سعید اختر رضوی

سید العلماء سید علی نقی جناب ممتاز العلماء ابو الحسن (منن صاحب) کے فرزند تھے۔ جو شمس العلماء سید ابراہیم بن جنت مآب سید تقی بن سید العلماء سید حسین علیین مکان ابن غفران مآب دلدار علی کے فرزند تھے۔ مولانا سید علی نقی ۲۶/رجب ۱۳۲۳ھ /۱۹۰۵ء کو لکھنو میں متولد ہوئے۔ ابھی آپ کی عمر ۳۔۴ سال کے درمیان تھی کہ آپ کے والد ماجد ۱۳۲۷ھ میں مع متعلقین تکمیل علوم کے لئے نجف اشرف تشریف لے گئے۔ آپ کی عمر ۹/برس کی تھی جب ۱۳۳۲ھ میں آپ کے والد گرامی ہندوستان واپس آئے۔

اس وقت تک آپ کی صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں ختم ہو چکی تھیں۔ لکھنو واپس آکر آپ کے والد صاحب طاب ثراہ نے آپ کی تعلیم اپنے ذمے رکھی۔ والد کی علالت کے زمانے میں آپ کے برادر معظم مولانا سید محمد عرف میرن صاحب آپ کو پڑھاتے تھے۔ سرکار سید العلماء نے مدرسہ ناظمیہ اور سلطان المدارس دونوں جگہ داخلہ لیا۔ مدرسہ ناظمیہ کے فاضل اور سلطان المدارس کے سند الافاضل کا ایک ہی ساتھ امتحان دیا۔

پھر دوسرے سال دونوں درجوں کے ضمیموں کا اور تیسرے سال ممتاز الافاضل اور صدر الافاضل کا ایک ہی ساتھ امتحان دیا اور اس ذیل میں نجم الملۃ اور جناب باقر العلوم دونوں سے تلمذ حاصل ہوا۔ عربی ادب میں آپ کی مہارت اور فی البدیہہ قصائد و مراثی لکھنے کے اسی دور میں بہت سے مظاہرے ہوئے اور عربی شعر وادب میں آپ کے اقتدار کو شام و مصر و عراق کے علماء نے قبول کیا۔ علامہ امینی (صاحب الغدیر) نے آپ کا ایک قصیدہ (الغدیر) میں شامل کیا ہے۔ اور آغائے بزرگ تہرانی طاب ثراہ نے شیخ طوسی کے حالات کو آپ کے لکھے ہوئے مرثیے پر ختم کیا ہے۔ طالب علمی میں ہی سرفراز لکھنو، الواعظ لکھنو اور شیعہ لاہور میں آپ کے علمی مضامین ہونے لگے تھے۔ اور ۳۔۴ کتابیں بھی عربی اور اردو میں اسی زمانے میں شائع ہوئیں۔ تدریس کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ کچھ عرصے تک بحثیت مدرس ناظمیہ میں بھی معقولات کی تدریس کی اس دور کے شاگردوں میں مولانا محمد بشیر صاحب فاتح ٹیکسلا۔ علامہ سید مجتبیٰ حسن صاحب کاموں پوری اور جناب حیات اللہ انصاری شامل تھے۔

سفر عراق

سید العلماء ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۷ء میں تکمیل علم کے لئے عراق تشریف لے گئے۔ قیام عراق کا پانچ سالہ دور مرحوم کا ایک زریں باب ہے۔ ان پانچ برسوں میں آپ نے فقہ واصول میں وہ ملکہ پیدا کیا کہ اس دور کے ۳/ مجتہدین یعنی آیۃ اللہ اصفہانی آیۃ اللہ نائینی اور آیۃ اللہ سید ضیاء الدین عراقی نے آپ کو واضح الفاظ کے اجازے دیئے۔ علم کلام اور دفاع مذہب میں آپ کی مہارت کا لوہا سید محسن امین عاملی، شیخ جواد بلاغی محمد حسین کاشف الغطاء اور سید عبد الحسین شرف الدین موسوی نے مان لیا۔

نجف میں عربی تصانیف

نجف میں پہنچ کر سب سے پہلے جو کتاب آپ نے تصنیف کی وہ وہابیت کے خلاف تھی جو بعد میں "كشف النقاب عن عقائد عبدالوهاب" کے نام سے شائع ہوئی۔ عراق وایران کے مشہور اہل علم نے اس کتاب کو ایک شاہکار قرار دیا۔ دوسری کتاب "اقالة العاثر في اقامة الشعائر" ماتم وغیرہ کے جواز میں۔ تیسری کتاب "السيف الماضي علي عقائد الاباضي" خوارج کی رد میں چار سو صفحہ کی کتاب ہے۔

پانچ سال بعد رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ میں جب سید العلماء ہندوستان واپس آئے تو مندرجہ بالا تین مراجع تقلید کے علاوہ دوسرے مجتہدین کبار نے بھی آپ کو اجازہ ہائے اجتہاد دیئے تھے۔ مثلاً آیت اللہ شیخ عبد الکریم یزدی حائریؒ (مؤسس حوزہ علمیہ قم) آیت اللہ محمد حسین اصفہانیؒ، آیت اللہ ابراہیم معروف بہ میرزا آقائے شیرازیؒ، آیت شیخ ہادی کاشف الغطاءؒ آیت اللہ میرزا علی یزدانیؒ، آیت اللہ شیخ محمد حسین تہرانیؒ، آیت اللہ شیخ کاظم شیرازیؒ، آیت اللہ میرزا ابوالحسن مشکینیؒ، اور آیت اللہ سید سبط حسن مجتہدؒ۔

سید العلماءؒ نے علم تفسیر اور علوم قرآن نیز عقائد اور علم کلام سے متعلق جو تحقیقی تصانیف اردو میں لکھے ہیں۔ ان کی فہرست بہت طویل ہے۔

وہابیت کے خلاف تحریک

جب وہابیوں نے حجاز پر اپنا تسلط قائم کیا اور ۱۹۲۵ء میں اہل بیت اطہارؑ، ازدواج نبی، اور صحابہ کبار کے مزارات کو منہدم کر دیا۔ اس وقت ہندوستان کے تمام مسلمانوں خصوصا شیعوں میں تلاطم برپا ہو گیا۔ فرنگی محل میں انجمن خدام الحرمین قائم ہوئی۔ شیعوں کی طرف سے سرکار نجم الملۃ کی سرپرستی میں وہابیت

کے خلاف جو تحریک شروع ہوئی اس میں سید العلماء اپنے استاد کے قوت بازو تھے۔ اس سلسلہ میں جو کتابیں اپیلیں اور مضامین لکھے گئے۔ ان کا ذکر اس مضمون کو بہت طویل کر دے گا۔

امامیہ مشن

۱۳۵۰ھ میں آپ کی تشریف آوری کے بعد سید ابن حسین صاحب نقوی مرحوم نے امامیہ مشن کی بنیاد رکھی۔ جس کا خاص مقصد تھا سید العلماء کی اردو کتابوں اور تحریروں کی نشر و اشاعت۔ ابتدائی دور میں اس میں بہت ہی وقیع اور موقر کتابیں شائع ہوئیں۔ اگرچہ آخری دور میں یہ ۸۔۸۔ اور ۱۶۔۱۶ صفحات کے مختلف پمفلٹوں کی اشاعت تک محدود ہو گیا۔

یادگار حسینی

۱۳۶۱ھ میں امام حسینؑ کی شہادت کو ۱۳۰۰ سال پورے ہو رہے تھے۔ اس مناسبت سے دو، تین سال قبل سے آپ نے ہندوستان کے گوشے گوشے میں یہ تحریک پھیلائی کہ ۱۳۶۱ھ میں یادگار حسینی اس طرح منائی جائے کہ جس میں ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگوں کو شریک کیا جائے۔ اور وہ لوگ امام حسینؑ سے اپنی عقیدت کا اظہار کریں۔ یادگار حسینی کا ایک سب سے بڑا منصوبہ واقعہ کربلا پر ایک مبسوط کتاب شائع کرنا تھا۔ اس کتاب کی تدوین کے لئے ایک ایڈیٹوریل بورڈ کی تشکیل کی گئی۔ لیکن غیر منقسم ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ممبران بورڈ کا اجتماع عملاً غیر ممکن ثابت ہوا۔ آخر میں سید العلماء نے ایک میٹنگ میں جس میں صرف چند حضرات شریک تھے۔ یہ صورت تجویز کی کہ وہ کتاب لکھ کر بورڈ کی میٹنگ میں استصواب کے لئے پیش کر دیں۔

ربیع الاول ۱۳۶۴ھ (فروری، مارچ ۱۹۴۵ء) میں اس کتاب کا مسودہ طبع کرا کے بورڈ کے ممبران کے پاس بغرض استصواب بھیجا گیا۔ ادارہ یادگار حسینی لکھنو نے اس ضمن میں ایک فیصلہ یہ کیا کہ اس مسودہ شہید انسانیت کے بچے ہوئے نسخوں کو قیمتاً عام پبلک کو فروخت کیا جائے۔ مقصد چاہے نیک رہا ہو لیکن اس اقدام نے قوم میں انتشار اور افتراق پیدا کر دیا۔ مسودہ شہد انسانیت کی مخالفت ہوئی اور کھل کر ہوئی۔ قضیہ اس حد تک بڑھا کہ چالیس چالیس برس کے نکاح کا شکار ہو گئے۔ بیٹا باپ کا اور بھائی بھائی کا دشمن ہو گیا۔ یہ وہ ہنگامہ خیز دور تھا جب ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا تھا۔ اور آخر کار ۱۵/ اگست کا ہندوستان اور پاکستان تقسیم ہو گئے۔

لیکن قوم کی تمام تر توجہ شہید انسانیت کے حق یا باطل ہونے پر مرتکز رہی۔ علمی مسائل میں اختلافات خود شہر لکھنو میں پہلے بھی اٹھتے رہے تھے۔ لیکن وہ مناظرہ یا ردوقدح تحریر ہوئی تھی اور وہ بھی اکثر فارسی زبان میں۔ اس لئے عوام الناس تک اس کا اثر بہت زیادہ نہیں پہونچتا تھا۔ شہید انسانیت کے سلسلے میں ایک قیامت یہ ہوئی کہ منبر کو میدان مناظرہ اور عوام الناس کو علمی مسائل کا قاضی بنا دیا گیا۔ اور اس طرح یہ آگ بیسوں برس تک بھڑکتی رہی۔ میرا مقصد اس تحریر سے شہید انسانیت کی تائید یا تردید نہیں ہے۔ میں صرف اس تکلیف دہ صورت حال کا تذکرہ کر رہا ہوں جو اس قضیے سے پیدا ہو گئی تھی۔

خطابت

سید العلماء کی خطابت کا ایک خاص رنگ تھا جو عبارت آرائی و سستی نکتہ آفرینی کے بجائے علم اور تحقیق پر مبنی تھا۔ اور ایک گھنٹہ کی مجلس میں حقائق کے کتنے دروازے واہو جاتے تھے ان کی تقریر اور تحریر میں بہت کم فرق ہوتا تھا۔ دوسری خاص بات ان کی تقریروں میں یہ تھی کہ کہ ہر مذہب وملت کا ماننے والا اسے اطمینان قلب کے ساتھ سن سکتا تھا۔ اور فیض یاب ہو سکتا تھا۔ کسی جملہ سے کسی کی دل آزاری کا خطرہ نہیں تھا۔

لکھنو یونیورسٹی

عراق سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۳۲ء میں آپ لکھنو یونیورسٹی کے شعبہ عربی سے وابستہ ہو گئے۔ اور ستائیس برس تک طلباء کو فیض پہنچاتے رہے۔

علی گڑھ یونیورسٹی

۱۹۵۹ء میں علی گڑھ یونیورسٹی نے آپ کو شیعہ دینیات کے شعبے میں بحیثیت ریڈر مدعو کیا اور آپ علی گڑھ منتقل ہو گئے۔ پھر آپ شیعہ دینیات کے پروفیسر بنائے گئے۔ ریٹائر منٹ کے بعد آپ نے علی گڑھ ہی میں سکونت اختیار کر لی۔ ۱۹۷۷ء میں لکھنو کے کچھ شر پسندوں نے آپ کے لکھنو کے مکان میں آگ لگادی۔ جس میں ہزاروں قیمتی کتابیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اس میں آپ کے عربی تصانیف کے غیر مطبوعہ مسودات بھی تلف ہو گئے جن کا ان کو آخر عمر تک صدمہ رہا۔

وفات

آپ نے یکم شوال روز عید الفطر ۱۴۰۸ھ / ۱۸مئی ۱۹۸۸ء کو لکھنو میں رحلت فرمائی۔ اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔

تصانیف

آپ کے تصانیف کو جو فہرست کتابچہ سید العلماء میں چھپی ہے وہ ایک سو اکتالیس کتابوں اور کتابچوں پر مشتمل ہے۔ بخوف طول اسے نقل کرنے سے اجتناب کرنا پڑا۔[1]

جناب محمد وصی خانؒ

اپنی کتاب "تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا کردار" میں تحریر فرماتے ہیں:

سیز دہ سالہ یادگار حسینیؑ اور تحریک آزادی پاکستان

شہادت امام حسین علیہ السلام کی تیرہ سو سال پورے ہونے لگے تو برصغیر کے شیعہ حضرات نے اس شہادت عظمیٰ کی یاد عظیم الشان طریقے پر منانے کے لئے شہر شہر گاؤں گاؤں پروگرام مرتب کئے تاکہ حسینیؑ پیغام حریت کو پیش کیا جاسکے۔

ہر شہر میں بڑے بڑے جلسہ منعقد کئے گئے، اس سلسلہ کا سب سے پہلا جلسہ قصبہ زید پور ضلع بارہ بنکی یوپی انڈیا میں منعقد کیا گیا، جس میں ملک سے کافی حضرات نے شرکت کی جس میں علماء کرام، دانشور، وکلاء حضرات نے اور ماتمی انجمنیں اور دیگر قومی تنظیموں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس جلسہ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں مختلف مذاہب کے لوگوں نے بھی حصہ لیا اور سید الشہداء علیہ السلام کی عظیم قربانی جو انہوں نے اللہ کے دین اور محمد ﷺ کی شریعت کے بچانے کے لئے پیش کی تھیں ان کو بھرپور انداز میں پیش کیا۔ یہ جلسے حجۃ الاسلام علامہ سید علی نقی مدظلہ العالی کی صدارت میں ہوئے۔

ان جلسوں نے تحریک آزادی ہند کے لئے بڑے مؤثر انداز میں کام کیا، کیونکہ ان جلسوں میں لوگوں نے زیادہ تر جو تقریریں کی تھیں ان کا لب لباب ظلم اور ناانصافی کے خلاف حسینیؑ اقدام کی تائید تھی۔ جس نے آگے چل کر لوگوں کے دلوں کو

---

[1] ۔ خورشید خاور تذکرہ علماء ہند و پاک، ص ۲۶۳ - ۲۶۸۔

فرہنگیوں اور ہندوں کے ظلم اور ستم جو انہوں نے مسلمانوں پر کر رکھے تھے اٹھ کھڑے ہونے میں اور مدد گار ثابت ہونے میں مدد دی۔ رفتہ رفتہ یہ جلسہ تحریک کی صورت اختیار کر گئے جس کے متعلق سنی جید عالم دین صوفی محمد یوسف علی خاں صاحب اپنی کتاب قرآن ناطق مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی (سن طباعت نومبر ۱۹۶۷ء) میں اپنے خیالات کا اظہار حقائق کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔

جنوری ۱۹۴۲ء، ۱۳۶۱ھ کی آمد آمد تھی کہ نائب الامام فی الانام سید العلماء جناب علی نقی صاحب قبلہ مد ظلہم العالی لکھنو نے اپنی صاف باطنی کی تحریک لطیف پر تقسیم ملک کے لئے حسینیتؑ کا وقار عالم آشکار کرنے کی دل سے ٹھانی۔ حسن قبول کا یہ عالم کہ ہندوستان بھر کے تمام مذہبی اور سیاسی نظریئے۔ اس پاک نظریئے سے متفق و متحد ہوتے چلے گئے۔ جابجا، یاد گار حسینیؑ کے جلسوں میں ہر مقرر نے حسینیؑ شاہکار کا سہارا لیتے ہوئے اقلیت کو قوت عمل بخشی انگریزی استبداد کے پرخچے اڑ گئے اور پاکستان بننے کے امکانات بروئے کار آئے۔ آخر محمد علی نے نظم و نظام پاک ملک، قائد اعظم بن کے سنبھالا۔ اگرچند سیہ دروں بدنہاد انگریزی سیاست کا آلہ بنکر پاک تحریک کی مخالفت اور اس مرد پاک باطن پر غیر شریفانہ حملے نہ کرتے تو پاک ملک میں حسینیت کار فرما ہوتی۔[1]

سید کرنل بشیر حسین زیدیؒ

زیدی صاحب نے سید العلماء کی وفات پر حقیقت کو بے نقاب کرنے والا یہ عظیم مقالہ تحریر فرمایا:

افق حسینیت کا آفتاب غروب ہو گیا

سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی اعلیٰ اللہ مقامہ کے انتقال سے علم و فضل، خصوصا علم دین کے دینا سے، ایک ایسی بے مثال اور عظیم ہستی ہمارے درمیان سے

[1] تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا کردار، ص ۵۹۲-۵۹۱۔

اٹھ گئی کہ یہ خلاء شاید ایک طویل مدت تک ہمیں محسوس ہوتا رہے گا۔ لیکن ان کے انتقال سے افق حسینیت کا تو ایک آفتاب غروب ہو گیا۔ مرحوم کو ملک اور بیرون ملک میں جو عدیم المثال مقبولیت اور شہرت حاصل تھی اس کی بنیاد ذکر محمد وآل محمد اور حسینؑ کی ذاکری تھی۔

اس میدان میں کوئی ان کی ہمسری نہ کر سکا۔ شہادت حسینؑ کے تیرہ سو برس گزر نے پر ملک بھر میں جو یادگاری جلسے ہوئے انہوں نے حسینؑ کی یاد کو ایک تازگی اور تقویت پہنچائی۔ اس سلسلے میں مولانا مرحوم نے بہت نمایاں خدمات انجام دیں اور شہید انسانیت لکھ کر انہوں نے حسینیت کے مشن کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں او رزاویوں پر روشنی ڈالی اور شہادت کی معنویت کو ایک بالکل اچھوتے انداز سے پیش کیا۔

مولانا علی نقی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں سے متعلق مجھ سے بہت بہتر صاحبان فکر و نظر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے، لیکن میں اس مختصر سے مضمون میں چند ان واقعات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو شاید میرے سوا کسی دوسرے کے علم میں نہیں ہیں۔

علی گڑھ یونیورسٹی میں ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی وائس چانسلری کے زمانے میں ناظم شعبہ دینیات کی جگہ خالی ہوئی تو ان کی نظر انتخاب مولانا علی نقی مرحوم پر پڑی، بد قسمتی سے مولانا کی عام قبولیت اور شہرت لکھنو میں ان کے چند ممتاز ہم عصر علماء کو پسند نہ آئی اور وہ طرح طرح سے، خفیہ اور اعلانیہ، مولانا مرحوم کو ہدف تنقید بناتے رہے۔ ان میں سے چند بزرگوں کی رسائی نواب رضا علی خاں مرحوم، والئی ریاست رام پور تک بھی تھی۔ نواب صاحب اس وقت یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ ان حضرات نے طرح طرح سے نواب صاحب کے کان بھرے اور انہیں مولانا سے بد ظن کیا۔ جب ہز ہائی نس کو معلوم ہوا کہ یونیورسٹی میں ناظم شعبہ دینیات کی اسامی پر مولانا مرحوم کے تقرری کی تجویز ہے تو انہوں نے ذاکر صاحب مرحوم کو لکھا کہ یہ بات ان کے نزدیک

بہت نامناسب اور قابل اعتراض ہے اور اگر مولانا کا تقرر کیا جاتا ہے تو یونیورسٹی کی چانسلری سے ان کا استعفیٰ منظور کیا جائے۔

ذاکر صاحب نے موقع محل کی نزاکت کو پوری طرح سمجھتے ہوئے بہت ڈپلومیٹک جواب دیا۔ اس میں اظہار کیا گیا تھا کہ اعلیٰ حضرت نے جو احسانات یونیورسٹی پر کئے ہیں ان کی ہمارے دلوں میں بڑی قدر و منزلت ہے اور آپ کا چانسلری سے علیحدہ ہونا یونیورسٹی کے لئے حد درجہ قابل افسوس ہو گا۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی منشا کے خلاف کاروائی بھی نامناسب معلوم ہو گئی۔ اس لئے میں بدرجہ مجبوری حضور کا استعفیٰ فیصلے کے لئے کورٹ میں پیش کر دوں گا۔ کورٹ نے اعلیٰ حضرت کا استعفی قبول کر لیا ظاہر ہے کہ اس سے کافی ہلچل پیدا ہوئی اور مولانا مرحوم کا تقرر ایک امر نزاعی بن گیا۔ میں نے بحیثیت چیف منسٹر ریاست رامپور اور ذاکر صاحب مرحوم کے دلی خیر خواہ اور دوست کی حیثیت سے انہیں مشورہ دیا کہ آپ ان کے تقرر کے معاملے میں جلدی نہ کریں، بلکہ اس مسئلے کے متعلق آپ مولانا ابوالکلام آزاد سے مشورہ کر لیں۔

ذاکر صاحب مولانا آزاد مرحوم سے جا کر ملے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی تمہارے انتخاب سے تو مجھے بالکل اختلاف نہیں ہے لیکن یہ تقرر ممکن ہے کچھ پیچیدگیاں پیدا کرے اور یونیورسٹی کے مفاد کو نقصان پہنچے۔ آپ فی الحال اس خیال سے باز رہیں۔

زمانہ گزرتا رہا اور اس کے ساتھ حالات بھی بدلتے رہے، اور ایک دن ذاکر صاحب مرحوم نے وائس چانسلری کے عہدے سے استعفی پیش کر دیا اور ہر طرح کا زور پڑنے کے باوجود اپنے فیصلے پر اٹل رہے، اس کے بعد قرعہ فال میرے نام پر پڑا۔ اور انہوں نے مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میرے نزدیک میری جگہ کرنل بشیر زیدی کا تقرر مناسب ہو گا۔ مولانا مرحوم نے مجھے یاد فرمایا اور پوچھا کہ آپ علی گڑھ جانے کے لئے تیار ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میری پارلیمنٹ کی ممبری کا آغاز ہے، میں چاہتا ہوں کہ بحیثیت ممبر پارلیمنٹ ملک و ملت کی کچھ خدمت کروں۔

مگر مولانا آزاد مرحوم اور ذاکر صاحب کے اصرار پر میں مجبوراً علی گڑھ جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

یونیورسٹی پہنچ کر میں نے وائس چانسلری کا چارج لیا اور یہاں کے حالات کا مطالعہ کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سلسلے میں میرے ذہن میں جو بہت سے منصوبے تھے ان میں شعبہ دینیات کی تعمیر و تشکیل نو کا منصوبہ بھی شامل تھا۔ سر سید علیہ الرحمہ نے پہلے دن سے یہ کوشش کی تھی کہ کالج میں انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی ماحول بھی پیدا ہو۔ ان کی خواہش تھی کہ مسلمان طالب علم اچھے مسلمان بنیں۔ اور انہیں مذہب سے شغف اور تعلق خاطر ہو۔ وہ خود، اور ان کے رفقاء واحباب جیسے مولانا حالی، مولانا شبلی، ڈاکٹر نذیر احمد، وقار الملک، محسن الملک یہ تمام حضرات مذہبی اعتبار سے راسخ العقیدہ تھے اور علی گڑھ کو اسلامی تہذیب کا مرکز دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ شروع سے ہی کالج کی تعلیم میں شعبہ دینیات کا قیام وانتظام شامل رہا۔ اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ کالج کا انگریز پرنسپل صبح اٹھ کر گشت کرتا تھا تاکہ وہ خود دیکھ سکے کہ طالب علم نماز پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔ رمضان کے دنوں میں کالج کے ہوسٹل کا ڈائننگ ہال بند رہتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود دینیات کی تعلیم اس پائے کی نہ تھی جیسا کہ ایک اعلیٰ مرکز علم اسلامیات کی تعلیم کے معیار کو بلند کیا جائے اور طالب علموں میں اسلام سے ایک حد تک عمومی اور ضروری معلومات کے علاوہ دینیات کی تعلیم بحیثیت ایک علیحدہ مضمون کے آزادنہ طور پر بھی ہو۔ دوسرے مضامین کی طرح یونیورسٹی اس مضمون میں بھی، بیچلر، ماسٹر، اور ڈاکٹر آف تھیالوجی، وغیرہ کی ڈگریاں دیا کرے اور سنی اور شیعہ شعبوں کے لئے ممتاز علماء کو، کوشش کر کے، اچھی تنخواہوں پر مقرر کیا جائے۔

سنی شعبہ دینیات کی سربراہی کے لئے میری نظر انتخاب مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم پر پڑی۔ چنانچہ میں نے اس کی پیش کش بھی کی، وہ اس وقت کلکتہ مدرسے کے پرنسپل تھے۔ انہوں نے میری پیش کش کو قبول نہ کیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے محترم بزرگ اور دوست مولانا حفظ الرحمن مرحوم کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ کلکتہ جا کر مولانا

اکبر آبادی کو تیار کریں۔ چنانچہ ان کی بات کو مولانا اکبر آبادی نہ ٹال سکے اور اس طرح علی گڑھ میں ان کا تقرر ہو گیا۔

شیعہ دینیات کے شعبے کے سلسلے میں مجھے اپنے رو ڈاکٹر ذاکر حسین کی وائس چانسلری کا واقعہ یاد آیا اور میں نے سوچا کہ مولانا علی نقی نہ صرف اس شعبے کے سربراہی کے لئے موزوں ترین شخص بلکہ اس تقرر سے ذاکر صاحب کو بھی مسرت ہو گی۔ بد قسمتی سے میری اس تجویز کا علم لکھنو کے بعض حلقوں کو ہو گیا، اور ایک بار پھر طوفان کھڑا ہو گیا، جو ذاکر صاحب کی وائس چانسلری کے زمانے میں ہوا تھا۔ اس زمانے کے ایل، شریمالی وزیر تعلیم تھے۔ان کے پاس سیکڑوں کی تعداد میں اس مضمون کے خطوط، تار، اور عرض، داشتیں پہنچنی شروع ہو گئیں کہ مولانا علی نقی پاکستان کے جاسوس ہیں اور ہندوستان سے غداری ان کی جزو فطرت ہے۔ مراسلات کا یہ طومار صرف لکھنو سے ہی نہیں، بلکہ ہندوستان کے بیسوں شہروں اور قصبوں سے وزیر تعلیم کے پاس پہنچتا رہا۔ اس شورش و شر انگریزی سے پریشان ہو کر شریمالی صاحب نے مجھے لکھا کہ یہ مولانا کون صاحب ہیں کہ جن کے لئے ہندوستان کے سیکڑوں ہندوؤں اور مسلمانوں کے ان گنت خطوط اور تار میرے پاس آرہے ہیں جن میں بہ اتفاق رائے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلم یونیورسٹی میں ان کا تقرر ملک کے مفاد کے لئے حد درجہ نقصان دہ ثابت ہو گا۔ میں نے جواب میں شریمالی صاحب کو لکھا کہ یہ ہنگامہ ایک دیرینہ سازش کے تحت ہے۔

بہتر ہے کہ اس سلسلے میں اصل حقیقت دو صاحبان سے معلوم کر لیں۔ ایک خود آپ کی وازرت کے سیکٹریڑی، خواجہ غلام السیدین اور دوسرے گوپی ناتھ امن، جو دہلی ریاست میں وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ میں بخوبی واقف تھا کہ یہ دونوں حضرات مولانا مرحوم کے متعلق بڑی اعلیٰ اور وقیع رائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے خیالات معلوم کرنے کے بعد شریمالی صاحب نے مجھے لکھا کہ آپ چاہیں تو مولانا کا تقرر یونیورسٹی میں کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح مولانا مرحوم علی گڑھ تشریف لے آئے۔

ان دونوں حضرات مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم اور سید العلماء مرحوم نے دینیات کی تعلیم کا ایک اعلیٰ معیار اور بہت اچھا ماحول قائم کیا چونکہ یہ دونوں حضرات دونوں فرقوں میں برابر کے ہر دل عزیز تھے اس لئے ان کی کوششوں سے یونیورسٹی میں اسلامی ماحول میں ایک نئی تازگی اور ترقی پیدا ہو گئی۔

کچھ عرصے بعد پاکستان سے لوگوں، کے خطوط آنے شروع ہوئے جن میں مولانا علی نقی مرحوم کو پاکستان مدعو کیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں مجھ پر بھی زور ڈالا گیا کہ کسی طرح میں مولانا کو چند روز کے لئے پاکستان جانے پر آمادہ کر دوں۔ ظاہر ہے کہ جن حالات میں مولانا کا تقرر ہوا تھا ان کے پیش نظر مولانا مرحوم جیسے محتاط انسان کی طبعیت انہیں کیسے پاکستان جانے کی اجازت دے سکتی تھی۔ جب احباب پاکستان کا اصرار حد سے بڑھنے لگا تو میں نے انہیں لکھا کہ اگر حکومت پاکستان مولانا کے وہاں جانے کے سلسلے میں اپنے شوق کا اظہار کرے تو ہو سکتا ہے کہ مولانا وہاں جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

مجھے خیال تھا کہ حکومت پاکستان کبھی مولانا کو دعوت دینے کی تکلیف نہ کرے گی۔ لیکن اس وقت میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب پاکستان ہائی کمشنر نے مجھے خط لکھا کہ پاکستان کے لوگ مولانا علی نقی کو پاکستان بلانے کے بے حد خواہشمند ہیں اور امید ہے کہ آپ اس کی اجازت دے کر انہیں پاکستان آنے کے لئے تیار کر سکیں گے۔ میں نے بہت خوش ہو کر مولانا مرحوم کو یہ خبر سنائی، مگر مجھے بے حد تعجب ہوا جب مولانا نے شدت کے ساتھ پاکستان جانے سے انکار کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ جب تک ان کا تعلق یونیورسٹی کی ملازمت سے رہا، وہ پاکستان تشریف نہیں لے گئے۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد وہاں کے لوگوں کے بے حد اصرار پر وہ دو تین بار پاکستان تشریف لے گئے تھے۔

میں نے مناسب سمجھا کہ ان چند واقعات کے ضبط تحریر میں لے آؤں کیونکہ ان سے مولانا مرحوم کی زندگی کے چند گوشوں پر بھی روشنی پڑتی ہے اوراب میرے سوا ان کا علم رکھنے والا کوئی شخص موجود نہیں ہے۔[1]

سید العلماءؒ در آئینہ منظومات

وہ شخص علم الٰہی کا اک سفینہ تھا! (راقم لکھنوی)

نڈھال رنج سے ادراک زندگانی ہے — سیاہ پوس فضائے جہاں فانی ہے
ہر ایک آنکھ دے اشکوں کی روانی ہے — حواس دنگ ہیں یہ آگ ہے کہ پانی ہے

جو نٹتا تھا ہدایت کی روشنی نہ رہ
ہلاک ہوگئی دنیا علی نقی نہ رہا

ہزار حیف نہ دنیا نے قدر کی اس کی — دل ونظر کو رلاتی ہے بے کسی اس کی
مثال لائے کہاں سے اب آدمی اس کی — ہرایک ظلم پہ بس ایک خامشی اس کی

بلند کر گئی انسانیت کی راہوں کو
شکست دے گئی اس کے ستم پناہوں کو

اڑاتے رہتے ہیں جو دوسروں کے غم کی ہنسی — کسی کو موت پہ ہوتی ہے جن دلوں کو خوشی
خبر نہیں انہیں موت و حیات کی کوئی — وہ اس حقیقت فطری سے بے خبر ہیں ابھی

بشر وہ کون ہے جو موت سے قریب نہیں
ہیشگی کسی انسان کو نصیب نہیں

[1] ۔یادگاری مجلہ۔۱۹۸۸ء ص ۳۱-۳۴۔

نہ وہ امام تھا مطلق نہ وہ پیمبر تھا　　مگر وہ آئینہ اتقی کا جوہر تھا
وہ اپنے عہد میں صبر ورضا کا پیکر تھا　　علوم آل محمد کا اک سمندر تھا

وہ ذی شعور رہ معرفت کاسالک تھا
وہ ذی وقار زبان وقلم کا مالک تھا

وہ شخص سید اہل علوم عرفاں تھا　　وہ شخص حامل تفسیر پاک قرآں تھا
وہ شخص عارف ذات رسول ویزداں تھا　　وہ شخص واقف آثار شاہ مرداں تھا

وہ شخص معرفت حق کا اک خزینہ تھا
وہ شخص علم الہی کا اک سفینہ تھا

جو تھا فروغ پیام حسینیت کا سبب　　وہ جس کے ذکر شہ کربلا سے ترتھے لب
وہ، جو سکھاتا تھا منبر پہ گفتگو کے ادب　　جوشخص زینت محراب تھا،کہاں ہے اب؟

فنا کے بحر میں ہستی مآب ڈوب گیا
سیاہ پوش ہے عید،آفتاب ڈوب گیا

نڈھال ہے بشریت تلاطم غم سے　　کہ ایک اعلم دوراں اٹھا ہے عالم سے
فضائے دہر خروشاں ہے شور ماتم سے　　قضا نے چھین لیا میر کارواں ہم سے

یہ حادثہ دل انسانیت پہ داغ ہوا
ابھی سحر نہ ہوئی تھی کہ گل چراغ ہوا

علم کے آفتاب زندہ باد (قیصر جونپوری)

علم کے آفتاب زندہ باد ذاکر لا جواب زندہ باد
قاتلان حسینؑ کا مذہب ہوگیا بے نقاب زندہ باد
تو نے خطبات کربلا لکھ کر کر دیا انقلاب زندہ باد
تیسری ہستی صدی صدی کے لئے ہے مکمل کتاب زندہ باد
عہد پیری میں معجزہ دیکھا تھا قلم پر شباب زندہ باد
کتنے ذاکر بنے خطیب ہوئے پڑھ کر تیری کتاب زندہ باد
خلد میں عید ملنے مولا سے جارہے ہیں جناب زندہ باد
ورثہ دار ابو الحسن تھے نقی ناز جنت مآب زندہ باد
بعد غفراں مآب دنیا میں میرے غفراں مآب زندہ بعد

دیدہ عالم نہ دیدہ مثل او (اظہر مسعود رضوی)

کاروان سالار ملت حامی دین مبین
زمین سرائی بی سرو پا شد سوئی جنت روان
پیش از سیصد صحف بر علم و عرفانش بجان
در فراق اوست قرطاس و قلم آتش بجان
بر سر منبر خطیب بی مثال و بی نطیر
در جهان لفظ و معنی مثل بحر بی کران
در بهار علم گل نشگفت مثل آن جناب
دیده عالم نه دیده مثل او در بوستان
گشت ساعت نصف ویک چون از شب شوال ماه
عازم دار البقا شد زین جهان پر زیان
روز سه شنبه ز ماه پنجم سال مسیح
رخت خود بربست و گشته راهی ملک جنان
هاتف غیبی نویسه آه از روئی قلم

آفتاب علم و عرفان گشت از دیدہ نہان
۱۹۸۸ء(ق)۱۰۰ + ۱۸۸۸

بیسویں صدی کا شرف (ابوذر جونپوری)

اے نائب امام شریعت کے پاسباں — تیری زباں تھی مقصد سرور کی ترجماں
کیسا حسین تھا ترا کردار ذمہ دار — انسانیت کی ہوتی تھی شان اس سے آشکار
زور قلم سے قلعہ باطل ہلا دیا — پیاسوں کو جام معرفت حق پلا دیا
صدیوں تک عالموں نے نہ پایا یہ مرتبہ — اس بیسویں صدی کا شرف تم سے بڑھ گیا
اپنا جواب آپ تھے خود لاجواب تھے — مخلص غلام عالم علم الکتاب تھے
کی ہیں کتابیں آپ نے تصنیف جس قدر — کرتا ہے قدر ان کی ہر ایک صاحب نظر
تحریر ان کی بن کے رہی حق کی جوئے شیر — بو ذر علی نقی کا شرف ہے زمانہ گیر
عالی گہر جناب کا بیٹا بھی لاجواب — مثل پدر چمکتا ہے وہ رنگ آفتاب

غفراں مآب وقت جناب علی نقی (رضا جونپوری)

بے مثل ہے ہر ایک کتاب علی نقی — دنیا نہ لا سکے گی جواب علی نقی
قائم رہا شعور قلم تادم اخیر — پیری میں بھی جواں تھا شباب علی نقی
فکر رسا زمانے کی ہو ہو کے پرفشاں — پہنچی نہ تابہ گرد رکاب علی نقی
کی بے حساب خدمت دیں جس نے عمر بھی — اللہ اب نہ لے گا حساب علی نقی
کہتے تھے سید العلماء ان کو شیخ وشباب — تھا منفرد جہاں میں خطاب علی نقی
ہوتے رہیں گے اہل نظر اس سے مستفیض — ہو گا نہ بند موت سے باب علی نقی
جاری فرات علم ہوئی ہے چمن چمن — برسا ہے جھوم جھوم سحاب علی نقی
زاغ وزغن سے ہے کوئی نسبت ہزار کی — معجز نما تھا طرز خطاب علی نقی
مہکا کرے طفیل بہار شہ زماں — غفراں مآب وقت گلاب علی نقی

اب کون دے گا کھل کے رضا کے سخن کی داد

بے کس ہوا اغلام جناب علی نقی

آیت اللہ سید محمد صادق بحر العلوم (۱۳۱۵۔۱۳۹۹ھ۔ق)

آقای بحر العلوم نے اپنے اس اجازہ میں کہ جو آیت اللہ سید محمد رضا جلالی حسینی مد ظلہ کو مرحمت فرمایا اس اجازہ میں آپ نے اپنے مشایخ اوران آیات عظام و علماء کرام کا ذکر کیا ہے جن سے آپ نے اجازہ وصول کیا تھا، اس ضمن میں چونکہ آپ نے سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی (رہ) سے بھی اجازہ لیا تھا اس مناسبت سے آپ نے سید العلماء (رہ) کو ان الفاظ میں یاد فرمایا:

صديقي الحميم العلامة الكبير الحجة و الاديب والبارع صاحب المؤلفات الممتعة التي طبع اكثر ها باللغة العربية والهندية الاوردية، السيد الشريف صاحب النسب الوضاح السيد علي نقي النقوي اللكهنوي –المولود– ادام الله وجوده –في ٢٧ رجب سنه ١٣٢٣ق–

وكنت استجزته يوم كان في النجف الاشرف يتلقي العلوم و يحضر علي اساتذها، وكنا -معاً-اخوين لايفارق احدنا الآخر سفراً و حضراً، و نحضر سوية دروس الاساتذة في النجف الاشرف.

وكان وروده من لكهنو الي النجف الاشرف لتحصيل العلم وتكميله يوم الثلاثاء ٢٦ شهر شعبان سنة ١٣٤٥ق.

وكان اول تعرفي به في مجلس بحث استاذنا العلامة المحقق المدقق المدرس الشهير الميرزا ابو الحسن المشكيني، المتوفي .طاب ثراه .سنة ١٣٥٨ق، و كان يدرس في مسجد الشيخ المرتضي الانصاريؒ. وقت العصر- و كان الدرس يومئذ في اول مسألة خيار الغبن من (المكاسب) تأليف الشيخ الانصاريؒ ثم استمرت بيننا الصداقة، و كان اول زيارته لي في حجرتي الكائنة في مدرسة القوام الشيرازي الكائنة في محلة المشراق من محلات النجف الاشرف، و تاريخ

زيارته لي في شهر شوال سنة ١٣٤٦ق، تم رسخت في القلب اصول المودة والاخلاص، فما برحت تتفنن يوماً فيوماً الي ان اصبحت معه، و كل منا مع العلامة المفضال الحبر المتتبع النحرير الجامع بين العلم و الادب الشيخ محمد علي الاوردبادي الغروي -طاب ثراه - علي حد يضرب بنا المثل في الاتحاد والوئام ووحدة الكلمة، و نحن كنفس واحدة، و لكن شاءت الارادة الالهية ان يتبدد شملنا،ولا حكم الا الله: فتوفي صديقنا الاوردبادي يوم اول شهر صفر سنة ١٣٨٠ ق، فعز علينا فقده، و سافر صديقنا النقوي الي لكهنو سنة ١٣٥٠ق، و قد صحبته يوم مغادرته النجف الاشرف الي الكاظمية، ثم ودعته و سافر من طريق القطار الي البصرة، و هناك بالباخرة الي الهند، سافر حاملا معه الشهادات العالمية من علماء النجف الاشرف و ادبائها، و كان فراقه علينا عزيزاً، و لا زالت المراسلة بيننا لم تنقطع.

و هو اليوم علم من اعلام الهند و حجة من حججها، كثر الله امثاله.

و كتب لي بخطه اجازة كبيرة في ٤٦١ صفحة، و قد فرغ من تسويدها في شهر ذي الحجة سنة ١٣٥٠ق في النجف الاشرف، و فرغ من تبييضها يوم ١٤ جمادي الاولي سنة ١٣٥٨ في بلدة اكبر آباد(اكرة).

تتضمن هذه الاجازة تراجم شيوخ اجازته مفصلا، و تراجم شيوخهم و شيوخ شيوخهم الي ان تنتهي الي احد الائمةعليهم السلام و قد رتب الاسانيد علي ست طبقات: تنتهي اولاها الي العلامة المجلسي الثانيرحمه الله «صاحب البحار».

و الثانية الي المحقق الشيخ علي الكركي العامليقدس سره.

و الثالثة الي العلامة الحليرحمه الله

و الرابعة الي شيخ الطائفة الطوسيقدس سره.

و الخامسة الي ثقة الاسلام محمد بن يعقوب الكليني -طاب ثراه-

و السادسة الي احد الائمةعليهم السلام.

سماها «اقرب المجازات الي مشايخ الاجازات» و قد اورد في مقدمتها فوائد مهمة تتضمن تاريخ تعرفه بي و صداقتنا، و ادوار حياتي معه طول ايام معاشرتنا في النجف الاشرف حتي نهاية سفره الي الهند.

و تعرض في مقدمتها (ايضاً) لحجية الامارات،ومسألة حجية خبر الواحد، و البحث في آية النبأ و الاستدلال بها، و البحث في الاستدلال بآية النفر، و الاحتجاج بالاخبار، و شروط حجية الخبر، و النظر في تقسيم الخبر الي الاقسام الخمسة من الصحيح و الحسن و القوي و الموثق و الضعيف، و الحاجة الي نقد الاخبار، و اهتمام العلماء بضبط الروايات و طرق تحمل الراوية، و حقيقة الاجازة، و امتناع رجوع المجيز بعد الاجازة و منع المجاز من الراوية، و مسألة الحاجة الي الاجازة، و اهتمام العلماء بامر الاجازة.

و لم أر (حتي الآن) اجازة بهذا البسط، و بهذا النمط. [1]

وہ عظیم وبینظیر اجازہ کہ جو ابھی تک اسی ۸۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی مشتاق ہاتھوں تک نہیں پہنچ سکا،اس کے بارے میں صاحب "فہرس مکتبہ العلامہ السید محمد صادق بحر العلوم" نے آخری اطلاع اس طرح تحریر فرمائی ہے۔

اقرب المجازات الى طرق الاجازات

ذكرها السيد محمد صادق آل بحر العلومؒ عند تعداد للكتب الموقوفة المتفرقة في اماكن عديدة بانها: الاجازة الكبيرة لنا من صديقينا العلامة الكبير السيد علي نقي النقوي اللكهنوي دام علاه، بخطه، ينظر ۹ رقم من الفهرس الخامس.

وهي غير موجودة في مكتبة العلمين كما قدمنا وبعدالسؤال عنها من ذريته علمنا بانها عند حفيده السيد حيدر (سلمه الله) و اخبرني هو بذلك ايضا... وزودني مشكورا بمعلومات عنها، و نصها: اوله: [العنوان كتب في دائرة، ونصه: المجلد الاول من كتاب اقرب المجازات

---

[1] ۔ میراث بہارستان ص۸۷۷:ناشر کتابخانہ مجلس شوری اسلامی تہران۔

الي مشايخ الاجازات، لاضعف عبادالله القوي علي نقي النقوي كتبه اجازة للأخ في الله العلامة السيد محمد صادق بحر العلوم الطباطبائي النجفي دام علاه.]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله توارث آلاؤه علي آحاد العباد، واستفاضت مصادر نعمه للرواد و الواد، و استبان مضمرات حكمه من مرسلات الرياح و منشآت العهاد...

آخره: من الكتاب ويتلوه الجزء الثاني في الطبقة الثانية من مشايخ الحديث وقد وقع الفراغ من تسويد هذا الجزء في ذي الحجة من شهور سنة ١٣٥٠ في اللكهنو (الهند) وكان الشروع في يوم الاربعاء من ذي الحجة سنة ١٣٤٨ في النجف الاشرف ووقع تبييضه اولا لنفسي بنسخة مجلدة عندي فكان الفراغ منا يوم ٢٣ ربيع الثاني [الصواب: الآخر] سنة ١٣٥٥ لأجل السيد المستجيز الأخ المؤتمن السيد محمد صادق بحر العلوم النجفي(دام علاه) يوم الرابع عشر من جمادي الاولي سنة ١٣٥٨في بلدة اكبر آباد (آكره) و كان كل ذلك علي يد مؤلفه اضعف عباد الله القوي علي نقي النقوي (عفي عنه) والحمد لله اولاً و آخراً والصلاة علي رسوله وأهل بيته أئمة الوري وسلم عليهم تسليما كثيرا.

وقد ذكر السيد اللكهنوي في اجازته للسيد الجلالي التي ارسلها اليه من لكهنو الي النجف مانصه:

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلاة علي رسول الله ومن بعده من حجج الله. اما بعد، فقد كان من منن الله سبحانه علي، التي يقصر اللسان من أداء شكره ان وفقتني للانخراط في سلك من روي أحاديث الطيبين الطاهرين سلام الله عليهم اجمعين بطرق كثيرة متشعبة يندر اجتماع أمثالها في مثل هذه الآونة، وكان ممن رويت عنهم: العيلم العلم والبحر الخضم الجامع بين المعقول والمنقول السيد السند الجليل ميرزا

محمد هادي الخراساني الحائري من اجلة علماء كربلاء المشرفة، باجازة كتبهالي بخطه الشريف في تلك البقعة المقدسة عند تشرفي بها للزيارة في شهر رجب سنة ١٣٤٩ اعطاني نسخة كتاب له سماه الصحف المطهرة في اجازات العلماء الخيرة وفيه اجازات جملة من مشايخه الاعلام بخطوطهم الشريفة، فاختضرت منه كتيبا... وهو مدرج بخطي ملحقا بالاجازة التي هي بخط المجيز طاب ثراه... وقد ابهجني... ان طرقني طارق كتاب من تلقاء الغري الاشرف فلما فتحته فاذا هو من البارع الهمام السيد محمد رضا الحسيني الجلالي... فقد قرت عيني بان جعل الله لشيخي السيد الفقيد تغمده الله برحمته خلفا يرثه في علمه وعمله، ابقاه الله وجعله خير خلف لذلك السلف، وحيث استجازني فأري من اللازم رد الفرع الي اصله وأداء الامانة الي اهلها فاجيزه ان يروي عني ماصحت لي روايته عن جده المغفور له، واضيف اليه وراء ما سأل ان يروي عني جميع طرقي المذكورة في كتاب اقرب المجازات الذي قد اطلع عليه «كما ذكره» عند العلامة المتتبع السيد محمد صادق آل بحر العلوم(دام علاه) ووجوده الآن قد بقي منحصرا في تلك النسخة فان النسخة الثانية التي كانت عندي قد احترقت بالحريق الذي وقع في داري يوم العشرين من صفر الماضي في الفتنة بين الشيعة والمتسمين بأبناء السنة، فقضت علي مكتبتي التي كانت تحتوي علي بقية آثار السلف، وفيها مؤلفاتي الخطية وآثار قلمي بالعربية التي لم تبطع لكساد سوق العربية في هذه البلاد النائية عن المراكز العلمية، وعند الله احتسب هذه الاعلاق الثمنية والذخائر القيمة ﴿فانا لله وانا اليه راجعون﴾؛ و بودي ان يسمح التوفيق للسيد المجاز ان يستنسخ من كتاب اقرب المجازات نسخة لنفسه تكثيرا لوجوده، حياطة علي تلك الأسانيد التي بذلت الجهود في تحصيلها و حفظها عن الضياع والسلام عليه ورحمة الله.

كتبه اضعف عباد الله القوي علي نقي النقوي يوم الثلاثاء الرابع من شهر جمادي الثانية سنة ١٣٩٤ في بلدة علي كره من بلاد الهند.[1]

آیت اللہ سید احمد حسینی اشکوری دامت برکاتہ

آیت اللہ سید احمد حسینی اشکوری اپنی کتاب "المفصل في تراجم الاعلام "[2] میں سید العلماءؒ کے بارے میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

السيد علي نقي سيد العلماء ابن السيد ابي الحسن ممتاز العلماء ابن السيد ابراهيم شمس العلماء ابن السيد محمد تقي ممتاز العلماء ابن السيد حسين ابن السيد دلدار علي بن محمد معين بن عبد الهادي، النقوي الرضوي اللكهنوي

اسرته:

اسرة «آل نقوي» من الاسر العلمية المعروفة في الهند، ينتهي نسبهم الي جعفر بن الامام الاهادي عليه السلام الملقب به «ابي كرين»، و رجالها من اشهر رجال العلم و افضيلة و عدهم وفير موزع في القارة الهندية.

لآباء السيد صاحب الترجمة الي السيد دلدار علي النقوي خاصة، آثار علمية و دينية كثيرة جدا، و هم من العلماء البارزين الذين طفحت المؤلفات بمكارمهم الخلقية و نتاجاتهم العمية و مكانتهم الاجتماعية المحترمة لدي الشعب الشيدي بالهند۔ فقد اسسوا مدارس علمية معروفة و ربي في حوزاتهم جل الافاضل الادارسين بعد ذالك

---

[1]۔ فہرس مكتبة العلامة السيد محمد صادق بحر العلوم ص۳۵۲۔۳۵۴ قدس سرہ۔ اس اجازہ کی اصل کاپی "اجازات صادرہ" کے عنوان سے مجلہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

[2]۔ یہ کتاب ابھی تک چھپی نہیں ہے لیکن ہم مؤلف کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنے خطی نسخے کو استفادہ عام کے لئے مجلہ میراث برصغیر سید العلماء نمبر میں چھاپ کرنے اجازت فرمائی۔

في النجف الاشرف و المحرزين بعد رجوعهم الي بلادهم المقام الرفيع في القيام بالشوٴن الدينية و الخدمات المذهبيةـ

قال الشيخ آقا بزرگ الطهراني:

(اصل آبائه (السيد دلدار علي النقوي) من سبزوار ايران، واول من هاجر الي الهند من اجداده هو السيد نجم الدين بن علي من امراء السلطان محمود بن سبكتين، وذلك لنصرة القائد مسعود الغازي، و قد وفق الي فتح حصن عظيم يسمي (اديانگر)، فاتخذه مقرا له وسماه (جاي عيش)ومعناه بالفارسية محل الانس وصحف من كثرة الاستعمال الي (جائس) و هي اليوم قرية معروفة في الهند، و قد تعاقب الاوده حتي انتهت النوبة الي السيدزكريا بن جعفر بن تاج الدين بن نصير الدين بن عليم الدين بن علم الدين بن شرف الدين بن نجم الدين المذكور، فسيطر علي قصبة تسمي (تباك لوبر) وسماها (نصير آباد) نسبة الي جده السيد نصير الدين، ثم تقلبت بهم الاحوال حتي اصبحوا أهل حرث وزراعة...)[۱]

(ولهولاء اولاد واحفاد كلهم من العلماء والفقهاء، ولاتزال ذرياتهم أهل فضل وكمال، واشهر احفاد المترجم له اليوم هو سيد العلماء السيد علي نقي النقوي من اكبر وافضل العلماء في لكهنو)

مولده ونشاته:

ولد سيد نا المترجم له بلكهنو في ٢٦رجب سنة ١٣٢٣ وبها نشأ نشأته الاولي وعلي علمائها قرأ المقدمات العلمية المعروفة في المناهج الدراسية الدينية الحوزوية بالهند، ثم قرأهناك شيئا من المرحلة الثانية المعروفة بالسطوح.

[۱]ـ الكرام البررة، ص۵۱۹ـ

كان اول قراءته علي والده ممتاز العلماء، ثم دخل في مدرسة (جامعة ناظمية) و (سلطان المدارس) الدينية، وفاق أقرانه فيهما في العلوم الادبية، وكان بهما ممتازا بين التلامذة.

هاجر الي النجف الاشرف في مقتبل شبابه، واخذ العلم من أعلام مدرسيها، فقرأ (الرسائل) علي سبط الشيخ الانصاري و (المكاسب) علي السيد علي النوري و(كفاية الاصول) علي الميرزا ابي الحسن المشكيني، وحضر في الفقه والاصول العاليين علي الميرزا محمد حسين النائيني والسيد أبو الحسن الاصبهاني والشيخ ضياء الدين العراقي والشيخ محمد حسين الاصبهاني والحاج ميرزا علي آقا الشيرازي، واستفاد في العقائد والتفسير من الشيخ محمد جواد البلاغي.

ويذكر ان مدة امامته بالنجف كانت خمس سنين فقط، ولكني أعتقد ان اقامة السيد بالنجف كان نحو عشر سنوات أو أكثر، ومهما كانت المدة فهي مدة ليست بالمطويلة وتدل علي جده في التحصيل واخذ العلم و عبقريته وذكائه في قطع المراحل العالية في هذه السنين

بعد عودته الي الهند:

عاد السيد الي الهند في ١٣٥٤ق[1] قد صدق اجتهاده بعض علماء النجف، واقام في لكهنو محرزا بها مكانة مرموقة في المجتمع العلمي الديني والوسط الفكري الحديث، لما سبق من شهرته العلمية والحرمة آباءه الذين كانوا من اعاظم علماء الهند و مراجع التقليد بها.

كان فاضلا اديباً وباحثاً كاتباً خطيباً متمكناً، يكتب ويتكلم و ينظم الشعر العربية والفارسية والاردوية، كثير الكتابة في المجلات العربية ايام كان بالنجف وفي المجلات الهندية بعد عودته الي الهند.

---

[1]ـالصحيح: ١٣٥٠ق.

عرف بلقب «سيد العلماء»

اخيتر استاذاً في جامعة «علي گره» منذ سنة سنة ١٩٣٣م ل «شعبه دينيات» (كرسي المذاهب الاديان)، وقد افرغ نفسه ووقته للعلم والتفاليف والتدريس، ولم يشترك قط في المجالات السياسية وابتعد عما يجري حوله من الاحداث.

اسس «انجمن يادگار حسيني» (جمعية الذكري الحسينيه)، وكان اعظاوُها خليطاً من الشيعة والسنة والهندوس والسيك وغيرهم و يقال انه بطلب من هؤلاء كتب كتابه «شهيد انسانيت» المشهور...

من الكتب المولّفة في ردّ كتاب «شهيد انسانيت»:

اظهار حقيقت در رد شهيد انسانيت؛ للسيد سبط الحسن الفتح پوري، طبع ١٣٦٥

پياس عطش؛ للمرحوم غلام عسكري

شهيد انسانيت كي وجه مخالفت؛ للدكتور شجاعت علي بيگ طبع رفيق مشين پريش في حيدرآباد.

محسن انسانيت؛ للسيد محسن نواب الرضوي، طبع نظامي پريس سنة ١٣٦١

في مجال الخطابة:

كان السيد خطيباً مصقعاً و متكلماً قوي التعبير شديد التأثير علي مستمعيه بمختلف ثقافاتهم اتجاهاتهم المذهبية لم يكن يمتهن الخطابة بالمعني المعروف، بل كان يلقي محاضرات و خطب عينية في المناسبات المقامة في مختلف البلدان، و خاصة في التجمعات الكبيرة و بعض الموئمرات التي كانت تعقد داخل الهند.

رأيت خطباً منه مطبوعة في بعض النشرات و المجلات، فرأيت فيها جودة الفكر مع قوة الاستدلال، يعرف من اين يدخل في الموضوع الذي يروم البحچ عنه و كيف يخرج منه، و يجيد استنتاج

ما يهدفه من حديثه بعباراته الاخاذه المحفوفة بالبلاغة و حسن التعبير و انسجام الجمل و الالفاظ.

يقول بعض واصفيه في معرض الحديث عن خطبه:

«كان من معاريف خطباء الهند و الموجهين لدي الجمهور، له السبق في العلم وا لنفتاح الذهني و كيفية الاستدلال، و امتاز علي مشاهير الخطباء بناه مع تبحره في اللغتين العربية والفارسية كان يوءدي الالفاظ باللهجة اللكهنوية العذبة سلساً من غير تكلف، ولم يثقل جمله بادخال الكثير من الكلمات الفارسية و العربية غير المأنوسة لمستمعيه»

بدأ السيد بنظم الشعر «خاصة باللغة العربية» عند تتلمذه في لكهنو و حينما كان يدرس الادب العربي بها، وفور هبوطه النجف الاشرف اتصل بالادباء الذين كان لهم في ميادين الأدب و الشعر سوابق و آثار معروفة، و كان اكثر صلاته األدبية بالعلامتين الشاعرين الشيخ محمد علي الأردوبادي و السيد محمد صادق بحر العلوم، فكان لهما اليد في توجيهه الأدبي و رعايته في التحلي بصناعة النظم، و كانت حصيلتها قصاءد عربية كثيرة قيلت في مناسبات دينية و اجتماعية و اخوانية بالنجف، نشر كثير منها في مجلات ذلك وبعض الكتب المولّفة آنذاك»

من شعره قصيدتة التالية في مدح الرسول الأعظم صلي الله عليه و آله، وقد نظمها في ٢٧ رجب سنة ١٣٤٦ وتخلص فيها بتهنئة أستاذه السيد ميرزا علي آقا الشيرازي:

شمس أزاح ظلام القلب ذكراها　　و نوّر المقلة العمياءَ مرآها
بدت بأم القري أنوارُ طلعتها　　من بعد ان كان ليلُ الشركِ يغشاها
و ان يكن حرم الرحمنَ مطلعَها　　فالدهرُ أشرق طراً من محياها
فيا لأفأق سمت أرجاوهُ شرفاً　　ذُري السَّما اذ نهارُ الحق جلاّها

و ما سمعتُ بشمس قَبألُ قد طلعت … فوقَ الحِراءِ فجلّي الدهرُ سيماها
شاعت أشعتُها في الناس فاناقَشَت … غيومُ جهل تغشي الأفقَ ظلماها
قبل ذلک كان الدين مختفيا … و الجاهلية قد شاعت رزاياها
و الناس في فتن اضحت تصفدهم … في قيد فغدوا طرا اساراها
يضحون في عمة يمسون في سفه … مقارفين من الآثام ارداها
ولم تزل هكذا الاعراب عابدة … او ثانها فهي ملجاها وماواها
حتي تالق نور الحق فازدهرت … به الاقاليم ادناها و اقصاها
وماج من وسطه البطحاء ملتطم … سقي ضما الهدي طرا وارواها
اسعد بفرحة اهل الدين قاطبة … بيو مهم ذا فطوباها وبشراها
دارت كؤوس حساها كل ذي ورع … اذا انتشي ليس يصحو من حميا ها
خمر اذا اثرت في القلب سورتها … تفضي الي جنة المأوي سكاراها
هذا محمد الزاكي بمبعثه … جنات عدن الهدي قد فاح رياها
فكم سريع مهاوي الشرک انقذه … وكم حياري فيا في الجهل انجاها
وانفس قد اماتتها ضلالتها … بنفح روح الهدي والعلم احياها
جمت مناقبه جلت مراتبه … حوي مدائح لاتحصي مزاياها
اوصافه حار لب الواصفين بها … ومجده اعجز الدنيا اعياها
وانه آيه تزهو مظاهرها … وحار لب الوري في كنه معناها
اسري به الله ليلا نحو مسجده الا … قصي فنال من العلياء اقصاها
وقد دنا فتدلي نحو خالقه … لما اراه من الآيات كبراها
آتاه من سور القرآن معجزة … حوت معاني اعيتهم خباياها
كلت بها السن عند الفخارلها … شقاشق تصدع الصماء دعواها
لم تسطع العرب ان تاتي بمشبهما … ولوتظاهر اولاها باخراها
وقد راته قريش قبل مبعثه … اسخي بني مضر طرا و اوفاها
ولقبو امينا كيف ما قبلوا … دعوي الرسالة من حين ابداها
وكيف اضحوا عنادا يجحدون بها … وقد اتاهم من الآيات اجلاها

والذنب للعين لاللشمس مشرقة ... لو انكرت مقلة الخفاش لالاها

فمن يصدق به يدخله باروه ... جنات عدن يقر العين مرآها

ومن يكذب به يخلد بشقوته ... نار الجحيم فلا ينفک يصلاها

صلي الاله عليه ثم عترته ... مهما تغنت علي الاغصان ورقاها

مدائح نظمت في السلک زاهرة ... كانها جنة قد فاح رياها

وليس يمكن ان تحصي مناقبه ... لكن حاجة نفس قد قضيناها

وما دعاني الي هذا المديح سوي ... هوي اناس نجا من قد تولاها

مازلت اصلي لهيب الحب وهو لظي ... تقضي الي الخلد من لازال يصلاها

في عيلم الحب قد القيت ساريتي ... باسم المهيمن مجرآها ومرساها

والآن اظلمت الدنيا كسابقها ... والجاهلية قد عادت كاولاها

فابعث الينا ايا رب ابن احمد الز ... اكي يذور عن الآفاق ظلماها

هاآن لي ان اهني نجل حيدرة ... عالي المراتب من يعزي الي طه

لک الهنا يابن طه يوم مبعثه ... فانت احري بذي البشري ومولاها

علي) الخير قد طابت عناصره ... في عزة شات الافلاک علياها

اكرم بناصر دين الله منتصر ... مهما دعت ملة الاسلام لباها

وللشريعة آمال بمبسه ... اليه ترمق عند الضر عيناها

فكم قواعد للاسلام شيدها ... بسعيه و رواسي الجهل اذراها

وملجا لبني الآل قاطبة ... اليه ما برحت تزجي مطايا ها

وعلمه جدول للناس منشعب ... من ابحرللهدي الرحمن اجراها

دامت اضافاته في الدهر هامرة ... والشرع لازال مخضرا بسقياها

مکتبة ومصيرها:

كان السيد يمتلك مكتبة فيها اعلاق نفيسة من المخطوطات وكتب هامة من المطبوعات، ورث جملة منها مما خلفه آباؤه واصناف عليها كثيرا

مما اشتراه او اهديت له اصيبت مع الاسف بالحريق في عشرين صفر سنة ١٣٩٣، وفقد نا بهذا العمل اللا انساني كنزا من العلم لايعوض.

قال السيد في بعض اجازاته

فان النسخة الثانية التي كانت عندي قد احترقت بالحريق الذي وقع في وادي يوم العشرين من صفر الماضي، في الفتنة بين الشيعة والمتسمين بأنبا السنة، فقضت علي مكتبتي التي كانت تحتوي علي بقية آثار السلف، وفيها مؤلفاتي الخطية وآثار قلمي بالعربية التي لم تطبع لكساء سوق العربية في هذه البلاد النائية عن المراكز العلمية، وعند الله احتسب هذه الاغلاق الثمينة والذخائر القيمة...)

شيوخه في الراوية:

١) والده السيدا بوالحسن ممتاز العلماء النقوي اللكهنويرحمه الله؛

٢) الشيخ آقا بزرك الطهرانيرحمه الله؛

٣) الشيخ فدا حسين القرشي الهنديرحمه الله؛

٤) السيد كلب مهدي النقويرحمه الله؛

٥)السيد هبة الدين الشهرستانيرحمه الله؛

٦) السيد محمد هادي الخراسانيرحمه الله؛

الراوون عنه:

١- السيد احمد شهرستانيرحمه الله؛

٢- السيد شهاب الدين النجفي المرعشيرحمه الله، اجازه في العشرين من جمادي الاولي سنة ١٣٥٠؛

٣- السيد محمد صادق بحرالعلومرحمه الله، وسمي اجازته له (اقرب المجازات الي طريق الاجازات)

مؤلفاته:

للسيد صاحب الترجمة مؤلفات كثيرة، ذكر بعض مترجمية انها تجاوزت الثلاثمائة كتاب ورسالة بالعربية والاردوية في شتي المواضيع

الدينية والادبية وغيرها، وكان يهتم بثقافة الطبقات غير الراقية في الثقافةغير الاسلامية، ولذا خصص جانبا كبيرا من مؤلفاته بهولاء فكتبها في لغتهم و علي مستواهم.

كان للسيد بعلي كره مكتبة جيدة فيها كثير من المخطوطات الثمنية بالاضافة الي مطبوعاتها، احرقت في ثورة طائفية في العشرين من صفر سنة ١٣٩٤ وذهب علي اثر ها جملة من مولفاته بالاضافة الي ما ذهب من اعلاق الكتب النادرة والمخطوطات النفسية.

هذه اسماء ما عرفنا من كتبه:

١) الاتحاد؛
٢) اثبات پرده؛
٣) الاجازات مجموعة؛
٤) اسلام اور انسانيت؛
٥) اسلام كي حكيمانه زندگي؛
٦) اصول الدين اور قرآن؛ طبع بالهند سنة ١٣٥١
٧) اعجاز القرآن؛
٨) اعلاق الذهب فيما ذهب عن اوراق الذهب؛
٩) اقالة العاثر في اقامة الشعائر؛ طبع في النجف سنة ١٣٤٨
١٠) اقرب المجازات الي طرق الاجازات؛ اجازة كبيرة كتبها للسيد محمد صادق بحرالعلوم، بيضها في سنة ١٣٥٥
١١) الاما م الثاني عشر؛ طبع
١٢) انتقاض التيمم بد ل الغسل بالحدث الاصغر؛
١٣) البيت المعمور في عمارة القبور؛ طبع بالهند في سنة ١٣٤٥
١٤) تاريخ الاسلام؛ اربعة اجزاء
١٥) تراجم مشاهير علماء الهند؛ اتمه بالنجف سنة ١٣٤٧

١٦) تاريخ وفيات الشيعة؛ نشر مقالات منه في مجلة (الهدي) العمارية
١٧) تجارت اور اسلام؛
١٨) تحريف قرآن كي حقيقت؛ طبع بالهند
١٩) تخميس القصيدة العينية للحميري؛ خمسها في الباخرة سنة ١٣٥٠
٢٠) تذكرة الحفاظ من الشيعة؛ طبع بالهند سنة ١٣٥٣ في مجلدين
٢١) تذكرة السلف؛ ترجمة السيد دلدار علي النصير آبادي
٢٢) تراجم اعلام اسرته؛
٢٣) ترجمة القرآن الكريم؛ بالاردوية وميسرة
٢٤) تفسير القران الكريم؛ بالاردوية في عشرة اجزاء
٢٥) التقية؛
٢٦) التوحيد؛
٢٧) الجبر والاختيار؛
٢٨) جناب غفران مآب؛
٢٩) چهارده معصومين كي سوانح عمريان؛ ١٣ كتابا
٣٠) حاشية كفاية الاصول؛
٣١) حجج دينيات؛
٣٢) الحجج والبينات فيما ظهر من المشاهدين من الكرامات؛ طبع بالهند
٣٣) حسين اور اسلام؛
٣٤) حسين كا پيغام عالم انسانيت كي نام؛
٣٥) حفاظ الشعة؛ طبع وقد سماه بعض (تذكرة حفاظ الشيعة)
٣٦) خدا كي معرفت؛
٣٧) خطبات كربلا؛
٣٨) خلافت و امامت؛

٣٩) دنيا آخرت كي كهيتي؛
٤٠) ديوان شعره؛ ومنه قسم بعنوان (ديوان البقيعيات)
٤١) الرحلة الي الكاظمية؛
٤٢) الردود القرآنية علي الكتب المسيحية؛
٤٣) روح الادب في شرح لامية العرب؛
٤٤) ره نمايان اسلام؛
٤٥) زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام؛ طبع مقالات منه في جلة «الرضوان» الهندية
٤٦) سجده گاه؛
٤٧) سفرنامه حج؛
٤٨) السيف الماضي علي عقائد الاباضي؛ الفه سنة ١٣٧٤ بالنجف الاشرف
٤٩) شادي خانه آبادي؛
٥٠) الشعائر الحسينية؛ ترجمة لما كتبه مستر طامس لائل بالانجليزية
٥١) شغف النضير في مسألة التصوير؛
٥٢) شهداي كربلا؛
٥٣) شهيد انسانيت؛ طبع مكررا
٥٤) الظل الظليل في المكاتيب والمراسيل؛
٥٥) العدل؛
٥٦) عدم تشدد اور اسلام؛
٥٧) العقود الذهبية في السلسلة النسبية؛ ارجوزة في ٩٥ بيتا انهي نسبه فيها الي الامام علي عليه السلام، نظمها سنة ١٣٤٧طبعت بالهند
٥٨) الفرقان في تفسير القرآن؛ طبع قسم من اوله في اعداد مجلة «الرضوان» الهنديةوهو غير تفسيره بالاردوية

۵۹) فرياد مسلمان؛ مقالات اسلامية

٦٠) فلسفه گريه؛

٦١) قاتلان حسين؛ طبع سنة ١٣٥١

٦٢) قرآن كي بين الاقوامي ارشادات؛

٦٣) كشف النقاب عن عقائد عبد الوهاب؛ طبع بالنجف سنة ١٣٤٦

٦٤) لاتفسدوا في الارض؛

٦٥) المتحف العربي؛ منظومات ومقالات عربية

٦٦) متعه اور اسلام؛

٦٧) مجاهده كربلا؛

٦٨) ملسم پرسنل لانا قابل ترديد؛

٦٩) المطارحات العلمية؛ مراسلات حول كتابه (اقالة العاثر)

٧٠) المعاد؛

٧١) مقدمة تفسير القرآن الكريم؛

٧٢) النبوة؛

٧٣) النجعة في اثبات الرجعة؛ الف سنة ١٣٥٠طبع بالنجف

٧٤) نظام زندگي؛

٧٥) نقد الفرائد في اصول العقائد ترجمة الرسالة الفارسية؛ (عقد الفرائد في اصول العقائد) للشيخ محمد رضا الطبسي، طبع بطهران سنة ١٣٤٩

٧٦) وجود لحجة عليه السلام؛ طبع لكهنو سنة ١٣٥١

٧٧) وفيات الشيعة؛ نشرت مقالات منها في (مجلة الهدي)

٧٨) هلاكت وشهادت؛

٧٩) هماري رسوم وقيود.

وفاته:

توفي رحمه الله بعد مرض طويل الم به في لكهنو وهو في الثالث والثمانين من عمره يوم الاربعاء اول شهر شوال سنة ١٤٠٨ ودفن في المسجد الذي جنب الحسينية (حسينية سيد تقي صاحب)

مصادر الترجمة

مصفي المقال ص ٣٤٣، شعراء الغري ٦/٤٣٥،

الذريعة في مختلف الاجزاء

ڈاکٹر علامہ سید محمود مرعشی نجفی مدظلہ

سید محمود مرعشی نے اپنے والد بزگوار آیت اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین مرعشی مرحوم کے تمام اجازات کو یک جا ایک کتاب "المسلسلات فی الاجازات" میں جمع فرمایا ہے اور چونکہ سید العلماء نے آقای مرعشی کو بھی اجازہ مرحمت فرمایا تھا اس مناسبت سے اس کتاب مین سید العلماءؒ کو ان الفاظ میں یاد کیا گیا ہے۔

العلامة الاديب آية الله السيد علي نقي بن السيد ابي الحسن ابن السيد ابراهيم شمس العلماء محمد تقي ممتاز العلماء ابن السيد حسين سيد العلماء بن السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي.

كان يلقب به(سيد العلماء)

مولده و نشاته:

ولد بلكهنو سنة ١٣٢٥ (الصحيح١٣٢٣هـ) وبها نشأ نشأته الاوليٰ وعلي علمائها قرأ المقدمات العلمية.

هاجر الي النجف الاشرف في مقتبل شبابه، واخذ العلم من أعلام مدرسيها، وممن تتلمذعليهم الميرزا محمد حسنين النائيني و السيد ابو الحسن الاصبهاني والشيخ ضياء الدين العراقي والشيخ محمد حسين الاصبهاني والحاج ميرزا علي آقا الشيرازي والشيخ محمد جواد البلاغي.

بعد عودته الي الهند:

عاد الي الهند سنة ١٣٥٤، (الصحيح١٣٥٠هـ) و احرز بها مكانة مرموقة في المجتمع العلمي الديني و الحديث، لماسبق من شهرته العلمية و لمكانة آبائه الذين كانوا من أعاظم علماء الهند و مراجع التقليد بها.

کان فاضلا ادیبا و باحثا متمکنا، کثیر الکتابة في المجلات العربیة ایام کان بالنجف و في المجلات الهندیة ایام اقامته بالهند. اختیر استاذا في جامعه (علیکره) و ألف کتاب «شهید انسانیت» الذي احدث ضجة في الاوساط المذهبیة بالهند، فسبب ذلك تحطیم شخصیته الدینیة و انزوي في مکتبته و انصرف الي البحث و التالیف فنسي ذکره و خسرته الحوزات العلمیة.

قال سماحة الوالد العلامة في بعض کتاباته حول هذا العالم ما. لفظه:

«و بالجملة هذا المترجم من نوابغ العلم والادب، و من المأسوف علیه انه خمل ذکره و انزوي عن الناس ما کان صیته طائرا و صوته عالیا...»

شعره:

اتصل السید صاحب الترجمة فور هبوطه النجف الاشرف بالادباء الذین کان لهم في میادین الادب و الشعر سوابق و آثار معروفة، و کان اکثر صلاته بالشاعرین العالمین الشیخ محمد علي الاردو بادي و السید محمد صادق بحرالعلوم، فکان لهما الید في توجیهه الادبي و رعایته في التحلي بصناعة النظم، و کانت حصیلتها قصائد عربیة کثیرة قیلت في مناسبات دینیة و اجتماعیة و اخونیة.

من شعر قصیدته التالیة في مدح الرسول الاعظمﷺ وقد نظمها في ۲۷ رجب سنة ۱۳٤٦ وتخلص فیها بتهنئة استاذه السید میرزا علي آقاالشیرازي:

شمس ازاح ظلام القلب ذکراها — و نور المقلة العمیاء مرآها
بدت بأم القری انوار طلعتها — من بعد ان کان لیل الشرک یغشاها
وان یکن حرم الرحمن مطلعها — فالدهر اشرق طرا من محیاها
فیالأفق سمت ارجاؤه شرفا — ذری السما أذ نهار الحق جلاها
و ما سمعت بشمس قبل قد طلعت — فوق الحراء فجلی الدهر سیماها
شاعت اشعتها فی الناس فانقشعت — غیوم جهل تغشی الافق ظلماها

(من جزوة اسها مجهول من جميع الجهات)[1]

آیت اللہ سید محمد حسین حسینی جلالی مدظلہ العالی (۱۳۶۲ھ۔ق...)

آقای محمد حسین جلالی زیدعزہ اپنی کتاب "فہرس التراث" میں سید العلماء آیت اللہ سید علی نقیؒ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

السيد علي نقي بن ابو الحسن بن ابراهيم من محمد التقي بن حسين بن دلدار علي النقوي الكهنوي(١٣٢٣-١٤٠٨)

قال نجل الاميني: (عالم جليل مجتهد مؤلف متتبع اديب شاعر ومؤرخ كاتب، من اساتذة الفقه والاصول والادب العربي في جامعة (علي گره) الهندية ولد في الهند واكمل مقدمات العلوم وتوجه الي النجف الاشرف، وكان دائم الصحبة للشيخ محمد علي الاوردبادي والسيد محمد صادق بحرالعلوم والشيخ جعفر النقدي)

ومما وصفه السيد محمد صادق بحرالعلوم في اجازته قوله: (صديقي الحميم العلامة الكبير الحجة والاديب البارع، صاحب المؤلفات الممتعة، التي طبع اكثر ها بالعربية والهندية والاردوية؛ السيد الشريف صاحب النسب الوضاح وذو المزايا الفاضلة، ولد في لكهنو ٢٧رجب ١٣٢٣هـ ادام الله وجوده ونفع به، وكنت استجرته يوم كان في النجف الاشرف يتلقي العلوم، وكنا معا اخوين لايفارق احدنا الآخر سفراً وحضراً ونحضر سوية دروس الاساتذة، وذكر قدس سره تاريخ وروده من الهند الي النجف الاشرف يوم الثلاثاء ٢٩ شعبان ١٣٤٥ وسفره الي لكهنو الهند في ١٣٥٠هـ واجازته في ١٣٥٠هـ)

۱۔ المسلسلات فی الاجازات، صفحہ ۴۴۴۔

قال الجلالي: ويظهر من آخر كشف النقاب انه ورد النجف مؤلفا فاضلاً، وخرج شيخاً مجتهداً وذلك خلال خمس سنوات ممايدل علي سبق تعلمه في بلده، ولا غرو فان الهمم العليا تسهل الصعاب.

من آثاره:

۱) **اقرب المجازات الي مشايخ الاجازات**؛ و هو اجازته التي اجازابها السيد محمد صادق بحر العلوم (ت/١٣٩٩هـ) كتبها في سنة ١٣٥٠هـ وهي مخفوظة في مكتبة بحر العلوم الخاصة في النجف الاشرف.

۲) كشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب؛ طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الاشرف سنة١٣٤٥هـ[1]

حجۃ الاسلام علامہ ہادی امینیؒ فرزند علامہ شیخ عبد الحسین امینیؒ صاحب الغدیر

آقای ہادی امینی اپنی کتاب "معجم رجال الفکر والادب فی النجف" میں سید العلماء آیت اللہ سید علی نقیؒ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

علي نقي ابن السيد ابو الحسن ابن السيد ابراهيم شمس العلماء١٣٢٥.١٤٠٨

عالم جليل مجتهد فاضل مؤلف متتبع، اديب محقق شاعر كبير مؤرخ صحافي كاتب من اساتذة الفقه والاصول والادب العربي في جامعة (علي گره)الهندية.

ولد في الهند وأكمل مقدمات العلوم وتوجه الي النجف الاشرف،واتصل فيها باعلام والعلماء وخالط الشعراء والمؤلفين، وحضر ابحاث السيد ابو الحسن الاصفهاني.والسيد

عبد الهادي الشيرازي. والسيد محمد شاهرودي. وكتب في الصحف العراقية وقال الشعر المتين الرصين وتفوق في الادب العربي.وكان دائم الصحبة للشيخ محمد علي الاوردبادي. والسيد

---

[1] ۔ فہرس التراث ج۲ص۶۲۷۔

محمد صادق بحرالعلوم والشيخ جعفرالنقدي .و في ١٣٧٠هـ عاد الي الهند واشتغل بالتدريس والتاليف والتصنيف والرئاسة وامامة الجماعة الي ان توفي سنة ١٤٠٨هـ

له: اقالة العاثر في اقامة الشعائر؛ الحجج البينات فيما ظهر من المشاهد المشرفة بالعراق من الكرامات؛ ديوان شعر؛ كشف النقاب عن عقائد ابن عبدالوهاب؛ نقد الفرائد في اصول العقائد؛ اقرب المجازات الي مشايخ الاجازات؛ البيت المعمور؛ تاريخ وفيات الشيعة؛ تحريف القرآن روح الادب في شرح لامية العرب؛ زبدة الكلام في تلخيص؛ عماد الاسلام؛ السيف الماضي علي عقائد الاباضي؛ الفرقان في تفسير القرآن؛ قاتلان حسين عليه السلام مولد الكعبة؛ النجعة في الرجعة؛ وجود الحجة عليه السلام[1]

صائب محمد عبدالحمید

علي نقي بن ابي الحسين بن ابراهيم بن محمد تقي بن حسين بن دلدار علي، النقوي، اللكهنوي.الهندي. وفي الذريعة :علي نقي بن ابي الحسن بن محمد ابراهيم.

عالم بارع موهوب،أثار نبوغه المبكر حسد اقرانه ومعاصريه.

ولد في لكهنو ٢٦رجب ١٣٢٣هـ ١٩٠٥م، ونشأ فيها علي والده العلامة، ثم قصد النجف شابا، وقرأ علي فحول من رجال العلم والادب منهم السيد محمد صادق بحر العلوم ومحمد علي الاردبادي، برع مبكرا بالفقه والاصول، وصار له باع طويل في الادب، نشر المقالات والقصائد الجيدة الرقيقة بالعربية، عاد الي الهند سنة ١٣٥٤، (الصحيح١٣٥٠هـ) واصدر في لكهنو مجلة (الرضوان)

۱۔ معجم رجال الفکر والادب فی النجف خلال ألف عام ج۳ص ۱۳۰۰۔

وصارت له زعامة بعد وفاة والده ١٣٥٥هـ فأثار عليه المشغوفون بالزعامة زوبعة كبيرة، فاتهمه بعضهم بالفسوق لكتاب كتبه في الامام الحسين عليه السلام تحت عنوان «شهيد انسانيت» بالاردو، فجمعوا عليه تواقيع من رجال لايحسن بعضهم هذه اللغة، وأثاروا عليه العامة، فرد عليهم بكتاب مهذب (حجج ومعاذير) باللغة العربية، وتخلي عن موقعه الديني وعمل استاذا في جامعة(علي كره) فاحيل علي التقاعد فتظاهر الطلاب احتجاجا حتي رضخت الجامعة و مددت خدمته. و من غرائب التزوير الذي يصنعه الحساد انهم وضعوا رسالة تحت عنوان (عقوق نامة) اي رسالة العقوق، ونسبوها الي والده تصفه بالعقوق و الفسوق ردا علي الكتاب الذي صدر سنة ١٣٦٠هـ فيما كان والده قد توفي قبل هذا التاريخ بخمس سنين!

له اكثر من اربعين كتاب بالعربية و الاردو طبع منها النصف تقريبا، فكتب في الفقه و الاصول و العقائد و التاريخ و السيرة، و له فيها كتب بالاردو، و له تفسير القرآن في عشرة مجلدات، و ترجمة نهج البلاغة الي الاردو، و له «روح الادب في سرح لامية العرب» مخطوط.

له في التاريخ:

١. اعلاق الذهب في استدراك اوراق الذهب: استدارك علي الكتاب الآتي؛
٢. اوراق الذهب في حياة السيد حسين نقوي جده الاعلي؛
٣. تاريخ وفيات الشيعة: نشرته مجلة الهدي في العراق؛
٤. تذكرة الحفاظ من الشيعة: جزءان؛
٥. تذكرة السنن: في ترجمة جده الاعلي دلدار النقوي؛
٦. تواريخ الاعلام: مخطوط؛
٧. السبطان في موقفيهما؛
٨.العقود السنية: منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي عليه السلام؛

۹.مشاهير علماء الهند.[1]

آقای کاظم عبودی الفتلاوی

آقای فتلاوی اپنی کتاب "المنتخب من اعلام الفكر والادب" میں سید العلماء آیت اللہ سید علی نقیؒ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

السيد علي نقي بن ابي الحسن بن ابراهيم بن محمد تقي بن حسين بن دلدار علي النقوي اللكهنوي الهندي

عام جليل وأديب كبير وشاعر مجيد

ولد في لكهنو ٢٦رجب سنة ١٣٢٣ ونشأ بها علي والده العلامة المتوفي سنة ١٣٥٥. قرأ أولياته العلمية والادبية علي والده والسيد محمدعلي المفتي الجزائري، ثم هاجر الي النجف شابا فقرأ علي السيد محمد صادق بحرالعلوم والشيخ محمد علي الاردبادي ثم حضر الابحاث العالية علي الشيخ ابي الحسن المشكيني والشيخ حسين النائيني.

وجهه استاذاه بحرالعلوم والاردبادي الي الادب وصادف عنده الذكاء المفرط فبرع فيه وأجاد. وكان عزير العلم محققا ثبتاً من كبار اساتذة الفقة واصوله والادب . نشر عدة مقالات وقصائد قيمة في الصحف العراقية والعربية والهندية، رجع الي الهند سنة ١٣٥٤[2] و نزل لكهنو وصار هناك بعد وفاة والده من المشاهير فيها. فأصدر مجلة (الرضوان)ونشر بها بحوثه القيمة وقد صدرت مدة طويلة.

وهذا الرجل من أعاظم الذين تفوقوا في العلوم الاسلامية فقد نبغ نبوغاً باهراً وظهرت مواهبه دفعة مماسبب حقد المعاصرين عليه

۱۔ معجم مؤرخی الشیعہ / الجزالاول ص ۶۴۲۔

۲۔الصحيح، ١٣٥٠.

وحسد هم وكانت بين أسرة (آل غفرمآب)[1] و أسرة (آل صاحب العبقات) خصومة عائلية استغلت في هذه المناسبة وتعصب له قوم فيها امراء وسفهاء وتعصب لخصومه قوم فيهم مثل ذلك وأدت الخصومات الي اعتداءات وهتك حرمات واهانة كرامات مما اضطره الي ترك منصبه الديني وانخراطه في سلك اساتذة جامعة (علي كره)ولما احيل علي التقاعد تظاهر الطلاب بالاحتجاج واضطرت الجامعة الي تمديد خدمته وأعادته للاستفادة من علومه. وقد أثار ضده السيد محمد سعيد (آل صاحب العبقات) ضجة كبري سنة ١٣٦٠ عندماألف المترجم له كتابه «شهيدانسانيت» ووصل الحد (بالعبقاتي) ان أخذ تواقيع جملة من العلماء الذين يجهلون لغة (الاردو) بتفسيق المترجم له وهنا ألف النقوي كتابه (حجج ومعاذير) وعندي منه نسخة خطية بخط المؤلف وباللغة العربية وبين بذلك حججه ومعاذيره وما أثير ضده[2] والرجل بريء مما رمي به والسبب كما ذكرت الخلاف المذكور، وكان من نتائجها ان حدثت فتنة اخري سنة ١٣٩٥ من جهال العوام فهجموا علي داره واحرقوا كتبه. وقد عثرت علي رسالة بخطه الي العلامة السيد محمد حسن الطالقاني وهذا نصها:

بسم الله الرحمن الرحيم حضرة الفاضل المحترم السيد محمد حسن الطالقاني دام علاه: تحية وسلاماً... اليك كلمتي الوجيزة مع شذور شعرية حول وفاة شيخنا الفقيد قدس الله سره. اما ما ذيلتم به ورقة المنثور المبعوثة ثانياً مع تكرار الطلب فاستميح العفو من النكوص عن امتثال امر كم في ذلك اذلا استسيغ لنفسي التعرض لذكر اي شقي أو

---

[1]ـ الصحيح .غفران مآب.

[2]ـومن السخيف نشر هم ″عاق نامه″ عن والدالمترجم له ضد ولد بالتاريخ المزكور ووالد توفي سنة ١٣٥٥هـ

سعيد كما لا ارجح لكم ايضا التعرض له فاني لم استحسن ذلك والرجل في هذه الحيوٰة الدنيا فكيف اذصار بين جنادل وتراب وكفي بالله حسيبا وهو خير الحاسبين والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

مخلصكم علي نقي النقوي٢٧جمادي الاولي سنة ١٣٩٠هـ).

ولم ينصفه بعض جهال الكتاب اذرماه باختلال العقيدة، وكان المترجم له والسيد محمد صادق بحرالعلوم والشيخ محمد علي الاردبادي يسمون (الثالوث المقدس) وهم كذلك.

شيوخه: يروي بالاجازة عن السيد عبد الحسين شرف الدين والسيد هادي الخراساني والشيخ محمد علي الاردبادي والشيخ آغا برزك الطهراني والسيد حسن الصدر والسيد آغاعلي الشيرازي والشيخ محمد الطهراني والسيد محمد صادق بحرالعلوم والسيد سبط الحسين اللكهنوي و والده السيد ابي الحسن النقوي والشيخ محمد باقر القائني.

ويروي عنه بالاجازة استاذه بحرالعلوم والسيد محمد رضا الجلالي.

مؤلفاته: طبع له، اصول الدين اور قرآن: اردو؛ اقالة العاثر في اقامة الشعائر؛ امام حكيم: في حياة السيد محسن الحكيم اردو؛ الحجج والبينات فيما ظهر من المشاهد بالعراق من الكرامات قاتلان حسينعليه السلام اردو. النجعة في اثبات الرجعه طبع في مجلة الرضوان. البيت المعمور في عماره القبور. تاريخ وفيات الشيعة طبع في مجلة الهديٰ العمارية. تحريف القرآن اردو. زبدة الكلام في تلخيص عماد الاسلام طبع في مجلة الرضوان. شهيد انسانيت في بيان سيرة الحسينعليه السلام. مولود كعبة اردو. وجود الحجة في اثبات وجوده. تذكرة الحفاظ من الشيعة١ .٢ كشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب .نقد الفرائد في اصول العقائد.تحفة الآذان .المتعة في الاسلام .

ترجمة نهج البلاغة الي الاردوية. تفسير القرآن الكريم ١. ١٠ اردو طبع سنة ١٣٩٥. السبطان في موقفيهما.

والمخطوطة: رسالة في احوال علماء الهند ينقل عنها السيد محمد مهدي الاصفهاني في كتابه (احسن الوديعة) حجج ومعاذير. ارجوزة في سلسلة نسبه. ارشاد في اجازته للسيد محمد صادق بحرالعلوم. اوراق الذهب في تتميم حياة السيد حسين النقوي. تاريخ مشاهير علماء الهند .تخميس العينية الحميرية. تذكرة السلف في ترجمة جده دلدار علي النقوي. تواريخ الاعلام .ديوان شعره. الردود القرآنية علي الكتب المسيحية. اعلاق الذهب في استدراك اوراق الذهب. رسالة في انتقاض التيمم بدل الغسل بالحدث الاصغر .روح الادب في شرح لامية العرب. السيف الماضي علي عقائد الاباضي. الشعائر الحسينية في العراق ترجمة. شنف النضير في مسألة التصوير وحكمه. الظلل الظللية في المكاتيب والمراسيل. العقود السنية منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي عليه السلام.فرياد مسلمان مجموعة مقالات اسلامية اردو. المطارحات العلمية.

وفاته: توفي في لكهنو ١شوال ١٤٠٨ ودفن بها.[١]

آقای بزرگ تہرانیؒ

(السيد علي نقي النقوى النصير آبادى) ابن السيد ابي الحسن بن شمس العلماء ابراهيم بن ممتاز العلماء محمد تقي بن سيد العلماء السيد حسين بن غفران مآب دلدار علي، اللكهنوي المعاصر. له تصانيف منها «وفيات الشيعة» انتشر بعض اجزائه في مجلة (الهدي) و له (مشاهير علماء الهند) و (العقود السنية) في السلسلة النسبية، و

١۔ المنتخب من اعلام الفکر والادب ص٣٤٩۔٣٥١: ناشر مؤسسہ المواہب بیروت سال ١٩٩٩۔١٤١٩ھ۔

هو من منظوماته الرائقة، و انهي فيه نسبه الي جعفر المتوفي (٢٧١) و الملقب بابي كرين لانه اولد مائة و عشرين ولدا كما في (العمدة: ١٨٦) و هو ابن الامام علي النقي الهاديعليه السلام، طبع بالهند.[١]

الشیخ دکتر جعفر المہاجرؒ

علي نقي بن ابي الحسن اللكهنوى النقوى

(١٣٢٣-١٤٠٨هـ/ ١٩٠٩-١٩٨٨م)

(النقوي) نسبة الي الامام علي النقيعليه السلام و هو الامام العاشر.

فقيه، اديب، شاعر، مصنف بالعربية و الاوردية ولد في لكهنو. درّس علي والده ابي الحسن ابراهيم[٢] بن محمد تقي، و علي السيد محمد علي المفتي الجزائري.ارتحل الي النجف، حيث تابع دراسته علي السيد محمد صادق بحر العلوم (ت:١٣٩٧هـ[٣] /١٩٧٦م) و محمد علي الاردوباري (ت:١٣٨٠هـ /١٩٦٠م)

حضر الابحاث العالية لكل من محمد حسين النائيني (ت: ١٣٥٥هـ/١٩٣٦م) و ابي الحسن المشكيني (ت: ١٣٥٨هـ/١٩٣٩م) سنة ١٣٥٤هـ/ ١٩٣٥م رجع الي وطنه[٤] واستقر في لكهنو، حيث غدا من علماء الهند البارزين.

اعني كثيرا من تحريض خصوم لاسرته، لم يوفروا وسيلة الايذائه، مع ماله من مكانة علمية باهرة وادي الامر الي كبس داره و احراق مكتبته. انخرط في سلك اساتذة جامعة علي گره و عندما

١۔ مصفي المقال في مصنفي علم الرجال، ص ٣٤٤۔

٢-الصحيح والده ابي الحسن و ابرهيم جده.

٣-الصحيح ١٣٩٩.

٤-الصحيح رجع الي وطنه سنة ١٣٥٠هـ كما نص عليه السيد صادق بحر العلوم.

احيل علي التقاعد اضطرت ادارة الجامعة الي تمديد خدماته استجابة لالحاح طلابها. توفي في لكهنو.[1]

علی خاقانی

السيد علي نقي الكهنوى (المتولد ١٣٢٥هـ)

هو السيد علي بن ابي الحسن ابراهيم بن محمد التقي بن الحسين بن العلامة المجتهد الاكبر السيد علي دلدار علي النقوي في القرن الثاني عشر الشهير بالنقوي،عالم جليل، وفاضل اديب،وكاتب ناظم.

ولد في الهند عام ١٣٢٥هـ[2] ونشأ بها علي ابيه وهاجر الي النجف وهو شاب يافع فاتصل بالعلامة السيد محمد صادق بحر العلوم والشيخ محمد علي الاوردبادي وقد أثر في صحبتهما علي توجيهه الادبي ورغاه في التحلي بصناعة النظم،وصادف الذكاء المفرط عنده قبولا لهذا التوجيه فانبري يقرأ الكثير من كتب الادب والشعر وحصل خلال عشرة اعوام علي قابلية كان يستكثرها عليه الكثير من ابناء العرب،كانت لي صحبة معه ومودة استمرت عدة اعوام بادلته خلالها الصفاء والوفاء ولعل الخلق الرفيع عنده كان مثار اعجاب الكثير ومدعاة الاتصال به. وقد سكن النجف زمنا طويلا ثم غادرها راجعا الي بلاده وهو اليوم احد المراجع الدينية العليا هناك تعنو له الامراء والراجات هيبة واجلالا.

واسرته من الاسر العلمية الكبيرة في الهند، لهم خدمات ومساعي حفظها التأريخ الصادق وآثارهم دلت علي ما لهم من مكانة واتصال بالحق وقد سار علي نهج السلف من خدمة العلم والحق، ونشر وهو

---

[1] ـ اعلام الشيعة، ج ۲، ص ۱۰۲۷۔

[2] ـ الصحيح ١٣٢٣هـ

في النجف بعض الكتب ومنها ١) كشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب طبع في النجف٢) الامام الثاني عشر– طبع –ايضا.كما نشر عدة مقالات وقصائد دينية واجتماعية في بعض المجلات العراقية كالهدي والمرشد والعرفان في صيد ا.وقد غادر النجف علي ما اتصور عام ١٣٥٤هـ[١] و اصدر هناك كثيرا من الكتب.

ذكره صاحب سبائك التبر في ص ٢٥٣ فقال: هو من أرفع بيت في الهند علماً وأدباً وشرفاً، ولم تزل الزعامة الدينية في أسلافه، فهو ابن الفقهاء الاعلام،حاز في عهد الصبا فضيلة الشيوخ فلابدع لو قلت انه أحد نوابغ الهند، وله في الفضل أياد مشكورة وهو صاحب كتاب كشف النقاب عن عقايد بن عبد الوهاب المطبوع الشهير، و لاعلام اسرته تراجم ممتعة وتاليف شهيرة.نموذج من هو شحاته...[٢]

کامل سلیمان جبوری

جناب کامل سلیمان جبوری اپنی کتاب "معجم الشعراء من العصر الجاہلی حتی سنۃ ۲۰۰۲" میں آیت اللہ سید علی نقی(رہ) کے حالات زندگی لکھتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

السيد علي نقي بن ابي الحسن ابراهيم بن محمد تقي بن حسين بن دلدار علي النقوي الرضوي اللكهنوي الهندي. عالم، أديب، شاعر. ولد في لكهنو . الهندفي ٢٦رجب ونشأ بها علي والده العلامة المتوفي سنة ١٣٥٥. قرأ أولياته العلميةوالادبية علي والده والسيد محمد علي المفتي الجزائري، ثم هاجر الي النجف شابا،فقرأ علي السيد محمد صادق بحر العلوم والشيخ محمد علي الاردبادي،ثم حضر الابحاث العالية علي الشيخ أبي الحسن المشكيني والشيخ حسين النائيني.

---

[١]۔الصحيح ١٣٥٠هـ

[٢]۔ شعراء الغري اوالنجفيات،ج٦،ص٤٣٥۔

وجهه استاذاه، بحرالعلوم والاردبادي الي الادب،وصادف عنده الذكاء المفرط فبرع فيه واجاد.وكان غزير العلم محققاً ثبتاً من كبار اساتذة الفقه واصوله والادب. نشر عدة مقالات وقصائد قيمة في الصحف العراقية والعربية والهندية، رجع الي الهندسنة ١٣٥٤[1] و نزل لكهنو، وصار هناك بعد وفاة والده من المشاهير فيها عاضد مجلة (الرضوان) ونشر بها بحوثه القيمة وقد صدرت مدة طويلة.

نبغ نبوغاً باهرا وظهرت مواهبة دفعة، مما سبب حقد المعاصرين عليه وحسدهم، وكانت بين اسرة (آل غفرا غاب) (الصحيح آل غفران ماب) واسرة (آل صاحب العبقات) خصومة عائلة استغلت في هذه المناسبة، وتعصب له قوم فيهم امراء وسفهاء وتعصب لخصوصه قوم فيهم مثل ذلك،وادت الخصومات الي اعتداءات وهتك حرمات واهانة كرامات،مما اضطره الي ترك منصبه الديني وانخراطه في سلك استاتذة جامعة (علي گره) ولما احيل علي التقاعد تظاهر الطلاب بالاحتجاج واضطرت الجامعة الي تمديد خدمته اعادته للاستفادة من علومه. وقد أثار ضده السيد محمد سعيد (آل صاحب العبقات) ضجة كبري سنة ١٣٦٠ عندما ألف المترجم له كتابه «شهيد انسانيت» و وصل الحدب)العبقاتي) ان اخذ تواقيع جملة من العلماء الذين يجهلون لغة (الاردو) بتفسيق المترجم. له، و هنا الف النقوي كتابه «حجج ومعاذير» و هو بريء مما رمي به والسبب كما ذكر، وكان من نتائجها ان حدثت فتنة اخري سنة ١٣٩٥من جهال العوام فهجموا علي داره واحرقوا كتبه. ولم ينصفه بعض جهال الكتاب اذ رموه باختلال العقيدة، وكان المترجم له والسيد محمد صادق بحرالعلوم والشيخ محمدعلي الاردبادي يسمون (الثالوث المقدس) وهم كذلك.

---

[1]. الصحيح ١٣٥٠هـ.

یروي بالاجازة عن السید عبد الحسین شرف الدین والسید هادي الخراساني والشیخ محمد علي الاردبادي والشیخ آغا بزرك الطهراني والسید حسن الصدر والسید آغا علي الشیرازي والشیخ محمد الطهراني والسید محمد صادق بحرالعلوم والسید سبط الحسین اللکهنوي ووالده السید ابي الحسن النقوي والشیخ محمد باقر القائني. ویروي عنه بالاجازة استاذه بحر العلوم والسید محمد رضا الجلالي.

طبع له: (اصول الدین اور قرآن اردو) و (اقالة العاثر في اقامة الشعائر) و (امام حکیم) في حیاة السید محسن الحکیم .اردو، و (الحجج والبینات فیما ظهر من المشاهد بالعراق من الکرامات) و (قاتلان حسین) اردو، و (النجعة في اثبات الرجعة) طبع في مجلة الرضوان و(البیت المعمور في عمارة القبور) و(تاریخ وفیات الشیعة) طبع في مجلة الهدي العماریة، و(تحریف القرآن) اودو، و(زبدة الکلام في تلخیص عماد الاسلام) طبع في مجلة الرضوان، (شهید انسانیت) في بیان سیرة الحسین اردو، و(مولود کعبه) اردو، و(وجود الحجة) في اثبات وجوده، و (تذکرة الحفاظ من الشیعة) ۱،۲ و(کشف النقاب عن عقائد محمد بن عبد الوهاب، و (نقد الفرائد في اصول العقائد) وتحفة الآذان) و(المتعةفي الاسلام) و(ترجمة نهج البلاغة الي الاردویة) و(تفسیر القرآن الکریم) ۱۰.۱ اردو ط ۱۳۹۵ و (السبطان في موقفیهما).

المخطوطة: «رسالة في أحوال علماء الهند» ینقل عنها السید محمد مهدي الاصفهاني في کتابه «احسن الودیعة» و«حجج ومعاذیر» و«ارجوزة في سلسلة نسبه» و «ارشاد المبتئدین في آداب التعلیم و التعلم» و «اقرب المجازات في اجازته للسید محمد صادق بحر العلوم» و «اوراق الذهب» في تتمیم حیاة السید حسین النقوي، و«تاریخ مشاهیر علماه الهند» و«تخمیس العینیة الحمیریة» و«تذکرة السلف» في ترجمة جده دلدار علي النقوي، و «تواریخ الاعلام» و «دیوان شعره» و «الردود القرآنیة علي الکتب المسیحیة» و «اعلاق الذهب في استدراك

اوراق الذهب» و «رسالة في انتقاض التيمم بدل الغسل بالحدث الاصغر» و «روح الادب في شرح لامية العرب» و «السف الماضي علي عقائد الاباضي» و «الشعائر الحسينية في العراق» ترجمة، و «شنف النضير في مسألة التصوير وحكمه» و «الظلل الظليلة في المكاتيب والمراسيل» و «العقود السنية» منظومة في نسبه الي الامام علي الهادي، و «فرياد مسلمان» مجموعة مقالات اسلامية اردو، و «المطارحات العلمية» توفي في لكهنو ١شوال ودفن بها.[1]

اجازات علماء اعلام شیعه

۳۸ علماء اعلام کے اجازات روایت اور ۱۲ اجازات اجتہاد میں سے فقط چند علماء کے اجازات کے اقتباس تحریر کیے جارہے ہیں۔ اصل اجازات کا عکس مجلہ کے آخر میں ملحق کیے گئے ہیں:

الف) اجازات روایت

خاتم المحدثین شیخ عباس قمی صاحب "مفاتیح الجنان"

«و بعد فقد اجزت للاخ في الله الجليل النبيل العالم الفاضل الكامل المهذب الصفي و التقي النقي اللوذعي الالمعي **سيدنا الاجل السيد علي نقي** لا زال مؤيداً با التوفيقات الربانيه و ملحوظاً بالعنابات السبحانية ان يروي عني جمع ماصحت لي روايته و جازت لي اجازته بحق روايتي عن الشيخ الاجل خاتم الففها و المحدثين العظام ثقة الاسلام ذي الفيض القدسي مولانا الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي نور الله تعالي مرقده...»

آیت اللہ شیخ ہادی بن عباس بن علی بن جعفر کاشف الغطاءؒ (۱۲۸۹ – ۱۳۶۱ھ۔ق)

---

[1] معجم الشعراء من العصر الجاہلی حتی سنۃ ۲۰۰۲، ج۴، ص ۶۴۔

«العالم الفقيه و العليم النبي والحبر الوجيه الفاضل النقي و الورع الكامل اللوذعي و المهذب البارع والغيث النافع السيد الاجل الاكمل الصفي الوفي السيد النقي ادام الله ايامه و رفع اعلامه نجل السيد الفيقه الجليل و النبيل السيد ابي الحسن الكهنوى... فانه ادام الله علاه وبلغه مناه ممن قضي دهره وافني عمره وتعزب عن اوطانه واحبابه وصرف ريعان شبابه وشمر عن ساعد الجد والاجتهاد وترك لزيذ الرقاد في تحصيل العلوم الدينية وطلب المعارف اليقينة واكتساب الكمالات الذاتيه والعرضيه حتي فاز منها باوفر سهم وحاز منها اكبر نصيب وقسم وقد سئلني ادام الله علاه وزاد في مراتي الفضل سموه اجازة ماتجوز لي روايته اقتداء بما عليه سيرة العلماء الثقات وروما للدخول في زمرة روات احاديث الائمة الهدات فاجزت له ادام الله فضله وكثر في العلماء مثله ان يروي عني جميع...»

آیت اللہ شیخ مرتضی کاشف الغطاءؒ

«انوار الزمن الاول الاوان منار الشرف النبوي والمجد العلوي فرع الدوحة والقرشية و غصن الازاكة الهاشمية **سيد نا السيد علي النقي النقوي الكهنوي** ... هذا وقد استجازني كما عليه السيرة الساريه مابين العلماء الاعلام والمشايخ العظام وفي توقيع الناحية المقدسه «ارجعوا الي رواة حديثنا فانهم حجتي عليكم وانا حجة الله»؛ وفي المقبولة «الراد عليهم راد علي الله وهو علي حد الشرك بالله» فأجزته دام مؤيد ابروح القدس ان يسند ويروي عني...»

آیت اللہ محمد بن حسن موسوی بوشہریؒ

«السيد السند والكهف المعتمد العالم الفاضل الكامل المدقق شمس فلك السياده وبدر افق السعاده حاوي مراتب التقي والايمان والعارج

معارج العدل والاحسان التقي النقي والمهذب الصفي الموفق بتوفيق الملك العلي ولدنا العزيز السيد علي نقي متعه الله بالعيش الرغيد وايده بالفكر السديد نجل العلامة الفقيه السيد ابي الحسن النقوي اللكهنوي ولما رايته اهلا لذلك لوصوله الي غاية ما هنا لك اجزت له ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته...»

آیت اللہ مرزا محمد موسوی خونساری اصفہانی[1]

«...لما تشرفت بلقاء قرة عيني حضرة السيد السند الفاضل الممجد والعالم المؤيد الجامع بين حسب الفضل وكرم المحتد الباذ ل نفسه لاقتناء العلوم والقاصرهمته علي اكتساب المنطوق والمفهوم البارع في تحرير المنثور وانشاء المنظوم... جريدة الفضلاء الكرام ونتيجة اعاظم العلماء الاعلام فخرالفقهاء العظام صاحب الفطنة الوقاد ه والفكرة النقاده علامة العلماء الاعلام وركن الاسلام الورع التقي والمهذب الصفي سيدنا علي نقي نجل العلامة السيد ابي الحسن دامت بركاتهما آل العلامة الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي قدس الله سره وبحظيرة القدس سره وقد وقفت علي جملة من مؤلفاته الجليله ومصنفاته الحميله فرأت ان مؤلفها مع حداثة سنه قد فاق الاقرانه والفحول وحصل المعقول والمنقول نسئل الله ان يرزقه العمر الطويل ويجعله خلفا من السلف الطاهرين ابائه رؤساء المسلمين وامناء الشرع المبين وحيث قد استجازمنا تاسيا بالسلف الكرام ودخولا في سلسلة مشايخنا العظام قد ست اسراهم رواية الاخبار عن معادن العلم والاثار فقد اجزئه روايته...»

آیت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ

«فان السيد السند والركن والعمد علم الاعلاء الاحكام ركن الاسلام السيد علي نقي النقوي اللكهنوي دامت بركاته لماحازه

[1] موصوف مرزا محمد باقر خونساری صاحب روضات الجنات کے برادر زادہ ہیں۔

من الفضل الجميع والشرف الرفيع واقشضه من شوارد العلوم الكمال والحلوم وحواه من الادب الجم والعلم الكثار حتي عاد كعلم في ذريته مشغوعا ذالك كله بملكات فاضله وقرائز كريمه علي ما فيه من عليه النبوي الفياح والق الحب العلوي الوضاح فهو سلمه الله تعاليٰ لهذاه العلم كلها والكثير الطيب من الضعا فيها مجار في ان يروي عني كتب اصحابنا...»

آیت اللہ شیخ عبداللہ بن محمد حسن مامقانیؒ (۱۲۹۰ – ۱۳۵۱ھ۔ق)

«استجاز مني في الرواية جناب السيد السند والمولي العتمد فخر العلماء والمحققين قدوة الفضلاء المدققين ثقة الاسلام والمسلمين **السيد علي نقي اللكهنوي** ادام الباري بقآءه وكثر في اهل العلم امثاله وحيث كان مقصده اتصال اسانيد الاخبار المروية عن الائمة الطاهرين صلوات الله عليهم اجمعين وكان دام بقاه اهلا لذلك وصالحا للتبرك والتشرف لما هنا لك فيحق اجازتي من حضرة الشيخ الاعظم الوالد انار الله برهانه قد اجزت له ان ان يروي عني جميع ما صح لي روايته مما في المتن وغيره كمصنفاني وغيرها مشترطا عليه ما اشترط علي مشايخي رضوان الله تعالي عليهم...»

آیت اللہ شرف الدین موسویؒ

«بسمه جل شانه وتقدست اسماؤه

هذا هو الثبت المسمي

ثبت الضعيف الموسوي في اجازة الشريف النقوي

كتبتة خدمة الجناب العليم العلم العلامة صفوة اهل الفضل وفخركل ذي عمامه سيدنا ومولانا السيد علي النقي الموسوي النقوي الهندي اللكهنوي شد الله اركانه و اعطاه يوم القيامه امانه راجيا دعاءه في مظان الاجابة وانا اقل الخليقة بل لاشيء في الحقيقة علي بن شريف اسماعيل من آل ابي الحسن الموسوي العاملي وكان الفراغ من كتابة هذه نسخة يوم الخامس من شهر رمضان المبارك

من السنة التاسعة والاربعين بعد ألف والثلاثماة هجرية علي صاحبها وآله افضل الصلاة واتم السلام...»

آیت اللہ الشیخ اسد اللہ بن محمد جعفر زنجانیؒ(۱۹رمضان ۱۲۸۲ – ۱۳۷۱ھ۔ق)[1]

«قرة العيون السيد الجليل مولي المجتهد بن الفاضل الكامل المروج الشريعة المطهرة اقتداء ببابائه واجداده **السيد علي نقي** بن الفقيه سيد ابي الحسن ابن سيد محمد ابراهيم بن السيد محمد تقي صاحب التفسير ابن العالم العلم وبحر العلم والخضم السيد حسين بن العلامة المجتهد الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي صاحب عماد الاسلام والتأليفات المشهورة من تلامذة آية الله بحر العلوم الطباطبائي النجفي قدس الله اسرارهم فاستجاز عني سلمه الله فاجزته ان يروي عني جميع مايصح لي روايته...»

آیت اللہ آقای بزرگ تھرانیؒ

«علم الاعلام وحامي حوزة الاسلام العالم الفاضل العامل الباذل المشوق علي سائر الأقران والاقراب و هو في ريعان الشباب و قد كشف عن حقيقتة المقال فيه كشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب والمعرق الاصيل في بيت السيادة والشرف والعلم و الاجتهاد ومن سالف الاعصار و الدهور بشهاذ مناسب البيت المعمور في زيارة القبور و المفلق بفكره الصائب دقائق علوم الادب في كتابه روح الادب في شرح لامية العرب و المولق بسيفه الماضي وسنانه القاضي عقايد الاماضي السيد السند الحبر المعتمد الزكي الرضي الوفي المرضي الالمعي اللمعي الورع التقي النقي **سيدنا العلي النقي** بن علامة الزمن سيدنا ابي الحسن بن شمس العلماء السيد محمد ابراهيم بن ممتاز العلماء السيد محمد تقي بن سيد العلماء السيد حسين بن العلامة غفرآنماب السيد دلدار علي بن السيد محمد معين

---

[1] از تلامذہ آیت اللہ مجدد شیرازیؒ۔

النصير آبادي النقوي الكهنوي دامت بركات انفاسه و اقلامه و طالت ايام استفاداته و اعوام اعلامه فانه دامت بركاته مع اقتناته العلوم استكماله المفهوم المعلوم قد استجازني لي فانه بهذا الجاني فاستجزت الله عزوجل و اجوف له ادام الله توفيقه ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته و ساغت مني اجازته...»

آیت اللہ سید محسن امین عاملیؒ

«العالم العلامة والبارع الفهامة ذوالذهن الوقاد والطبع النقاد وارث علوام اجداده الطاهرين والمدئب نفسه في مطالعة اخبارهم و احياء آثارهم، والمحاماة عن حوزتهم الذب عن شريعتهم سيدنا السيد علي النقي بن حجة الاسلام الفقيه السيد ابي الحسن ابن حجة الاسلام السيد ابراهيم ابن العلامة العلم السيد محمد التقي، صاحب التفسير ابن العالم العلم و مجر العلم الخضم السيد حسين ابن العلامة المجتهد الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكهنووي صاحب عماد الاسلام والتاليف الشهيرة من تلامذة آية الله بحرالعلوم الطباطبائي النجفي قدس الله اسرارهم فأجزت له أدام الله فضله و افضاله و اكثر في الفرقة الناجية امثاله ان يروي عني جميع مؤلفاتي و مصنفاتي...»

آیت اللہ ہبۃ الدین شہرستانیؒ (۱۳۰۱ – ۱۳۸٦ھ۔ق)

قد استجازني حضرة العالم الفاضل والمحقق النهرير الكامل صفوة الاماثل من ليس له في ميادين الفضائل منا ضل شمس سماء الشرف و بدر فلك العلم و عماد فلك الهدي الحسيب النسيب والجهيذ الاديب الفائز من قداح الفضل بالمعلي والرقيب سيد العلماء الاعلام وزبدة عمد الاسلام السيد علينقي بن ابي الحسن بن ابراهيم الحسيني سليل علامة الهند المعظم مولانا السيد دلدار علي قدس الله روحه ونور ضريحه لكي

یعزز دام علاه رابطته التبسیه برابطة ادیبه مع الائمه من ابائه الکرام علیهم السلام فیروي عني ماصحت روایته و اتضحت لدي درایتة من مرویات اشیاخ العصابه و مؤلفاتهم المستطابه ولا سیما الکتب الاربعه التي علیها المدار في مختلف الاعصار اعني الکافي»

آیت اللہ مرزاھادی خراسانی حائریؒ(۱۲۹۷ – ۱۳۶۸ھ۔ق)

«في کل معال ومقام لکفي المرطاب سره وصفي فلهذا رغب حصره السید الباري الورع المعتمد فخر الخلف لخیر السلف المسمي الي اسبق شرف نتیجه العلماء العظام ونخبة الفضلاء الفخام نادرة الدهر وعلامة العصر صاحب التصانیف والتألیف الصفي التقي السید علي نقي النجل الاجل السید الافضل الامحل الاکمل مرجع الانام وباب الاحکام نائب الامام علیه افضل السلام المولوي السید ابو الحسن النقوي اللکنوي دامت برکاتهما واستجاز من هذا العبد الضعیف فاستخرت الله تعالي واجزت له ان یروي عني کلما صحت لي روایته واتصحت لدي دراستة من الاخبار والاثار المرویه عن الائمة الاطهار صلوات الله علیهم مادام اللیل و النهار.»

آیت اللہ نجم الحسن نجم الملتؒ

«سجیة العلماء البارعین، الولد الاعزّ الممجد المبجل والمهذب الاغر المحجل البالغ من الشرف والکمال الي سّماك الاعزل ربیع الفضل وزهره وسمآء النبل وبدراصل الفخار وفرعه وضوء السودد و لمعه عمدة الفضلاء زبدة الادبآء نخبة الاماثل ممتاز الافاضل الورع التقي، السید علي نقي جعله الله من ادلة الرشاد وابلغه الي اعلا مدراج الاجتهاد ابن السید الهمام والبارع العلاّمة، العالم الموتمن ممتاز العلماء مولانا السید ابو الحسن من اهل بیت تغلغل صیتهم في الاغوار والانجاد وشاع حدیث کما لهم في الامصار والبلاد واشرقت ارض الهند بشوارق افاداتهم وتلالات هاتیك الارجاء بلوا

مع افاضاتهم و انه سلّمه الله قد برع في العلوم العقلية والنقلية واتقن ما اخذ من المسائل الاصولية والفرعية وقد قرا علي ايضا برهة من الزمان قراءه فهم واتقان وقد اتصف من محاسن الفضائل ومكارم الخصائل وقوة القريحة وجودة الطبيعة واستقامة سليقة التاليف ولطف عنوان التصنيف بما قربه ناظري وسر به خاطري فهو بهذه الخصائل الجميلة من بين امثاله ممتاز وهو اهل لان يجاز واستجازته.»

آیت اللہ فداء حسین ہندیؒ

«استجاز مني السيد الفاضل البارع الذي هو من حياض العلم والكمال خير كارع ويوم النزال لابطال الضلال بطل دارع مولانا العلامة التقي التعلامة النقي سمي العاشر من حجج الله رب العزة عليه السلام الله التام الكامل الوفي السيد علي نقي النقوي حرسه الله عن شر كل غوي وشقي وحباه الله فضلا وكمالا وسقاه من عين العلم بباب مدينة العلم عذبا وزلالا ولست اجدني اهلا للاستجازة فكيف اكون اهلا للاجازة لكني دعاني وحثني علي اسعاف هذا المقترح الجميل من هذا السيد الجليل ان الدخول في سلسلة الاسناد شرف عظيم يحكم به العقل الذى هو اعظم حجج رب العباد...»

ب) اجازات اجتہاد

آیت اللہ شیخ ہادی بن عباس بن علی بن جعفر کاشف الغطاءؒ

اهل العلم والايمان ان جناب العالم العلم والعليم الخضم والطود الاشم العلامة الفقيه والحبر النبيه البارع لمعقول والمنقول السيد الشريف التقي السيد علي نقي النقوي الكهنوي دامت بركاته ممن خاض لجي عبابها ودخل اليها من ابوابها وميز بين قشورها ولبابها حتي فاق الاقران وحاز قصيب البرهان بحمد الله من اهل الملكات

القدسيه والاجتهاد في الامور الشرعيه وممن لايجوز له ان يعول علي غيره الدينيه وممن يجب تنفيذ مايصدر منه من الاحكام في الحلال والحرام وقد اختبرناه ايده الله في... ومسائل كثيره ووقفنا علي مؤلفاته ومصنفاته ومنظوماته ومنثوراته واطلعنا علي مناهجه... في الاشتغال والتحصيل والبحث والتدريس واحطنا بشؤنه جزا وقرأنا صحف اعماله سطر أَسطراً طويل الباع واسع الاطلاع لايساجل ويطاول ولاسيما في العلوم العربية والفنون فان له اليد الطولي فيها الادبية والقدح المعلي في الفاظها ومعانيها وناهيك بتفوقه في النظم والنثر واللغه فكم له من نظم كالدر النظيم ومن كلمات ذهبه تفوق الكواكب الدريه وقد منحه باريه من فصاحته اللسان وحسن البيان... مااصح به وحيدا في التدريس والتلقين والتفهيم والبيان عارفا بطرقه الصالحه بصيراً بكيفياته الناحجه لا ينفصل التلميذ عن تدريس الاوقد زال الشك والابهام وانكشفت عنه حجب الشبه والاوهام فنسئل الله تعالي ان يكثر امثاله وعلي طلبة العلوم ظلاله وقد اجزناه ايده الله وسدده ان يروي عنا جميع مصنفاتنا...

آیت اللہ محمد حسین طہرانیؒ

فان حضره العالم الفقيه العامل والورع الثقة الفاضل علم الدين الظاهر ومنار الشرع الزاهر ركن الاسلام ومروج الاحكام **السيد علي نقي** نجل حجة الاسلام وملاذا الانام السيد ابو الحسن من سلالة العلامة الشهير والمجتهد الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي ادام الله فضله ونصربه دينه ممن بذل اقصي جهده واتعب كريم نفسه وركب ظهور الرواحل وطوي المراحل الي النجف الاشرف علي مشرفه آلاف التحف فبقي فيه مدة من الزمان مديدة مكبا علي تحصيل الفقه والاصول واقتناء احكام آل الرسول حتي

صعد الذرورة العليا ونال العناية القصوي ورايت بعض مارشح .من قلمه الشريف فقر به ناظري وارتاح له خاطري وتحقق عندي انه فائز بدرجة الاستنباط والاجتهاد حائز للملكة والاقتدار وقوة رد الفروع الي الاصول واستخراج المعقول من المنقول فله الاخذ بما ادي اليه نظره الشريف في الاحكام الشرعيه وترك طريقه التقليد فيما استنبط من المسائل الدينية واوصيه بالتقوي ونهي النفس عن الهوي والتجنب عن حطام الدنيا... ورذائلها و الاعراض عن ذخارفها و زجارجها و سلوك منهج الاحتياط فانه سواء الصراط و لاينساني علي صالح الدعا كما لاانساه ان شاء الله تعالي

آیت اللہ محمد حسین اصفہانی کمپانیؒ (۱۲۹۶ – ۱۳۶۱ھ ـ ق)

«فان السيد السند والمولي المعتمد صفوة العظام ونخبة الفقهاء الاعلام وملاذا الاسلام والمؤيد بتأييد الله القوي سيدنا السيد علي نقي النقوي دامت تائيداته افاداته قد حضر شطرا وافيا من الزمان علي غير واحد من الاحبان لتحقيق القواعد الاصولية وتنقيح المباني.

الفقهيته متآدباً بالاداب الدينيه متخلقا بالاخلاق الالهية حتي فاز بالمراد وحاز مرتبة الاجتهاد فله دام علاه العمل بما يستنبطه من الاحكام من مداركها فانه خبير بمسالكها و اوصيه دامت مماليه بمراقبة الاحتياط فانه طريق النجاة وسبيل الاصابة وان لاينساني من الدعاء في مظان الاجابة وقد اجزته ايضاً ان يروى عني جمع ما تصح لي روايته بسند المتصل الي اصحاب العصمة عليهم السلام...»

آیت اللہ علی ایروانیؒ

«... فقد استجاز في جناب العالم العاطر والمهذب التقي المكالم فخر الاسلام وذخر الانام وسليل الاعلام **الاغا مير سيد علي نقي** سبط العلامة الساكن في دار السرور السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي دام

توفيقه ثم بعد الاحتبارات المتامة المتاكدة والمباحثات العلمية في مجالس عديده اخرها يوم الخميس الثالث وعشرين من شهر جمادي الثانية سنه ألف وثلثماة وتسع واربعين في دارنا الواقعة في ارض الغري اتضح عندي انه صاحب ملكة واقتدار وله اهلية استنباط وقوة رد الفرع الي الاصل فهو مجتهد مجازفي الاخذبما ادي اليه نظره الشريف وترك طريقة التقليد لازال موفقا لمافوق ذلك ومصباحا مضيئا في اهل هذاالبيت الرفيع البنيان والسلام عليه علي كافة الاخوات ورحمة الله بركاته»

قال الصيد علي الايرواني النجفي. ٢٣ جمادى الثانية ١٣٤٩هـ ق.

آیت اللہ سید سبط حسنؒ

«...ولدنا الاعز الروحاني والعالم الرباني الحبر الفقيه المسدد والمجتهد النحرير المؤيد سيد العلماء السيد علي نقي ابن ولدنا الاجل الاكمل عمدة العلماء المحققين وزبدة الفقهاء المجتهدين السيد ابو الحسن النقوي اطال الله بقآءهما فانه سلمه الله مع ماأوتي من صلاح الذات وسلامة الفطرة وحسن السيرة وصدق الطوية لم يزل مكبا علي تحصيل العلوم الدينية والمعارف اليقينية في الهند ثم النجف الاشرف لدي العلماء المحققين واساطين الدين حتي بلغ الذروة السامية والدرجة القاصية الاوهي درجة الاجتهاد التي بها حرم التقليدعليه وساغ العمل بفتواه...»

آیت اللہ ابوالحسنؒ[1]

«العالم الكامل والمجتهد العامل مهجة قلبي وثمرة فؤادي نور عيني وفلذة كبدي ولدي السيد علي النقي سلمه الله وابقاه وحفظه وحماه فانه بعد مافرغ من تحصيل العلوم في وطنه ومحل اهله وسكنه عطف عنان عزمه الي النجف الاشرف علي مشرفه الاف التحف فلما

---

[1] ۔سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی نقنؒ کے والد بزرگوار۔

تشرف بتلك الساحة طوي كشحه عن الراحة حتي فاز بما فاز وخازما خاز واستجازمني اجازة وافية فكتبت له اجازة مفصلة مبسوطة في ذي الحجة من السنة السابقة وارسلتها اليه لكني لم انص فيها باهليته للاجتهاد و ان امكن الاستدلال بها عليها بنوع من التقريب لاجل اتي ماكنت مطمئناً به كمال الاطمئنان ثم قد اختبرته سلّمه الله اختباراً تاماً بعناوين مختلفة حتي مضت سنة كاملة فاستكشفت من بعض ماترشّح من قلمه الملكة الراسخة الاستنباطية والقوة القدسية الاجتهادية و وجدته سلّمه الله راقياً من حضيض التقليد الي اوج الاجتهاد دفا شكر الله علي ما اتاني من النعم العظام والالاء الجسام فولدى هذا طول الله عمره...»

آیت اللہ سید ابراہیم الحسینی الشیرازیؒ معروف بامیرزا آغا اصطباناتی (۱۲۹۷ – ۱۳۸۰ھ۔ق)

«لطلب العلم والفقاهة فيفوز بشرف الفضل والنباهه حتي يصبح من ورثة الانبياء وحملة ودائع الرسل والاصفياء وممن قد طلب هذه الغايه الشريفه واتعب فيها نفسه المنيفه حتي صعد عليها بقدم راسخ وجنان ثابت البارع النبيه والعالم الفقيه صاحب الملكة السامية و القريحة الصحيحة النامية فخر المجتهدين وثقة الاسلام والمسلمين اليسد علي نقي ابن علم الاعلام حجة الاسلام السيد ابو الحسن آل العلامة الشهير والمجتهد الكبير السيد دلدار علي صاحب عماد الاسلام وغيره من الكتب المتعة فانه كثر الله امثاله ممن ارتوي من فيض العلم باقرب الموارد وقنص من فنون الفضل الشارد والوارد و تجول في المعقول والمنقول واتقن الفقه مع الاصول اجتني الثمار اليانعة من حديقة العلم الزاحره بالنجف الاشرف علي مشرفه آلاف التحف سنين عديدة ومدة مديدة حتي فاز بما هو غاية المامول

ونهاٰية المسول وصعد ذروة الاجتهاد مشفوعة بالصلاح والسداد ضليعا برد الفروع الي الاصول وتطبيق الديل علي المدلول فساغ له العمل بما يستنبطه من الاحكام علي الطريقة المعروفة لدي العلماء الاعلام و حرم عليه التقليد فيما ادّي اليه نظره في الاستنباط ووقف عليه من سويّ الصراط وقد اجرزت له ان يروي عنّي ما صحت لي روايته من احاديث آل العصمة عن شيخي العماد الاعظم السناد الاقوم آية الله المولي محمد كاظم الهروي الخراساني قدة باسناده المعروف المعهود المنتهي الي آئمه المعصومين سلام الله عليهم اجمعين.»

آیت اللہ ابوالحسن مشکینیؒ

«...حضرة العالم العامل المهذب الباري ملاذ الانام مروج الاحكام فخر المجتهد ين العظام السيد علي نقي بن العلامة الفقيه الموتمن السيد ابي الحسن آل المرحوم المبرور الامام المؤسس السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي فانه دام فضله و تائيده ممن بذل جهده و جدّ و اجتهدوا تعب نفسه الشريفة في تحصيل العلوم الدينية اكتساب المعارف الشرعية كثيراً من الزمان و حضر عند الاساطين العظام ولدي الاحقر شطراً من الآوان حتي اصبح بحمد الله و منه من العلماء الاعلام و المجتهدين الفخام و بلغ مرتبة الاجتهاد فله العمل بما استنبط من الاحكام علي النهج لماالوف بين الآعلام ويحرم عليه التقليد فيما اجتهد و اجزت له ان يروي عنّي ما صحت لي روايتة عن مشايخي...»

آیت اللہ محمد حسین نائینیؒ (۱۲۷۷ – ۱۳۵۵ھ۔ق)

فان جناب العالم العامل والفاضل الكامل عماد العلماء الاتقياء و سناد الافاضل الاذكياء صاحب التالفيات الانيقة والتحقيقات الوثيقة

التقي الزكي السيد علي النقي ادام الله تعالي تأيده نجل العالم الجليل العلامة الفقيه السيد ابي الحسن اللكهنوي ادام الله تعالي افضاله ممن بذل جهده في تحصيل العلوم الشرعية والمعارف الالهية ومستمد امن الجهابذة الاساطين وحضر ابحاثي حضور تفهم وتحقيق وتعمق و تدقيق حتي بلغ رتبة سامية من الاجتهاد مقرونه بالصلاح والرشاد فله العمل بما يستنطه من الاحكام علي المنهج المتعارف بين المجتهدين العظام واجزت له ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته من مصنفات اصحابنا الامامية باسرها وماروه...»

آیت اللہ شیخ محمد کاظم بن حیدر شیرازیؒ (۱۲۹۲ – ۱۳۶۷ھ۔ق)

«...عمدة العلماء الاعلام زبدة الفقهاء الكرام مروج الاحكام ثقة الاسلام المهذب الباري الصفي السيد علي تقي النقوي دام فضله ابن العلامة الفقيه الموتمن السيد ابو الحسن من سلالة المرحوم المبرور العلامة الشهير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي طاب ثراه و مسل الجنة مثواه فانه دام تاييده قد كد وجدّ واتعب نفسه واجتهد في تحصيل علوم الدين و معارف الشرع المبين وليث في النجف الاشرف برهة من الزمان مكباً علي التحصيل ناهجاً فيه علي السبيل حتي وصل الغاية و بلغ النهاية فاصبح بعون الله و توفيقه من العلماء الاعلام المجتهدين و فاز برتبة الاجتهاد و الاستنباط فله العمل بما استنطه من الاحكام عن ادلتها المعروفة الطرق المضبوطة المالوفة ويحرم عليه التقليد فيما استقر له فيه الاجتهاد والاستنباط والله الهادي الي سواء الصراط و اجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته...»

فہرست کتب علامہ سید علی نقی نقن اعلی اللہ مقامہ

پیغام حسینؑ بعالم انسانیت (فارسی)

(ت)

توحید

تقیہ

تاریخ شیعہ کا مختصر خاکہ

تاریخ تدوین حدیث

تحقیق اذان

تحفۃ العوام مطابق فتوائے سید العلماء

تراجم قرآن پاک بزبان اردو (سولہ حصے)

ترجمہ سید علی نقی بقلمہ (ھماں ص ۱۱۷ و ۳۹۳)

تذکرہ حفاظ شیعہ (دو جلدیں)

تاجدار کعبہ

تاریخ اسلام میں واقعہ کربلا کی اہمیت

تاریخ اسلام (چار جلدوں میں)

تعزیہ داری کی مخالفت کا اصل راز

تحریف قرآن کی حقیقت

تجارت اور اسلام

تفسیر قرآن فصل الخطاب، (سات جلدوں میں)

تفسیر قرآن (عربی)

تقریرات بحث آیۃ اللہ نائینی فی الاصول

تلخیص عماد الاسلام (عربی)

(ث)

ثنائے پروردگار (از کلام امیر المومنینؑ)

(ج)

جبر واختیار

جہاد

جناب رضوان مآب

جناب جنت مآب

جناب غفران مآب

جواب رسالۃ الی صاحب ھذہ المجموعۃ من صدیقہ العلامۃ الحجۃ السید علی نقی النقوی اللکھنوی (مکتبۃ بحر العلوم ۲۸۹)

جہاد مختار

(ح)

الحجج والبینات (عربی)

حیات قومی

حقیقت اسلام

حقیقت صبر

حجج و بینات

حسن مجتبیٰؑ

حسن عسکریؑ

حج

(ز)

(س)

السید علی نقی النقوی الکھنوی (مکتبۃ بحر العلوم ۲۴۸)

(ف)

فلسفہ گریہ

فریاد مسلمانان عالم

فضائل جناب امیر المومنینؑ کی خصوصیات

فتاوائے سید العلماء (یہ ضخیم کتاب سعودی کسٹم پر ضبط ہو گئی)

(ق)

قرآن مجید کے انداز گفتگو میں معیار تہذیب ورواداری

قتیل العبرۃ

قرآن اور نظام حکومت

قرآن کے بین الاقوامی ارشادات

قانون وراثت

قاتلان حسینؑ کا مذہب

(ک)

الکلام علی الفقہ الرضوی (عربی)

کتاب شہید اعظم پر تبصرہ

کتاب صدیقنا العلامۃ السید علی نقی النقوی اللکھنوی الذی کتبہ لنا من الھند یعزینا فیہ بوفاۃ ابن عمنا المرحوم السید علی وصدیقنا المیرزا محمد علی الاوردبادی وکانت وفاتھما متقاربۃ فی سنۃ ۱۳۸۰ (۳۹) (مکتبۃ بحر العلوم ۲۸۲)

کتاب مسئلہ حیات النبی

کتاب نبوت

کربلا کی یادگار پیاس

الکراس الثالث (مکتبۃ بحر العلوم ۲۰۰)

کربلا کا تاریخی واقعہ مختصر یا طولانی

کشف النقاب عن عقائد عبد الوہاب (عربی

(گ)

گیارہویں امامؑ

(ل)

لارڈ رسل کے ملحدانہ خیالات کی رد

لا تفسدوا فی الارض

لمحات حول السفور والحجاب (عربی)

(م)

المتحف العربی من الادب العصری (عربی)

المتحف العربی (عربی)

مذہب شیعہ اور تبلیغ

مشاہیر علماء ہند (عربی) چاپ نجف

مسلمانوں کی حقیقی اکثریت (واقعہ کربلا کا ایک خاص پہلو)

مقتل ابو مخنف کا تحقیقی جائزہ

مباہلہ

مقدمہ مختصر برائے ترجمہ وحواشی قرآن

مقدمہ تفسیر قرآن

محاربہ کربلا

معرکہ کربلا

موسیٰ کاظمؑ

معاد

مسائل ودلائل

مجموعہ تقاریر (پانچ حصے)

مقدمہ نہج البلاغہ

مقالات سید العلماء (دو حصے)

مسلم پرسنل لاء نا قابل تبدیل

متعہ اور اسلام

مذہب کی ضرورت

مادیت کا علمی جائزہ

مذہب اور عقل

مذہب شیعہ ایک نظر میں

مذہب باب وبہاء (دو جلدیں)

معراج انسانیت

مولود کعبہ

مقصود کعبہ

مطلوب کعبہ

مجسمہ انسانیت

مجاہدہ کربلا

مظلوم کربلا

مقصد حسینؑ

مسلمانوں کی نقلی اکثریت

مقدمہ تفسیر القرآن (عربی)

متجمع التبشیر (عربی)

مشقت النذیر فی المسئلۃ التصویر (عربی)

مسئلۃ فی الخیر والشر (عربی)

معصوم شہزادی

مراکز مہم علمی شیعہ

(ن)

النجعۃ فی اثبات الرجعہ (عربی)

نہج البلاغہ کا استناد

نوروز وغدیر

نماز

نظام ازدواج

نظام زندگی (چار حصے)

نظام تمدن اور اسلام

نظرات بحاثۃ فی الاخبار الثلاثۃ (فہرست مکتبہ العلامہ السید محمد صادق بحر العلوم ص۱۰۸)

نویں امامؑ

نفس مطمئنہ

نجف ام طف

نقد الفرائد

(و)

وجیزۃ الاحکام (عملیہ)

وعدہ جنت

الوضاعون للاحادیث فی مذمۃ علی علیہ السلام و من کان منحرفاعنہ ومبغضا(مکتبۃ بحر العلوم ۲۸۹)

واقعہ وفات رسول

وجود حجت

(ہ)

ہمارے رسوم وقیود

ہلاکت اور شہادت

(ی)

یاد اور یاد گار

یزید اور جنگ قسطنطنیہ

فہرست منابع حالات سید العلماءؒ

سید العلماء آیت اللہ سید علی نقی نقن صاحب مرحوم کی حالات زندگی کے حوالہ سے بعض منابع کے نام۔ ویسے تو سید العلماء اور آپکی تالیفات کے حوالہ سے سیکڑون کتب، رسائل اور مجلات میں ذکر موجود ھے، مگر ہم یہاں پر ایک دو منابع کے علاوہ فقط ان منابع و مصادر کا نام لکھ رہے ہیں جنہیں بندہ حقیر نے خود مشاہدہ کیاہے ورنہ استقراء تام کے حوالہ سے تو۔

سفینہ چاہے اس بحر بیکران کے لیے۔

۱) اعلام الشیعہ؛(ج۲ص۷ ۱۰۲۔)

۲) اعیان الشیعۃ؛(ج۶ص۴۲۵۔)

۳) بر صیغیر کی امامیہ اردو مطبوعات؛(ہر دو جلد میں متعدد مقامات پر)

۴) تالیفات شیعہ در شبہ قارہ؛(۱۲۰ سے زیادہ مقامات پر)

۵) تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا کردار؛(ص۵۹۱الی۵۹۲۔)
۶) خورشید خاور؛(ص۲۶۳۔۲۶۸)
۷) الذریعۃ؛(اعلام الذریعہ کی تحقیق کے مطابق الذریعہ کی تمام مجلدات ۱تا۲۵میں سیدالعلماء کا ذکر موجود ہے بعنوان مثال:ج۲، ص۲۶۳،۱۹۶و۲۰۷؛ج۳، ص ۱۸۵، ۲۹۴و۳۹۴؛ج۶، ص۲۶۳؛ج۱۱، ص۲۶۱؛ج ۱۲، ص۳۱،۲۸۸؛ج۱۶، ص ۱۷۴؛ج۱۷، ص۳؛ج۱۸، ص۶۵؛ج ۲۲، ص۲۷۷؛وج۲۴، ص۶۸؛ج۲۵، ص۷۳۔)
۸) رسالہ پیام اسلام سیدالعلماء نمبر؛ (مؤرخہ مئی۱۹۸۹)
۹) سبائک التبر؛(ص۵۱۵۔)
۱۰) شعراءالغری؛(ج۶، ص ۴۳۵۔)
۱۱) الغدیر؛(ج ۲، ص۲۲۵؛ج۳، ص۳۷؛ج۶، ص۳۳۳؛ج۷، ص۴۰۵۔)
۱۲) فہرس التراث؛(ج۲ص۶۲۷۔)
۱۳) فہرس مکتبہ العلامہ السید محمد صادق بحرالعلوم؛(متعدد مقامات ص۶۸، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۳، ۲۰۵،۲۰۶،۲۴۲،۲۴۸،۲۸۲،۲۸۹،۳۵۲،۳۵۴۔)
۱۴) کتابھای عربی چاپی؛(ص۸۷،۳۰۳،۷۴۳،۹۶۵۔)
۱۵) مجلہ خاندان اجتھاد؛(متعدد شمارے خصوصاًش۵۔۶۔۱۰۔۱۱۔۱۲)
۱۶) المسلسلات فی الاجازات؛(صفحہ ۴۴۴۔)
۱۷) مصادر الدراسۃ؛(ص۸۵۔)
۱۸) مصفی المقال فی مصنفی علم الرجال؛(ص۳۴۲۔)
۱۹) المطبوعات النجفیۃ؛(ص۸۸۔)
۲۰) معجم التراث الکلامیہ؛(ج۴، ص۵۱۲۔)
۲۱) معجم رجال الفکر والادب فی النجف؛(ص۱۳۰۰۔)
۲۲) معجم مؤرخی الشیعہ؛(الجزالاول، ص۶۴۲۔)

۲۳) معجم المؤلفات الاسلامیہ فی الرد علی الفرقہ الوھابیہ؛(ص۲۰۶و۳۷۹۔)

۲۴) المنتخب من اعلام الفکر والادب؛(ص۳۴۹۔۳۵۱؛ناشر مؤسسہ المواہب بیروت سال ۱۹۹۹۔۱۴۱۹ھ۔)

۲۵) موسوعہ الامام سید عبد الحسین شرف الدین؛(ج۹ص،۳۰۹۶، ۳۰۹۴، ۳۰۹۳، ۳۳۰۳، ۳۳۲۳،۴۴۶۸،۴۴۶۹

۲۶) مؤلفین کتب؛(ج۱۴،ص۱۰۶۔)

۲۷) میراث بہارستان؛(ص۸۷۷،ناشر کتابخانہ مجلس شوری اسلامی تھران۔)

۲۸) نقباءالبشرا؛(ص ۳۴۔)

وہ مستقل کام جو سید العلماء کی شخصیت کے حوالے سے انجام پذیر ہوئے ہیں:

۱۔سید العلماء اکیڈمی

اکیڈمی کے افراد نے اعلان کیاہے کہ سید العلماء کے حوالہ سے مفصل کام شروع ہو چکاہے خدا سے دعا ہے کہ یہ کام جلد از جلد انجام پذیر ہو اور اراکین اکیڈمی کو اس کام میں مؤفق فرمائے۔ آمین!

۲۔PHD

سید العلماء کے حوالہ سے برادر رضوان ضمیر نے امریکہ سے پی ایچ ڈی کی ہے،چند دن قبل محقق محترم نے اس کا دفاعیہ کیاہے۔

۳۔پایان نامہ کارشناسی ارشد

سید العلماء کی شخصیت اور انکی تفسیری آرا) کے عنوان سے حوزہ علمیہ قم میں برادر اقبال پایان نامہ تحریر فرمارہے ہیں۔

۴۔ مستقل کتاب

سید العلماء حیات اور کارنامے۔مؤلف:سید سلامت رضوی۔ناشر سید العلماء اکادمی۔

۵۔ خصوصی شمارے

سید العلماء کی وفات پر بعض افراد نے خصوصی شمارے نکالے اور شعراء نے منظوم کلام پیش کیا۔

۶۔ تحقیق پایانی کارشناسی

معرفی شخصیت و آثار سید العلماء کے عنوان سے حوزہ علمیہ قم میں برادر شاکر علی پاکستانی تحقیق انجام فرمارہے۔

✍ بقلم مبارک: قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین اعلیٰ اللہ مقامہ

سید العلماءؒ کے ترجمہ قرآن کے امتیازات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید اسلامی تعلیمات کا وہ سرچشمہ ہے جس کے مندرجات کی نشرواشاعت کو ہمیشہ مسلمانوں نے ایک اہم دینی فریضہ سمجھا۔ عرب قوم یا عربی دان جماعت کے لئے تو اس کے ترجمے کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا تھا۔ ان کے لئے صرف تفسیر و تشریح کی ضرورت تھی۔ مگر ایران اور ہندوستان کے ایسے ملکوں میں جہاں کے زیادہ تر افراد عربی زبان سے ناواقف تھے۔ اس کے تحت اللفظی معانی کے سمجھانے کے لئے ترجموں کی ضرورت محسوس ہوئی۔

چنانچہ گیارہویں صدی ہجری میں ایران میں جمال المحققین آقا جمال خوانساری نے جو فقیہ اور محقق بھی تھے فارسی میں بہترین ترجمہ قرآن فرمایا۔ ہندوستان میں اس کے بعد علماء اہل سنت میں شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس کا آغاز کیا تو سطحی نگاہ والے سواد اعظم کے مدعیان علم میں شعور ہو گیا کہ ترجمہ قرآن جائز نہیں ہے۔ آخر یہ شور و غوغا ختم ہوا اور بالغ نظر محققین علماء نے یہ طے کر دیا کہ عوام کو مضامین قرآن پر مطلع کرنے کے لئے ترجمہ امر مستحسن ہے۔ بے شک ترجمہ کو اصل قرآن کا درجہ نہیں حاصل ہو سکتا اور ترجمہ کے پڑھنے سے ثواب تلاوت قرآن کا استحقاق نہیں ہو گا۔ یہی نظریہ ہے جو بالکل مسلمات میں داخل ہے اور حق و صواب ہے۔

شیعوں میں سے سب پہلا ترجمہ قرآن جناب غفران مآب، مولانا سید دلدار علی طاب ثراہ کے فرزند ارجمند جناب مولانا سید علی صاحب متوفی ۱۲۵۹ھ نے کیا جو ان کی اردو تفسیر "توضیح المجید" کے ضمن میں ہے۔ اس کے بعد سنی و شیعہ بہت سے علماء اس کام کو انجام دیتے رہے مگر ظاہر ہے کہ ترجمہ عربی زبان پر پورے عبور کے ساتھ اردو محاورات میں کامل اقتدار کا طلبگار ہے اور خود اردو زبان کا معیار مختلف ادوار میں اب تک برابر بدلتا رہا اور اونچے سے اونچا ہوتا رہا۔ اس لئے ہر دوسرے دور میں پہلے کا ترجمہ ناکافی معلوم ہوا اور یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔

اب تک کے ترجموں میں بلاخوف انکار کہا جاسکتا ہے کہ سب سے بہتر ترجمہ مولانا حافظ سید فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ کا ہے جو مختصر تفسیر و حواشی کے ساتھ شائع ہوا ہے مگر زمانہ کے ارتقاء کے ساتھ مختلف پہلوؤں کے سامنے آنے کی وجہ سے پھر بھی ایک بلند معیار کی تشنگی محسوس ہوتی رہی۔ خصوصاً حواشی میں، اس لئے کہ مولانا فرمان علی صاحب مرحوم نے متعدد مقامات پر تفاسیر اہل سنت پر اعتماد کر کے حواشی تحریر کر دیئے ہیں۔ جو کسی نہ کسی حیثیت سے ہمارے مستند تفاسیر اور ثابت شدہ نظریات کے خلاف ہیں۔ اس کے لئے مزید ترجمہ اور حواشی کی ضرورت برقرار رہی۔ شکر ہے کہ اس ضرورت کی طرف جناب سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مدظلہ، کی توجہ مبذول ہوگئی۔ موصوف کے جو قرآنی خدمات اب تک منظر عام پر آئے ہیں۔ او نیز آپ کی تقریریں اور بیانات جو ہزاروں آدمیوں کے گوش زد ہوتے رہے ہیں۔ ان کی بناء پر علوم قرآن میں آپ کا تبحر ایک مسلم الثبوت حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ اردو کے صاحب زبان ہونے کے ساتھ اپنے ادبی کمال کی بلندی کے لحاظ سے بھی ان کا امتیاز مسلم ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جو ترجمہ کی کامیابی کی ضامن ہیں۔

چنانچہ آپ کے ترجمہ کا پہلا پارہ جو اب منظر عام پر آرہا ہے ان تمام خصوصیات کا حامل ہے جن کی توقع آپ کے ترجمہ میں کی جاسکتی تھی۔ ذیل میں کچھ ممتاز تراجم میں سے چند آیات قرآن کا ترجمہ اور ان کے بالمقابل جناب سید العلماء کا ترجمہ بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے۔ جس سے پتہ چلے گا کہ اس ترجمہ کو موجودہ تراجم میں کیا امتیاز حاصل ہے۔

۱۔﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾(حمد/۱)

مولانا فرمان علی صاحب مرحوم:

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی:

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے۔

مولانا علی نقی صاحب قبلہ:

سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا بڑا مہربان ہے۔

مختصر تشریح:

رحمن اور رحیم کی لفظوں میں فرق یہ ہے۔ کہ رحمن اس رحمت کو بتاتا ہے، جو دوست و دشمن اور مومن وکافر سب کو عام ہے اور ایسی رحمت اللہ سے مخصوص ہے اسی لئے غیر اللہ پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن رحیم اس رحمت کا مظہر ہے، جو مومنین سے مختص ہے۔ یہ فرق گذشتہ ترجموں سے ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ جو دوست و دشمن کو عام ہو اسے، مہربانی، کہنا درست نہیں بلکہ ،فیض، کی لفظ سے اس کی تعبیر درست ہے۔ ،رحم کرنا، ہماری زبان میں مصیبت کے وقت سے مختص ہے۔ یہ تمام انواع رحمت کو شامل نہیں۔ (شروع) کلام میں مقدر ہے لہٰذا ترجمہ میں بھی مقدر قرار دینا درست ہے۔ اسے مظہر بنا دینا ترجمہ کے حدود سے تجاوز ہے۔ پھر عبد الماجد صاحب کے ترجمہ کی ترکیب بھی اردو محاورہ کے مطابق نہیں ہے۔

۲۔﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾(حمد/٦)

مولانا فرمان علی صاحب:

تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔

مولانا عبد الماجد:

چلا ہم کو سیدھا راستہ۔

مولانا علی نقی صاحب:

بتا تا رہ ہم کو سیدھا راستہ۔

مختصر تشریح

پہلے ترجمہ میں ،ہدایت، کے معنی ہی نہیں پیدا ہوتے۔ ثابت قدم رکھنا اس لفظ کے معنی نہیں ہیں۔ دوسرے میں، چلا، کی لفظ جبر کا توہم پیدا کرتی ہے۔ آخری ترجمہ میں ہدایت کا مفہوم بھی آ گیا اور رہ کی لفظ سے ثابت قدم رکھنے کے معنی بھی آ گئے۔

۳۔﴿...وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾(بقرہ/۳)

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

مولانا فرمان علی صاحب:

اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔

مولانا علی نقی صاحب:

جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے خیرات کرتے ہیں۔

تشریح

مطلق "خرچ کرنا" کوئی مدح نہیں۔ فرمان علی صاحب نے اس کمی کو بریکٹ کے الفاظ سے پورا کیا ہے۔ مگر بریکٹ کا ترجمہ میں داخل ہونا درست نہیں۔ خیرات، کی لفظ اس کمی کو دور کر دیتی ہے۔

۴۔﴿...وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾(بقرہ/۵)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔

مولانا الماجد صاحب:

یہی (پورے) بامراد ہیں۔

مولانا سید علی نقی صاحب:

یہ ہیں جو ہر حیثیت سے بہتری پانے والے ہیں۔

تشریح:

فلاح کے معنی ائمہ لغت کے قول کے مطابق انواع خیر کے شمول پر مشتمل ہیں۔ مراد، کی لفظ انہی چیزوں کو شامل ہے جن کا انسان کو تصور اور جن کی طلب ہے۔ فلاح کی لفظ اس سے زیادہ وسعت کی حامل ہے۔

۵۔﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَى فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ﴾(بقرہ/۱۶)

مولانا فرمان علی صاحب:

یہی وہ لوگ ہیں، جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید کی۔ پھر نہ ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ ان لوگوں نے ہدایت ہی پائی۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

یہ وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے گمراہی خرید کرلی ہدایت کے بدلے۔ سو نہ ان کی تجارت ہی سود مند ہوئی اور نہ وہ راہ یاب ہوئے۔

مولانا سید علی نقی صاحب:

یہ ہیں وہ جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی تو نہ ان کے بیوپار نے نفع دیا اور نہ انھیں ہدایت ہی نصیب ہوئی۔

تشریح

پہلے دونوں ترجموں میں سلامت کی کمی ہے اور پہلے ترجمہ میں پھر کی لفظ بے موقع اور دوسرے میں سو ہے جو متروک ہے اور راہ یاب کی ترکیب غریب ہے۔

۶۔ ﴿فَإِن لَّمۡ تَفۡعَلُواْ وَلَن تَفۡعَلُواْ فَٱتَّقُواْ ٱلنَّارَ...﴾ (بقرہ/۲۴)

مولانا فرمان علی صاحب:

پس اگر تم یہ نہیں کر سکتے اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور اگر یہ نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر اس آگ سے ڈرو۔

مولانا سید علی نقی صاحب:

اب اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز نہیں کرو گے تو پھر بچنے کا سامان کرو اس آگ سے۔

تشریح

سکو، کی لفظ ان دونوں ترجموں میں اصل سے زائد ہے۔ اس کے بعد اتقاء کے معنی ڈرنے کے ہیں ہی نہیں۔ بچنے کا سامان کرنا اس کے لغوی معنی سے مطابق بھی ہے اور اصل مفہوم کو بھی زیادہ واضح کرتا ہے۔

۷۔ ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاء فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ...﴾ (بقرہ/۲۹)

مولانا فرمان علی صاحب:

وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمھارے نفع کے لیے زمین کی کل چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر آسمان (کے بنانے) کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار اور (مستحکم) بنادیئے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

وہ وہی (خدا) ہے جس نے پیدا کیا تمھارے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا سب پھر اس نے آسمان کی طرف توجہ کی اور انھیں سات آسمان درست کر کے بنادیئے۔

مولانا علی نقی صاحب:

وہ وہ ہے جس نے تمھارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے۔ سب پھر آسمان کی طرف رخ کیا، تو انھیں سات آسمانوں کی صورت میں درست کیا۔

تشریح

پہلے ترجموں میں سلاست کی کمی نمایاں ہے۔

۸۔﴿...إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾(بقرہ/۳۲)

مولانا فرمان علی صاحب:

تو بڑا جاننے والا مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

بے شک تو ہے بڑا علم و حکمت والا۔

مولانا علی نقی صاحب:

یقیناً تو بڑا جاننے والا، مناسب ہی کام انجام دینے والا ہے۔

تشریح

حکیم کی لفظ کا ترجمہ ان دونوں میں مفقود یا ناقص ہے۔

۹۔﴿...فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾(بقرہ/۳۵)

مولانا عبد الماجد صاحب:

ورنہ تم گنہ گاروں میں سے ہو جاؤ گے۔

مولانا فرمان علی صاحب:

(ورنہ) پھر تم اپنا آپ نقصان کرو گئے۔

مولانا علی نقی صاحب:

رونہ تم حد سے قدم آگے بڑھانے والوں میں سے ہو گے۔

تشریح

ظالمین کا ترجمہ گہنگار غلط بھی ہے اور مخالفت عصمت سے زیادہ قریب بھی۔ دوسرے ترجمہ میں عصمت کا تحفظ کیا گیا ہے مگر اپنا آپ الفاظ قرآن کے حدود سے خارج ہے آخری ترجمہ میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو لفظی مفہوم کے حدود سے خارج ہو اور وہ خود قرآن میں جو الفاظ ظالم کی تشریح ہے اس کے مطابق ہے کہ ﴿...وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾(بقرہ/۲۲۹)

۱۰۔﴿...وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ...﴾ (بقرہ/۴۱)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور تم سب سے پہلے اس کے انکار پر موجود نہ ہو جاؤ۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور مت بنو اس کے ساتھ اولین کفر کرنے والے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور اس کے اول نمبر کے منکر نہ بنو۔

تشریح

پہلے دونوں ترجموں سے اولیت باعتبار زمانہ مستفاد ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ مقصود نہیں ہے بلکہ اولیت باعتبار شدت انکار مراد ہے۔ نیز پہلے دونوں ترجموں میں سلامت کی کمی بھی ظاہر ہے۔

۱۱۔﴿وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾(بقرہ/۴۵)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کا سہارا پکڑو اور البتہ نماز دو بھر تو ہے مگر ان خاکساروں پر (نہیں)

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور وہ بے شک گراں ہے مگر خشوع رکھنے والوں پر (نہیں)

مولانا علی نقی صاحب:

اور سہارا لو صبر اور نماز کا اور یقیناً وہ گراں ہے (سب ہی پر)

تشریح

سوا عظمت الٰہی سے متاثر دل رکھنے والوں کے سہارا پکڑنے سے سہارا لینا زیادہ فصیح ہے۔ پہلے دونوں ترجمہ میں بریکٹ (نہیں) کی لفظ بلا ہے، عربی کے قاعدے سے جو شیء مقدر مانی جاتی ہے اسی کا بیان معنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ عربی کے لحاظ سے اس استثناء کے قبل مستثنیٰ منہ مقدر ہوتا ہے جیسے سب ہی پر، کی لفظ ظاہر کرتی ہے نہیں، تو الا کی لفظ سے ضمنا ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے سوا کی لفظ ظاہر کر دیتی ہے۔ خاکساروں ، متواضعین کا ہم معنی ہے خاشعین کا نہیں۔ دریابادی صاحب کے ترجمہ میں خشوع رکھنے والوں، کہا گیا ہے۔ اس میں خاشعین کی لفظ سے جو واقف نہ ہو تو اس کے لیے ترجمہ ہی نہیں کیا گیا ہے۔ یہ تمام نقائص آخری ترجمہ میں دور کر دیئے گئے ہیں۔

۱۲۔﴿...وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾(بقرہ/۴۷)

مولانا فرمان علی صاحب:

ہم نے تم کو سارے جہاں کے لوگوں سے بڑھا دیا۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

تمہیں دنیا جہان والوں پر فضیلت دی۔

مولانا علی نقی صاحب:

میں نے تمہیں تمام خلایق سے زیادہ عطا کیا۔

تشریح:

یہ بنی اسرائیل سے خطاب ہے۔ پہلے دونوں ترجموں میں ﴿فَضَّلۡتُكُمۡ﴾ کو فضیلت سے مشتق قرار دیا ہے۔ حالانکہ بنی اسرائیل کا تمام اقوام سے افضل ہونا قرآن کی دوسری آیتوں کے خلاف ہے۔ حقیقت میں ﴿فَضَّلۡتُكُمۡ﴾ فضل بمعنی زیادتی عطا سے مشتق ہے۔ جس کا تیسرے ترجمہ میں تحفظ کیا گیا ہے۔

۱۳۔ ﴿وَإِذۡ نَجَّيۡنَٰكُم مِّنۡ ءَالِ فِرۡعَوۡنَ يَسُومُونَكُمۡ سُوٓءَ ٱلۡعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُونَ نِسَآءَكُمۡ...﴾ (بقرہ/۴۹)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمھیں (تمھارے بزرگوں) قوم فرعون (کے پنجے) سے چھڑایا جو تمھیں بڑے بڑے دکھ دے کے ستاتے تھے۔ تمھارے لڑکوں پر تو چھری پھیرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کے لئے) زندہ رہنے دیتے تھے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی تھی۔ جو تمہارے اوپر بڑا عذاب توڑ رہے تھے۔ تمہارے لڑکوں کا قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور اس وقت جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے چھٹکارا دیا جو تمہیں بری طرح تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ تمہارے لڑکوں کا حلال کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھ لیتے تھے۔

تشریح:

پہلے ترجمہ میں بریکٹ کے الفاظ کی زیادتی ترجمہ کے حدود سے تجاوز کر گئی ہے۔ دوسرے ترجمہ میں زندہ رہنے دیتے تھے۔ کسی مصیبت کا پتہ نہیں دیتا۔ اس کمی کو پہلے ترجمہ میں بریکٹ کے الفاظ (اپنی خدمت کے لیے) سے پورا کیا گیا تھا۔ رہنے دیتے تھے" میں یہ بھی نقص ہے کہ "دیتے، کی لفظ وہاں صحیح ہے جو دوسرے پر کوئی کرم مقصود ہو۔ آخری ترجمہ میں رکھ لیتے تھے، کی لفظ اختصار کے ساتھ محاورہ کے اندر اس نقص کو دور کر دیتی ہے۔

۱۳۔﴿...فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ...﴾ (بقرہ/۵۵)

مولانا فرمان علی صاحب:

اس پر تمہیں بجلی نے لے ڈالا۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اس پر تم کو آلیا کڑک نے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اس پر تمہیں بجلی نے گرفت میں لے لیا۔ اس ترجمہ کی فصاحت نمایاں ہے۔

۱۴۔{...فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ...} (بقرہ/۶۲)

مولانا فرمان علی صاحب:

بے شک مسلمانوں اور یہودیوں اور نصرانیوں اور لامذہبوں میں سے جو کوئی خدا اور آخرت پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتا رہے تو انھیں کے لیے ان کا اجر وثواب ان کے خدا کے پاس ہے اور نہ (قیامت میں) ان پر کسی قسم کا خوف ہو گا۔ نہ وہ رنجیدہ دل ہوں گے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

بے شک جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور انصاری اور صابی (غرض) جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے سو

ان (سب) کے لیے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے اور نہ کوئی اندیشہ ان کے لئے ہے اور نہ وہ کوئی غم کریں گے۔

مولانا علی نقی صاحب:

یقیناً جو مسلمان ہی ہوں اور جو پہلے یہودی ،عیسائی اور صابی تھے جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر واقعی ایمان رکھے اور نیک عمل کرے تو ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے اور ان کے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ رنج میں مبتلا ہوں گے۔

تشریح:

پہلے ترجموں سے خیال ہوتا ہے۔ کہ نجات مسلمانوں سے مخصوص نہیں ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ تیسرے ترجمہ میں اس کا تحفظ کیا گیا ہے۔

۱۵۔ ﴿وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ...﴾ (بقرہ/۸۹)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی اور وہ اس (کتاب توریت) کی جو ان کے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے اور اس سے پہلے (اس کی امید پر) کافروں پر فتحیاب ہونے کی دعائیں مانگتے تھے پس جب ان کے پاس وہ چیز جسے پہچانتے تھے آ گئی تو لگے انکار کرنے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور جب ان کے پاس ایک کتاب اللہ کے پاس سے پہنچ گئی تصدیق کرنے والی اس کے جو ان کے پاس (پہلے سے) موجود ہے اور اس سے قبل یہ (خود ہی) کافروں سے بیان کیا کرتے تھے پھر جب ان کے پاس وہ آ گیا، جس کو خوب پہچانتے تھے تو اسی سے کفر کر بیٹھے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف کی وہ کتاب آئی جو ان کے پاس والی (کتاب) کی تصدیق کرنے والی ہے تو باوجودیکہ اس کے پہلے یہ لوگ خود کافروں کے سامنے اس کتاب کی پیش گوئی کر کے اپنی فتح وظفر کا اعلان کرتے رہتے تھے۔ اب جسے وہ پہلے سے جانتے تھے۔ جب ان کے پاس آئی تو یہ خود اس کے منکر ہو گئے۔

تشریح

پہلے ترجمہ میں کتاب اور تصدیق کرنے والی معطوف اور معطوف علیہ کے طور پر لایا گیا ہے جو غلط ہے۔ دوسرے میں "ایک کتاب" کی لفظ سے ابہام پیدا کر دیا ہے۔ حالانکہ توصیف کے لیے "ایسی" کی لفظ کی ضرورت ہے جس سے ایک طرح کی تعیین ہو جاتی ہے۔ ﴿يَسۡتَفۡتِحُونَ﴾ کے معنی "بیان کیا کرتے تھے" فتح کے معنی پر مشتمل نہیں ہیں جسے لفظ ﴿يَسۡتَفۡتِحُونَ﴾ متضمن ہے۔ حالیہ ترجمہ میں یہ سب نقائص دور کر دیئے گئے ہیں۔

۱۶۔ ﴿وَلَتَجِدَنَّهُمۡ أَحۡرَصَ ٱلنَّاسِ عَلَىٰ حَيَوٰةٍ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشۡرَكُواْ يَوَدُّ أَحَدُهُمۡ لَوۡ يُعَمَّرُ أَلۡفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحۡزِحِهِۦ مِنَ ٱلۡعَذَابِ أَن يُعَمَّرَ...﴾ (بقرہ/٩٦)

مولانا فرمان علی صاحب:

تم ان (ہی) کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پاگے اور مشرکوں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ کاش اس کو ہزار برس کی عمر دی جاتی حالانکہ اگر اتنی طولانی عمر بھی دی جاوے تو وہ (خدا کے) عذاب سے چھٹکارا دینے والی نہیں۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

آپ انھیں زندگی پر حریص سب لوگوں سے بڑھ کر پائیں گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی بڑھ کر ان میں سے ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ ہزار ہزار برس کی عمر پاوے حالانکہ اگر اتنی عمر وہ پا بھی جائے تو یہ (امر) اسے عذاب سے تو نہیں بچا سکتا۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور ایک خاص (باعیش ونشاط) زندگی کی لالچ ان میں سب سے یہاں تک کہ
مشرکین سے بھی زیادہ پاؤ گے ان میں کا ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار برس کی
عمر ملتی حالانکہ اس عمر کا ملنا بھی اسے عذاب الہیٰ سے نہیں بچا سکتا۔

تشریح:

پہلے ترجمہ میں ﴿مِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا﴾ کو بعد کے فقرہ سے متعلق کر دیا ہے، جو غلط ہے "زندگی" کی لفظ دونوں پہلے ترجموں میں اس طرح لائی گئی ہے کہ تنوین معنی پیدا نہیں ہوتے۔

۱۷۔ ﴿مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا...﴾ (بقرہ/۱۰۶)

مولانا فرمان علی صاحب:

(اے رسول ﷺ) ہم جب کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا (تمھارے ذہن
سے) مٹا دیتے ہیں۔ تو اس سے بہتر یا ویسی ہی (اور) نازل بھی کر دیتے ہیں۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں۔ تو کوئی اس سے بہتر ہی
یا مثل اس کے لے آتے ہیں۔

مولانا علی نقی صاحب:

جس آیت کو ہم منسوخ کرتے ہیں یا بھول جانے دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس
کے مثل دوسری ہم پیش کر دیتے ہیں۔

تشریح

پہلا ترجمہ بریکٹ کے الفاظ تمھارے ذہن سے کی وجہ سے عقائد حقہ کے مخالف ہو گیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ رسول ﷺ کے شایان شان یہ نہیں ہے کہ وہ آیات الٰہیہ کو بھول جائیں۔ دوسرے ترجمہ میں یہ پہلو نمایاں نہیں ہے مگر بھلا دینا جبر کا پتہ دیتا ہے۔ یعنی اقوام کو انبیاء کے تعلیمات بھلا دینے کا ذمہ دار اللہ کو قرار دیتا ہے۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ تیسرے ترجمہ میں ان سب باتوں کا تحفظ ہے۔ یہاں بھولنا خود ان قوموں کا عمل قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کی طرف سے اتنا ہی کہ وہ اس کے خلاف جبر اپنا صرف نہیں کرتا کہ

زبردستی انھیں بھولنے سے مانع ہو۔ ننسھا کا یہ ترجمہ اسی طرح درست ہے جس طرح یضل من یشاء کا یہ ترجمہ کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہو جانے دیتا ہے جو عقیدہ حق کے مطابق ہے۔

۱۸۔﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (بقرہ/۱۱۵)

مولانا فرمان علی صاحب:

ساری زمین خدا ہی کی ہے (کیا) پورب (کیا) پچھم پس جہاں کہیں (قبلہ کی طرف) رخ کرو وہیں خدا کا سامنا ہے۔ بے شک وہ بڑی گنجائش والا اور خوب واقف ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اور اللہ ہی کا ہے مشرق (بھی) اور مغرب (بھی) سو تم جدھر کو بھی منہ پھیرو اللہ ہی کی ذات ہے۔ اللہ بڑا اوسعت والا ہے بڑا علم والا ہے۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور اللہ کے مشرق اور مغرب دونوں ہی ہیں تو جدھر رخ کرو، اللہ کی مرضی مل سکتی ہے۔ یقیناً اللہ وسعت والا بڑا علم رکھنے والا ہے۔

تشریح:

پہلے ترجمہ میں بریکٹ میں (قبلہ کی طرف) کہہ کر سمت کو محدود بنا دیا گیا ہے جو اصل مضمون آیت کے خلاف ہے۔ اللہ کا سامنا اور اللہ کی ذات سے جو ان دونوں ترجمہ میں ہے "اللہ کی مرضی زیادہ مناسب ترجمہ ہے جس معنی سے خالصتہ لوجہ اللہ کا محاورہ ہے۔

۱۹۔﴿وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ﴾ (بقرہ/۱۱۹)

مولانا فرمان علی صاحب:

اور دوزخیوں کے بارے میں تم سے کچھ نہ پوچھا جاوے گا۔ مولانا عبد الماجد صاحب: "اور آپ سے اہل دوزخ کی بابت کچھ بھی پوچھ نہ ہوگی۔

مولانا علی نقی صاحب:

اور دوزخ جانے والوں کی جواب دہی تم پر نہیں ہے اس ترجمہ سے مفہوم غالباً زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔

۲۰۔﴿رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ...﴾ (بقرہ/۱۲۸)

مولانا فرمان علی صاحب:

اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبر دار بندہ بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا فرمانبر دار ہو۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

اے پروردگار ہم دونوں کو اپنا فرمانبر دار بنادے اور ہماری نسل سے ایک فرمانبر دار امت پیدا کر

مولانا علی نقی صاحب:

پروردگارا اور یہ عرض ہے کہ ہم دونوں کو اپنی بارگاہ میں "مسلم" قرار دے اور ہماری نسل میں سے بھی ایک امت قرار دے جو تیری بارگاہ میں "مسلم" ہو۔

تشریح

قرآن کی دوسری آیتوں میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلم کی لفظ ابراہیمؑ نے اس وقت کے لیے بطور نام کے قرار دیا ہے لہذا اس کا ترجمہ وصفی طور پر کر دینا اس کی اسمی حیثیت کو ختم کر دیتا ہے۔ ہاں تفسیری نوٹ کے طور پر "مسلم" کے معنی ظاہر کر دیے جائیں تو بہتر ہے۔

۲۱۔﴿أَمۡ تَقُولُونَ إِنَّ إِبۡرَاهِيمَ وَإِسۡمَاعِيلَ وَإِسۡحَقَ وَيَعۡقُوبَ وَالأَسۡبَاطَ كَانُواْ هُودًا أَوۡ نَصَارَى قُلۡ أَأَنتُمۡ أَعۡلَمُ أَمِ اللّهُ وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللّهِ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُونَ﴾(بقرہ/۱۴۰)

مولانا فرمان علی صاحب:

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم واسمعیل واسحق واولاد یعقوب سے کے سب یہودی یا نصرانی تھے (اے رسول ﷺ ان سے) پوچھو تو کہ تم زیادہ واقف ہو یا خدا اور اس

سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جس کے پاس خدا کی طرف سے گواہی (موجود) ہو (کہ وہ یہودی تھے) اور پھر وہ چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب:

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد (یعقوب) یہودی یا نصرانی تھے؟ آپ کہیے تم واقف تر ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اس شہادت کو چھپائے جو اس کے پاس اللہ کے ہاں سے پہنچ چکی ہے۔ ورنہ اللہ ہمارے کرتوتوں سے بے خبر تو ہے نہیں۔

مولانا علی نقی صاحب:

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ، اسحٰق، یعقوبؑ اور اسباط یہودی یا عیسائی تھے؟ ان سے کہنا چاہیے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا کہ جو کسی گواہی کو جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے ہے پوشیدہ کرے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

تشریح

پہلے ترجمہ میں یعقوبؑ کا ذکر اڑا دیا گیا ہے اس کے علاوہ خدا کی طرف سے گواہی کے بعد بریکٹ میں یہ لکھ کر (کہ وہ یہودی تھے) مطلب ہی الٹا کر دیا۔ اللہ کی گواہی تو یہ ہے کہ وہ یہودی اور نصرانی کوئی بھی نہ تھے بلکہ حنیف مسلم تھے۔ دوسرے ترجمہ کے آخر میں تمہارے کرتوتوں کے بجائے "ہمارے" کر دیا گیا ہے۔ تیسرا ترجمہ ان سب غلطیوں سے بری ہے۔

جعفر حسین عفی اللہ عنہ

ادارہ علمیہؔ (پاکستان) لاہور۔

کچھ قضیہ شہید انسانیت کے متعلق

ہر قوم وملت کے دانشوروں اور علماء کے درمیان ہر زمانہ میں فکری اختلاف موجود رہا ہے اور رہے گا۔ یہ اختلاف فکری درحقیقت فطری اختلاف ہے۔ ان کا انکار فطرت کا انکار ہے۔ البتہ کچھ مفاد پرست عناصر ان سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ دیگر ادیان کو چھوڑ کر صرف دین اسلام میں ۷۳ نہیں بلکہ سیکڑوں کی تعداد میں فرقوں کا وجود اور ایک دوسرے سے نفرت وفتاوی تکفیر اس کی بہترین دلیل ہے۔

برصغیر میں برادران اہل سنت کے داخلی فرقوں کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ البتہ اہم ترین فرقوں کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنے کے لیے متعدد کتب تحریر کی جاچکی ہیں۔ جن میں سے ایک کتاب "ادیان باطلہ اور صراط مستقیم" ہے۔ جس میں ہر فرقے کے خلاف لکھی جانے والی کتب کی فہرست بھی کسی حد تک موجود ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ان میں سے ہر فرقہ دوسرے کو باطل ہی سمجھتا ہے۔

اسی طرح شیعیان برصغیر کے حوالہ سے بھی کچھ تلخ حقائق موجود ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ اصولیت اور اخباریت کا ٹکراؤ تھا۔ یعنی جب آیت اللہ العظمٰی سید دلدار علی غفران مآب کہ جو ابتدا میں اخباری تھے، لیکن جب نجف وکربلاء جاکر آیت اللہ العظمٰی استاد کل آقای وحید بہبھانی و آیت اللہ العظمٰی سید مہدی بحر العلوم وغیرہ سے درس حاصل کیا تو واپس آکر اخباریت کے رد میں کام شروع کیا تو علامہ میرزا محمد اخباری مقتول اور آقای دلدار علی غفران مآب کے شاگردوں نے ایک دوسرے کے خلاف خوب لکھا اور یہ سلسلہ سالوں تک جاری رہا۔

پھر خواجہ عابد حسین سہارنپوری مرحوم نے کتاب "یا علی مدد" اور رسالہ "انذار النادرین" تحریر فرمایا تو دوسری طرف اصلاح الرسوم کے مصنف جناب مرتضی جونپوری مرحوم نے ایک زمانہ تک ان کے خلاف خوب لکھا اور یہ اختلاف بھی سال ہا سال باقی رہا۔ اور طرفین کے افراد نے دسیوں کتب تحریر کیں۔

اور جب حیدرآباد دکن سے بحث مساوات چلی تو سالوں تک ملت اس میں مصروف رہی اور شیعہ دانشور ایک دوسرے کے خلاف لکھتے رہے آقای غلام حسین صدر العلماء مرحوم قائل نظریہ مساوات اور علامہ لقاء علی حیدری مرحوم وعلامہ اعجاز حسین صدیقی مرحوم وغیرہ نے اس نظریہ کی ڈٹ کر مخالفت کی۔

کتاب شہید انسانیت

۱۳۶۱ھ۔ق۔ میں واقعہ کربلاء کو رونماہوئے پورے ۱۳۰۰سو سال گزر رہے تھے، سید العلماء ودیگر علماء نے ارادہ کیا کہ سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی کی مناسبت سے ایک بین الاقوامی طرز تفکر کی ایسی کتاب تحریر کی جاے جس میں دنیاانسانیت کا ہر فرد اس کو پڑھ کر امام حسین کو انسانیت کا نجات دہندہ قبول کرنے پر مجبور ہو جاے، اس منصوبے کی پایہ تکمیل کے لیے کافی نشستوں کے بعد یہ طے ہوا کہ خود بانی تحریک یعنی سید العلماء سید علی نقی نقن صاحب ہی اولا ایک جامع کتاب تحریر کریں، پھر اسے تصویب رای کے کے لیے دیگر اعلام کے پاس بھجی جاے، اور بزرگان کی حتمی نظر کے بعد اس کی عام طباعت کی جاے، اس حوالہ سے نقن صاحب مرحوم نے ۷۱۲صفحات پر مشتمل وزیری سائز میں ایک کتاب تحریر فرمائی جو ایک دباچہ تین حصوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل تھی۔ جس کا اجمالی خاکہ یہ ہے

دیباچہ: واقعہ کربلاء کا اجمالی خاکہ

حصہ اول: شہید کربلاء کا تعارف (۱۵ابواب پر مشتمل)

حصہ دوم: واقعات کربلاء کے اسباب و تفصیلات (۷ابواب پر مشتمل)

حصہ سوم: واقعہ کربلاء کے نتائج (۱۰ابواب پر مشتمل)

خاتمہ کتاب: عالم اسلام کو اصلاح عمل اور اتباع اسوہ حسینی کی دعوت۔

اس کتاب کی محدود اشاعت کر کے اس اعلان کے ساتھ اسے اہل قلم تک پہنچادیا گیا۔

اعلان (مخصوص اڈیٹیوریل بورڈ کے افراد اور منتخب اہل قلم کے لیے)

لیکن جو حالات شہید انسانیت کی طباعت کے بعد شیعوں میں رونما ہوئے۔ یہ تو ایک لمبی داستان ہے جسے ہم شہید انسانیت کی رد واثبات میں لکھی جانیں والی تمام تحریرات کو یک جا پیش کرتے وقت تحریر کریں گے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ کتاب "شہید انسانیت" کی پہلی محدود اشاعت کے بعد ایسے قیامت خیز منظر دیکھنے میں آئے کہ بر صغیر کی تاریخ میں شیعوں کے ایسے داخلی نزاعت آج تک چشم فلک نے نہ دیکھے ہوں گے۔

سر دست ان اختلافات کے خاتمہ کے لیے جو مختلف تدابیر بزرگان تشیع نے پیش کی تھیں۔ انہیں یہاں پیش کرنا چاہتے ہیں، اس سلسلہ میں ہم یہاں پر اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجاے خود سید العلماء

اور دیگر اعلام نے جو کچھ لکھا ہے وہی کافی و شافی ہے۔ سر دست اس جگہ پر جناب جعفر شیر وانی آف حید رآباد کن کی مرتب کردہ کتاب اظہار حق سے چند بیانات جو خود سید العلماء اور علامہ سید کلاب حسین لکھنوی نے کی قلم سے تحریر ہوئے پیش کئے جاتے ہیں۔

لہذا قارئین ان مطالب کا دقت سے مطالعہ فرمائیں۔

ا۔ بیان بصیرت افروز

جناب عمدۃ العلماء مولانا مولوی سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنو[1]

شیعہ کانفرس میں کیا ہوا

ایک لابنی چوڑی داستان ہے جو میں زبان قلم سے انصاف پسند ناظرین کے سامنے پیش کر رہاہوں۔ میں جانتاہوں کہ بڑے بڑے صاحبان دولت، ارکان حکومت، شیعہ کانفرس کے کرتا دھرتا اور بعض علماء اور ان کے زر خرید اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد میری بیحد مخالفت کریں گے مجھ کو ہر قسم سے ضرر پہنچانے کی کوشش کریں گے، مجھ کو جھوٹا کہیں گے۔ اپنے اقوال سے پلٹیں گے۔ افعال سے مکریں گے۔ شیعہ کانفرس کے جلسے میں مجھ سے بعض اخبارات کے نمائندوں نے دریافت کیا تھا وہ کون سی سیاست ہے جس کے نہ جاننے کا تم نے اس جلسہ میں اقرار کیا تھا۔ تو میرا جواب ہے کہ وہ وہی سیاست ہے جو میں نہیں جانتا۔

میرے والد نے شیعہ کانفرس کی بنیاد رکھی۔ تمام علماء نے مدد کی پہلے صدارت علماء سے مخصوص تھی تو کانفرس دن دُونی رات چوگنی ترقی کرتی رہی بڑی شورش کے بعد صدارت میں تعمیم ہوئی پہلے تو یہ صورت ہوئی کہ صدارت کے واسطے انتخاب تو علماء ہی کا ہو مگر وہ جس کو چاہیں اپنی طرف سے نائب کر دیں چند دن

---

[1]۔ عمدۃ العلماء علامہ سید کلب حسین عرف کبن صاحب ولد قروۃ العلماء سید آقا حسن شعبان ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۲ء لکھنو میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف روانہ ہوئے۔ وہاں سے واپس آ کے تبلیغ دین اور اتحاد بین المسلمین کو اپنا شعار بنایا۔ لکھنو جیسے علمی و ادبی ماحول میں خطابت کے میدان میں اپنوں اور بیگانوں سے علم و ادب کا لوہا منوایا۔ بالآخر ۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء بمطابق جمادی الاولی ۱۳۸۳ھ دار فانی سے دار بقاء کی طرف سفر کیا۔ آپ کے جنازہ میں۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جنازہ کے ساتھ ماتمی دستے ماتم کرتے جا رہے تھے۔ تدفین کے بعد بعض لوگ آپ کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک محفوظ کیا۔ (رجوع کریں: مطلع انوار، ص ۴۳۳۔۴۳۶۔)

یہ آڑ باقی رہی آخر میں یہ پردہ بھی اُٹھ گیا اور دولت مند ڈیوڑھیاں ڈھونڈی گئیں۔ ہاں! ایک مرتبہ جناب صفی مرحوم کو بھی صدارت مل گئی۔

چند دن تو ان حالات میں بھی علماء اعلام مرحومین کانفرس کے ساتھ رہے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ تمام وہ علماء جو بانیان کانفرس میں تھے الگ ہو گئے۔ ارباب کانفرس جانتے تھے کہ علماء کی علیحدگی کے بعد کانفرس بے روح ہو جائے گی۔ لہذا مجلس نظارت شرعی کے نام سے دیگر علماء کی ایک جماعت قائم کی، مگر ارکان مجلس نظارت کو بہت جلد محسوس ہو گیا کہ یہ صرف ڈھونگ ہے حقیقت کچھ نہیں۔ لہذا یہ سب حضرات بھی کانفرس سے دست بردار ہو گئے کانفرس کی حالت بد سے بدتر ہو گئی۔ ڈھول تو بہت پیٹے جائیں مگر اس میں شک نہیں کہ شیعہ کانفرس وہ مردہ تھا جس کی ہر سال برسی ہوتی تھی۔ مگر بقدر واجب جنازہ اٹھانے والے بھی کہیں دستیاب نہ ہوتے تھے۔

صرف جناب "خان بہادر سید کلب عباس" صاحب جنرل سکریٹری شیعہ کانفرس باین امید ہے کہ شاید کوئی خدا رس فقیر کسی جڑی بوٹی کے ذریعہ سے اس مردہ کو زندہ کر دے کانفرس کی لاش اپنے کاندھوں پر لادے لادے شہروں شہروں پھر رہے تھے۔ آخر آج سے دوڈھائی سال قبل جانسٹھ کے جلسہ میں سر "سلطان احمد" صاحب بالقابہ کی صدارت نے کچھ جان ڈالی، جن کے متعلق اب کی سال کے جلسے میں تائید صدارت کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمادیا کہ آج تک جتنے صدر آئے سب نے محض تین دن صدارت کی اس کے بعد اپنے گھر کی صدارت فرماتے رہے۔

اس جلسے سے پہلے پھر علماء کو دعوت شرکت دی گئی میرے سوا تمام وہ علماء جو شیعہ کانفرس کے دعوت نامہ کو قابل جواب سمجھے ان سب حضرات نے اپنی شرکت کی شرط قیام مجلس نظارت قرار دی جانسٹہ کے جلسہ میں تو مجلس نظارت کی بنیاد نہ پڑی، مگر سال گذشتہ الہ آباد کے جلسہ میں مجلس نظارت کا رزولیوش پاس ہوا، جس کے ذریعہ سے ایک مجلس نظارت کا انتخاب محض تین سال کے واسطے کیا جائے حلقہ انتخاب تمام ہندوستان پر شامل ہو۔

ووٹرس کی نامزدگی سکریٹری صاحب شیعہ کانفرس کے اختیار میں ہو۔ بمبئی میں کانفرس کو دعوت دی گئی اور سکریٹری صاحب کی طرف سے ووٹنگ کے واسطے کاغذ جاری ہوئے مگر خدا بھلا کرے ان حضرات کا جنھوں نے صرف سکریٹری صاحب شیعہ کانفرنس کو بدنام کرنے کے واسطے ایسی کوشش کی کہ بمبئی میں کانفرنس نہ ہو اور اس کے بعد فوراً لکھنو میں دعوت دے دی گئی کیوں اور کس لیے لوگ تو بہت کچھ کہتے ہیں

خدا اجزائے خیر دے ہز ہائی نس آف رام پور کو جن کی سوجھ بوجھ اور عزم مستحکم کی بدولت یہ تمام اسکیم تارِ عنکبوت ہو گئی۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب بمبئی میں کانفرس ملتوی ہوئی تو مجلس نظارت کا انتخاب بھی ملتوی ہوا اور جب لکھنو میں کانفرس کا جلسہ قریب آ گیا تو ۱۹ اگست کو مجلس نظارت کے انتخاب کے واسطے جلسہ ہوا۔ میرا تو یہ مطالبہ تھا ہی نہیں مگر بعض حضرات نے رزولیوش منظور کردہ اجلاس الہ آباد پر غور کر کے اس کو بالکل ناقابل اطمینان قرار دیا اور مجھ سے فرمائش کی کہ تم ۱۹/ اگست کے جلسہ میں تحریک التواء پیش کرو کہ ہم جلسہ عام میں پہلے رزولیوشن کی ترمیم کرالیں تو پھر مجلس نظارت کا انتخاب کر دیا جائے۔

میرا کیا بنتا بگڑتا تھا۔ جلسہ ہوا میں نے تحریک کی اور حضرات نے تائید کی اور انتخاب ملتوی ہو گیا۔ چند دن کے بعد رزولیوشن کی ترمیم کا مسودہ مجھے دیا گیا جو میں نے اپنے اور جناب مولانا میرن صاحب قبلہ کے دستخط سے سکریٹری صاحب سبجکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا اور دیکھ لیا کہ نمبر ۳۶ میں منسلک ہے۔

درمیان کی باتیں تو بہت کچھ ہیں مگر اس سلسلہ کو ختم کر دوں تو مناسب ہے ۱۵ اگست رات کے وقت جو سب جکٹ کمیٹی ہوئی اس کے درمیان ہی سے میں اٹھ کر باہر چلا آیا تھا۔ صبح کو مجھے معلوم ہوا کہ صدر محترم نے بعض علماء کی منظوری سے مجلس نظارت کی ترمیم کے رزولیوش کا سال آئندہ کے واسطے ملتوی کر دیا اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ اب یہ ترمیم آخر عمر کانفرس تک کبھی کسی اجلاس میں نہ آئے گی۔ کیونکہ جن علماء کا یہ مطالبہ تھا جب وہ مجلس نظارت شرعیہ بننے سے پہلے ہی جلسوں میں شرکت کیسی بلکہ کانفرس کے لکھنو میں دعوت دینے والے اور جان وروح سے کوشاں اور منہمک ہو چکے تو اب ارکان کانفرس کو کیا پڑی ہے کہ وہ مجلس نظارت کی ڈکٹیٹری قائم کریں ہم تو کہیں گے کہ یہ صرف صدر محترم کی عظمت بلکہ اقبال تھا کہ شرط شرکت سے دست برداری اختیار کر لی گئی یہ سیاست مجھ کو نہیں آتی۔

بہر حال دعوت کانفرس منظور ہوئی اور استقبالیہ کمیٹی ادھر اُدھر جمع کر کے بنگئی استقبالیہ کمیٹی کے ارکان بھی چن لیے گئے، صورت انتخاب کیا تھی اس کی تصریح میرے قلم سے مناسب نہیں۔

"زررازر می کشد" اعلی حضرت کے اثر کا موقعہ تھا کہ روپیہ سمٹ کے آنے لگا اس مفلسی کے عالم میں جب کہ سیکڑوں بچے ہوائیں فاقوں مر رہے تھے۔ ہزاروں روپیہ محض پروپیگنڈہ اعلان اشتہار سجاوٹ میں صرف کر دیا گیا۔ ہر جگہ کے جلسہ میں قاعدہ یہ تھا کہ جس شہر میں دعوت دی جاتی تھی محض وہیں سے

استقبالیہ کا چندہ جمع کیا جاتا تھا اور بیرون جات میں جو ٹکٹ بکتے تھے وہ رقم صدر دفتر کو جاتی تھی مگر اب کی سال بیرون جات سے استقبالیہ کا چندہ لے کر صدر دفتر کی رقم پر چھاپا مارا گیا۔ شاید اس امید پر کہ انشاء اللہ رام پور کے خزانہ سے ہر رقم پوری ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ارکان مجلس استقبالیہ نے بڑی زحمت و مشقت اور بڑی جانفشانی سے چندہ جمع کیا تمام انتظامات کئے استقبالیہ کے ممبروں کی تعداد بڑہائی یہاں تک کہ بعض علماء نے وہ وہ کام کئے جس کی ان سے امید نہ تھی مگر ایک میں نافہم تھا کہ جب مجلس انتظامیہ نے اپنی رکنیت میں منتخب کیا تو میں نے سکریٹری صاحب مجلس استقبالیہ کی خدمت میں استعفیٰ روانہ کر دیا کہ میں اپنے امراض و اسقام و مصائب میں مبتلا ہوں کوئی خدمت نہیں کر سکتا لہذا مجھ کو انتظامیہ و استقبالیہ دونوں کی ممبری سے معاف فرمایا جائے۔

میں ممنون ہوں کہ جناب ”مولوی سید محمد سعید صاحب“ اور ”جناب راجہ صاحب مٹھوارہ“ اور ”جناب قیصر حسین صاحب ایڈوکیٹ“ نے فقیر خانہ تشریف لا کے استعفیٰ واپس لینے کی خواہش کی۔ میں نے غور مزید میں یہ بھی عرض کیا کہ میں سیاسیات میں دخل دینا مناسب نہیں جانتا اور قوم کی تباہی کا وہی دن ہوگا جب یہ سیاسیات میں قدم رکھے گی۔

مجھ کو یاد نہیں کہ اس کے بعد یا اسی دن ”مولوی سعید صاحب“ نے یہ ارشاد فرمایا کہ صدر منتخب نے وعدہ فرمایا ہے کہ خطبہ صدارت کے علاوہ اور کوئی سیاسی تحریک جلسہ میں نہ آئے گی اور پریس کانفرس نے کچھ اسی سے ملتا جلتا مجلس استقبالیہ کے ارکان کا بیان بھی شائع کیا۔ اس بیان سے مطمئن ہو کر میں نے استقبالیہ کا کوئی کام لکھنو میں تو نہیں کیا مگر بیرونجات میں جہاں گیا وہاں کے مومنین کو دعوت شرکت دیتا رہا۔

”نواب سید قیصر حسین صاحب ایڈوکیٹ“ نے مجھ سے ایک اپیل میں دستخط کرنے کی خواہش کی اور میں نے عرض کر کے عذر کیا کہ اور حضرات سے پہلے لکھوالیا جائے۔ چند دن کے بعد جب اکثر علماء کے دستخط اس اپیل پر موجود تھے مجھ سے دوبارہ دستخط کی خواہش کی گئی اور میں نے دستخط کر دئے مگر صرف اس اطمینان پر کہ کوئی سیاسی تحریک نہ آئے گی۔

صلح کی کوشش میں کیا ہوا؟

سب سے پہلے میں یہ بھی کہتا چلوں کہ قوم نے بالاتفاق اعلیٰ حضرت ہزہائنیس آف رام پور اقبالہ العالی کو آل انڈیا شیعہ کانفرس کا صدر منتخب کیا اعلی حضرت نے منظوری صدارت میں یہ شرط قرار دی کہ شیعوں کی تمام جماعتیں متفق ہو کر شیعہ کانفرس میں شرکت کریں اس اعلان سے مومنین کی ہمت افزائی ہوئی اور اعلی حضرت کو جلسوں اور اخبارات مموریلوں اور ذاتی خطوط کے ذریعہ سے توجہ دلائی گئی کہ سب سے بڑی نزاع جس نے شہروں قصبوں دیہاتوں بلکہ ہر گھر میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔

"شہید انسانیت" کی نزاع ہے۔ مولانا علی نقی صاحب (جن کے متعلق بعض حضرات کا یہ عہد ہے کہ جس مقام پر وہ ہوں گے یہ حضرت شرکت نہ کریں گے۔) ان کو بھی کانفرس کی طرف سے دعوت نامہ بھیجا جائے۔

۱۹ اگست کو کانفرس کی مرکزی کمیٹی کا جلسہ ہوا اور اس میں بھی یہ سوال اٹھایا گیا۔ اعلی حضرت نے اپنی رولنگ صادر فرمائی کہ مجلس استقبالیہ کو اختیار ہے کہ وہ مولانا سید علی نقی صاحب کے نام دعوت نامہ جاری کرے یا نہ کرے لیکن اگر مولانا سید علی نقی صاحب ٹکٹ لے کر آل انڈیا شیعہ کانفرس کے جلسے میں آجائیں تو کسی بھی قانون سے ان کو روکا نہیں جاسکتا اور فرمایا کہ اس معاملے کو میرے سپرد کر دیا جائے میں طے کر دوں گا۔

مرکزی کمیٹی کا جلسہ برخاست ہونے کے بعد یہ بہ ایماء اعلی حضرت دام اجلالہ جنرل سکریٹری شیعہ کانفرس "خان بہادر سید کلب عباس صاحب" نے صلح کی کوشش شروع کی اور "مولوی... صاحب" وغیرہ[1] کی طرف سے ایک مسودہ سکریٹری صاحب کو دیا گیا کہ اگر "مولوی علی نقی صاحب" اس مسودے پر دستخط کر دیں تو پھر کوئی نزاع باقی نہ رہے گی۔

مجھ کو نہ یہ خبر تھی کہ مرکزی کمیٹی میں کیا ہوا اور نہ یہ خبر تھی کہ صلح کی گفتگو شروع ہوئی ہے۔ ۱۹ اگست ۵ بجے سہ پہر کو جناب "سید علی ظہیر صاحب" وزیر اترپردیش کی کوٹھی پر عصرانہ تھا۔ جس میں مجھ کو بھی دعوت دی گئی تھی جب میں اس عصرانہ میں گیا تو اعلی حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تم فوراً واپس جاؤ

---

[1] نوٹ: اس نزاع میں طرفین کے تمام اسماء گرامی عمدۃ العلماء کبنؒ صاحب کے "بیان" میں موجود ہے۔ جسے ہم نے حفظ تقدس کی خاطر حذف کر دیا ہے۔

کیونکہ میں نے "کلب عباس صاحب" کو ایک صلح کا فارمولا دیکر تمہارے یہاں بھیجا ہے کہ تم کو لے کر مولوی علی نقی کے یہاں جائیں اور صلح کی کوشش کریں۔

جناب "قیصر حسین صاحب" ایڈوکیٹ نے اس فارمولے کی نقل بھی مجھ کو دکھائی۔ جناب "مولوی... صاحب"، جناب، "مولوی... صاحب"، "جناب مولوی ...صاحب" وغیرہ بھی عصرانہ میں موجود تھے۔ میں نے وہ فارمولا دیکھ کر کہا کہ اس کو "مولوی علی نقی صاحب" منظور نہ کریں گے۔ مگر اعلی حضرت کے حکم کے مطابق فوراً مکان آیا معلوم ہوا کہ جناب سکریٹری صاحب اور جناب "صدر الاسلام صاحب" اور "جناب وصی الحسن صاحب زیدی" اور "جناب کلب مصطفی صاحب" بہت دیر ہوئی مجھکو تلاش کرتے ہوئے آئے تھے مگر جب میں نہ ملا تو "مولوی علی نقی صاحب" کے یہاں چلے گئے چونکہ بہت دیر ہو چکی تھی، اس وجہ سے میں نے علی نقی صاحب کے یہاں جانا مناسب نہیں سمجھا مگر میں رات تک منتظر رہا کہ شائد سیکریٹری صاحب واپس تشریف لائیں تو مجھ کو کچھ حال معلوم ہو (جناب عم محترم خان بہادر سید کلب عباس صاحب ہمیشہ فقیر خانے ہی پر قیام فرماتے ہیں) مگر جب موصوف تشریف نہ لائے تو میں سو رہا صبح کو معلوم ہوا کہ سکریٹری صاحب ۵ بجے صبح کی گاڑی سے رائے بریلی گئے مگر میرے نام تحریر چھوڑ گئے ہیں جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

میں ۳ بجے سہ پہر سے ساڑھے گیارہ بجے شب تک صلح کی کوشش کرتا رہا۔ پہلے مسودے "مولوی علی نقی صاحب" نے منظور نہ کیا اور کچھ الفاظ کا تغییر و تبدل کیا مگر اس کو "مولوی... صاحب" وغیرہ نے منظور نہ کیا اور بعض الفاظ کم کر کے ایک مسودہ بنایا اس کو "مولوی نقی صاحب" نے منظور نہ کیا۔ اب میں جا رہا ہوں اور میں نے اعلیٰ حضرت سے آپ کے متعلق عرض کر دیا ہے کہ آپ اسی کام کے تکمیل میں کوشش کریں گے۔

لہذا دونوں مسودوں کو پیش رکھ کے کوئی فارمولا منظور کرانے کی کوشش کیجئے۔ "مولوی... صاحب" کی طرف سے دونوں فارمولے مذکورہ بالا تحریر کے ساتھ منسلک تھے۔ صبح کو خود "مولوی علی نقی صاحب" میرے پاس تشریف لائے اور تمام تذکروں کے بعد وہ مسودہ دیا جو موصوف نے اپنی طرف سے پیش کیا تھا۔

۱۲ بجے دن کو اعلی حضرت کے طلب فرمانے پر سرکار کی خدمت میں گیا۔ اعلی حضرت نے فرمایا تم اس صلح میں کوشش کرو میں نے عرض کیا کہ " جناب ... صاحب" قبلہ کی شرکت ضروری ہے چنانچہ اعلی حضرت نے موٹر بھیج کر "مولوی... صاحب" اور "...صاحب" کو طلب فرمایا اور دونوں حضرات کے ساتھ

جناب ”مولوی... صاحب“، ”جناب مولوی... صاحب“، ”جناب مولوی... صاحب“ ، ”جناب مولوی... صاحب“ تشریف لائے اور اعلیٰ حضرت اور راجہ صاحب پیر پور کی موجودگی میں تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ ”خان بہادر نواب مہدی حسن“ قبلہ سے خواہش کی گئی کہ وہ ایک مسودہ تحریر کریں جو فریقین کے لیے قابل منظوری ہو سکے۔

تقریباً ۳ گھنٹے کے بحث و مباحثہ اور کمی و زیادتی کے بعد ”جناب خان بہادر صاحب“ کے تحریر کردہ دو مسودے منظور ہوئے۔ ایک وہ جس پر مذکورہ بالا تمام حضرات دستخط کر کے یہ اعلان کریں کہ جو تحریر ”مولوی علی نقی صاحب“ نے دی دی اس کے بعد کوئی نزاع ہم لوگوں کو ”مولوی علی نقی صاحب“ سے باقی نہ رہی جس کے بعد سب حضرات کی رائے ہوئی کہ میں اور ”خان بہادر نواب“ ”مولوی مہدی حسن صاحب“ قبلہ ان تحریروں کو لے کر ”مولوی علی نقی صاحب“ کے پاس جائیں اور ان سے منظوری حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں خان بہادر صاحب نے ہر چند عذر کیا، لیکن اعلیٰ حضرت نے کوئی عذر مسموع نہیں فرمایا اور ارشاد کیا کہ پندرہ برس کے بعد آپ سے یہ دینی کام لے رہا ہوں اسے آپ کو منظور کرنا ہو گا جس کے بعد خان بہادر صاحب نے منظور کیا لیکن یہ شرط کر لی تھی کہ اگر ان تحریروں میں کوئی ایسی ترمیم از ”جناب علی نقی صاحب“ پیش کی گئی جسے قابل غور سمجھوں گا تو اسے آپ حضرات کی طرف سے منظور تو نہیں کروں گا لیکن آپ سب حضرات کی خدمت میں پیش ضرور کر دوں گا۔ میں اور جناب خان بہادر صاحب مسودہ لے کر ”مولوی علی نقی صاحب“ کے یہاں گئے۔

دیر تک گفتگو ہونے کے بعد ”مولوی علی نقی صاحب“ نے کل منظور کر کے محض ایک لفظ (بیان) کے اضافہ کی خان بہادر صاحب سے اجازت حاصل کی اور اس لفظ کے اضافہ کے ساتھ اپنے قلم سے پوری عبارت مسودے کی لکھ کر دستخط کر دے۔ ”مولوی علی نقی صاحب“ کی مذکورہ بالا تحریر لے کر میں اور ”خان بہادر صاحب“ ”مولوی... صاحب“ کے دولت کدہ پر گئے۔ ”مولوی... صاحب“ نے مع لفظ اضافہ شدہ تحریر کو منظور کر لیا مگر اور حضرات نے انکار کر دیا اور پھر مولوی... صاحب نے بھی انکار فرما دیا۔

ہم لوگ پھر ”مولوی علی نقی صاحب“ کے پاس آئے اور ”مولوی علی نقی صاحب“ نے ”خان بہادر صاحب“ کی ذاتی منظوری کی بناء پر لفظ (بیان کاٹ کر لفظ موافقت) کا اضافہ کیا اور جناب خان بہادر صاحب سے یہ فرمایا کہ میں نے آپ کی فرمائش کے مطابق اس مسودے پر دستخط کر دئے۔ اب مجھے امید ہے کہ اگر اس مسودے کو بھی ”مولوی... صاحب“ وغیرہ نے منظور نہ کیا تو آپ میری تائید کریں گے اضافہ شدہ

لفظ نے میری نظر میں "مولوی... صاحب" وغیرہ کے مقصود کی مکمل ترجمانی کرنی تھی۔ لہذا جناب خان بہادر صاحب نے تو اس لفظ کو فوراً منظور کر لیا مگر میں نے "مولوی علی نقی صاحب" کو توجہ دلائی کہ یہ اضافہ شدہ لفظ وہ حضرات تو ممکن ہے منظور کر لیں اگر آپ خود اس لفظ پر غور کر لیں کہ آپ کے واسطے مناسب ہے یا نہیں۔

مولانا نے جواب دیا کہ جب میں مصالحت پر تیار ہی ہوں تو اس پر نظر ثانی کی ضرورت نہیں سمجھتا رات بہت زائد گزر چکی تھی لہذا میں اور "خان بہادر صاحب" مکان واپس آ گئے۔ صبح ۸ بجے میں خان بہادر صاحب کی خدمت میں گیا تو فرمایا کہ "محسن نواب صاحب" شب ہی کو تشریف لائے تھے اور مسودے کو مع اس اضافہ کے پسند فرمایا (لیکن مزید غور اور مشورے پر قطعی رائے کو محول کیا ہے۔) اب صبح کو میں اور حضرات سے بھی مل لوں گا۔

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے خان بہادر صاحب فقیر خانہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس لفظ کا اضافہ ان حضرات کو منظور نہیں اس کے بعد میں اور خان بہادر صاحب تقریباً ۳ بجے سہ پہر کو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے "مولوی... صاحب"، "مولوی... صاحب" اور "نواب... صاحب" پہلے سے تشریف فرما تھے اور جناب راجہ صاحب پیر پور بھی تھوڑی دیر تشریف فرما رہے اعلیٰ حضرت کے روئے مبارک سے کچھ آثار برہمی نمایاں ہو رہے تھے، بعض دیگر حضرات سے گفتگو کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت نے بہت بے اعتنائی کے انداز میں مجھ سے ارشاد فرمایا کہ آخر علی نقی صاحب نے انکار کر دیا نا؟

میں نے عرض کی کہ "سرکار علی نقی صاحب" نے تو انکار نہیں فرمایا بلکہ یہ حضرات جو سرکار کی خدمت میں حاضر ہیں۔ (مولوی ... صاحب اور مولوی... صاحب) ان حضرات نے انکار فرمایا کل حالات خان بہادر سے دریافت کر لیجئے۔ اعلی حضرت میری عرض پر بے حد متعجب ہوئے اور جناب خان بہادر صاحب نے مفصل حالات بیان کئے جس کے بعد اعلی حضرت نے وہ مسودہ جس پر مولوی علی نقی صاحب نے دستخط کئے تھے ملاحظہ فرمایا اور اضافہ شدہ لفظ پر خاص توجہ مبذول کی مولوی... صاحب کی طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اس لفظ سے آپ حضرات کے مفہوم میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔

مولوی... صاحب نے کہا کہ اعلیٰ حضرت یہ طے ہوا تھا کہ اب اس تحریر میں کسی لفظ کا اضافہ نہ ہو گا سرکار نے ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے میں نے سیکڑوں مقدموں میں صلح کرائی ہے ہائی کورٹ چیف کورٹ... غرض جب بھی کسی مقام پر کوئی صلح ہوتی ہے تو ہر فریق کو بڑھانے گھٹانے کا اختیار ہوتا ہے، مگر

دیکھنا یہ ہے کہ مطلب بدلنے نہ پائے "مولوی... صاحب" نے فرمایا کہ جی نہیں اس لفظ سے بڑا فرق ہو گیا مگر اعلی حضرت کے بار بار اصرار کے بعد بھی "مولوی... صاحب" اور "مولوی... صاحب" نے کوئی فرق پیش نہ فرمایا صرف یہ جواب دیا کہ سرکار اگر فرق نہ تھا تو مولوی علی نقی صاحب نے یہ لفظ بڑھائی کیوں؟

آخر میں "مولوی... صاحب" نے فرمایا کہ اگر "مولوی علی نقی صاحب" نے ایک لفظ کا اضافہ فرمایا تو ایک لفظ کا اضافہ میں بھی کر دوں۔ موافقت کی لفظ کے بعد وغیرہ بڑھا دیا جائے "مولوی... صاحب" کے ارشاد کی نسبت اعلیٰ حضرت نے "جناب خان بہادر صاحب" سے ارشاد فرمایا کہ آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تو مولوی علی نقی صاحب کو اس لفظ پر عذر نہ ہونا چاہئے اور میں نے اعلیٰ حضرت کو مطمئن کر دیا کہ مولوی علی نقی صاحب ضرور منظور کر لیں گے۔

جس پر اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مولوی علی نقی صاحب کی طرف سے اس لفظ کو میں منظور کرتا ہوں۔ اس کے بعد مولوی... صاحب نے ٹیلیفون کے ذریعہ سے مولوی... صاحب سے استمزاج کیا اور یہ جواب ملا کہ چونکہ مولوی... صاحب (ناسازی مزاج کی وجہ سے) یہاں نہیں آسکتے اور اس مسئلہ میں دیگر حضرات سے استصواب کی بھی ضرورت ہے۔

جنہوں نے شہید انسانیت کے خلاف دستخط کئے ہیں لہٰذا آج ۶ بجے شام کو ان حضرات کو مدعو کر کے بعد استصواب جواب دیا جائے گا جس کو سن کر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ بہتر ہے لیکن میں بھی اس جلسہ میں شریک ہوں گا۔ اور مجھ سے اور خان بہادر صاحب سے بھی باصرار فرمایا کہ آپ حضرات بھی شریک ہوں خان بہادر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی شرکت کی اس بنا پر مخالفت کی کہ اس بات کا قوی احتمال ہے کہ بلا مطلب کے عام افراد بھی وہاں آجائیں۔ جو اعلی حضرت کے پریشانی کا باعث ہوں جس کی تائید "مولوی محسن نواب صاحب" نے بھی کی جناب خان صاحب نے فرمایا کہ سرکار بہتر یہ ہے کہ یہ معاملہ اس وقت ملتوی کر دیا جائے کانفرنس کے بعد تصفیہ کرایا جائے۔

اعلی حضرت نے صاف انکار فرما دیا کہ میں ہر روز یہاں نہیں آسکتا نہ مہلت ہے کہ ان جھگڑوں میں مزید وقت ضائع کروں۔ مختصر یہ کہ اعلی حضرت دوبارہ بڑی دیر تک "مولوی... صاحب" اور "مولوی ... صاحب" سے گفتگو فرماتے رہے اثناء کلام میں "مولوی... صاحب" نے فرما دیا کہ اب دلوں میں صفائی کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی صلح ہو سکتی ہے۔ بعض مرتبہ اعلی حضرت کو بہت سی باتیں ناگوار بھی ہوئیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ میں سمجھ گیا کہ یہ کوئی مذہبی نزاع نہیں ہے صرف ذاتیات ہیں۔

آخر میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اچھا بہتر ہے میں اس کمیٹی میں نہ آؤں گا۔ مگر مشورہ اس حد تک محدود رہے گا کہ جو لفظ مولوی... صاحب نے اضافہ کی ہے اس کے اضافہ کے بعد صلح منظور ہے یا نہیں مولوی... صاحب نے وعدہ کیا کہ آج شب ہی کو خان بہادر صاحب کو اور حقیر کو مشورہ کے نتیجہ سے مطلع کر دیں گے۔ مذکورہ بالا کمیٹی ہوئی یا نہیں اس کا مجھ کو علم نہیں۔ آٹھ بجے رات کو میں نے ایک بزرگ کو بھیج کر جواب کا مطالبہ کیا۔ تو جواب ملا کہ صبح کو "مولوی... صاحب" فقیر خانہ پر تشریف لا کے جواب سنائیں گے مگر اس وقت تک کوئی جواب نہیں ملا البتہ اکثر معتبر حضرات سے بطور خبر یہ معلوم ہوا کہ جلسہ میں شب کو بہت کم حضرات تشریف لائے اس لیے یہ طے ہوا کہ جب تک دیگر حضرات شریک نہ ہوں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جب پہلا مسودہ دیا گیا تو کسی سے مشورے کی کوئی شرط نہ تھی جب دوسرا مسودہ دیا گیا تو کوئی شرط نہ تھی اور جب تیسرا مسودہ دیا گیا تو اسکے ساتھ وہ مسودہ بھی لکھ لیا گیا تو مولوی علی نقی صاحب دستخط کے بعد مولوی... صاحب وغیرہ کی طرف سے لکھا جائے گا۔ اس وقت بھی مشورے کی کوئی شرط نہ تھی۔ البتہ جب اعلی حضرت نے فیصلہ کر دیا کہ لفظ موافقت بڑھنے سے مطلب میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہ فیصلہ فرما دیا کہ صرف ایک لفظ یعنی وغیرہ کا اضافہ اور ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ فرما دیا کہ جو کچھ تصفیہ کرنا ہو قبل کانفرنس کر لیا جائے بعد کو میں وقت نہیں دے سکتا۔ تو اب یہ عذر پیش ہوا کہ سب کے مشورے کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا شہید انسانیت کو دیکھ کر جو جذبات خلاف مولف برانگیختہ ہوئے تھے کیا وہ ذاتی تھے یا مشورہ کے بعد ہوئے تھے۔ جواب ان مخالفتوں کو ختم کرنے کے واسطے مشورہ کی ضرورت ہے۔ ایمان کا معاملہ انفرادی ہوا کرتا ہے جمہوریت اور مشورہ کا تو اس میں کبھی کوئی دخل ہی نہیں رکھا گیا۔ بہر حال میں نے دوسرے دن اعلیٰ حضرت سے بالکل تخلیہ کا وقت حاصل کیا۔ اور اپنی کچھ خواہشیں اس معاملہ کے واسطے پیش کیں اور اعلیٰ حضرت نے انہیں میں سے دو منظور کیں۔ مگر وہ کیا تھیں اس کی تفصیل عرض کرنا مناسب نہیں...

مختصر یہ کہ میں نے اپنی بے وقوفی سے سرکار کو مطمئن کر دیا کہ مولوی علی نقی صاحب کسی جلسے میں نہ آئیں گے اور یہ کہ سرکار جلسوں کے بعد ایک بیان اس موضوع پر شائع کریں گے۔ جو بیان قومی آواز میں شائع ہوا ہے یہ وہی ہے جس کا مجھ سے وعدہ تھا یا کچھ اور ہے اس کے متعلق بھی کچھ نہیں کہہ سکتا مگر میرے مذکورہ بالا تمام بیانات کو پڑھ کر از خود سمجھ سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا بیان کیا ہونا چاہئے تھا۔

اعلی حضرت کے اس بیان میں علماء کو دعوت دی گئی ہے کہ رام پور آکر اس معاملے کو طے کر لیں مگر میری بادب عرض ہے کہ مجھ کو اس معاملہ میں دخل دینے سے معاف فرمایا جائے میں اب اس قابل نہیں ہوں کہ کسی معاملہ میں دخل دے سکوں۔

شیعہ کانفرنس کے کھلے جلسوں میں اور کیا ہوا۔ سب جکٹ کمیٹیوں میں کیا کیا ہوا سب کے متعلق خاموشی ہی بہتر ہے۔(اس بیان میں جہاں تک میری شرکت کا اور میرے متعلق ذکر ہے وہ صحیح ہے۔)

خان بہادر مولوی، محمد مہدی حسن رضوی

صلح کا پہلا مسودہ جو مولوی محمد سعید صاحب وغیرہ کی طرف دیا گیا

کتاب شہید انسانیت چونکہ بین الاقوامی حیثیت سے لکھی گئی تھی اس لیے اس میں موافقین اور مخالفین دونوں کی روایات آگئی ہیں جس کی وجہ سے بعض چیزیں مسلمات وعقائد شیعہ کے موافق نہیں ہیں۔ اس لیے نہ تو یہ سند میں شیعوں کے خلاف پیش کی جاسکتی ہیں نہ وہ میرے ذاتی عقائد ہیں۔

صلح کا دوسرا مسودہ

جو خان بہادر صاحب نے دیا اور سب حضرات نے اور مولوی علی نقی صاحب نے منظور کر کے صرف ایک لفظ بیان کا اضافہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہید انسانیت اور بعض دیگر مضامین چونکہ بین الاقوامی حیثیت سے لکھے گئے ہیں اس لیے ان میں غیر شیعہ افراد کے بیانات و روایات وعقائد بھی درج کر دئے گئے ہیں اور عقائد و مسلمات شیعہ کی جو خود میرے بھی ذاتی عقائد و مسلمات ہیں(بیان / موافقت) کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے اور جب کہ وہ شخصی طور پر ایک شیعہ عالم ہونے کی حیثیت سے نہیں لکھے گئے ہیں۔ تو ان کو بطور سند کبھی فرقہ شیعہ کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔

والسلام
نقل دستخط
علی نقی النقوی عفی عنہ
۱۶ / ذی العقدہ ۱۳۷۰ء[1]

---

[1]۔ اظہار حق، جعفر شیروانی، ص ۷ تا ۱۸۔

۲۔ سید العلماءؒ کے بیانات کتاب "شہید انسانیت" کے متعلق

یاد گار حسینی ۱۳۶۱ھ کی تجویز شدہ کتاب کی تکمیل اہل قلم وارباب نظر کو توجہ دانی (سرفراز لکھنو، مورخہ ۵/اکتوبر ۱۹۴۴ء) خدا کا شکر ہے کہ سیز دہ صد سالہ یاد گار حسینی ۱۳۶۱ھ کے سلسلہ ہمیں جتنی تجویزیں بنیادی حیثیت سے طے پائی تھیں وہ سب اپنی اپنی حد میں پایہ تکمیل پہنچیں۔ ایک تجویز تھی تمام ملک میں مسلسل بین الاقوامی حسینی جلسوں کا ہونا۔ افراد قوم اور اہل ملک کے انہماک اور توجہ سے یہ تجویز جس حیرت انگیز اور نتیجہ خیز طریقہ پر عمل میں آئی وہ دیکھنے والوں کی نگاہوں میں اور اخباروں کے صفحوں پر کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔

دوسری تجویز دار الآثار حسینی کی تشکیل تھی۔ اس دار الآثار کا افتتاح بھی ہو گیا اور ایک معتدبہ ذخیرہ کتاب اور تصاویر کا فراہم ہوا اور برابر فراہم ہو رہا ہے۔ ایک تجویز جو اپنی نوعیت اور افادیت میں سب سے اہم تھی وہ ایک مکمل اور جامع کتاب کی اشاعت تھی جس میں واقعہ کربلا کے اسباب، حالات اور نتائج پر اس طرح تبصرہ کیا جائے کہ ہر مذہب وملت کا انسان اس سے فائدہ اٹھا سکے اس کے لیے بہت سے اہل قلم کو دعوت دی گئی تھی اور طے پایا تھا کہ ان تمام حضرات کے نتائج قلمی کو سامنے رکھ کر اس کتاب کی تکمیل کی جائے۔

تین برس کی مسلسل محنت اور جانفشانی کے بعد شکر ہے کہ یہ کتاب مکمل ہوگئی ہے اس میں تراسی (۸۳) اہل قلم کے قلمی نتائج اور دماغی کاوشیں شریک ہیں اور (۷۱۲) صفحات کی ضخامت پر کتاب ختم ہوئی۔ کاغذ ملنے کی بے انتہا دشواریوں اور گراں باریوں کے ساتھ آیندہ مکمل اور وسیع اشاعت کے لیے سرمایہ کو محفوظ رکھنے کے واسطے اس ضخیم کتاب کی چھ روپیہ قیمت رکھ دی گئی ہے اور چونکہ یہ کتاب ابھی مختتم اور قطعی حیثیت سے شائع نہیں کی گئی ہے اس لیے زیادہ تعداد میں نہیں طبع کی گئی ہے اور جو حضرت جلد طلب نہ فرمائیں گے بہت ممکن ہے کہ انہیں پھر آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔ اصل مقصد اس پہلے ایڈیشن کی طباعت کا استصواب اور دریافت آراء ہے۔

اس لیے تمام اہل قلم اور ارباب نظر سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ فرما کر آزادی کے ساتھ جو کچھ ان کے خیالات انتقادات یا اعتراضات ہوں انہیں تحریر فرما کر ناظم ادارہ مرکزی اور ناظم شعبہ تصنیف کے نام ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ کے اختتام تک روانہ فرمائیں اس لیے کہ آیندہ محرم ۱۳۶۴ھ سے وصول شدہ آراء وانتقادات کی روشنی میں انشاءاللہ کتاب پر نظر ثانی اور دوسری بار طباعت کے لیے از سر نو ترتیب کا

کام شروع ہو جائے گا۔ لہذا اپنی زرین رائے سے اس کے قبل مطلع فرما کر صدی کے اس اہم کارنامہ تاریخی کی تکمیل میں حصہ لیں۔

کتاب "شہید انسانیت" کے کسی ایک لفظ کے بھی باقی رکھے جانے پر مجھے اصرار نہیں۔

(سر فراز لکھنو مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء) مدیر محترم اخبار سر فراز دہم مجد کم تسلیم۔ سر فراز کی ایک قریبی اشاعت میں آپ کا افتتاحیہ جو شہید انسانیت کے متعلق اظہار رائے پر مشتمل ہے سے گذرا ہمیں اس کے پہلے خود اصل کتاب کے صفحہ ۲ پر اور پھر کتاب کی طباعت مکمل ہونے کے بعد اخبار سر فراز میں اپنے سب سے پہلے اعلان میں اس کو واضح کر چکا ہو کہ یادگار حسینیؑ کی تجویز شدہ کتاب کا یہ ابتدائی خاکہ ہے جو بغرض استصواب و اظہار آراء طبع ہوا ہے اور یہ کہ تمام انتقادات اعتراضات اور مشوروں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایڈیٹوریل بورڈ کی جانب سے اس کتاب کی آخری تشکیل وترتیب کا فیصلہ ہو گا۔

نیز اس کے بعد ادارہ کی جانب سے کارکن ادارہ جناب قیس رضوی کے بیان میں بھی اس کی تشریح کی جاچکی ہے مگر آپ کے اس افتتاحیہ کے بعض الفاظ سے یہ انداز ہوتا ہے کہ شاید یہ خیال کیا جارہا ہے کہ میں اپنے اس سابقہ اعلان پر قائم نہیں ہوں اس لیے میں اس تحریر کے ذریعہ سے آپ کو اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ کتاب پر نظر ثانی کے متعلق سابقہ اعلانات اپنی جگہ پر برقرار ہیں جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب کوئی میری ذاتی تصنیف یا تالیف نہیں ہے۔

اس لیے اس کے کسی ایک لفظ کے متعلق بھی باقی رکھے جانے پر اصرار کی مجھے کوئی وجہ نہیں ہے یہ تو "پنچائتی ادارہ کی کتاب ہے۔" اس لیے کسی اعتراض کے متعلق میری انفرادی رائے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر کوئی اعتراض مجھے تسلیم نہ بھی ہو لیکن ایڈیٹوریل بورڈ کے ارکان اسے قابل لحاظ سمجھ کر کوئی تبدیلی کرنا چاہیں تو اس میں بھی عذر نہیں ہو سکتا۔

اب تک ایڈیٹوریل کا کام شروع ہو جاتا لیکن چونکہ ایک کتاب کا اعلان ہو چکا ہے جس میں مزید اعتراضات شائع ہوں گے اس لیے اس کتاب کی اشاعت کا انتظار اصولاً ضروری ہو گیا۔ تمام اعتراضات کے سامنے آنے کے بعد یقیناً پھر اس کام میں کوئی تعوق نہ ہو گی امید ہے کہ آپ کو میری اس تحریر کے بعد کوئی تشویش باقی نہ رہے گی۔

والسلام
علی نقی النقوی عفی عنہ
یکم ربیع الاول ۶۴ھ

ایک غلط فہمی کا دفعیہ

(شہید انسانیت کے خلاف ۱۹ علماء کے فتاوے دیکھنے کے بعد منشور شائع ہوا)"شہید انسانیت" کے متعلق ایک مطبوعہ اشتہار شائع ہوا ہے جس میں چند اہل علم کی طرف سے اس کا اعلان ضروری سمجھا گیا ہے کہ وہ اس کتاب کو "شیعوں کی کتاب" تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ اعلان بالکل بلاضرورت ہے۔ اس لیے کہ یہ کتاب بہ حیثیت "شیعوں کی کتاب" کے پیش ہی نہیں کی گئی ہے۔

وہ ایک ایسے ادارہ کی جانب سے شائع ہوئی ہے جس کے ارکان اور عہدہ داران اور ایڈیٹوریل بورڈ ہر شعبہ میں غیر شیعہ بلکہ غیر مسلم افراد بھی داخل ہیں ابھی تو وہ اصل تجویز شدہ کتاب کا ابتدائی خاکہ ہے جو بغرض استصواب واظہار آراء طبع ہوا ہے۔ لیکن اگر ایڈیٹوریل بورڈ کے اجتماعی فیصلہ کے بعد وہ قطعی طور پر بھی پیش ہو تب بھی یہ سمجھنا درست نہ ہو گا کہ وہ کسی فرقہ کی مذہبی کتاب ہے اور نہ اسے فرقہ وارانہ اختلافی مسائل میں کسی فرقہ کے خلاف حجت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

رہ گیا یہ امر کہ اس کی کوئی عبارت مسلمات فرقہ شیعہ کے منافی ہے اور اس سے اساس مذہب شیعہ کو نقصان و مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس کا صحیح فیصلہ آسانی سے ہو جاتا اگر وہ بزرگ شخصیتیں اس وقت موجود ہوتیں جو نہ صرف اپنی عمر بلکہ علم و بصیرت اور تدین کے لحاظ سے بھی اس بحث میں حکم بننے کی صلاحیت رکھتی تھیں، مگر افسوس کہ وہ دنیا سے اٹھ چکی ہیں اس لیے ہر ایک صاحب علم اور واعظ اور ذاکر کو موقع ہے کہ وہ "فقیہ" اور "عالم" کے لقب کو اختیار کر کے حسب منشاء فتاوے صادر کرے۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾.

معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کتاب کوئی میری ذاتی اور شخصی تصنیف نہیں ہے جس میں میں خود ترمیم و تبدیل کروں یا کسی تبدیلی کا وعدہ کر لوں بلکہ اب اعتراضات پر غور کرنے اور ان کے مطابق کسی فیصلہ کرنے کا اختیار صرف ادارہ یادگار حسینی کے ایڈیٹوریل بورڈ کو ہے جس کا کام ان مزید اعتراضات کے انتظار میں رکا ہوا ہے جن کی اشاعت کا ایک کتاب کی صورت میں اعلان ہوا ہے۔ یہ خیال کہ میں نے کسی اعتراض

یا اعتراضات کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی بنا پر کتاب کی ترمیم کا وعدہ کیا تھا اور اس سلسلہ میں کسی بیان کا مسودہ لکھا تھا بالکل غلط ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

علی نقی النقوی
یکم ربیع الاول ۱۳۶۴ء

میں نہ ذاتی طور پر اور نہ بحیثیت ناظم ادارہ یادگار حسینی تشنگی امام کا منکر ہوں

(سرفراز لکھنو مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۴۵ء) جناب ایڈیٹر صاحب اخبار سرفراز دام مجدکم تسلیم۔ آپ کے اخبار کی تازہ اشاعت میں آپ کا نوٹ دیکھ کر اس امر کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ میں ذاتی طور پر یا بحیثیت ناظم ادارہ یادگار حسینی کسی طور پر بھی معاذ اللہ تشنگی حضرت سید الشہداء علیہ السلام کا منکر ہوں نہ شہید انسانیت میں کسی جگہ تشنگی امام حسین علیہ السلام کا انکار کیا گیا ہے۔ بلکہ تمام کتاب میں کم از کم ۲۲ جگہ امام علیہ السلام، اصحاب امام علیہم السلام یا اطفام امام علیہم السلام کی پیاس کا تذکرہ ہے۔ یہ ایک بالکل غلط پروپیگنڈا ہے جو میرے خلاف کیا جارہا ہے جس سے مقصود صرف عوام کو میرے خلاف برانگیختہ کرنا ہے اور کچھ نہیں یہ بھی غلط ہے کہ کوئی رسالہ اس سلسلہ میں میری تصنیف سے شائع ہوا ہے نہ ایسے کسی رسالہ یا مضمون کو جس میں تشنگی کا انکار ہو میں پسند کرتا ہوں۔

والسلام
علی نقی النقوی عفی عنہ
۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

تشنگی امام علیہ السلام کے متعلق سید العلماء مولانا علی نقی صاحب سے صرف ایک سوال

(از جناب نواب حاجی احسان علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ) صدر پنجاب شیعہ کانفرس و کنویز محاذ حسینی لکھنو) (سرفراز مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء) جناب نے اپنے بیان شائع شدہ سرفراز مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۶۴ء میں ارشاد فرمایا: "میں تشنگی امام حسین علیہ السلام کا منکر نہیں ہوں۔" حالانکہ آپ نے خود کتاب "شہید انسانیت" میں صفحہ ۴۱۸ اور صفحہ ۴۴۹ میں ساتویں یا آٹھویں شب کے متعلق حضرت ابو الفضل علیہ السلام اور جناب نافع بن ہلال کے متعلق یہ تحریر کیا ہے کہ یہ حضرات بیس سوار اور تیس پیادے ہمراہ لے کر پانی لینے گئے اور دشمن کی فوج کو شکست ہوئی اور پانی خیام حسینی میں پہنچادیا گیا۔

اسی طرح صفحہ ۳۳۳ پر اور صفحہ ۳۷۶ پر جناب بریر اور جناب عبد الرحمن کے مطائبہ کی روایت کا ایک جزو یہ بھی ذکر کیا ہے کہ امام علیہ السلام صبح عاشور غسل فرمایا۔ اب یہ ارشاد ہو کہ آپ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی تین دن کی بھوک اور پیاس کے قائل ہیں۔

یا صرف چند گھنٹہ کی پیاس جس کا غسل کے بعد بھی امکان ہے یہ بھی ارشاد کہ آپ محض تشنگی کے قائل ہیں یا بھوک کے بھی آپ قائل ہیں یہ بھی فرمائیے کہ آپ کے نزدیک یہ جائز ہے کے بچے بھوک پیاس سے تڑپتے رہیں اور امام غسل کر لیں۔ قوم کو جناب کے بیان کا سخت انتظار ہے۔

تشنگی کے متعلق مزید تشریح

(سر فراز مورخہ یکم مارچ ۱۹۴۵ء) یہ جواب سوال عالی جناب نواب حاجی احسان علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ تحریر ہے کہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی تین دن کی بھوک اور پیاس کا قائل ہوں جیسا کہ شہید انسانیت میں بھی متعدد مقامات پر اس کی تصریح موجود ہے۔ جس روایت کا جناب نے حوالہ دیا ہے وہ چونکہ اس کے پہلے برابر علماء و مورخین درج کرتے آئے تھے اس لیے بہ موقع استصواب درج کتاب کی گئی۔

بے شک میں امام علیہ السلام کے صبر و ثبات کو عاجزانہ و مجبورانہ نہیں بلکہ کامل اقتدارنہ اختیار کے ساتھ سمجھتا ہوں اور امام علیہ السلام کے افعال کو اس سے بلند سمجھتا ہوں کہ معاذ اللہ ہاں کے جواز و عدم جواز کے متعلق کوئی فتویٰ صادر کیا جائے۔ انکار تشنگی کے متعلق کسی رسالہ کی تصنیف و اشاعت سے انکار کے متعلق جو بیان پہلے دے چکا ہوں اس پر قائم ہوں۔ باور کرنے نہ کرنے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔

والسلام
علی نقی النقوی عفی عنہ
۱۱ ربیع الاول ۶۴ھ۔

مزید وضاحت کی استدعاء(۱)

جناب سید العلماء مد ظلہ السلام علیکم۔

اخبار سر فراز کے ذریعہ تشنگی عاشور کے متعلق میں نے حضور کی خدمت میں جو سوال پیش کیا تھا اس کے چار اجزاء تھے:

۱۔ سر فراز مورخہ ۵ مارچ ۱۹۴۵ء۔

۱۔ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب بھی جناب کے نزدیک تین دن کے بھوکے پیاسے تھے یا نہیں؟ جناب نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ "امام حسین علیہ السلام تین دن کے بھوکے پیاسے تھے۔" براہ کرم میرے سوال کے دوسرے جزو کا جواب بھی مرحمت ہو کہ اصحاب و اطفال بھی تین دن کے بھوکے پیاسے تھے یا نہیں؟

۲۔ یہ روایت صحیح ہے یا نہیں کہ ساتویں آٹھویں شب کو خیام حسین علیہ السلام میں پانی پہنچ گیا تھا؟ اس کو جواب مرحمت نہیں ہوا۔

۳۔ صبح عاشور عبد الرحمن بن عبد ربیہ اور بریر کے مزاح المومنین کی روایت تو بعض جگہ مل جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ غسل امام کا کہیں تذکرہ نہیں لہذا یہ تصریح ارشاد ہو کہ وہ کون سی کتابیں ہیں جن میں اس روایت کا ایک جزو غسل امام بھی ہے۔

۴۔ کیا یہ جائز ہے کہ سب بچے بھوک سے تڑپ رہے ہوں اور پانی غسل میں صرف کر دیا جائے۔ اس کا جواب جناب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ امام علیہ السلام کے بارے میں فتویٰ صادر نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے اس موقع پر عرض کرنا ہے کہ میرا مقصد معاذ اللہ ہرگز یہ نہیں کہ امام علیہ السلام کے بارے میں حضور فتوی صادر فرمائیں بلکہ یہ دریافت کرنا ہے کہ کیا یہ امر کسی عالم دین نے خصوصیات امام علیہ السلام میں لکھا ہے کہ بچوں کے پیاس سے جاں بلب ہونے کی حالت میں امام پانی کو غسل مستحب میں خرچ کر سکتے ہیں۔ اگر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام میں امام علیہ السلام کے لیے ایسا استثناء ایا ہو تو براہ کرم کتاب کا حوالہ مرحمت ہو۔

مجھے امید ہے کہ میرے سوال کے جو پہلو تشنہ جواب رہ گئے ہیں حضور والا ان کا جواب عنایت کر کے رہنمائی فرمائیں گے۔ فقط (بندہ علی)

(نواب) احسان علی خان (آف مالیر کوٹلہ صدر صوبہ پنجاب شیعہ کانفرس)

عالیجناب نواب احسان علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے سوالات کا جواب

(سرفراز مورخہ ۷ مارچ ۱۹۴۵ء) دام مجدکم السامی۔ سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حسب فرمائش سامی جواب مطابق ترتیب سوالات درج ذیل ہے:

۱۔ اصحاب امام علیہ السلام کی وفاداری کا تقاضہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی تشنگی میں وہ شریک رہے ہوں اور اطفال امام علیہ السلام کا بھی تین دن شدائد تشنگی اٹھانا مسلم ہے۔

۲۔ سند کے اعتبار سے یہ مثل دیگر روایات واقعہ کربلا کے ہے جن کے اعتبار کا دار و مدار صرف ان علماء کی جلالت قدر پر ہے جنہوں نے ان روایات کو درج کیا ہے۔

۳۔ عبد الرحمن ابن عبد ربہ اور بریر کے مزاح المومنین کی روایت کے ملنے کا جن مقامات پر جناب نے تذکرہ فرمایا ہے۔ ان ہی میں آداب طہارت بجالانے کا تذکرہ ہے اور غسل کا تذکرہ اس سے علیحدہ متعدد کتب میں ہے۔ جیسے خصائص حسینیہ۔ بناء الاسلام اور مواعظ حسنہ وغیرہ لیکن اس کے ساتھ تشنگی امام علیہ السلام برابر مسلم رہی ہے۔

۴۔ جی ہاں۔ جناب فقیہ اجل شیخ جعفر تستری اعلی اللہ مقامہ (المتوفی ۱۳۰۳ء) نے اس کو خصوصیات امام علیہ السلام میں ذکر فرمایا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب الخصائص مطبوعہ بمبئی کتاب العبادات البدنیہ، باب طہارت)

والسلام

علی نقی النقوی عفی عنہ (۹ع۱۳۶۴ھ)

کتاب میں تبدیلیاں میں خود پیش کروں گا

سرفراز کی حالیہ اشاعت میں آپ نے شہید انسانیت کی مخالفت کے سلسلہ میں جو نام تحریر فرمائے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ تمام افراد اس فہرست میں آسکتے ہیں جو نظر ثانی کے موقع پر کتاب میں تبدیلیاں ہونے کے طرفدار ہوں۔ اس صورت میں میرا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جاسکتا ہے۔ حقیقت حال یہ ہے جیسا کہ بار بار اعلان ہو چکا ہے کتاب کا یہ خاکہ بغرض مشورہ واستصواب ہی شائع ہوا تھا۔ اس کا بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ تمام اعتراضات ایڈیٹوریل بورڈ میں پیش کر دئے جائیں گے اور بورڈ کو ہر طرح کی ترمیم کا کامل اختیار ہوگا مگر بعض لوگ شائد اس سے یہ مطلب نکال رہے ہیں کہ میں صرف دوسروں کے اعتراضات رسمی طور پر پیش کر کے اپنی طرف سے کتاب کے ہر جز کو باقی رکھنے پر اصرار کروں گا اور اس بارے میں ضد و کد سے کام لوں گا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اعتراضات، انتقادات اور مشورے سے طلب

کرنے کا مقصد یہی تھا کہ میں خود ان تمام انتقادات اور مشوروں کی روشنی میں اس امر پر غور کروں کہ کتاب کے کون اجزاءباقی رکھے جائیں کون حذف کر دئے جائیں اور کن میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔

اس غرض سے اعتراضات طلب کئے گئے تھے اور اب بھی میری یہی خواہش ہے کہ مزید اعتراضات جو کچھ ہوں وہ ادارہ کو بھیج دئے جائیں۔ میں ہرگز ایڈیٹوریل بورڈ میں اس امر کی حمایت صحیح نہیں سمجھتا کہ پوری کتاب بصورت موجودہ قائم رہے اور یقیناً ایسی تبدیلیاں ہیں جنہیں میں خود ضروری سمجھتا ہوں اور انہیں ایڈیٹوریل بورڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔

کتاب "شہید انسانیت" سے قوم کو اختلاف ہونے کی وجہ سے جناب سید العلماءؒ نے اس کتاب کو واپس لے لیا۔ موصوف کا ایک اہم بیان

(سرفراز مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء) عالی جناب مہاراجکمار محمد امیر حیدر خان صاحب صدر یادگار حسینی نے ۲۴ مارچ ۱۹۴۵ء کو محمود آباد ہاوس قیصر باغ سے حسب ذیل تحریر ایڈیٹر سرفراز کے پاس روانہ فرمائی ہے۔

مکرمی تسلیم۔ جناب مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ ناظم شعبہ تصنیف یادگار حسینی نے حسب ذیل تحریر کے ذریعہ سے کتاب "شہید انسانیت" کا مسودہ واپس لے لیا ہے۔ لہذا براہ مہربانی تحریر مذکور کو اخبار میں فوراً شائع فرمادیجئے۔

مخلص (دستخط مہاراجکمار)

محمد امیر حیدر خان صدر یادگار حسینی[1]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسلیم۔ ادارہ یادگار حسینی کے بنیادی تجاویز میں سے ایک تجویز کی تکمیل میں میں نے ایک کتاب کا مسودہ شہید انسانیت کے نام سے مرتب کیا جو بغرض استصواب و دریافت آراء طبع کیا گیا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کی وجہ سے اس کتاب کی اشاعت رائے عامہ کے مطابق نہیں معلوم ہوتی اس لیے بہ نظر رفع اختلافات اس کتاب کو واپس لیتا ہوں۔

---

[1]۔ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۵ء۔

دستخط (سید العلماء علی نقی صاحب قبلہ مجتہد ناظم شعبہ تصنیف یادگار حسینی ۱۳۶۱ھ)

جناب سید العلماء سے سوالات اور ان کے جوابات [1]

مسئلہ آپ کے متعلق مثل دیگر امور کے مرتب کتاب شہید انسانیت سے در حقیقت اسی وقت تبادلہ خیالات کیا جاچکا تھا جبکہ یہ مسودہ کتاب تھوڑا تھوڑا کر کے نکل رہا تھا اور یہی وجہ ہے کہ جس طبقہ نے افہام و تفہیم اپنا شیوہ قرار دیا وہ ہمیشہ مطمئن رہا۔ آج بھی در حقیقت یہ سوالات و جوابات ایسے ہی حضرات کے لیے شائع کئے جارہے ہیں جو نوعیت معاملہ کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ (سائل)

سوال نمبر ۱:۔ کتاب شہید انسانیت جو من جناب ادارہ تحریری یادگار حسینی ۱۳۶۱ھ جناب نے مرتب فرمائی تھی اور جس کا مسودہ بغرض استصواب رائے کتابی شکل میں شائع ہوا اور بعد میں بعض حالات کے ما تحت آپ نے اس کو واپس لے لیا ہے کیا آپ کے نزدیک ایسا نسخہ ہے کہ جس میں کسی ترمیم و تنسیخ اور تغیر و تبدل کی ضرورت نہیں؟ نیز کیا آپ اب اس کو بجنسہ اپنی ذاتی تالیف یا تصنیف قرار دینے پر تیار ہیں؟

الجواب:۔ کتاب مذکور بحیثیت ذاتی کتاب کے نہیں لکھی گئی تھی۔ ذاتی کتاب کی حیثیت سے شائع کرنے کے موقع پر یقیناً بہت سی تبدیلیاں اس کتاب میں ضروری ہیں۔ نیز بہ حالت موجودہ بھی بعض تبدیلیاں مناسب ہیں۔

سوال نمبر ۲:۔ کتاب شہید انسانیت مذکور میں آپ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ صبح عاشور ان حضرات نے غسل مندوبی فرمایا۔ یہ واقعہ جناب نے اپنی طرف سے لکھ دیا ہے یا کتب سابقہ میں بھی اس کا ذکر موجود ہے اور اگر پچھلی کتابوں میں تذکرہ ہے تو ان میں سے چند کتب کے نام تحریر فرمائیے اور یہ بھی فرمائیے کہ حضرت کے غسل صبح عاشور کی روایت معتبر بھی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ غسل فرمانے کا تذکرہ شب عاشور یا صبح عاشور متعدد کتب میں ہے جیسے خصائص حسینیہؒ، بناء الاسلام، مواعظ حسنہ، وغیرہ لیکن خصوصیت سے صبح عاشور کو غسل کا ذکر عربی میں تاریخ ابن کثیر اردو میں شہید اعظم اور انگریزی میں بھی بعض تواریخ میں موجود ہے پھر بھی یہ ضروری نہیں ہے کہ اس روایت کو معتبر سمجھا جائے جبکہ اکثر کتب غسل کی رایت سے خالی ہیں۔

---

[1]۔ اخبار حقیقت مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۴۵ء۔

سوال نمبر ۳:۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے قبضہ میں پانی ہو اور آپ اس سے غسل فرمالیں اور نہ خود نوش فرمائیں نہ اصحاب و اعزّا کو پلائیں؟

الجواب:۔ اگر بہ حیثیت فعل امام ایسا ثابت ہو جائے تو کسی اعتراض کا حق نہیں ہے مگر اصل روایت مستند طریقہ پر ثابت نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ اگر سوال نمبر ۲ کے ماتحت آپ صبح عاشور غسل امام حسین علیہ السلام کی روایت کو معتبر نہیں سمجھتے ہیں تو پھر ارشاد ہو کہ استصواب رائے کے موقع پر اس روایت کے درج کرنے سے آپ کا کیا مقصود تھا؟

الجواب:۔ چونکہ متعدد کتب میں یہ روایت موجود ہے اور بعض علماء نے بہ نظر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ وہ منافی تشنگی نہیں ہے بلکہ امام علیہ السلام کی نظر میں عبادت کی اہمیت اس سے ثابت ہوتی ہے اس لیے بہ مواقع استصواب اسے درج کیا گیا تاکہ تبادلہ خیالات کے بعد اگر طے پاجائے کہ وہ روایت خارج کر دی جائے تو یہ اس روایت کے متعلق ایک طرح سے یکسوئی ہو جانے کا ذریعہ ہو۔

سوال نمبر ۵:۔ کتب سابقہ میں کہیں بھی اگر شب عاشور یا صبح عاشور حضرت امام حسین علیہ السلام یا اصحاب امام علیہ السلام کے غسل کی روایتیں موجود ہیں تو کیا ان کتابوں میں ان حضرات کی سہ روزہ تشنگی سے انکار کیا گیا ہے یا سہ روزہ تشنگی کو تسلیم کرتے ہوئے بھی غسل کی روایت درج کی گئی ہے؟

الجواب:۔ سہ روزہ تشنگی سے انکار کسی کتاب میں نہیں ہے۔ بلکہ سہ روزہ تشنگی کو تسلیم کرتے ہوئے اس روایت کو درج کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۶:۔ کیا آپ شہدائے کربلا اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی سہ روزہ تشنگی کے منکر ہیں؟

الجواب:۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۷:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ مختلف رسائل اور پمفلٹ اور ہینڈ بل آپ کی جماعت میں اس قسم کے شائع کئے گئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام علیہ السلام اور ان کے اعزا اور احباب تین روز کے پیاسے نہ تھے اور اگر ان رسائل پمفلٹ اور ہینڈ بلوں سے یہ ثابت نہ ہوتا ہو تو پھر ان کا مفہوم کیا ہے؟

الجواب:۔ جہاں تک مجھے علم ہے ایسا کوئی رسالہ یا پمفلٹ شائع نہیں ہوا ہے جس کا مقصد سہ روزہ تشنگی کا انکار ہو بلکہ جہاں تک میں نے دیکھا ہے ان کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ روایت غسل خودساختہ نہیں ہے بلکہ اس کے پہلے بھی اس قسم کی روایات کتب میں موجود ہیں۔

سوال نمبر۸:۔ کیا یہ ضروری ہے کہ شہیدان کربلا اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی سہ روز تشنگی کا یقین رکھتے ہوئے یہ بھی مانا جائے کہ شب عاشور یا صبح عاشور امام اور اصحاب امام علیہ السلام نے غسل فرمایا؟

الجواب:۔ ایسا ماننا ضروری نہیں ہے۔

سوال نمبر۹:۔ کیا آپ کربلا میں خیام حسینی اور لشکر حسینی میں سہ روزہ قحط آب کے منکر ہیں؟

الجواب:۔ ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر۱۰:۔ طہارت بدن وغیرہ کے لیے میدان کربلا میں کیا صورت اختیار کی گئی تھی۔ جناب کی تحقیق اس میں کیا ہے؟

الجواب:۔ روایات اس بارے میں خاموش ہیں صرف ظن واحتمال کی بناء پر اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

سوال نمبر۱۱:۔ صبح عاشور اگر غسل کی روایت کو تھوڑی دیر کے لیے صحیح بھی مان لیا جائے تو کیا اس موقعہ کے بعد پھر دن بھر میں کسی وقت کے لیے کسی ایک کتاب میں یہ لکھا ہے کہ حسین علیہ السلام یا ان کے اعزاو انصار و اہل بیت علیہم السلام کے پاس ایک قطرہ آب موجود تھا؟

الجواب:۔ کسی روایت سے ایک قطرہ آب کا بھی وجود ثابت نہیں ہوتا۔

سوال نمبر۱۲:۔ اگر شہید انسانیت کا آیندہ کوئی ایڈیشن آپ اپنی تالیف یا تصنیف کے طور پر بھی نکالیں گے تو کیا آپ اس روایت غسل صبح عاشور کو کتاب میں باقی رکھیں گے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس روایت کے درج کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

دستخط علی نقی النقوی عفی عنہ

مرسلہ اظہار حیدر سیتاپوری

حضرت سید العلماء دام ظلہ کے واضح اور صریح جوابات[1]

بحضور اقدس والا سرکار شریعت مدار حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان دام ظلہم العالی۔

سوال نمبر ۱:۔ کیا سرکار والا نے وجود آب شب عاشور یا صبح عاشورا کو کہیں موثق و معتبر ہے لکھا؟

جواب نمبر ۱:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نہیں میں نے کہیں موثق و معتبر نہیں لکھا ہے۔ اسے بعض علماء نے اپنے کتب میں درج فرمایا ہے بس اس کے سوا کوئی وثوق واعتبار اس کا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲:۔ کیا سرکار والا امام حسین علیہ السلام اور اصحاب کی سہ روزہ تشنگی کے قائل نہیں ہیں یا حضور والا کو اس میں کوئی شک ہے؟

جواب نمبر ۲:۔ بلاشک وشبہہ سہ روزہ تشنگی کا قائل ہوں۔

سوال نمبر ۳:۔ کیا سرکار والا اس پر مصر ہیں کہ خواہ مخواہ وجود آب کی روایت مان ہی لی جائے؟

جواب نمبر ۳:۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ کیا جناب والا کا یہ خیال تھا یا ہے کہ مسودہ شہید انسانیت بالکل صحیح اور ناقابل ترمیم ہے؟

جواب نمبر ۴:۔ نہیں میں نے ایسا کبھی خیال نہیں کیا ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ کیا سرکار والا اس کے مقر نہیں ہیں کہ مسودہ شہید انسانیت میں بعض امور قابل اصلاح و ترمیم تھے اور ہیں؟

جواب نمبر ۵:۔ بے شک اس میں بعض امور قابل ترمیم ہیں۔

سوال نمبر ۶:۔ کیا حضور والا زیر بحث مسودہ شہید انسانیت کو دوبارہ بعینہ چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا اس کا کبھی ارادہ ظاہر کیا ہے؟

جواب نمبر ۶:۔ نہیں ایسا میرا ارادہ نہیں ہے۔ نہ اس کا کبھی ارادہ ظاہر کیا ہے۔

---

[1]۔ اختر فیض آباد، ۴ جولائی ۱۹۴۵ء۔

سوال نمبر ۷:۔ کیا سرکار والا کے علم میں مسودہ شہید انسانیت دوبارہ طبع ہوا ہے یا صرف ایک بار؟

جواب نمبر ۷:۔ یقیناً وہ صرف ایک بار طبع ہوا ہے۔

سوال نمبر ۸:۔ کیا حضور والا کی نظر میں کوئی شخص جو توہین امام حسین علیہ السلام کرلے شیعہ کہا جاسکتا ہے؟

جواب نمبر ۸:۔ ہر گز نہیں بلکہ قصداً توہین کرنے والا مسلم بھی نہیں ہے؟

سوال نمبر ۹:۔ کیا سرکار والا خلافت خلفاء ثلاثہ کو برحق سمجھتے ہیں؟

جواب نمبر ۹:۔ ہر گز ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۱۰:۔ کیا سرکار والا کے نزدیک قاتلین عثمان خاطی اور جہنمی اور اس طرح کے باغی تھے جیسے نبی یا امام سے بغاوت کرنے والا؟

جواب نمبر ۱۰:۔ نہیں ہر گز نہیں۔

دستخط علی نقی النقوی عفی عنہ

۸ رجب ۱۳۶۴ھ

مکتوب گرامی حضرت سید العلماء مد ظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب محترم ایڈیٹر صاحب اختر تسلیم۔ اختر کے تازہ پرچہ میں آپ کی غیر جانبدارانہ رائے نظر سے گزری۔ میں اس کے پہلے برابر یہ اعلان کرتا رہا ہوں کہ مجھے مسودہ شہید انسانیت کے کسی ایک لفظ کے باقی رکھے جانے پر اصرار نہیں ہے۔ نیز یہ بھی اعلان کر چکا ہوں کہ میری نظر میں خود کچھ تبدیلیاں کتاب میں ضروری ہیں۔ اس کے بعد یہ آپ کا مشورہ کہ کتاب کو ان اجزاء کے نکالے جانے کے بعد شائع کیا جائے جن پر کسی جماعت کو اعتراض ہو رہا ہے میرے لیے یقیناً قابل قبول ہے۔ میں آپ کو اس بے لوث معتدل طریقہ کار پر جو آپ نے اپنے اس تبصرہ میں اختیار کیا ہے مبارکباد دیتا ہوں۔

والسلام

دستخط علی نقی النقوی عفی عنہ

۱۰ رجب ۱۳۶۴ھ

شہید انسانیت کے متعلق جناب مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ کا بیان[1]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدیر محترم تسلیم۔ شہید انسانیت کے بارے میں کچھ عرصہ سے قوم شیعہ کے ایک طبقہ میں جو اضطراب رونما ہو گیا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے میں نے ابتداء ہی میں چند بیانات اخبار "سرفراز" لکھنو میں شائع کئے۔ جن کا مقصد اصلاح حال اور قوم میں سکون پیدا کرنا تھا۔ مگر میرے ان بیانات سے بعض حضرات کو اختصار کی شکایت ہے اور ایک زیادہ واضح بیان کی ضرورت بتائی جارہی ہے۔ اس لیے حسب ذیل بیان بغرض اشاعت روانہ کیا جاتا ہے:

"شہید انسانیت" کتاب کسی خاص شخص کی طرف سے نہیں پیش کی جارہی تھی بلکہ وہ ایک ایسے ادارے کی طرف سے پیش کرنے کے لیے مرتب کی گئی تھی جس کے ارکان اور مجلس مصنفین ہر شعبہ میں غیر شیعہ اور غیر مسلم افراد بھی موجود ہیں۔

ذاتی طور پر اور عہدہ کی حیثیت سے اب مجھ پر دو ذمہ داریاں تھیں۔ ایک اپنے ضمیر اور عقیدہ کی بناء پر یہ کہ عقائد شیعہ اور مفاد ملت حقہ کا تحفظ لازمی ہے۔ دوسری اس حیثیت کے لحاظ سے کہ مجھے ایک ایسے ادارے کی طرف سے کتاب مرتب کرنا ہے جس میں غیر شیعہ افراد بھی موجود ہیں اور کتاب ایسی ہونا چاہئے جسے وہ بھی اپنی جانب منسوب کر سکیں۔

میں نے حتی الامکان ان دونوں پہلوؤں کی حفاظت کی یعنی ایک طرف دوسرے پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ شیعہ معتقدات جن کا تذکرہ اہل سنت گوارا نہیں کر سکتے کہ اگر اس کتاب میں اس طرح نہیں لکھے گئے جس طرح خود میں نے اپنی دوسری کتابوں میں لکھے ہیں یا اب جو ذاتی کتاب لکھی جائے اس میں لکھے جاسکتے ہیں۔ تو دوسری طرف واقعات کے تسلسل میں اجمال کے پردوں میں، ابہام کے طریقوں سے ملت حقہ کے صحیح عقائد کی حفاظت بھی کر دی جائے۔ اس طرح کہ ملت شیعہ کے خلاف کتاب سے کوئی فائدہ بھی نہ اٹھایا جاسکے اور غیر شیعہ افراد اسے اپنی طرف منسوب بھی کر سکیں۔

[1] ۔ رضاکار، لاہور، مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء۔

مجھے احساس تھا کہ یہ کام مشکل ضرور ہے اور میں چاہتا تھا کہ اس بارے میں ہر طبقہ اور خیال کے لوگوں کی رائے اور ان کے جذبات کا اندازہ کیا جائے۔ اسی لیے میں نے چاہا کہ اس کا پہلا ایڈیشن بہ طور استصواب شائع ہو جائے اور قبل مختتم اور قطعی حیثیت میں شائع ہونے کے وہ لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ جائے۔ اس اعلان کے ساتھ کہ جس کو کوئی اعتراج ہو، جس کی کوئی رائے ہو۔ جس کو کوئی مشورہ دینا ہو وہ ادارے کو مطلع کر دے تا کہ انہی اعتراضات، انتقادات اور مشوروں کی روشنی میں اس کتاب کی دوسری مرتبہ تالیف و تدوین ہو اور وسیع اشاعت کی جائے۔ میں سمجھتا تھا کہ نیک نیتی کے ساتھ اس بارے میں جو اعتراضات ہوں گے جو مشورے دے جائیں گے جو نکتہ چینیاں کی جائیں گی۔

وہ ہمارے مقصد کی تکمیل کا ذریعہ ہوں گی۔ اسی لیے میں نے اعتراضات سے کوئی ناگواری محسوس نہیں کی نہ ان کو جواب دینے کی کوشش کی۔ اس لیے کہ وہ اعتراض ت تو میری خواہش کے مطابق اور میرے مقصد کے لیے معین و مددگار تھے۔ مگر ایک طبقہ نے بجائے علمی حیثیت سے اعتراض و انتقاد کے ہنگامہ آرائی اور شورش مناسب سمجھی۔

چونکہ میرا مقصد ہرگز خدانخواستہ اپنی جماعت کے کسی مفاد کو نقصان پنچانا یا جذبات کو مجروح کرنا نہیں تھا بلکہ نیک نیتی کے ساتھ ایک کوشش تھی۔ اس بات کی کہ مختلف اقوام کو حسینیت کے نقط پر جمع کیا جائے۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے کارنامہ جاوید کی عظمت کو سب کی طرف سے متفقہ طور پر ظاہر کیا جائے اور اس لیے مجھے خود اپنی قوم کے مفاد اور جذبات کی قدر تھی اور ان کے ساتھ ہمدردی تھی اور یہ بھی امکان محسوس ہوتا تھا کہ کسی مقام پر تعبیر مطلب میں فرد گذاشت ہو گئی ہو۔ جس کی وجہ سے کسی کو میری مراد کے خلاف توہم پیدا ہوتا ہو۔

اسی لیے میں نے ایک لمحہ بھی ضد اور کد سے کام نہیں لیا۔ بلکہ یہ اعلان کر دیا کہ مجھے ایک لفظ کے بھی باقی رکھے جانے پر اصرار نہیں ہے۔ بلکہ ایڈیٹوریل بورڈ میں تمام اعتراضات پر غور کیا جائے گا اور مناسب تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اس کے بعد جب یہ خیال کیا گیا کہ میں صرف دوسروں کے اعتراضات کو رسمی طور پر پیش کروں گا۔ لیکن خود اس کے خلاف بحث کروں گا اور ہر جزو کے باقی رکھنے پر اصرار کروں گا تو اس غلط فہمی کے دور کرنے کے لیے میں نے یہ اعلان کیا کہ یہ خیال درست نہیں ہے۔

بلکہ تمام اعتراضات پر غور کر کے میں خود تبدیلیاں تجویز کروں گا اور ایڈیٹوریل بورڈ میں پیش کروں گا۔ میرے خیال مین نیک نیتی کے ساتھ تحفظ مفاد شیعیت کا مقصد حاصل ہونے کے لیے یہ صورت مناسب تھی کہ ایڈیٹوریل بورڈ میں ان تمام چیزوں کو پیش کر دیا جاتا اور وہاں سے ہر اعتراض پر غور کر کے مناسب تبدیلیاں ہو جاتیں مگر اس کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ رفع نزاعات کے لیے تمام و کمال اس کتاب کا ادارہ سے واپس لینا مناسب ہو گا۔ اس وقت یہی معلوم ہو تا تھا کہ اس واپسی کے بعد تمام نزاع ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ میں نے کتاب واپس لے لی اور اس اعلان واپسی کی بناء پر ادارہ کی مجلس عاملہ کی طرف سے بھی اس کو کالعدم کر دیا گیا۔ اس کے بعد چند دن ایسا محسوس ہوا کہ ہنگامہ فرد ہو گیا۔

مگر پھر ایسا معلوم ہوا کہ ہنوز روز اول ہے۔ اعتراضات جو اس سلسلہ میں کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ تعبیر مطلب میں کسی کوتاہی کا نتیجہ ہیں جیسے ڈاکٹر وحید مرزا صاحب کی انگریزی عبارت کے ترجمہ مشرکین کے خیالات بیان کرتے ہوئے انہیں یہ محسوس ہوا کہ یہ نرا پاگل نہ تھا اور بعض مقامات پر بغاوت یا باغی کی لفظ کا اطلاق۔

حالانکہ مراد وہاں وہ نہیں ہے جو معترضین الفاظ سے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر زیادہ تر ایسے ہیں جو غلط بیانی پر مشتمل ہیں یا ان میں تحریف سے کام لیا گیا ہے۔ یا نوعیت تحریر پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اس کتاب میں قاتلان حسین علیہ السلام کو شیعہ کہا گیا ہے بالکل غلط الزام ہے۔ بلکہ اس میں شیعیان کوفہ سے قتل امام حسین علیہ السلام کے الزام کو رفع کیا گیا ہے۔ یہ کہنا کہ اس کتاب میں خلفائے ثلاثہ کی مدح ہے یا ان کی خلافت کی حقیقت کو ظاہر کیا گیا ہے بالکل غلط ہے۔ بلکہ اس میں ایسی چیزین موجود ہیں جن سے شیعی نقطہ نظر سے ان کی خلافت کا بطلان ثابت ہو جاتا ہے۔

یہ اور بات ہے کہ وہ ایسے طریقہ سے ہیں جن کو سنی جماعت بھی مسترد نہ کر سکے اور ناگواری محسوس نہ کرے۔ ان کی خلافت کی کامیابی دنیاوی طریقہ پر مذکور ہے جو شیعہ نقطہ نظر سے معیار حقانیت نہیں ہے اور مسلم الثبوت خلیفہ ان کے خود ساختہ اصول کی بناء پر ہے جس اصول ہی کو شیعہ نہیں تسلیم کرتے۔ اور اسی اعتبار سے ان کے مخالف گروہ کی کوششوں پر بغاوت کا اطلاق کیا گیا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر غیر مسلم سلطنتوں تک کی مخالفت کرنے والوں کو باغی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ سلطنیتں کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتیں نہ ان کے مخالف شرعی حیثیت سے باغی کی تعریف میں داخل ہیں۔

جب کہ کتاب کے اندر وہ چیزیں موجود ہیں جن سے شیعی نقطہ نظر سے اس حکومت کا حکومت جور ہونا ثابت ہو تا ہے اور اس لیے ہرگز یہ کتاب شیعوں کے خلاف حربہ نہیں بن سکتی سب سے زیادہ وہ چیز جس پر

عوام میں ہیجان پیدا کیا جاتا ہے۔ امام حسین علیہ السلام کا ایک خیمہ میں غسل اور آداب طہارت ادا کرنے تشریف لے جانا ہے۔ اس بارے میں بالکل غلط طور پر یہ چیز پھیلائی گئی ہے کہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی تشنگی کا معاذ اللہ منکر ہوں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ تشنگی امام علیہ السلام ایک مسلم اور متواتر حقیقت ہے ساتویں سے پانی بند ہونا بھی یقینی ہے تین دن تک امام علیہ السلام، اصحاب امام علیہ السلام اور اطفال امام علیہ السلام کا شدائد تشنگی اٹھانا بھی مسلم ہے۔ خود شہید انسانیت میں ۲۲ جگہ امام علیہ السلام کی پیاس اور سہ روزہ تشنگی کا ذکر ہے۔

لیکن اس کے ساتھ کتابوں میں مختلف اوقات میں بعض اصحاب یا اعزا مثلاً حضرت عباس علیہ السلام یا حضرت علی اکبر علیہ السلام کا اٹھویں یا نویں کو پانی لانے کا ذکر ملتا ہے اور اسی کے ساتھ بعض کتابوں میں شب عاشور یا صبح عاشور غسل کا تذکرہ بھی ہے۔ کبھی علماء نے اس کے پہلے ان روایات پر نقد و تبصرہ نہیں کیا۔ اور نہ ان کے خلاف اس سے پہلے آواز بلند کی گئی۔ اس بناء پر میں نے بھی دو جگہ اس کا تذکرہ شہید انسانیت میں کر دیا۔ جس کے ساتھ میرے زاویہ خیال میں ہرگز یہ تصور نہ تھا کہ اس کو امام علیہ السلام کی تشنگی کی نفی کے مرادف سمجھا جائے گا۔

نہ اس پر اس حیثیت سے کوئی ناقدانہ نگاہ ڈالی گئی۔ حقیقت امر یہ ہے کہ جس طرح سے احکام فقیہ کے استنباط میں احادیث کی جانچ کی جاتی ہے کہ روایت کی جانچ پر تال ہو اور صحیح یا حسن روایت قبول کی جائے اس طرح واقعات تاریخی کے تفصیلی حالات میں جانچ کی ہی نہیں جاسکتی۔

اس لیے کہ اس طرح سے روایات کی سند موجود نہیں ہے یا موجود ہے تو اس امر پر منطبق نہیں ہے اور جب تک کہ اس طرح کی روایات نہ موجود ہوں بحیثیت واقعہ کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ واقعاً ایسا ہوا۔ یہی صورت اس روایت کے بارے میں ہے کہ نہ وہ متواتر ہے نہ صحیح السند ہے۔ اس لیے ہرگز یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ واقعاً ایسا ہوا۔ ہاں تشنگی امام اور ساتویں سے قحط آب مسلم اور قطعی ہے اور اس کے خلاف جو روایت ہو وہ یقیناً رد کرنے کے قابل ہے۔

والسلام
علی نقی النقوی[1]

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
ترتیب و پیشکش: طاہر عباس اعوان

[1] اظہار حق، جعفر شیروانی، ص ۳۸ تا ۵۶۔

عکس کتب

آیت اللہ سید العلماء علی نقی (رہ)

آیت اللہ سید العلماء علی نقی نقن (رہ) کی گرانبہا کتب میں سے درج ذیل کتب مرکز کی دسترس میں ہیں اور ان کے عکس شائقین کی پیش خدمت ہیں جبکہ باقی کتب مرکز کو مطلوب ہیں:

(الف)

۱۔ آثار قدرت؛
۲۔ اصول دین اور قرآن؛
۳۔ اسلام کا پیغام پس افتادہ اقوام کے نام؛
۴۔ امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن؛
۵۔ اسلامی کلچر کیا ہے ؟؛
۶۔ اسلام اور انسانیت؛
۷۔ اسلامی عقائد؛
۸۔ اسلامی نظریہ حکومت؛
۹۔ اصول و ارکان دین
۱۰۔ اسوہ حسینیؑ
۱۱۔ اسیری اہل حرم
۱۲۔ اثبات پردہ
۱۳۔ ابو الائمہ کے تعلیمات
۱۴۔ اگر کربلا نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟
۱۵۔ اسلامی تمدن
۱۶۔ امام رضاؑ
۱۷۔ امام منتظرؑ
۱۸۔ امامت
۱۹۔ اقالۃ العاثر فی اقامۃ الشعائر (عربی)
۲۰۔ ایمان بالغیب
۲۱۔ اسلام کا نظریہ حکومت
۲۲۔ اسلامی قانون وراثت

(ب)

۲۳۔ بنی امیہ کی عداوت اسلام کی مختصر تاریخ
۲۴۔ بین الاقوامی شہید اعظم حسین ابن علیؑ

(پ)

۲۵۔ پانچویں امامؑ

(ت)

۲۶۔ تقیہ
۲۷۔ تدوین حدیث
۲۸۔ تاریخ شیعہ کا مختصر خاکہ
۲۹۔ ترجمہ قرآن پاک بزبان اردو (سولہ حصے)
۳۰۔ تذکرہ حفاظ شیعہ (دو جلدیں)
۳۱۔ تاریخ اسلام میں واقعہ کربلا کی اہمیت
۳۲۔ ترجمہ سید علی نقی بقلمہ
۳۳۔ تاریخ اسلام (چار جلدوں میں)
۳۴۔ تعزیہ داری کی مخالفت کا اصل راز

۳۵۔ تحریف قرآن کی حقیقت

۳۶۔ تجارت اور اسلام

۳۷۔ تفسیر قرآن فصل الخطاب (سات جلدوں میں)

(ج)

۳۸۔ جبر واختیار

۳۹۔ جناب جنت مآب

۴۰۔ جناب غفران مآب

(ح)

۴۱۔ الحجج والبینات (عربی)

۴۲۔ حیات قومی

۴۳۔ حجج وبینات

۴۴۔ حسن مجتبیٰؑ

۴۵۔ حسن عسکریؑ

۴۶۔ حج

۴۷۔ حدیث حوض

۴۸۔ حقیقت اسلام

۴۹۔ حیات جاوداں

۵۰۔ حسینؑ اور قرآن

۵۱۔ حسینؑ اور اسلام

۵۲۔ حضرت علیؑ کی شخصیت علم واعتقاد کی منزل میں

۵۳۔ حسینؑ حسینؑ ایک تعارف

(خ)

۵۴۔ خمس

۵۵۔ خدا کا ثبوت

۵۶۔ خلافت اور امامت (چھ حصے)

۵۷۔ خطبات کربلا

۵۸۔ خطبات سید العلماءؒ

(د)

۵۹۔ دسویں امامؑ

۶۰۔ دیں پناہ است حسینؑ

۶۱۔ دعاسمات

(ذ)

۶۲۔ ذات وصفات

۶۳۔ ذوالجناح

(ر)

۶۴۔ رسول خدا

۶۵۔ ردوہابیت

۶۶۔ رہبر کامل

۶۷۔ رہنمایان اسلام

۶۸۔ روزہ

۶۹۔ رسالہ شریفہ فی تراجم مشاہیر علماء الہند

(ز)

۷۰۔ زکوۃ

۷۱۔ زندہ جاوید کاماتم

۷۲۔ زندہ سوالات

(س)

۷۳۔ السبطان فی موقفھما(عربی)

۷۴۔ سید سجادؑ

۷۵۔ سیدہ عالم سلام اللہ علیہا

۷۶۔ سر ابراہیمؑ واسماعیلؑ

۷۷۔ سرور شہیداں

۷۸۔ سفر نامہ حج

۷۹۔ سامان عزا

(ش)

۸۰۔ شہادت کبری(تبصرہ)

۸۱۔ شادی خانہ آبادی

۸۲۔ شہید انسانیت

۸۳۔ شیعیت کا تعارف

۸۴۔ شہید کربلا

۸۵۔ شجاعت کے مثالی کارنامے

۸۶۔ شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ

۸۷۔ شہادت زار کربلا

۸۸۔ شہدائے کربلا(تین حصے)

۸۹۔ شہادت حسینؑ کے اسباب

۹۰۔ شہید کربلا کی خاندانی خصوصیات

(ص)

۹۱۔ صحیفہ سجادیہ کی عظمت

۹۲۔ صادق آل محمدؑ

(ض)

۹۳۔ ضرورت مذہب

(ع)

۹۴۔ عزائے حسینؑ کی اہمیت

۹۵۔ عورت اور اسلام

۹۶۔ عشرہ محرم اور مسلمانان اسلام

(ف)

۹۷۔ فلسفہ گریہ

۹۸۔ فضائل امیر المومنین کی خصوصیات

(ق)

۹۹۔ قتیل العبرۃ

۱۰۰۔ قرآن کے بین الاقوامی ارشادات

۱۰۱۔ قانون وراثت

(ک)

۱۰۲۔ قاتلان حسینؑ کا مذہب

۱۰۳۔ قبہ و قبور

(ک)

۱۰۴۔ کربلا کا تاریخی واقعہ مختصر یا طولانی

۱۰۵۔ کشف النقاب عن عقائد عبد الوہاب (عربی)

(ل)

۱۰۶۔ لاتفسدوا فی الارض

(م)

۱۰۷۔ مذہب شیعہ اور تبلیغ

۱۰۸۔ مسلمانوں کی حقیقی اکثریت (واقعہ کربلا کا ایک خاص پہلو)

۱۰۹۔ مشاہیر علماء ہند

۱۱۰۔ متحف العربی من الادب العصری (عربی)

۱۱۱۔ مباہلہ

۱۱۲۔ مقدمہ تفسیر قرآن

۱۱۳۔ محاربہ کربلا

۱۱۴۔ معاد

۱۱۵۔ مسائل ودلائل

۱۱۶۔ مجموعہ تقاریر (پانچ حصے)

۱۱۷۔ متعہ اور اسلام

۱۱۸۔ مادیت کا علمی جائزہ

۱۱۹۔ مذہب اور عقل

۱۲۰۔ مذہب شیعہ ایک نظر میں

۱۲۱۔ مذہب باب وبہاء (دو جلدیں)

۱۲۲۔ معراج انسانیت

۱۲۳۔ مقصود کعبہ

۱۲۴۔ مطلوب کعبہ

۱۲۵۔ مجاہدہ کربلا

۱۲۶۔ مقصد حسینؑ

۱۲۷۔ مراکز مہم شیعہ (خطی)

(ن)

۱۲۸۔ نہج البلاغہ کا استناد

۱۲۹۔ نوروز وغدیر

۱۳۰۔ نماز

۱۳۱۔ نظام زندگی

۱۳۲۔ نویں امامؑ

۱۳۳۔ نفس مطمئنہ

(و)

۱۳۴۔ وجود حجت

(ہ)

۱۳۵۔ ہمارے رسوم وقیود

۱۳۶۔ ہلاکت وشہادت

(ی)

۱۳۷۔ یاد اور یادگار

۱۳۸۔ یزید اور جنگ قسطنطنیہ

المنتخف العربي

من

الادب العصري

تأليف

العلامة الكبير السيد علي نقي النقوي استاذ الآداب العربية

في الجامعة العظمى بلكهنو

(حقوق الطبع محفوظة للمؤلف)

طبع في مطبعة سرفراز الملية في لكهنو الهند

اثبات پردہ

ازافادات

حضرت سید العلماء مولانا سید علی نقی النقوی دام ظلہ

(بسمه تعالى شأنه)

﴿ ومن يعظم شعائر الله فأنها من تقوى القلوب ﴾

(هذه الرسالة المسماة)

﴿ كشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب ﴾

﴿ تأليف ﴾

(العلامة البارع السيد علي النقي بن العلامة الفقيه السيد ابي)
(الحسن بن حجة الأسلام السيد ابراهيم بن العلامة العلم)
(السيد محمد التقي صاحب التفسير ابن العالم العلم وبحر العلم)
(الخضم السيد حسين ابن العلامة المجتهد الكبير السيد)
(دلدار علي النقوي اللكهنوري صاحب عماد)
(الأسلام والتأليفات الشهيرة من تلامذة آية)
(الله بحر العلوم الطباطبائي النجفي قدس)
(الله اسرارهم)

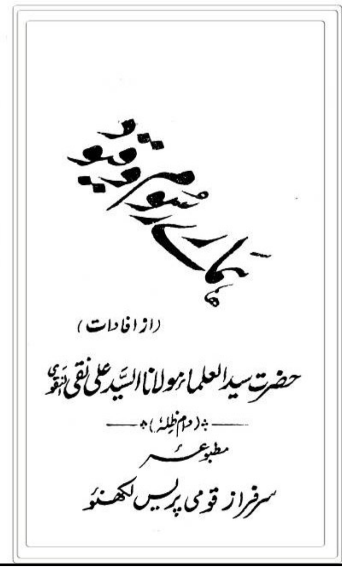
﴿ طبع بالمطبعة (الحيدرية) في النجف الأشرف ﴾

خدا کی معرفت

ازافادات

حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ



ہمارے رسوم و قیود

(از افادات)

حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی

(دام ظلہ)

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ



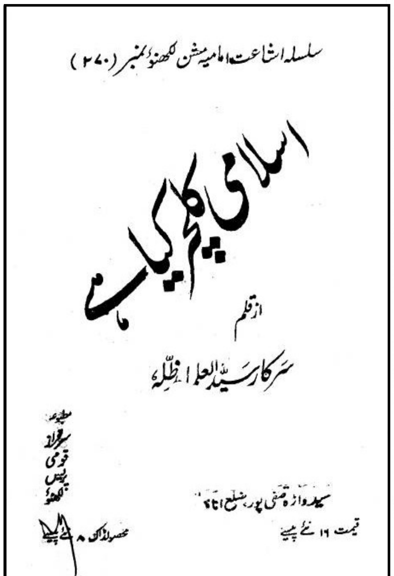
سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن ہند نمبر ۸۰

مذہب شیعہ ایک نظر میں

مصنفہ

آیت اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی صاحب قبلہ طاب ثراہ

امامیہ مشن (الہند) علی گڑھ



سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر (۲۷۰)

اسلامی کلچر کیا ہے

از قلم

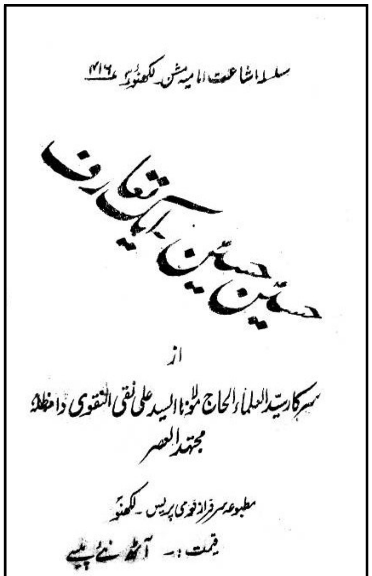
سرکار سید العلماء ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

سید واڑہ صفی پور، ضلع اناؤ

قیمت ۱۶ نئے پیسے

محصول ڈاک ۸ نئے پیسے



سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۲۱۶

حسین حسین ایک تعارف

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مجتہد العصر

مطبوعہ سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ

قیمت:۔ آٹھ نئے پیسے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن، لکھنؤ ۳۸۱

بنی امیہ کی عداوت اسلام سے کی مختصر تاریخ

از

سرکار سید العلماء الحاج

مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر

۱۲سے حسینؑ کی اہمیت

شیعیت، اسلام، مذہب اور انسانیت کے نقطۂ نظر سے

از

سرکار سید العلماء دام ظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ

قیمت ۶ نئے پیسے

خرچ ڈاک ۸ نئے پیسے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ

مُجاہدۂ کربلا

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس۔ لکھنؤ

قیمت:۔ چھ روپیہ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ نمبر ۵۸۰

معراجِ انسانیت

سیرتِ رسولؐ و آلِ رسولؑ کی روشنی میں

از قلم

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی مدظلہ

مجتہد العصر

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ ۔۴

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

مقدمہ

تفسیر قرآن

مصنفہ

سید العلماء الحاج مولانا سید علی نقی النقوی دام ظلہ

امامیہ مشن لکھنؤ کا بانوواں تبلیغی رسالہ

لا تفسدوا فی الارض

از افادات

جناب سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ
مجتہد العصر مدظلہ العالی

مطبوعہ

نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

نہج البلاغہ کا استناد

مصنفہ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۱

متعہ اور اسلام

مُصنّفہٗ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مجتہد العصر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن، لکھنؤ ۲۹۰

رہنمایانِ اسلام

سرکار سید العلماء الحاج مولانا
السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مطبوعہ
سرفراز قومی پریس، لکھنؤ
قیمت دو روپیہ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ

قرآن کے بین الاقوامی ارشادات

ازقلم

سید العلماء مولانا سید علی نقی النقوی مجتہد العصر دام ظلہ

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب

هذا كتاب مبين	ما فيه جهل ومين
بذكره وعلاه	تلذ اذن وعين
فان تصغ منه لفظا	فسجد وجبين
معظما	فهن للدين زين
فابشر بها فطيقا	لك بالجزاء الحسين

رسالة

م ع

اقالة العاثر
في
اقامة الشعاير

تاليف العلامة الثقة البارع السيد علي نقي النقوي اللكهنوي
دام فضله

طبعت على نفقة بعض اهل الخير من التجار زادهم الله شرفا

(طبع بالمطبعة الحيدرية في النجف الأشرف)
(سنة ١٣٤٨ هجرية)

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۳۷۴

شہید کربلا کی خاندانی خصوصیات
اور
فداکارانہ روایات

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مطبوعہ
سرفراز قومی پریس لکھنؤ
قیمت ۸۰ نئے پیسے

امامیہ مشن لکھنؤ کا اڑتالیسواں تبلیغی رسالہ

شہدائے کربلا

حصہ اول

مصنفہ

حضرت حجۃ الاسلام فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

بار دوم قیمت ۱عہ محصول ڈاک ۱عہ

اصل کتاب

شہیدِ انسانیت

علی نقی النقوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفرنامۂ حج

از

(سید العلماء مولانا سید) علی نقی النقوی (مجتہد العصر دام ظلہ)

قیمت :- مطبوعہ (نو روپے)

نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

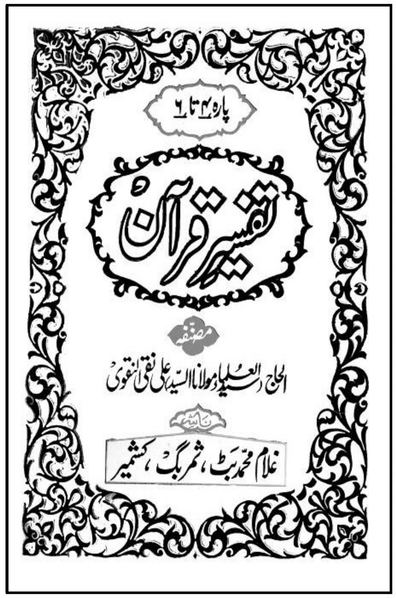
ابوالائمہ کی تعلیمات

مصنفہ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا

السید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ


پارہ ۴ تا ۶

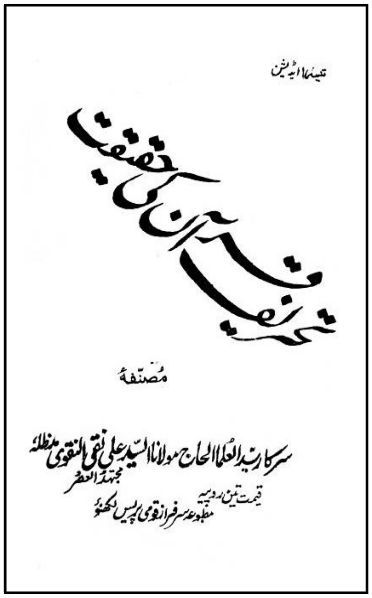
تفسیر قرآن

مصنفہ

الحاج سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی

ناشر

غلام محمد بٹ، شمر بگ، کشمیر

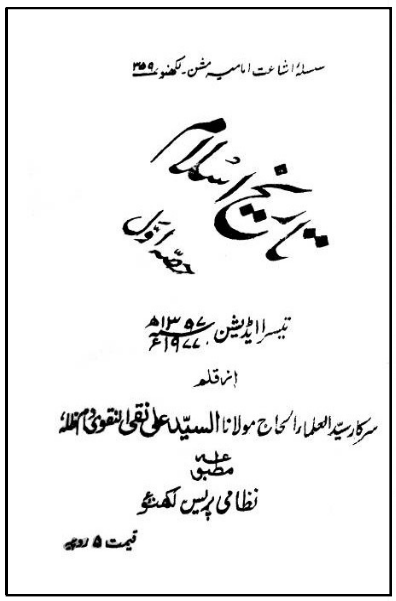

تیسرا ایڈیشن

تحریف قرآن کی حقیقت

مصنفہ

سرکار سید العلما الحاج مولانا السید علی نقی النقوی مدظلہ
مجتہد العصر

قیمت تین روپیہ
مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳۵۹

تاریخ اسلام

حصہ اول

تیسرا ایڈیشن ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء

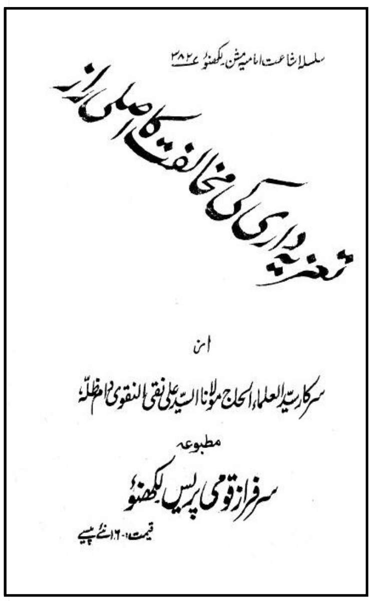
از قلم

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

طبع مطبوعہ

نظامی پریس لکھنؤ

قیمت ۵ روپیہ


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳۸۲

تعزیہ داری کی مخالفت کا اصلی راز

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت:- ۱۶ آنے پیسے

تذکرۂ حفاظ شیعہ

حصۂ دوم

مصنفہٗ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا السید علی نقی صاحب قبلہ

مجتہد العصر دام ظلہ العالی

مطبوعہ سرفراز قومی پریس و کتب سرفراز سٹریٹ لکھنؤ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ

اسوۂ حسینیؑ

تیسرا اڈیشن

از افادات

سرکار سید العلماء الحاج مولانا سید علی نقی النقوی مجتہد العصر دام ظلہ

صدر دینیات شیعہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۲۵۱

یزید اور جنگ قسطنطنیہ

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مجتہد العصر

زندہ سوالات

السید علی نقی النقوی

صدر شعبۂ شیعہ دینیات
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

خطبات سیدالعلماء

متعلق کارنامۂ حسینی و مجاہدۂ کربلا

مرتبہ

ادارۂ پیام اسلام لکھنؤ

مرگ با عزت بہتر است

از زندگانی با ذلت

"امام حسین علیہ السلام"

سرور شہیدان

حسین بن علی

علیہ السلام

علی نقی النقوی

مآثر مہمہ عامہ شیعہ در ادوار مختلف اسلامی

از قلم

خادم ملت اسلامیہ امامیہ دعلیہ

علی نقی النقوی

(رئیس قسمت دینیات شیعہ

در مسلم یونیورسٹی علیگڑھ)

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن (الہند) ۱

قاتلانِ حسینؑ کا مذہب

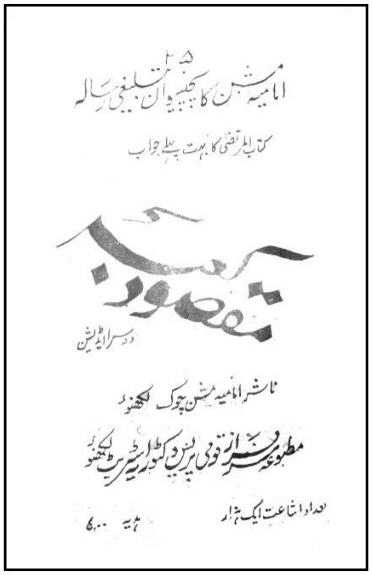
(ساتواں ایڈیشن)

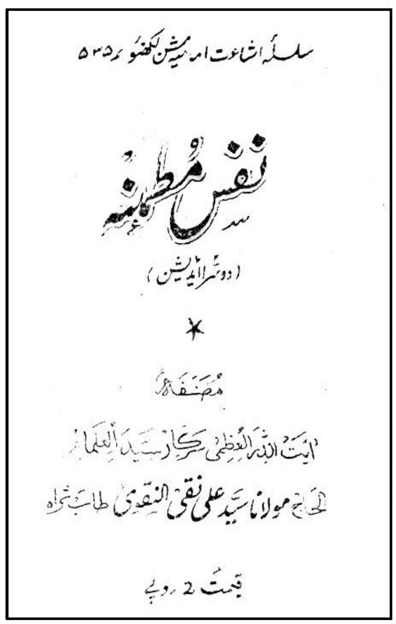
مصنفہ

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی طاب ثراہ

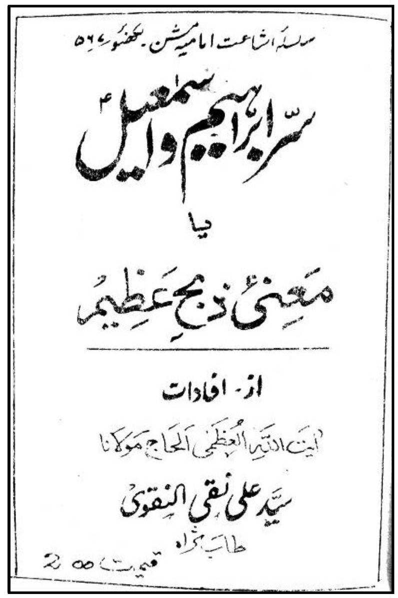
امامیہ مشن علی گڑھ


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ 408
حدیث حوض
مع سوال وجواب
تیسرا ایڈیشن
از افادات
آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا
سید علی نقی النقوی طاب ثراہ
ناشر
امامیہ مشن ہند لکھنؤ
مولانا علی نقی مارگ چوک
لکھنؤ 226003
4


امامیہ مشن کا پچیسواں تبلیغی رسالہ
کتاب المرتضیٰ کا بہت پہلے جواب
دوسرا ایڈیشن
ناشر امامیہ مشن چوک لکھنؤ
مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ
تعداد اشاعت ایک ہزار


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۵۳۵
نفس مطمئنہ
(دوسرا ایڈیشن)
مصنفہ
آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار سید العلماء
الحاج مولانا سید علی نقی النقوی طاب ثراہ
قیمت 2 روپے


سلسلہ اشاعت امامیہ مشن نمبر ۱۶۵
مصنفہ
آیت اللہ العظمیٰ
الحاج (سید العلماء مولانا السید) علی نقی النقوی طاب ثراہ
قیمت ۵۰-۲ روپیہ



سلسلہ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۵۶۷

سرّ ابراہیم و اسمٰعیل

یا

معنیٔ ذبح عظیم

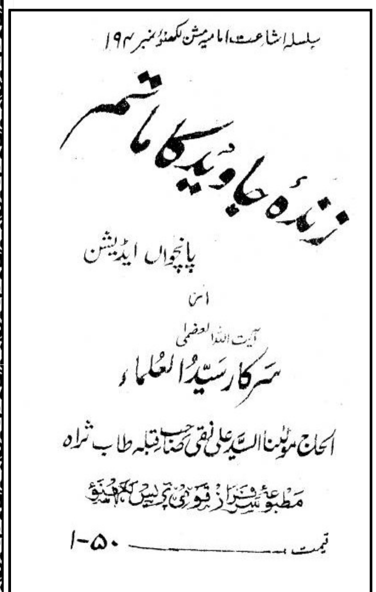
از۔ افادات

آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج مولانا

سید علی نقی النقوی

طاب ثراہ

قیمت ۵۰ ۲



سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۱۹۴

زندۂ جاوید کا ماتم

پانچواں ایڈیشن

از

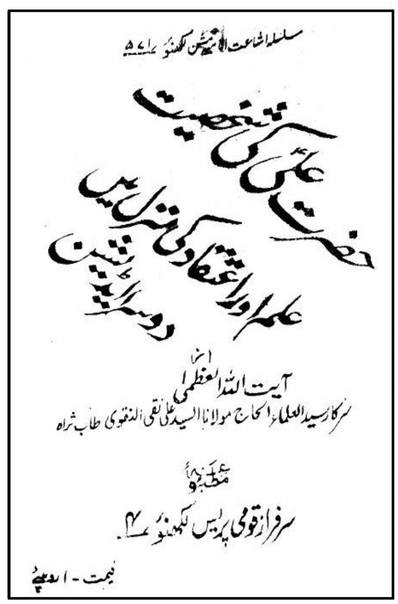
آیت اللہ العظمیٰ

سرکار سیّد العلماء

الحاج مولٰنا السیّد علی نقی صاحب قبلہ طاب ثراہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت ——— ۵۰-۱



سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۵۷۱

حضرت علیؑ کی شخصیت علم اور اعتقاد کی منزل میں

دوسرا ایڈیشن

از

آیت اللہ العظمیٰ

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ ۔۴

قیمت - ا روپے



اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر 604

جنّت مآب طاب ثراہ

(دوسرا ایڈیشن)

از قلم

آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد العلماء مولانا

مولانا سیّد علی نقی النقوی

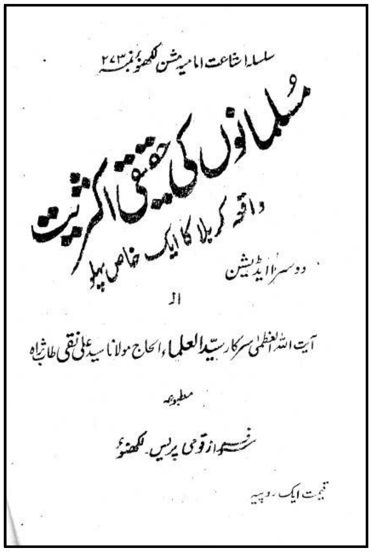
طاب ثراہ

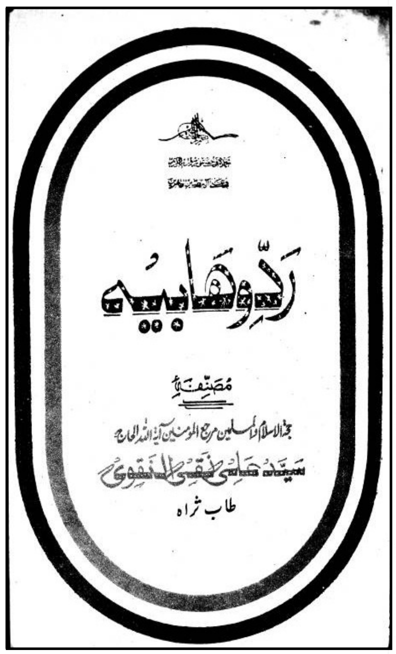
ناشر

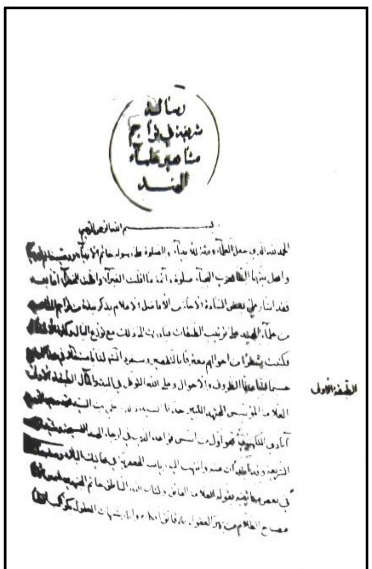
امامیہ مشن ہند لکھنؤ

مولانا علی نقی ٹرسٹ لکھنؤ

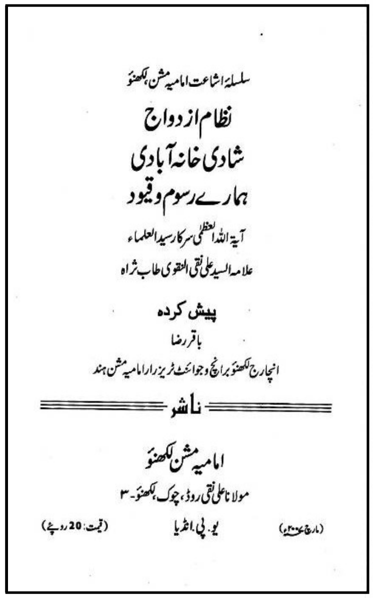








الصفحه الأولى من رسالة تراجم مشاهير علماء الهند للسيد علي نقي النقوي اللكهنوي «رقم ۳/۷۴».



سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن، لکھنؤ

نظام ازدواج

شادی خانہ آبادی

ہمارے رسوم وقیود

آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار سید العلماء

علامہ السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

پیش کردہ

باقر رضا

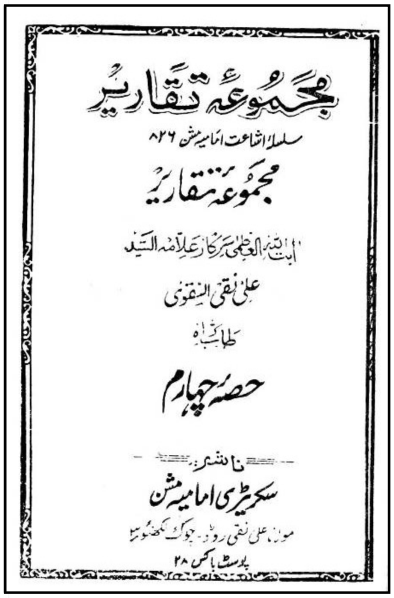
انچارج لکھنؤ برانچ وجوائنٹ ٹریزرار امامیہ مشن ہند

ناشر

امامیہ مشن لکھنؤ

مولانا علی نقی روڈ، چوک، لکھنؤ۔ ۳

(مارچ ۲۰۰۷ء) یو۔ پی۔ انڈیا (قیمت: 20 روپے)



مجموعۂ تقاریر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن ۸۲۶

مجموعۂ تقاریر

آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار علامہ السید

علی نقی النقوی

طاب ثراہ

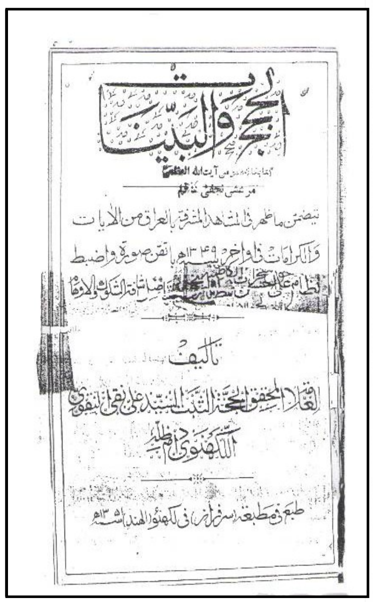
حصۂ چہارم

ناشر:

سکریٹری امامیہ مشن

مولانا علی نقی روڈ۔ چوک لکھنؤ ۳

پوسٹ باکس ۲۸



البحر والبنات

مرعشی نجفی

تتضمن ما ظهر في المشاهد المشرفة بالعراق من الآيات

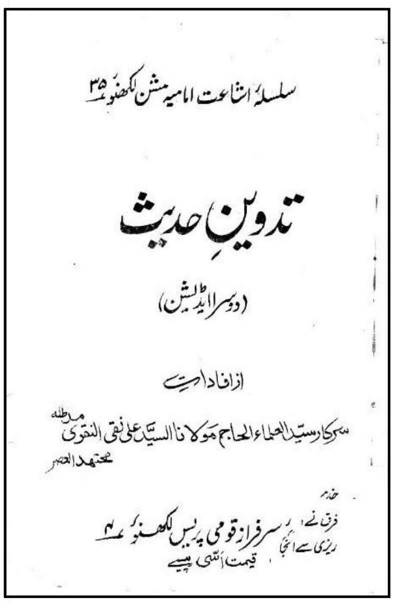
والكرامات في أواخر سنة ۱۳۴۹ھ بانقص صورة واضبط

تأليف

العلامة المحقق الحجة الثبت السيد علي نقي النقوي

اللكهنوي دام ظله

طبع في مطبعة سرفراز في لكهنؤ الهند ۱۳۵۱ھ



سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۳۵

تدوینِ حدیث

(دوسرا ایڈیشن)

از افادات

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی مد ظلہ

مجتہد العصر

خادم

فرق نے

رزی سے

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت اٹھی پیسے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ ۲۲

(۱۰)

اسلامی تمدّن

از قلم حقیقت رقم

سرکار سیّد العلماء علامہ علی نقی النقوی مجتہد العصر مدظلہ العالی

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور نمبر ۸

حقیقتِ اسلام

(دوسرا ایڈیشن)

از قلم

سرکار سید العلماء مولانا الحاج سیّد علی نقی النقوی صاحب قبلہ

مجتہد العصر دام ظلہ

قیمت ۱۹ پیسے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۱۳

تجارت اور اسلام

از افادات

حضرت سیّد العلماء مولانا سیّد علی نقی النقوی
مجتہد العصر مدظلہ

امامیہ مشن لکھنؤ کا اٹھاونواں رسالہ

(رجسٹرڈ)

اسلامی عقائد

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قیمت ۲؍ محصول ڈاک ۔؍

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۳۴۳

تاریخ اسلام

حصۂ دوم

از قلم

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مجتہد العصر

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت ۱۔ دو روپیہ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۶۳

ایمان بالغیب

از قلم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ مدظلہ

مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ آنے

فضائل جناب امیرؑ کے امتیازی خصوصیات

روایت و درایت کے معیار پر اصولی بحث

(ایک وسیع الخیال غیر جانبدار انسان کے نقطۂ نظر سے)

از افادات

عالیجناب سید العلماء مولانا سید علی نقی النقوی

صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۳۱۸

کربلا کا تاریخی واقعہ

مختصر یا طولانی؟

از قلم

سرکار سید العلماء الحاج مولانا

السید علی نقی صاحب قبلہ مدظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت ۶ نئے پیسے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۶۸

خمس

از قلم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ

مجتہد العصر مدظلہ العالی

قیمت ۲ آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۶۲

زکوٰۃ

از قلم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ

مجتہد العصر مدظلہ العالی

قیمت ۲ آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۸۱

ذات و صفات

از قلم

سرکار سید العلماء علامہ الحاج سید علی نقی النقوی

مجتہد العصر مدظلہ العالی

قیمت :۔ ۳ر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۶

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ

(دوسرا ایڈیشن)

از قلم

سرکار سید العلماء علامہ الحاج سید علی نقی النقوی مدظلہ العالی

مجتہد العصر

قیمت ۲ آنے

وجودِ حجت

مصنفہ

حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

اصولِ دین اور قرآن

(دوسرا ایڈیشن)

مصنفہ

سرکار حجۃ الاسلام سید العلماء مولانا السید علی نقی صاحب قبلہ

مجتہد العصر مدظلہ العالی

شوال ۱۳۵۲ھ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۷

مقصدِ حسین ؑ

(دوسرا ایڈیشن)

از افادات

سرکار سید العلماء علامہ الحاج سید علی نقی النقوی

مجتہد العصر مدظلہ

قیمت ۲/ آنے

تاریخ اسلام

حصہ اول

مصنفہ

سرکار شریعتمدار سید العلماء جناب مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد مدظلہ العالی

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سید رضا حسین

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۳۷

سامانِ عزا

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء مولانا سید علی نقی النقوی

مجتہد العصر مدظلہ العالی لکھنو

قیمت ۲ آنے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور نمبر ۳۰

صحیفہ سجادیہ کی عظمت

★

از افادات

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی مجتہد العصر لکھنو دام ظلہ العالی

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۳۶

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰؐ

کی حیاتِ طیبہ کا مختصر تعارف

از قلم معجز رقم

سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی

مجتہد العصر لکھنو

قیمت ۲ آنے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۳۵

ذوالجناح

(دوسرا ایڈیشن)

شبیہ ذوالجناح اس گھوڑے کی تاریخی یادگار ہے جس نے جہاد کربلا میں اپنی وفاداری سے انسانوں کو محو حیرت کردیا تھا۔ ابو مخنف اور تاریخ اعثم کوفی لکھتا ہے کہ بعد شہادت یہ گھوڑا امام حسینؑ کے جسم اطہر کے گرد چکر لگاتا تھا، لاش کو چومتا، ٹاپیں زمین پر ملتا اور اس قدر زور سے ہنہناتا تھا کہ تمام جنگل گونج اٹھتا، اپنی پیشانی کو خون حسینؑ سے رنگین کیا اور حرم کے خیمہ کی طرف گیا اور بار بار اس دردناک آواز سے ہنہنایا کہ سب کو معلوم ہو گیا کہ مولاؑ کے شہید ہونے کی منادی لیکر آیا ہے بیبیوں میں اس خبر سے قیامت برپا ہو گئی۔ پھر میدان جہاد میں آیا جسم شریف کے پاس پہنچ قدموں پر اپنا ماتھا ملنے لگا، پھر اپنی تھوتھنی اور پیشانی اس قدر زمین پر ماری کہ جان فدا کردی یا چونکہ اہل خدا کے گھوڑوں میں سے تھا عمر سعد کی فوج نے زندہ پکڑنا چاہا مگر [illegible] جانوں اور [illegible] سے کاٹنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ۲۶ سوار مار گرائے اور ۹ گھوڑے ہلاک کئے [illegible] اسلام کیلئے جس جانذار نے ایسا بیمثل کارنامہ کیا ہو اُس کی یادگار کیوں نہ منائی جائے باحسان کا بدلہ احسان نہیں ہوتا؟

(ناشر)

از قلم معجز رقم:

جناب علامہ الحاج سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

قیمت ار آنہ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۰

سیّدۂ عالمؑ

مخدومۂ کونین سرکارِ عصمت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی حیاتِ طیبہ کا مختصر تعارف

از قلم معجز رقم:-

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی

مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۷

رہبرِ کامل

سرکار ولایت حضرت علی علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کا پُر مغز تعارف

از قلم معجز رقم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ

مجتہد العصر

قیمت ۲ آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۱

نماز

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی

مجتہد العصر

قیمت ۲ آنے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن نمبر ۱۳۶

تاریخ شیعہ کا تشخص

از قلم

حضرت سید العلماء مدظلہ

محصول ۱ر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۴۵؍

امام رضا علیہ السلام

شہنشاہِ خراسان، سلطان العرب والعجم، امام ضامن ابوالحسن علی
ابن موسیٰ الرضا علیہ التحیۃ والثناء علیہ السلام کے سوانح حیات
کا مختصر خاکہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ر آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۴۲؍

پانچویں امام

سرکارِ علوم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
کے مختصر سوانح حیات

از قلم حقیقت رقم:۔

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی مدظلہ العالی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ر آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۴۷؍

دسویں امام

مصنفہ

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۴۶؍

نویں امام علیہ السلام

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے مختصر مگر علم افروز
اور عمل انگیز سوانح حیات

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ر آنے

جبر و اختیار

(از افادات)

حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی

(دام ظلہ)

(مطبوعہ سرفراز قومی پریس نادان محل روڈ لکھنؤ)

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور نمبر ۲۹

امام منتظرؑ

حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کا مختصر مقدس تذکرہ

از قلم حقیقت رقم

سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ر

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن نمبر ۱۶۳

روزہ

از قلم

سرکار سید العلماء مدظلہ

قیمت ۲ر　محصول ۱ر

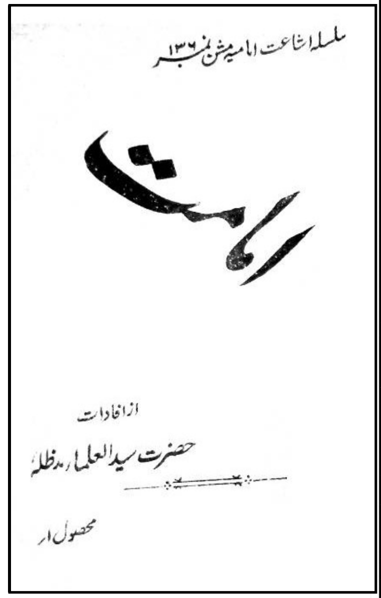
سلسلہ اشاعت امامیہ مشن نمبر ۱۳۷

معاد

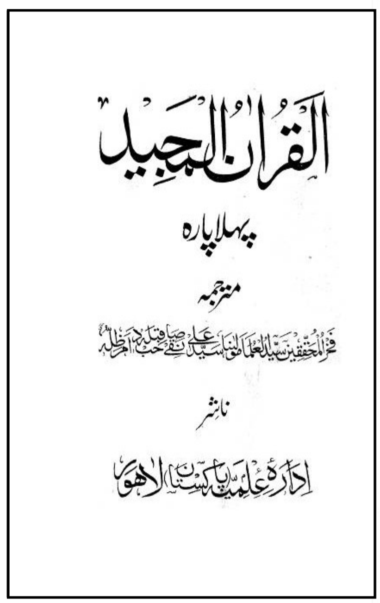
از افادات

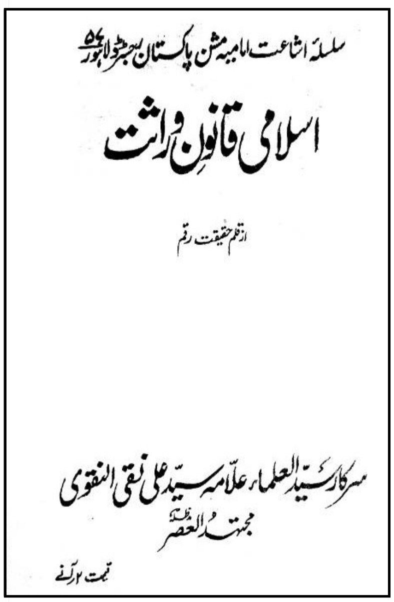
حضرت سید العلماء مدظلہ

قیمت ۲ر　محصول ۱ر


سلسلہ اشاعت امامیہ مشن نمبر ۱۳۶
امامت
از افادات
حضرت سید العلماء مدظلہ
محصول ۱ر


سلسلہ اشاعت امامیہ مشن نمبر ۱۳۲
اسلام کا نظریۂ حکومت
از
افادات حضرت سید العلماء مدظلہ
محصول ۱ر


القرآن المجید
پہلا پارہ
مترجمہ
فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ دام ظلہ
ناشر
ادارۂ علمیہ پاکستان لاہور


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان
اسلامی قانونِ وراثت
از قلم حقیقت رقم
سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر

مذہب شیعہ اور تبلیغ

(از قلم)

حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی

دام ظلہ

امامیہ مشن کی اٹھتیسویں دینی خدمت

اسلام کی تعلیم

مصنفہ

سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام العلام مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام

مطبوعہ یوسفی برقی پریس لکھنؤ

تعداد طبع تین ہزار — صفر ۱۳۵۵ھ — قیمت ۱/

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن ۱۰۴

صادق آل محمدؑ

دوسرا اڈیشن

از

حضرت سید العلماء جناب مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ

مجتہد العصر دام ظلہ

لکھنؤ

محصول ڈاک ار

قیمت دو آنے



(از)

سید العلماء جناب مولانا
سید علی نقی صاحب قبلہ

قیمت دو آنے محصول ڈاک تین پیسے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان لعبرڈ لاہور ۵۸

قتیلُ العَبرة

از قلم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی

مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۳ آنے

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۱۴۷

اسلام اور انسانیت

از افادات

حضرت سید العلماء مولانا سید علی نقی النقوی مجتہد العصر

مدظلہ العالی

قیمت ۸ ر (مطبوعہ تعلیمی پریس لاہور) محصول ۱ آنہ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن: نمبر ۷۲۳/۲۱۶

سہ مجالس

اسلام دین عمل ہے، مسئلہ حیات النبیؐ اور واقعۂ وفات رسولؐ

آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار سید العلماء علامہ السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

پیش کردہ

باقر رضا

انچارج لکھنؤ برانچ و جوائنٹ ٹریزرار، امامیہ مشن ہند

ناشر

امامیہ مشن لکھنؤ

مولانا علی نقی روڈ، چوک لکھنؤ-۳ یو۔پی۔ انڈیا

(مئی ۲۰۰۸ء مطابق جمادی الاول ۱۴۲۹ھ) (قیمت: ۱۸ روپے)

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن ۸۱۱

اُصولِ و اَرکانِ دین

رشحاتِ قلم

سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی النقوی طاب ثراہ

امامیہ مشن علی گڑھ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۱۷

نظامِ زندگی

حصہ دوم

از افادات

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی مدظلہ العالی

مجتہد العصر

قیمت ۱۲ر

سلسلۂ اشاعتِ امامیہ مشنِ پاکستان رجسٹرڈ لاہور نمبر ۱۰

نظامِ زندگی

حصۂ اوّل

از قلم

سیّد العلماء مولانا سیّد علی نقی النقوی مجتہد العصر

قیمت ۱۲ آنے　　　محصول ڈاک

نظامِ زندگی

حصہ چہارم

ناشر

امامیہ مشن پاکستان (رجسٹرڈ) لاہور

نظامِ زندگی

حصۂ سوم

★

ناشر

امامیہ مشن پاکستان (رجسٹرڈ) لاہور

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۹

اسلامی نظریۂ حکومت

از

افادات حضرت سید العلماء علامہ علی نقی النقوی مجتہد العصر

قیمت ۳ ؍ محصول ا ؍

(مطبوعہ تعلیمی پریس لاہور)

مسائل و دلائل

مصنفہ

حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی

مجتہد العصر مدظلہ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۶

ضرورتِ مذہب

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی

مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور

نمبر ۱۲

مادیت کا علمی جائزہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی مجتہد العصر

مدظلہ العالی

قیمت ۳ ؍ محصولڈاک ا ؍

بسلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور نمبر ۵

محاربۂ کربلا

از قلم تحقیق رقم

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت

۵ر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ ۳

شجاعت کے مثالی کارنامے

(دوسرا ایڈیشن)

از افادات

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی

مجتہد العصر مدظلہ

قیمت ۶ر آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۱۱

(۷)

عورت اور اسلام

(دوسرا ایڈیشن)

از افادات

سرکار سید العلماء علامہ الحاج سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ

مجتہد العصر مدظلہ

قیمت ۱۹ پیسہ

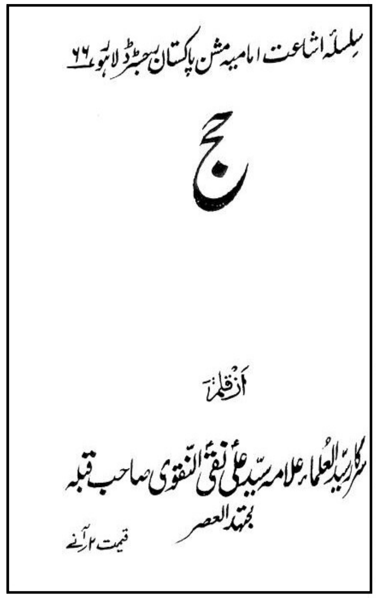
امامیہ مشن کا ستر ہواں تبلیغی رسالہ

[illegible]

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قیمت ۱ر — تعداد طبع دو ہزار — خرچ ڈاک ۱ر

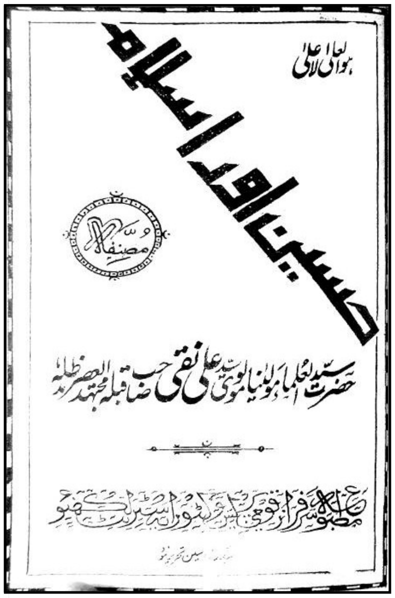

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۶۶

حج

از قلم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ
مجتہد العصر

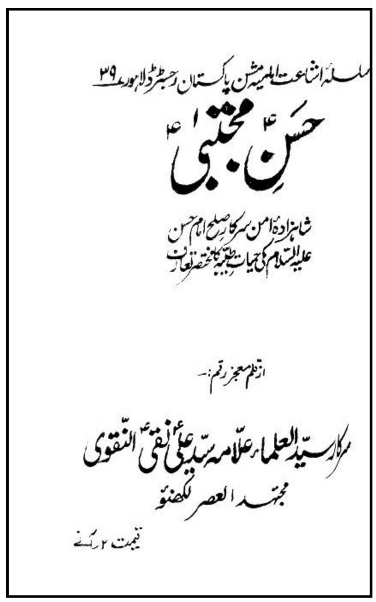
قیمت ۲ آنے


ہو العلی الاعلیٰ

حسین اور اسلام

حضرت سید العلماء مولانا مولوی سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

[illegible]


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۳۹

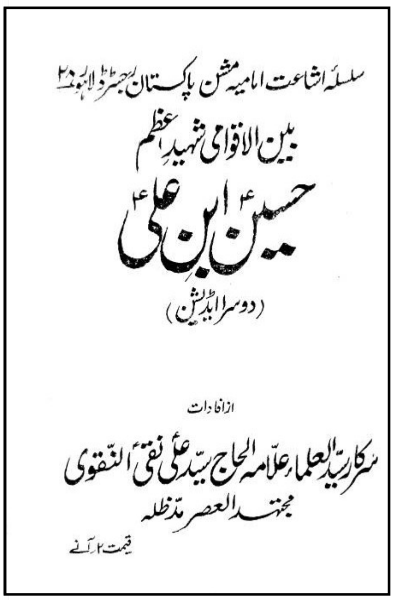
حسنِ مجتبیٰ

شاہزادۂ امن سرکار صلح امام حسن
علیہ السلام کی حیات طیبہ کا مختصر تعارف

از قلم معجز رقم:-

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ آنے


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۸

بین الاقوامی شہیدِ اعظم

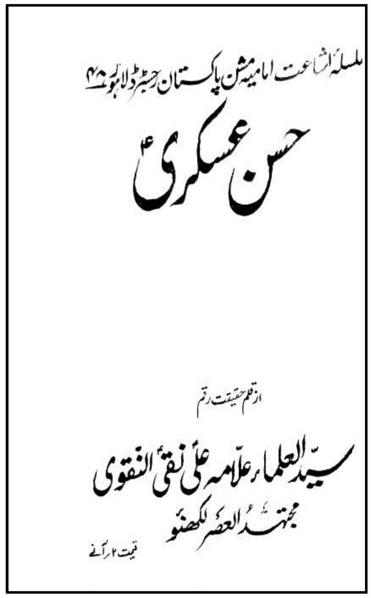
حسین ابن علی

(دوسرا ایڈیشن)

از افادات

سرکار سید العلماء علامہ الحاج سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر مدظلہ

قیمت ۲ آنے

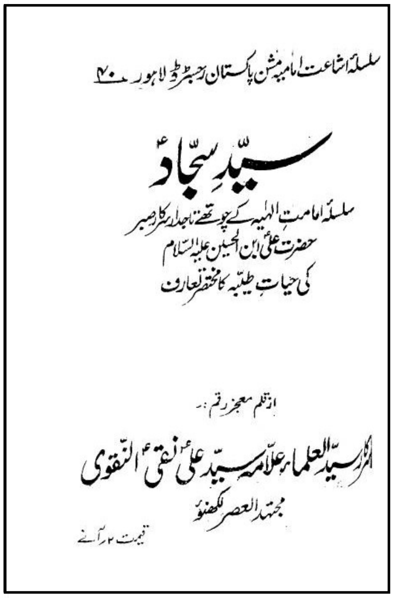

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۴۳

حسن عسکریؑ

از قلم حقیقت رقم

سید العلماء علامہ علی نقیؑ النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ر آنے


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۴۰

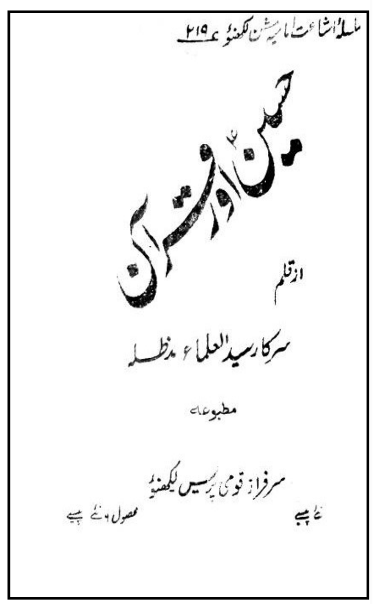
سیدِ سجادؑ

سلسلۂ امامتِ الٰہیہ کے چوتھے تاجدار سرکار صبر
حضرت علیؑ ابن الحسین علیہ السلام
کی حیاتِ طیبہ کا مختصر تعارف

از قلم معجز رقم :-

سرکار سید العلماء علامہ سید علیؑ نقیؑ النقوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲ر آنے


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۲۱۹

حسینؑ اور قرآن

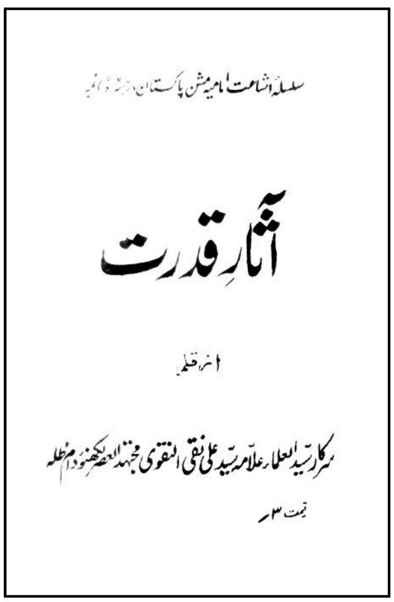
از قلم

سرکار سید العلماء مدظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

ئے پیسے محصول ۶ نئے پیسے


سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان

آثارِ قدرت

از قلم

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد العصر لکھنؤ دام ظلہ

قیمت ۳ر

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۲

شیعیت کا تعارف

(دوسرا ایڈیشن)

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء علامہ الحاج سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر مدظلہ

قیمت ۵ آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۸۰

عشرۂ محرم اور مسلمانانِ پاکستان

(دوسرا ایڈیشن)

تحریر

سرکار سید العلماء مولانا الحاج سید علی نقی النقوی صاحب قبلہ
مجتہد العصر مدظلہ العالی

قیمت ۵ آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۵۱

شہادت زارِ کربلا

(دوسرا ایڈیشن)

از افادات

سرکار سید العلماء علامہ الحاج سید علی نقی النقوی
مجتہد العصر مدظلہ

قیمت ۱ر

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۵

کوفہ جاتے ہوئے
حضرت امام حسینؑ نے مشیروں کا کہا کیوں نہیں مانا؟

اگر واقعہ کربلا نہ ہوتا
تو کیا ہوتا؟

از افادات

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد العصر مدظلہ العالی

قیمت ۲ آنے

تحقیق پیشرفت

ازافادات

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۷

شہادت حسینؑ کے اسباب

(دوسرا ایڈیشن)

از قلم حقیقت رقم

سرکار سید العلماء الحاج علامہ سید علی نقی النقوی

مجتہد العصر مدظلہ

قیمت ۲ آنے

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۲۰

عزائے حسینؑ پر تاریخی تبصرہ

ازافادات

سرکار سید العلماء علامہ علی نقیؑ النقوی مجتہد العصر

مدظلہ العالی

قیمت ۱۲ر

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ لاہور ۹

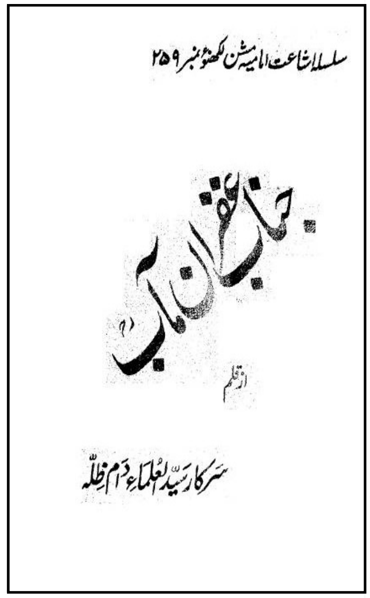
اسلامی نظریۂ حکومت

از

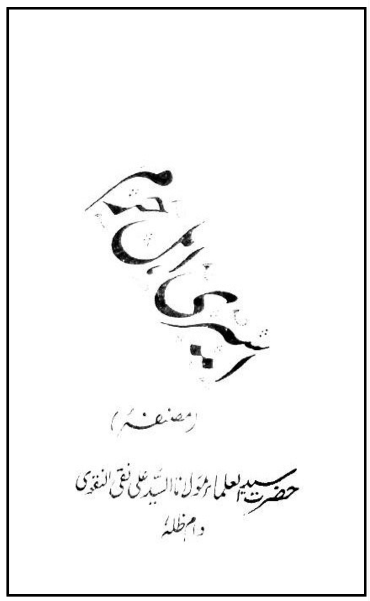
افادات حضرت سید العلماء علامہ علی نقیؑ النقوی مجتہد العصر

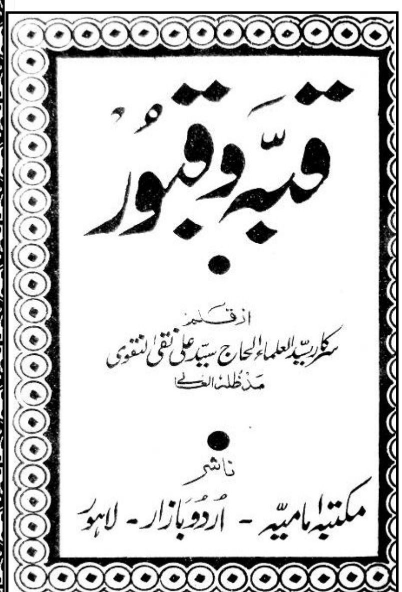
محصول ۱ر

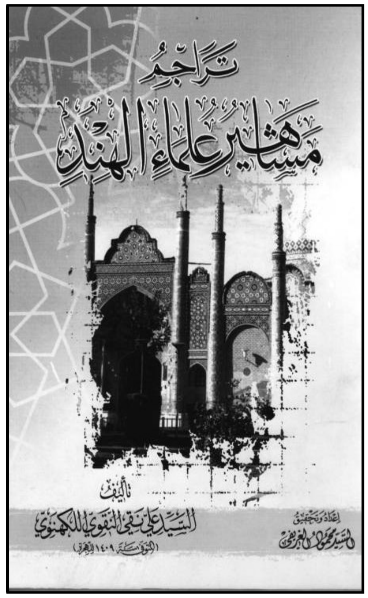
(مطبوعہ تعلیمی پریس لاہور)

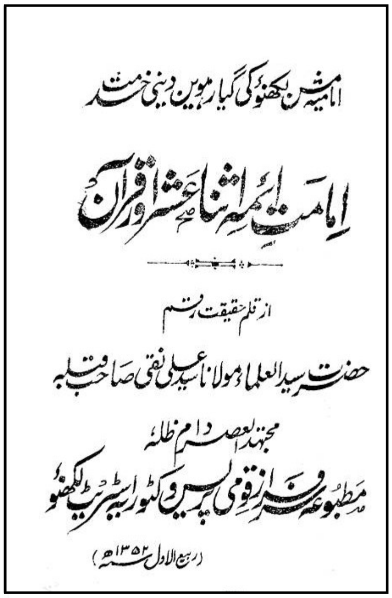

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۲۵۹
از قلم
سرکار سیدالعلماء دام ظلّہ


(از افادات)
حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ
مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ


(مصنفہ)
حضرت سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی
دام ظلہ

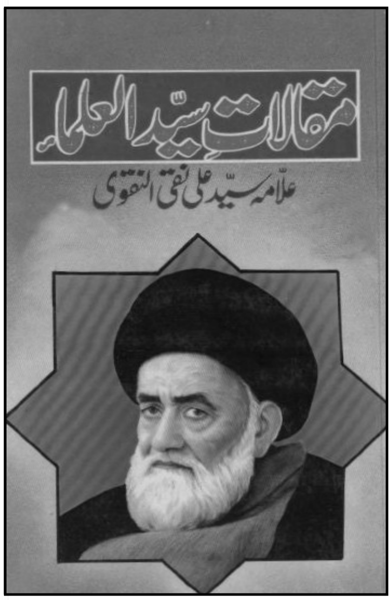

قبّہ و قبور
از قلم
سرکار سید العلماء الحاج سید علی نقی النقوی
مد ظلہ العالی
ناشر
مکتبہ امامیہ - اردو بازار - لاہور





اپیل!

قارئین کرام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مرکز احیاء آثار برصغیر (مآب) برصغیر کی دیگر قد آور شیعہ شخصیات کے اہم آثار کو احیاء کرنے کے ساتھ ساتھ برصغیر کی بعض اہم شیعہ شخصیات کی تمام تالیفات کو مجموعہ کی صورت میں پیش کرنے کا عزم رکھتا ہے۔ جس کی ایک کڑی "مجموعہ تالیفات سید العلماءؒ" ہے۔ اس کے لیے موصوف کی ۳۰۰ تالیفات میں سے فقط یہیں کتب جن کا عکس اس شمارہ میں شامل کیا ہے۔ دسترس میں ہیں۔باقی کتب کی فراہمی کے لیے ادارہ مومنین کرام سے تعاون کی اپیل کرتا ہے۔



آیت اللہ سید العلماء علی نقی (رہ)

بعنوان

شیخ الاجازہ

- اجازہ اول: آیت اللہ سید شہاب الدین المرعشی النجفیؒ
- اجازہ دوم: آیت اللہ سید محمد رضا الحسینی الجلالی دامت برکاتہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة على رسول الله ومن بعده من
حجج الله **اما بعد** فقد كان من منن الله
سبحانه علي التي يقصر اللسان عن اداء شكرها
ان وفقني للانخراط في سلك من روى احاديث
الطيبين الطاهرين سلام الله عليهم اجمعين
بطرق كثيرة متشعبة يندر اجتماع امثالها في
مثل هذه الازمنة وكان ممن رويت عنهم العيلم
العلم والبحر الخضم الجامع بين المعقول والمنقول
السيد السند الجليل ميرزا محمد هادي الخراساني
الحائري من اجلة علماء كربلاء المشرفة باجازة
كتبها الي بخطه الشريف في تلك البقعة المقدسة
عند تشرفي بها للزيارة في شهر رجب سنة ١٣٤٩هـ
واعطاني نسخة كتاب له سماه (الصحف المطهرة
في اجازات العلماء الخيرة) وفيه اجازات

جملة من مشائخه الاعلام بخطوطهم الشريفة
فاختصرت منه كتيبا يحتوي على عشرين صحيفة
مقتصرا منه على ذكر طرقه وضبط ما صدر عنه
من مؤلفاته وهو مدرج بخطي ملحقا بالاجازة
التي هي بخط المستطاب ثراه في مجموع اجازاتي
والتي اكثرها بخطوط اصحابها رضوان الله
عليهم وقد ابهجني قبل اشهر من يومي هذا
ان طرقني طارق كتاب من تلقاء الغري الاشرف
فلما فتحته فاذا هو من البارع الهمام السيد
محمد رضا الحسيني الجلالي الكشميري
وهو يقول: "اطلعت على استجازتكم
ورواياتكم من سماحة جدنا المغفور له السيد
ميرزا محمد هادي الحسيني الخراساني الحائري"
ولم يفسر كلمة "الجد" بما يزيل ابهامه ولعله
جده لامه نظرا الى التفاوت البين بين النسبتين

(الخراسانی الحائری) و (الجلالی الکشمیری) وبل
ای فقد قرّت عینی بان جعل الله لشیخی السید الفقید
تغمده الله برحمته خلفاً یرثه فی علمه وعمله القاه الله
وجعله خیر خلف لذلک السلف ، حیث قد استجازنی
فاری من اللازم رد الفرع الی اصله او اداء الامانة
الی اهلها فاجیزه ان یروی عنی ما صحت لی روایته
عن جده المغفور له واضیف الیه وراء ما سالنی ان
یروی عنی بجمیع طرقی المذکورة فی کتاب "الدرر المجازات"
الذی قد اطلع علیه کما ذکره عند العلامة المتتبع السید
محمد صادق بحر العلوم دام علاه ووجوده الآن
قد بقی منحصراً فی تلک النسخة فان النسخة الثانیة
التی کانت عندی قد احترقت بالحریق الذی وقع
فی داری یوم العشرین من صفر الماضی فی الفتنة
بین الشیعة والمتسمین بابناء السنة وقضت علی
مکتبتی التی کانت تحتوی علی بقیة آثار السلف

ومنها مؤلفاتي المخطوطة وآثار قلمي بالعربية التي لم تطبع
لكساد سوق العربية في هذه البلاد النائية عن المراكز
العلمية وعند الله احتسب هذه الأعلاق الثمينة و
الذخائر القيمة فانا لله وانا اليه راجعون وبودي لو يسمح
التوفيق للسيد المجاز ان يستنسخ من كتابي اثر الحجاز
نسخة لنفسه تكثيرا لوجوده حياطة على تلك الاسانيد
التي بذلت الجهود في تحصيلها وحفظها عن الضياع
والسلام عليه ورحمة الله ٦

كتبه أضعف عباد الله القوي
علي نقي النقوي
يوم الثلثاء الرابع من شهر جمادي الثانية سنة ١٣٩٤
في بلدة (علیگڑھ) من بلاد الهند

اجازة العلامة الفقيه آية الله السيد علي نقي النقوي الهندي دامت إفاضاته

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمد الله على تواتر نعمائه واستفاضة آلائه ونسأله الهداية الى طرق شكره
وثنائه والدلالة على سبل الرضا بنعمته وبلائه ونصلي على رسوله محمد اكرم انبيائه
وافضل اصفيائه وعلى الامناء من ذريته وابنائه الحائزين قصب السبق في اتباع
اثره واقتفاء آثاره اما بعد فحيث كان التوسع في طرق الرواية عن الاساطين
الاعلام من اولي الدراية والتوصل بالاسناد الى مهابط الوحي من الائمة الامجاد
مما جرت عليه سيرة السلف واقتفى آثارهم فيه الخلف واعتنى به المنقبون
من اولي الابصار واهتم به المحققون من حفظة الاخبار والآثار كتب الي
من بقعة قم المقدسة العلامة العلم المفضال نادرة الفضل والكمال عمدة
العلماء العظام زبدة الفقهاء الاعلام المتسنم من غارب المجد العليا ذروته
والآخذ من الشرف بوثقى عروته جمال الاسرة ومفخر العترة المتتبع المحدث
الخبير والمحقق المضطلع النحرير مولانا الميرزا شهاب الدين ابو المعالي
الشهير بآقا نجفي ابن قدوة الفحول نسابة آل الرسول حجة الاسلام السيد
شمس الدين محمود بن السيد علي سيد الحكماء ابن السيد محمد المنجم ابن
السيد ابراهيم الحسيني الحسني المرعشي الحائري النجفي ادام الله ايام افاداته
واسكنهم في فسيح القدس من روضات جناته كتابا يسألني فيه الاجازة له
في الرواية بطرقي المنتهية الى المشايخ والاساطين من اجدادي الماضين
النقلة بواسطتهم الى اعلام المحدثين حتى تنتهي الى مهابط الوحي ومعادن

٤

الذين من اصفياء رب العالمين عليهم صلوات الله اجمعين ولقد كنت ممن يعلم
مقدار نفسه ويعرف يومه من امسه ولم اكن لانزل نفسي منزلة المجيزين
وارتقيها مرتبة المحدثين مع اني قد سمعت منذ زمان وصف العلامة المستجيز
باحسن ما يكون من التعظيم واخلص المحبة له بقلب صميم فهو اولى بان يجيز من
ان يستجيز ولكن امتثال امره الشريف حملني على هذه الخطة الخطيرة والغاية
الكبيرة فاقول ان طرق روايتي عن اجدادي الاعلام بالاجازة كلها منتهية
الى جدي جد ناسيد العلماء الاعلام آية الله في الانام صاحب مناهج التدقيق
والتصانيف الكثيرة الشهيرة العلامة السيد حسين وابيه المؤسس المصلح
العظيم السيد دلدار علي قدس الله سرهما فان جدنا العلامة حجة الاسلام
السيد محمد ابراهيم ووالده ممتاز العلماء السيد محمد تقي وعمه سلطان العلماء
السيد محمد عليهم الرحمة والرضوان لكثرة ما بهم من الاحتياط والتثبت
في نقل الاخبار والآثار لم يجيزوا احدا من تلامذتهم في الرواية فلا بد ما
يوصل اليهم حسبما اعلم طريقا صلا والتي انتهت اليها من الطرق عدة
الاول روايتي بالاجازة عن والدي العلامة واستادي الفهامة
الفقيه الحجة المؤتمن السيد ابو الحسن دام ظله عن العلم الكبير والحبر
الشهير المرحوم المبرور قدوة العلماء الحاج السيد آقا حسن النقوي
اللكهنوي وكان من المعدودين في الطراز الاول من علماء الهند في العصر
القريب وتوفي سنة ١٣٤٨ه عن جده واستاده علم الفضلاء الفقاهة عماد العلماء

السيد مصطفى بن عمدة العلماء السيد محمد هادي بن السيد مهدي بن جنتمآب
العلامة السيد دلدار علي النقوي قدست اسرارهم المتوفى سنة ١٣٢٥ ه عن
المحقق الهمام والفقيه الامام علامة الفقهاء والمجتهدين السيد احمد علي المحمد آبادي
المتوفى في حدود سنة ١٢٩٥ عن استاده وسناده العلامة المجتهد الكبير مؤسس
الشرع بارجاء الهند الفسيحة مولنا السيد دلدار علي بن السيد محمد معين النقوي
النصيرآبادي اللكهنوي صاحب عماد الاسلام وغيره المتوفى سنة ١٢٣٥ ه عمن سيأتي
ذكره. الثاني ما اجازني به المحدث الخبير والمطلع النحرير مصنف كتاب الذريعة
الى تصانيف الشيعة في ستة مجلدات الشيخ محمد محسن المدعو بآقا بزرك
الطهراني نزيل سامراء المشرفة دامت افاضاته عن منار الاسلام امام الحديث و
التفسير والكلام مولانا السيد ناصر حسين دام ظله بن العلامة صاحب العبقات السيد حامد حسين
اللكهنوي طاب ثراه عن العلامة الشهير المكثر في التصنيف والتاليف المفتي السيد محمد عباس
التستري اللكهنوي من آل المرحوم السيد نعمة الله الجزائري قده المتوفى سنة ١٣٠٦
عن استاده العلامة حبر حبرنا سيد العلماء رحمه الله عن ابيه السيد دلدار علي قده
الثالث ما اجازني به العلامة الخبير والاديب المتتبع النحرير الشيخ فدا حسين
القرشي الهندي دام علاه عن العلامة السيد ناصر حسين المتقدم ذكره باسناده
الرابع ما ارويه عن العلامة الاديب المفضال السيد كلب مهدي اللكهنوي الحائري
المتوفى سنة ١٣٤٩ ه عن ابيه المرحوم المبرور السيد كلب باقر النقوي الحائري ٢٠٤

عن اساتذه الامام الكبير تاج العلماء السيد علي محمد بن سلطان العلماء السيد
محمد قده المتوفى سنة ١٣١٢ وعن المرحوم المفتي السيد محمد عباس عن سيد العلماء.

الخامس ما اروي عن العلامة المحقق العيلسوف الكبير السيد هبة الدين
الشهرستاني دام بقاؤه عن المرحوم العلامة السيد كلب باقر بالطريق
المتقدم هذا ما تيسر لي الى الآن من طرق الاجازات الى جدنا العلامة صاحب
عماد الاسلام وانا لم نقصد تكثير الطرق وتوسيع نطاق الرواية عنه حسبما
تساعد في الظروف والاحوال وهو يروي عن اساتذة الاربعة وهم صاحب
الرياض والمهديون الثلثة السيد الطباطبائي والشهرستاني والشهيد الاصفهاني
المشهدي قدس الله اسرارهم جميعا عن الوحيد البهبهاني عن والده الاكمل
عن العلامة المجلسي بالاسانيد المعلومة وقد اجزت العلامة المستجيز
سلمه الله ان يروي عني ما صحت لي روايته عن هؤلاء المشائخ والاساتذة
الاعلام بالطرق المذكورة وسائر طرقي التي طويت عن ذكرها كشحا لما حقق سلمه الله
في كتابه ذكر طرقي الى الاجداد الاعلام خاصة فانا اروي جميع كتب الاحاديث و
الاخبار وغيرها من العلوم الاسلامية عمن ذكرته من الاجلاء بالاجازات فانها
عامة شاملة ولقد اجزت روايتها للسيد الجليل وفقه الله ما عني من مشائخي المذكورين
واسئله الدعاء في مظان الاجابة وآخر دعوانا ان الحمد لله والصلوة على اوليائه
وقد كنت كتبت الاجازة له ببعض هذه الطرق في بقعة النجف المقدسة في آخر ١٥ القعدة
سنة ١٣٤٧ ثم بدلتها بهذه الاجازة استيفاء للطرق والاسانيد يوم العشرين من جمادى الاولى
سنة ١٣٥٠ في ناحية قم المشرفة وانا الاقل اضعف عباد الله نجم علي نقي النقوي اللكهنوي

عکس

اجازات علماء الاعلام تشیع

بہ

آیت اللہ علامہ سید علی نقیؒ

اجازاة

الروایت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اجازلنا التحديث بجوائز نعمه وبره وجعل الحمد مجازا
الى حقيقة شكره والصلوة على رسوله الداعي الى امره والصادع
بنهيه وامره وعترته الهداة المهديين السالكين على اثره موارد
علمه وجداول بحره وبعد فان من نعم الله تعالى التي لا اكاد
احصيها والائه التي لا ابلغ الى وصف اوائلها فضلا عن اقاصيها ان
وفقني بلطفه السابغ ورفده الرافغ للحضور لدى اعلام الدين واساطين
الشرع المبين والاستفادة من علوم آل طه ويس بفضل تعاليم الاساتذة
الكاملين وللاستجازة من المشائخ المرضيين وافاضل العلماء والمحدثين
بطرقهم المعنعنة المتصلة بمهابط الوحي والتنزيل ومعادن الحكم
والتاويل من النبي وآله الاطهار سلام الله عليهم آناء الليل واطراف
النهار فكتبوا بفضلهم الاجازات متضمنة للطرق والروايات و
ان لم اكن لها بجدير ولا كنت من الخطر على نقير ولا قطمير ولكن
الله سبحانه مظهر للجميل وساتر للقبيح واذا اراد الله بعبد خيرا انطق
الالسن بذكراه وعطف القلوب لهواه وليس ذلك على الله بعزيز
وقد اردت ان اجمع تلك الشذور الذهبية والعقود العسجدية
اعني الاجازات المبعثرة في اوراق منتشرة كي لا تذهب ادراج الرياح
وتبقى اثرا على مر الغدو والرواح ورتبت فيها تلك الاجازات بخطوط
اصحابها الا ما كان مكتوبا على قطع اكبر من كتابي فاني استنسخته بخطي وما كان
من الاجازات شفاهيا اذكره مشيرا الى طرقها بلا واسطة واما تفصيل الطرق
والاسانيد فهو موكول الى كتابنا الكبير في الاجازة ورتبت هذه الاجازات على ترتيب صدورها.

آیت اللہ سید حسن بن ہادی صدرؒ (۱۲۷۲۔۱۳۵۴ھ۔ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اجازنا التحديث بنعمته ، ودلنا على صحاح براهين علمه
وقدرته ، وحملنا آثار عدله وحكمته ، وهدانا الى التمسك بقول
الرواة عن رب السموات ، محمد وآله الحجة على اهل الارض والسموات
ثم الرحمة والرضوان على حملة آثارهم ، ورواة احاديثهم اما بعد
فقد كتب الي السيد الشريف ذو الفضل المنيف السيد علي نقي
ابن العلامة السيد ابو الحسن النقوي اللكهنوري سلمه الله تعالى
ان اكتب له اجازة رواية الاحاديث والاخبار الواردة عن الائمة
المعصومين صلوات الله عليهم اجمعين وهو ابن بجدتها فاستخرت
الله واجزته ان يروي عني عن مشايخي في الاجازة وهم عدة ذكرتهم
بطرقهم الى المعصومين في بغية الوعاة في طبقات مشايخ الاجازات
منهم الشيخ الجليل المولى علي بن الخليل الرازي الغروي مولداً ومنشاً ومدفناً
عن عدة من مشايخه الاعلام اولهم المولى الفقيه شيخ عبد العلي الرشتي
النجفي شارح الشرائع عن السيد بحر العلوم الطباطبائي عن مشايخه العظام
اولهم المحقق الآقا محمد باقر البهبهاني عن والده محمد اكمل عن العلامة
المجلسي بطرقه المذكورة في اربعينه
ومنهم السيد المتبحر الميرزا محمد هاشم الخونساري الاصفهاني صاحب
اصول آل الرسول عن جماعة من الاعلام اولهم السيد الاجل العلامة
السيد صدر الدين العاملي عم والدي عن ابيه السيد صالح عن ابيه

السيد محمد عن الشيخ الحر صاحب الوسائل بطرقه المذكورة في اخر وسائله ومنهم العلامة النوري صاحب مستدرك الوسائل بطرقه المذكورة في خاتمة مستدرك الوسائل التي فيها روايته عن شيخنا المرتضى الانصاري عن المولى احمد النراقي صاحب المستند عن السيد بحر العلوم الطباطبائي عن الشيخ المحدث الشيخ يوسف البحراني صاحب الحدائق بطرقه المذكورة في لؤلؤة البحرين (حيلولة) وبالطرق المذكورة عن العلامة المجلسي عن جدنا السيد نور الدين عن اخيه السيد محمد صاحب المدارك والشيخ حسن صاحب المعالم عن الشيخ حسين بن عبد الصمد والد الشيخ البهائي عن الشهيد الثاني الشيخ زين الدين بطرقه التي ذكرها في اجازته للشيخ حسين بن عبد الصمد المذكور فليروِ سلمه الله عني عن مشايخي بالطرق التي اشرت اليها وهي جامعة لكل طرق علمائنا الامامية عند التأمل في الاجازات الكبار المشار اليها المنتهية الى المحمدين الثلاث الاوائل ارباب الكتب الاربع وغيرها والى طرقهم الى المعصومين عليهم السلام فهي اجازة عامة لكل ما بايدينا من كتب الحديث والتفسير وساير العلوم فليروِ ما شاء لمن شاء بحق روايتي مع شرط الاحتياط وان لا ينساني من الدعاء في دعواته زاد الله في توفيقه * حرره الاحقر حسن المشتهر بالسيد حسن صدر الدين بن الهادي بن محمد علي بن صالح بن محمد بن ابراهيم بن زين العابدين بن نور الدين بن علي بن الحسين الشهير بابن ابي الحسن الموسوي العاملي

١١ في شهر شوال

سنة ١٣٤٤

آیت اللہ سید نجم الحسن بن اکبر حسین امروہی ہندی (۱۲۷۹۔۱۳۶۰ھ۔ق)

الاجازة الثانية

هي من شيخنا الاستاذ العلامة المصلح الكبير المجاهد في سبيل الدين حجة الاسلام شمس العلماء مولنا السيد نجم الحسن اللكهنوي دام ظله مؤسس مدرسة الواعظين بعنايته من لكهنو وانا بالنجف الاشرف مورخة بغرة ذي القعدة سنة ١٣٤٦ه وهي موجودة عندي مسجلة بتوقيعه وختمه

بسم الله الرحمن الرحيم

احسن حديث يروي الغليل ويشفي العليل ويقوي الضعيف الضئيل وينجي من الاخذ الوبيل حمد من تكاثرت وتظافرت آلائه وتواترت واستفاضت نعماؤه على آحاد خلقه جيلا بعد جيل والصلوة على من استفرغ وسعه في تبليغ شرائع الاسلام وعلى آله الثقاة المعصومين المنصوبين من الله لهداية الانام ما تعاقبت الليالي والايام اما بعد فلما كان الانسلاك في سلسلة رواة الاحاديث والاثار والشمول في عداد نقلة الروايات والاخبار المروية عن السادة الاطهار شرفا عظيما ومنزلا فخيما استجاز مني كما هو سنن السلف الصالحين وسجية العلماء البارعين الولد الاعز المتجمد المبجل والمهذب الاعز المحجل البالغ من الشرف والكمال الى السماك الاعزل ربيع الفضل وزهره وسماء النبل وبدره اصل الفخار وفرعه وضوء السودد ولمعه عمدة الفضلاء زبدة الادباء نخبة الاماثل ممتاز الافاضل الورع التقي السيد [illegible] جعله الله من ادلة الرشاد وابلغه الى اعلى مدارج الاجتهاد ابن السيد الهمام والبارع العلام العالم المؤتمن ممتاز العلماء مولانا السيد ابو الحسن من اهل بيت تغلغل صيتهم في الاغوار والانجاد وشاع حديث كمالهم في الامصار والبلاد واشرقت ارض الهند بشوارق افاداتهم وتلألأت هاتيك الارجاء بلوامع افاضاتهم وانه سلمه الله قد برع في العلوم العقلية والنقلية واتقن ما اخذ من المسائل الاصولية والفرعية وقد قرأ علي ايضا برهة من الزمان قراءة فهم واتقان وقد اتصف من محاسن الفضائل ومكارم الخصائل وقوة القريحة وجودة الطبيعة واستقامة سليقة التاليف ولطف عنوان التصنيف بما قر به ناظري وسر به خاطري فهو بهذه الخصائل الجميلة من بين امثاله ممتاز وهو اهل لان يجاز واستجازته مني مبنية على حسن ظنه بنفسي والا فاني امرؤ حقير كثير التقصير قصير الباع كاسد المتاع قاصر الذراع ولو لم يكن فيما اجاز به شيخي وسيدي العالم الرباني والفقيه الصمداني مولانا السيد اسمعيل بن صدر الدين طاب ثراه قوله فلذا دامه الله ان يروي عني كل ذلك وان يجيز من يراه في نظره الصائب وفكره الثاقب اهلا لذلك بالشرائط المعتبرة لما تجاسرت على ذلك والان اجزت [illegible] سلمه الله تعالى ان يروي عني جميع ما ترويه واجيز لي روايته مما ورد عن اهل بيت النبوة في العلوم العقلية والنقلية وسائر الخطب والادعية سيما الكتب السبعة للمحمدين الستة وغيرها من كتب الاخبار المروية عن المعصومين الاطهار ومؤلفات علمائنا الاخيار رضوان الله عليهم دوام الليل والنهار فقد صح لي رواية جميع ذلك بطرق متعددة واسناد الى الائمة عليهم السلام متصلة منها عن شيخي البحر الخضم الحاج ميرزا حسين ابن المرحوم الحاج ميرزا خليل المطبب الطهراني عن الشيخ الجليل والفقيه النبيل البحر الزاخر الشيخ محمد حسن النجفي صاحب الجواهر عن الفقيه الاكبر كاشف الغطاء الشيخ جعفر النجفي عن شيخه واستاده بحر العلوم السيد محمد مهدي الطباطبائي عن شيخه واستاده باقر العلم ونحريره والدال على الفضل

تحريره وتحبيره العالم الماهر آقا محمد باقر البهبهاني عن والده الاجل محمد اكمل ومنها عن العالم الجليل آقا السيد محمد كاظم الطباطبائي طاب ثراه عن شيخه واستاده الشيخ مهدي بن الشيخ علي عن عمه المؤتمن الشيخ حسن عن اخيه الشيخ موسى عن والده كاشف الغطاء عن بحر العلوم عن المولى البهبهاني ومنها عن آقا شيخ عباس آل كاشف الغطاء عمن صح له الرواية عنهم ومنها عن سيد المتألهين وصدر المجتهدين آقا السيد اسمعيل بن السيد صدر الدين الموسوي عن مشائخه البارعين طاب ثراهم ومنها ما صح لي روايته سماعا وقراءة عن شيخي واستادي ومن اليه استنادي العالم الرباني مولانا المفتي السيد محمد عباس الموسوي الشوسترى طاب رمسه وله حق الرواية اجازة عن شيخه واستاده سيد العلماء مولانا السيد حسين عن شيخه واستاده وابيه مولانا السيد دلدار علي عن مشايخه الاعلام اعلى الله مقامهم في دار السلام على وجه يتصل سلاسلها بالاسانيد المعتبرة الى ائمة الهدى عن رسول الله ص عن جبرئيل عن الرب الجليل ومن وصيتي له سلمه الله التردي بلباس التقوى فانها العروة الوثقى وملازمة الاحتياط فانه سوي الصراط ونصرة الدين بالقلم واللسان فانها فريضة الايمان والمرجو منه ان لا ينساني في مظان الاجابات صالح الدعوات من دعاء المغفرة للذنوب والخطيئات: حرره الراجي غفران ربه ذي المنن السيد نجم الحسن عفي عنه غرة ذي القعدة الحرام سنة ١٣٤٦هـ

الاجازة الثالثة

من الاستاذ الكبير والعلامة الشهير ذي الباع الواسع والذكر الشائع صاحب المصنفات المشهورة والآثار المأثورة المذكورة السيد محسن بن السيد عبد الكريم بن السيد علي الامين الحسيني العاملي بعثها الي من دمشق الشام وانا بالنجف الاشرف

آیت اللہ سید محسن بن عبد الکریم حسینی امین عاملیؒ (۱۲۸۴-۱۳۷۱ھ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين مصابيح الهدى وحجج الله على اهل الدنيا وسلم تسليما

وبعد فقد استجازني الأخ في الله العالم العلامة والبارع الفهامة ذو الذهن الوقاد والطبع النقاد وارث علوم اجداده الطاهرين والمدئب نفسه في مطالعة اخبارهم واحياء آثارهم والمحاماة عن حوزتهم والذب عن شريعتهم سيدنا السيد علي النقي ابن حجة الإسلام الفقيه السيد ابي الحسن ابن حجة الإسلام السيد ابراهيم ابن العلامة العلم السيد محمد التقي صاحب التفسير ابن العالم العلم وبحر العلم الخضم السيد حسين ابن العلامة المجتهد الكبير السيد دلدار علي النقوي اللكنهوري صاحب عماد الإسلام والتآليف الشهيرة من تلامذة آية الله بحر العلوم الطباطبائي النجفي قدس الله اسرارهم فأجزت له أدام الله فضله وافضاله واكثر في الفرقة الناجية امثاله ان يروي عني جميع مؤلفاتي ومصنفاتي وما صحت لي روايته بالاجازة عن شيخنا واستاذنا الفقيه المحقق المدقق الورع الزاهد الشيخ محمد طه نجف النجفي قدس الله سره عن شيخه الأفضل الورع الجليل أبي الحسن [illegible] الحاج ملا علي بن ميرزا خليل الطهراني

النجفي طاب ثراه من العلامة الباهر الهمام قدوة علماء الاسلام
ابي محمد الشيخ محمد حسن ابن الشيخ باقر صاحب جواهر الكلام والشيخ
الجليل الزكي الشيخ جواد بن الشيخ تقي ملا كتاب والسيد
الاوحد ذي السداد السيد محمد بن العلامة السيد جواد صاحب
مفتاح الكرامة والشيخ رضا بن الشيخ زين العابدين جميعا
عن السيد العماد العلامة السيد جواد صاحب مفتاح الكرامة
عن شيخه السيد الباهر صاحب الكرامات والبالغ في جمع
المكارم ابعد الغايات الامام العلامة السيد مهدي
المعروف ببحر العلوم الطباطبائي قدس سره وامثالهم
عن مشائخه العظام باسانيدهم المعروفة في كتب الرجال
وما صحت لي روايته بالاجازة عن السيد الجليل
الفقيه العلامة السيد محمد ابن السيد هاشم الرضوي
الموسوي المعروف بالهندي طاب رمسه عن مشائخه
منهم الثقة الجليل العالم النبيل الملا علي ابن الميرزا خليل
الرازي عن شيخه الامام المحقق المدقق الشيخ مرتضى الانصاري
عن مشائخه ومنهم ملا احمد النراقي عن ابيه ملا مهدي
عن مشائخ متعددين . ومنها عن صاحب الجواهر
والشيخ جواد ملا كتاب والشيخ رضا زين العابدين
والسيد محمد ابن السيد جواد صاحب مفتاح الكرامة عن
السيد جواد المذكور عن السيد مهدي بحر العلوم

عن مشائخه بطرق مختلفة معروفة في كتب الرجال
ومن مشائخ سيدنا السيد محمد الرضوي الهندي بلا واسطة
شيخ المتأخرين واستاذهم آية الله الشيخ مرتضى الانصاري
قدس سره الشريف بطرقه المختلفة واعلاها ما عن التقي
الملا احمد النراقي عن السيد بحر العلوم الطباطبائي عن مشائخه
وما صحت لي روايته بالاجازة عن السيد الجليل الفقيه
السيد محمد ابن السيد محمد تقي الطباطبائي عن جده السيد سند النور
اللامع والضياء الساطع السيد علي الطباطبائي صاحب
البرهان القاطع عن شيخه صاحب الجواهر عن شيخه السيد جواد
صاحب مفتاح الكرامة عن شيخه [redacted] السيد مهدي
الطباطبائي بحر العلوم بسنده المتصل الى اهل بيت
النبوة صلوات الله وسلامه عليهم
واوصيه ~~[illegible]~~ ادام الله حفظه وتوفيقه وتأييده وتسديده
بتقوى الله تعالى والورع وارجو منه ان لا ينساني من صالح
الدعاء ~~والحمد لله وصلى الله على رسوله محمد وآله وسلم~~
حرر بمدينة دمشق المحروسة في السابع عشر من شهر محرم الحرام
سنة ١٣٤٧ سبع واربعين بعد ثلثمائة والف
وكتبه بيمينه الداثرة اقل العباد عملا واكثرهم زللا العبد
الخاطئ محسن ابن المرحوم السيد عبد الكريم الأمين الحسيني
العاملي الشامي عفا الله له ولوالديه
والحمد لله وصلى الله على رسوله محمد وآله وسلم

آیت اللہ محمد حسین بن میرزا عبد الرحیم نائینیؒ (۱۲۷۷-۱۳۵۵ھ-ق)

الاجازة الرابعة

من امام المحققين ورئيس المدققين حجة الاسلام والمسلمين وآية
الله في العالمين استادي الاعظم وشيخي المقدم الميرزا محمد حسين
النائيني النجفي دام ظله كتبها الي موقعة بخطه الشريف في النجف الاشرف
يوم غرة صفر سنة ١٣٤٧ﻫ واجازني مرة ثانية في ٢٢ شهر رمضان سنة ١٣٤٩ﻫ
في طي اجازة اخرى ليس هذا موضع ذكرها يقول فيها واجزت له ان
يروي عني جميع ما صحت لي روايته من مصنفات اصحابنا الامامية باسرها
وما رووه عن غيرنا بطرقي المنتهية الى ارباب الجوامع العظام والكتب
الاصول ومنهم الى اهل بيت النبوة ومهبط الوحي ومعدن العصمة
صلوات الله عليهم اجمعين وارجوه ان لا ينساني من صالح دعائه انشاء الله
تعالى والسلام عليه ورحمة الله وبركاته ، الاحقر محمد حسين الغروي النائيني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خير خلقه محمد وآله الطاهرين ولعنة الله
على أعدائهم أجمعين وبعد فإن جناب السيد الفاضل الزكي والبارع المعظم المتقي
صفوة السادة الأفاضل العظام ونخبة الأذكياء الفخام الورع التقي السيد علي النقي آل العلامة الأواه
السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي دامت تأييداته ولسنة مدة من عمره الذي صرف الأكثر
والدائب الاتقياء ذو الفكرة القوية والسليقة المستقيمة وقد حضر على أكابر حضر تعلمهم
وتحقيق وتعمق وتدقيق فلله تعالى دره وعليه سبحانه وتعالى أجره وقد استجاز مني سلمه الله تعالى
فأجزت له أن يروي عني جميع ما صحت لي روايته من كتب التفسير والأدعية والفقه
والحديث وغير ذلك من تصانيف أصحابنا خصوصا الصحيفة العلوية والسجادية و
نهج البلاغة والكتب الأربعة التي عليها المدار في الأعصار والأمصار الكافي والفقيه
والتهذيب والاستبصار والجوامع الحديثية الثلاثة الوسائل والوافي والبحار وغير ذلك
من مصنفات أصحابنا وما رووه عن غيرنا بحق إجازتي من العالمين العاملين الأكرمين
والمحققين المدققين الأزهرين فقيهي عصرهما ووحيدي دهرهما الحاج الميرزا حسين الخليلي
الطهراني النجفي والشيخ محمد طه نجف قدس سرهما بأسانيدهما الكثيرة المنتهية كلها إلى أستاذ الكل
حضرة الآغا الوحيد البهبهاني قدس سره والمحدث البحراني قدس سره بأسانيدهما المنتهية
إلى أرباب الكتب والأصول ومنهم إلى أهل بيت العصمة ومهبط الوحي ومعدن
صلوات الله عليهم أجمعين وأوصيه بملازمة التقوى ومجانبة الهوى وأن لا ينساني في الموقف
نصب عينيه ويتعاهد ما تضمنه نهج البلاغة من خطب مولانا أمير المؤمنين صلوات الله
[illegible]

آیت اللہ الشیخ محمد محسن معروف بہ آقای بزرگ طہرانیؒ (۱۲۹۳۔۱۳۸۹ھ۔ق)

الاجازة الخامسة

من العلامة الفاضل المتتبع الجليل الشيخ محمد محسن المعروف
بآقا بزرك الطهراني نزيل سامراء المشرفة صاحب الذريعة
الى تصانيف الشيعة في ستة اجزاء ونقباء البشر وسعداء
النفوس وغيرهما من الكتب القيمة وكانت اجازته لي شفاها
في النجف الاشرف يوم الجمعة العشرين من ربيع الثاني سنة ١٣٤٧
ثم اتبعها بهذه الاجازة كتابة عند مسيري الى سامراء في رجب
من السنة المذكورة واتمها ببعض طرقه الاخر في اجازة اخرى
منه لبعض اصحابنا اذكرها ملحقة بهذه الاجازة

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان من رفع السماء بلا استناد وسطح الارض بالجبال الاوتاد
وارسل السفراء لاخبار العباد وتحذيرهم بما يجازون به في يوم المرصاد
فصلوات الله عليهم بما تحملوا من المشاق والمتاعب في الابلاغ والانذار والارشاد
وصلى الله على سيدهم وخاتمهم المبعوث الى كافة اهل البراري والقفار والبلاد
وعلى وارث علمه وحفظة شرعه واوصيائه الائمة المعصومين الهداة الامجاد
ما دار نطاق الاجازات على احاديث المجازات في يوم التناد وبعد
فلما من الله علينا بالدين المبين وحبانا بالتصديق بخاتم النبيين واوصيائه الائمة
المرضيين وعرفنا لزوم الاخذ منهم والتمسك بهم والولوج من بابهم في كل ما نحتاج اليه
من مهام الدنيا والدين كما قال امير المؤمنين عليه السلام في وصيته لكميل بن زياد يا كميل
ما من حركة الا وانت محتاج فيها الى معرفة يا كميل لا تأخذ الا عنا تكن منا يا كميل
ما من علم الا وانا افتحه وما من سر الا والقائم عليه السلام يختمه ولكن اخرنا الدهر فلسنا
من المشرفين بعهدهم وعاقنا الزمان فلا نتمكن من الاخذ من حضرتهم فيلزمنا الاخذ
من الرواة الثقات عنهم ولو بالوسائط واسهل طرق تحمل الحديث عن الرواة هو
الرواية بالاجازة في حديث الروايات كما جرت عليها سنن السلف طبقة بعد طبقة
حتى صارت من سننهم الاكيدة لو لم يقل بالوجوب اجازة رواية الحديث باللفظ
والمكتوب وقد جمعت في عصرنا هذا شرذمة قليلة من اجازات الاصحاب فضاق عنها نطاق
الكتاب فجعلت في عدة مجلدات كبار فكيف باستقصاء الكل او الجل الذي لا يكفيه
السنين ولا يفي به الاعمار وكان ممن انتهج هذا الاثر الظاهر الراجح واقتدى في
الاقتداء بالسلف الصالح هو علم الاعلام وحامي حوزة الاسلام العالم الفاضل
العامل الباذل المتفوق على سائر الاقران والاتراب في عصره في ريعان الشباب وقد
كشف عن حقيقة المقال في كشف النقاب عن عقايد ابن عبد الوهاب والمعروف

الاصيل في بيت السيادة والشرف والعلم والاجتهاد من سالف الاعصار والدهور
بشهادة مناسب البيت المعمور في زيارة القبور والمغلق بفكره الصائب في فائق
علوم الادب في كتابه روح الادب في شرح لامية العرب والموثق بسيفه الماضي
وسنانه القاضي على عقائد الاباضي السيد السند الحبر المعتمد الزكي الرضي الوفي
المرضي الالمعي اللوذعي الورع التقي النقي سيدنا العلي النقي بن علامة الزمن سيدنا
ابي الحسن بن شمس العلماء السيد محمد ابراهيم بن ممتاز العلماء السيد محمد تقي بن سيد العلماء
السيد حسين بن العلامة غفرانمآب السيد دلدار علي النصيرآبادي النقوي
اللكهنوي ممن كملت نفاسته وانقادت له الايام استعطافه واعوام اعلائه
فانه دام مؤيداً كانه مع اقتنائه العلوم واستكماله المفهوم والمعلوم قد استجاز من
الحقير بعد الاجازة فاستخرت الله عز وجل واجزت له ادام الله توفيقه ان يروي
عني جميع ما صحت لي روايته وساغت مني اجازته اجازة عامة لجميع الكتب المؤلفة
في الاسلام من الخاص والعام سيما كتب احاديثنا المروية عن الائمة الكرام بحق روايتي عن
مشايخي العظام ومنهم وهو اول من استجزت منه اجازة في اعلاهم سنداً واوثقهم — بالعين المعجمة
طريقاً شيخنا العلامة الاعلم ثقة الاسلام ثالث المجلسيين الحاج ميرزا حسين بن العلامة
الاجل الميرزا محمد تقي النوري قدس سرهما النورية المتوفى ليلة الاربعاء الثلث الباقي من
جمادى الاخرى سنة ١٣٢٠ فانه يروي عن خاتمة الفقهاء والمجتهدين شيخ المشايخ في
المتاخرين علم المحقق الثاني العلامة الانصاري الشيخ المرتضى المولى محمد امين الدزفولي
المتوفى سنة ١٢٨١ وهو يروي عن العلامة الاوحد وصاحب المستند الحاج مولى احمد
الحاج مولى محمد مهدي النراقي المتوفى سنة ١٢٤٥ ويروي ايضاً عن آية الله في العالمين السيد محمد مهدي
السيد مهدي الطباطبائي الملقب ببحر العلوم طاب ثراه المتوفى سنة ١٢١٢ وبين
شيخنا العلامة النوري وآية الله بحر العلوم واسطتان وله طرق اخرى ينتهي بها
عن آية الله بحر العلوم ايضاً بواسطتين كلها مسطورة في خاتمة المستدرك المطبوع
مثل طريق العلامة الحاج مولى علي الخليلي عن العلامة
السيد محمد القزويني

في غاية الجلالة والوثاقة والزهد والاشتهار عند الخاصة والعامة (منه)

ومنهم سيدنا ومولينا وشيخنا العلامة جمال السالكين وزين المتهجدين العالم
العامل الزاهد المجاهد سيدنا الاجل الشريف المرتضى بن السيد محمد بن السيد محمد
كرم الله الطوسي الكشميري الغروي النجفي الحائري المدفون ببغداد المتوفى ليلة الرابع عشر
من شوال سنة ١٣٢٣ وهو يروي عن بعض مشايخ شيخنا العلامة النوري مثل العلامة
السيد محمد مهدي القزويني والعلامة الميرزا محمد هاشم الاصفهاني المذكورين ايضاً في الخاتمة
ويروي ايضاً عن جملة من المشايخ العظام الذين يجمعهم الرواية عن الشيخ العلامة صاحب
جواهر الكلام وهم الشيخ العلامة الفقيه الشيخ محمد حسين بن هاشم الكاظمي المتوفى ١٣٠٨
والشيخ العلامة الشيخ نوح بن الشيخ قاسم النجفي المتوفى سنة ١٣١٠ والشيخ العلامة الفقيه
الشيخ محمد حسن آل يس الكاظمي المتوفى سنة ١٣٠٨ والسيد العلامة السيد علي بن السيد
رضا بن السيد مهدي بحر العلوم المتوفى سنة ١٣٠٦ كلهم يروون عن صاحب الجواهر ولكن
قال سيدنا الكشميري طاب ثراه ان اجازة الشيخ محمد حسن آل يس الكاظمي كانت عند
ولده الشيخ محمد جواد عليه الرحمة وهي محفوظة ويروي سيدنا الكشميري ايضاً عن السيد الاجل السيد
محمد اسمعيل الموسوي الساروي [illegible] ١٣١٠ عن العلامة الحاج سيد محمد باقر حجة
الاسلام الاصفهاني عن صاحب الجواهر المتوفى سنة ١٢٦٦ وعن والده قرأته المتوفى ١٢٦٠
ويروي ايضاً سيدنا الكشميري عن شيخ العلامة الفقيه الحاج شيخ زين العابدين بن مسلم
المازندراني الحائري المتوفى سنة ١٣٠٩ عن مشايخه العلامة السيد ابراهيم بن محمد باقر الموسوي
القزويني المتوفى ١٢٦٢ والعلامة المولى محمد سعيد بن سعيد العلماء والعلامة الآخوند
كلهم عن العلامة شريف العلماء محمد شريف المازندراني كما بيناه سابقاً مفصلاً
في الروضة البهية في الاجازة الشفيعية ومنهم شيخنا العلامة الورع المتقي البر
الرباني العالم الحاج ميرزا حسين بن الحاج ميرزا خليل الرازي الطهراني النجفي
المتوفى سنة ١٣٢٦ عن اجلة العلماء الحاج [illegible] مشايخ شيخنا العلامة النوري
وعن العلامة الحاج سيد اسد الله الاصفهاني المذكور ايضاً وعن العلامة الورع الفقيه
الآخوند المولى زين العابدين الگلپايگاني صاحب الروضة البهية والمتوفى ١٢٨٩

١٢٢٧

وهو يروي عن جماعة من تلامذة الشيخ الأكبر الشيخ جعفر كاشف الغطاء المتوفى
كلهم يروون عنه وهم الشيخ الأفخم الشيخ علي بن الشيخ الأكبر والشيخ محمد تقي بن عبد الرحيم
الطهراني محشي المعالم المتوفى ١٢٤٨ وأجلهم الشيخ محمد حسين صاحب الفصول عنه
والعلامة صاحب الجواهر ومنهم العلامة الجامع لفنون العلوم من المعقول
والمفهوم الأستاذ المتبحر الماهر نبيها على العموم شيخنا الميرزا فتح الله ابن الحاج
محمد جواد النمازي الشيرازي الأصفهاني النجفي الشهير بالشيخ شريعة الأصفهاني المتوفى ١٣٣٩
وهو كما كتبه بخطه في إجازته لصفي الخلف يروي عن العلامة السيد محمد مهدي القزويني
والميرزا محمد هاشم الأصفهاني والعلامة الشيخ محمد حسين بن هاشم الكاظمي المذكورين آنفا
ويروي أيضا عن العلامة صاحب روضات الجنات الميرزا محمد باقر بن الميرزا زين العابدين
الخوانساري الأصفهاني المتوفى ١٣١٣ وهو كما كتبه بخطه في إجازته لشيخنا الشريعة
في سنة ١٢٩٥ يروي عن السيد حجة الإسلام الحاج سيد محمد باقر بن محمد نقي الموسوي المتوفى ١٢٦٠
تلميذ السيد المجاهد صاحب الرياض ويروي أيضا عن صاحب الضوابط تلميذ شريف
العلماء ويروي أيضا عن الشيخ محمد قاسم بن الشيخ محمد النجفي شارح الشرائع وعن الشيخ محمد بن المذكور آنفا
الشيخ علي بن الشيخ الأكبر كاشف الغطاء المتوفى ١٢٦٧ كلاهما عن الشيخ حسن بن الشيخ
الأكبر كاشف الغطاء عن والده الكاشف ويروي صاحب الروضات أيضا عن والده
الأجل الميرزا زين العابدين بن أبي القاسم جعفر بن الحسين الخوانساري المتوفى ١٢٧٦
قاله في الإجازة أن الوالد يروي عن والده أبي القاسم جعفر وعن أستاذه بحر العلوم
والسيد محمد مهدي بن أبي القاسم الموسوي الشهرستاني المتوفى ١٢١٦ والمير سيد علي بن الأمير محمد علي
صاحب الرياض المتوفى ١٢٣١ ووالده السيد حسين بن الخوانساري عن شيخه ابن [illegible]
ومنهم شيخنا العلامة الفقيه الأتقى الشيخ محمد طه بن الشيخ مهدي بن الشيخ محمد رضا بن
الشيخ محمد بن الحاج نجف التبريزي النجفي المتوفى ليلة الأحد الثالث عشر من شوال ١٣٢٣
صاحب إتقان المقال في الرجال وغيره من الكتب الفقهية والأصولية وهو يروي
عن العلامة الزاهد جمال السالكين الحاج مولى علي بن الحاج ميرزا خليل الطهراني النجفي
المتوفى ١٢٩٦ وهو يروي عن صاحب الجواهر وعن الشيخ جواد بن الشيخ تقي ملا كتاب

وعن الشيخ رضا ابن الشيخ زين العابدين العاملي وعن السيد محمد ابن السيد جواد العاملي
صاحب مفتاح الكرامة كلهم عن السيد جواد المذكور ويروي عن العلامة
الحاج مولى علي المذكور جمع آخر من مشايخي منهم شيخنا ومولينا العلامة
الفقيه الاصولي الرجالي المصنف في الجمع الشيخ علي ابن الحسين الخيقاني النجفي
المتوفى ١٣٣٣ ومنهم شيخنا الفقيه النبيه الميرزا محمد علي ابن محمد تقي الرشتي
النجفي المتوفى ١٣٣٤ ومنهم سيد مشايخنا العلامة الاجل حضرة
سيدنا اسمعيل الحسن صدر الدين دام ظله على رؤس العالمين ولي دام ظله
طرق اخر ذكرتهم فيما كتبته من الاجازة لهذا الجاني في ١٣٣٠ وهي مبسوطة
تقرب من نصف لؤلؤة البحرين بل اكثر ومنها من طريقه عن العلامة الحاج
مولى علي المذكور السيد العلامة السيد محمد القزويني والعلامة الميرزا محمد هاشم
وشيخنا العلامة النوري وشيخنا العلامة الحاج ميرزا حسين الطهراني واستقصى
فيها طرقهم ومشايخهم اطال الله بقاءه ونفعنا ببركات وجوده ونعم وجوده
ولي طرق ومشايخ اخرى منهم حضرة سيدنا المفتي العلامة المير ناصر حسين
دام بركات وجوده على الانام ففيه وهو يروي عن العلامة المفتي المير محمد
عباس طاب ثراه باسانيده المعلومة في المجلدات ومنهم شيخنا واستاذنا
العلامة المؤسس الملخص للاصول صاحب الكفاية وشرح الوصول الآخوند الخراساني
المتوفى ١٣٢٩ وهو يروي بالاجازة المبسوطة عن العلامة السيد محمد
القزويني ومنهم سيدنا العلامة المحدث الفقيه الملي السيد محمد علي ابن الحاج
ميرزا محمد الشاه عبد العظيمي النجفي المتوفى ١٣٣٤ ومنهم العلامة المحقق المدقق
المشيد لعلم الاصول بكتابه التشريح الآخوند المولى علي بن فتح الله النهاوندي
النجفي المتوفى ١٣٢٢ وهما يرويان عن العلامة الشيخ محمد حسين الكاظمي رحمهم الله
ولنقتصر على اولاء الاثني عشر من نقباء البشر ونجوم سماء الرواية والدراية
وبدور فلك الارشاد والهداية فليروِ جناب المجيز عني عن مولانا الجناب
واحب ما عليه ما احق عليه من الشروط من التقوى والاحتياط في القول والعمل
عصمنا الله واياه من الخطاء والزلل في القول والعمل بلسانه وحرره ببنانه وانا العبد
الجاني محسن المدعو بآقا بزرك الطهراني غفر له ولوالديه بمحمد وآله الطاهرين
صلى الله عليهم اجمعين والحمد لله رب العالمين
وذلك في ثاني عشر من رجب
١٣٤٧

تتمة مهمة

ذكر دام علاه في مكتوب له الى اخينا البارع المفضال السيد
محمد صادق آل بحر العلوم دام فضله من مشايخه غير من ذكر في
هذه الاجازة ثلثة آخرين اولهم الشيخ موسى بن الحاج محمد جعفر
الكرمانشاهي عن استاده العلامة الحاج ميرزا محمد حسين الشهرستاني
وثانيهم الحاج السيد احمد الشهير بالكربلائي ابن السيد ابراهيم الموسوي
الطهراني الاصل الحائري المولد النجفي المدفن المتوفى ٢٧ شوال سنة ١٣٣٢ ه
يروي عن الآخوند المولى حسينقلي الهمداني وآية الله الحاج ميرزا
حسين الطهراني والشيخ الفقيه الشيخ علي بن الحسين الخيقاني النجفي
كلهم عن الحاج المولى علي بن الميرزا خليل الرازي وثالثهم الشيخ
محمد صالح بن العلامة الشيخ احمد بن الشيخ صالح بن طعان بن ناصر بن علي
الستري البحراني القطيفي عن خاله واستاده الشيخ علي بن الشيخ حسن
علي بن سليمان بن الشيخ احمد آل حاجي البلادي عن شيخه واستاده الشيخ
احمد بن صالح والد الشيخ محمد صالح المذكور عن الشيخ الانصاري ره والشيخ
راضي والحاج مولى علي الخليلي والشيخ محمد حسين الكاظمي (قال) بعد ذلك
اجزت له دام معاليه ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته بحق اجازتي من
هؤلاء المشايخ طاب ثراهم بطرقهم لمشاركتها عن سائر مشايخي الذين
ذكرتهم في اجازة السيد السند والحبر الاوحد مولانا الولي الوفي وسيدنا
التقي النقي السيد علي النقي النقوي اللكهنوي دامت بركاته وجعلت هذه
الورقة تكملة لتلك الاجازة التي كتبتها بغاية الاستعجال وتركت منها ذكر
جملة من الطرق لضيق المجال فليروِ عني عن هؤلاء المشايخ لمن شاء واحب
مراعيا لما اشترط عليه من التقوى والاحتياط عصمنا الله واياه عن الخطاء
والزلل في القول والعمل . حرره بيده الجانية الفانية اسير لدنيا الفانية
المسيئ الجاني الضعيف محمد محسن الطهراني الشريف المدعو بآقا بزرگ
عفى الله عنه وعن والديه حامدا مصليا مسلما في عاشر ربيع الثاني سنة ١٣٤٩ ه

آیت اللہ محمد بن رجب علی بن حسن عسکری طہرانیؒ

الاجازة السادسة

من علم الفضل والهداية ومثال الورع والعبادة شيخنا الميرزا محمد بن رجب علي بن الحسن الطهراني نزيل سامراء المشرفة دام ظله وهو ربيب السيد المجدد آية الله الميرزا محمد حسن الشيرازي قدس الله سره وكانت اجازته لي شفاها في مشهد العسكريين سلام الله عليهما تجاه الضريح المقدس في جانب الرأس الشريف وهو في حال جلوسه على مصلاه بعد صلوة العشاء ليلة الاحد العاشر من رجب الحرام سنة ١٣٤٧ھ واوصاني من بعد الاجازة بوصايا نافعة ومواعظ بالغة وهو على ما ذكر لي يروى عن آية الله الحاج ميرزا حسين بن ميرزا خليل الطهراني وسيد المحققين السيد ابو تراب الخوانساري طاب ثراه بالاجازة العامة وعن غيرهما من بعض الاعاظم بالقراءة.

وقد اتبعها لي مع جماعة من المستجيزين بالكتابة في سامراء يوم ١٠ ج ٢ سنة ١٣٥٠ھ

هذه هي النسخة الاصلية من اجازة شيخنا
الميرزا محمد الطهراني التي تقدم ذكرها بخطه وتوقيعه وخاتمه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع درجات العلماء وفضل مدادهم على دماء الشهداء ... من الشهداء وأوطأهم أجنحة ملائكة السماء وجعلهم ورثة الانبياء وامناء على خلقه بعد الحجج والاوصياء والصلوة والسلام على خاتم الرسل والانبياء محمد المخصوص بجزيل الحباء وعلى آله الطاهرين النجباء النقباء سادات اهل الارض والسماء واللعنة على اعدائهم الضالين المضلين الاشقياء وبعد فان شرف العلم لا ينكر وفضيلته لا تحصر وقد منح الله حملته العلماء تراث الانبياء وحباهم بنيابة الاوصياء وقد ورد في فضل العالم على العابد ما لا ينكره الاعمى فكيف وهذا قاعد وذاك مجاهد وقد فضل الله المجاهدين على القاعدين درجة واجرا عظيما فجعل الله العلماء الذين كانوا للاسلام دعائم بهم ظهرت كلمة الحق وانجلى مفترض الاحكام وبهم تبين الحلال عن الحرام لولاهم لاضمحلت الاحكام واندرست آثار الاسلام فضائلهم لا تحصر ومناقبهم لا يكاد ينكر ويكفي في فضلهم قول الله تعالى انما يخشى الله من عباده العلماء ولذلك اشتاقت نفوس الى تحصيل العلم وطلبه مع ما فيه من كد وتعب ونصب فجدوا واجتهدوا في اخذه والكتابة والتقاط دره من اصداف اربابه وتلقي الاحكام من الصدور ونقلوها الى السطور صونا لهذه الطريقة المستقيمة عن الانفصام وحفظا للعصمة القويمة عن الانهدام ان نشكر الله تعالى سعيهم الجميل وثوابهم الجزيل ممن نهج سبيل آثارهم واجتلى رائق افكارهم وتصدى للوصول ... منهم ... والتحلى بهذا الخطب الجسيم والفضل العظيم بحر العلم المتلاطم بالتحقيق امواجه والمشكوة المضيئة بنور التدقيق سراجه العالم العامل والفاضل الكامل المولى الورع المهذب الصفي حليف الورع والتقى والمجد والنهى عارج معارج الهدى والارشاد وناهج مناهج الصلاح والسداد معدن الاوصاف الجليلة ومنبع الاخلاق الجميلة اللوذعي الالمعي ... السيد ... البهي ...

الهی البرّ من کل شین السید محمد حسین الشهرستانی الحائری من اعاظم الکرام

العلامة السید محمد الله الحائری ثم ادام الله ایامهم ارادوا ان ینتظموا فی سلک

الرواة عن الائمة الهداة علیهم افضل التحیات ولحسن ظنهم بهذا العبد استجازوا

وانّی وان لم اکن من فرسان هذا المیدان ولکن لما اصروا فی ذلک اصرارا وکرروا

علی القول مرارا وکنت اری امتثال امرهم فرضا لا نفلا استخرت الله تعالی فاجزتهم

ان یرووا عنی کلما صحت لی روایته وساغت لی اجازته عن مشایخی الکرام

اساطین الاسلام منهم وشیخهم واعظمهم علامة البشر والعقل الحادی عشر ومروج

الملة والمذهب والدین علی راس المائة الثالثة عشر استاذ الکل فی الکل سیدنا

الاستاذ الاعظم علامة علماء العالم اعلی الله مقامه ... من انکاه اوسمعنا

به من علمائنا ممن تاخر منهم او تقدم الحاج میرزا محمد حسن الغروی العسکری

الشیرازی معمر سامراء دار ولاده جعفر الله ومسقط راسه ومرقد جده

وابیه وعمه وامه وموطنهم ومعطی اقدامهم علیهم السلام مدة عشرین سنة فانه

قدس سره هاجر من الغری الیها فی شهر شعبان سنة احدی وتسعین بعد الالف

والمائتین من الهجرة النبویة علی مهاجرها الاف الثناء والتحیة وبقی بها

مجدا فی عمارتها واحیاء ما اندرس وانطمس من آثارها واقامة آثار التشیع فیها

الی ان توفی لیلة الاربعاء الرابعة والعشرین من شهر شعبان سنة اثنی عشر

بعد الالف والثلثمائة فکان مقامه قدس سره فی سامراء علی الثاوین بها

فیها الاف الثناء والتحیة [illegible] وعشرین سنة موافقا لمدة اقامة مولینا

~~...~~ وصارت سامراء بیمن وجوده وعلو سعوده ...

امن امان للزائرين والمجاورين والصادرين والواردين والآيبين اليها من كل فج
عميق بعد ان لم يتمكن ان يتشرف بزيارتها الا القليل الكثرة ما كان يصيبهم من الاذى
ممن بها من اهلها من لصوص الدين واعداء المؤمنين من المخالفين والمعاندين من بني
جمع منهم في زمانه وبعده وانتهت اليه تقليد الشيعة ورياسة الامامية وتلمذ عليه
وخرج من تحت منبره ومجلس بحثه جم كثير وجم غفير من العلماء العظماء الفحول المحققين
الاتقياء بهم وتلامذة تلامذته تقليد الشيعة وحمى الشريعة الى حال التحرير من بعده والجلة
من اصحابه واحدا بعد واحد انتهت رياسة الامامية منهم السيد المحقق العلامة والحبر
المتبحر الفهامة فقيه اهل البيت السيد محمد كاظم الطباطبائي اليزدي ومنهم المولى
المحقق المدقق مدرس الاسلام الذي كان يحضر تحت منبره الف من الفضلاء
واكثر وهو ممن تلمذ عليه في النجف الاشرف ومنهم شيخنا الاعظم وعمادنا
الاقوم خاتمة الفقهاء والمجتهدين صاحب النفس المطمئنة والقلب السليم
نادرة الدهر وهو من اول المهاجرين الى سامراء بعد هجرة سيدنا الاستاد الاعظم
اليها وهو ممن لازمه الى حين وفاته واليه انتهت رياسة الامامية وكان آية في العلم
والتحقيق والورع والزهد والتقوى وكان قبل هجرته الى سر من رأى يتلمذ في كربلاء على
الثاوي بها الاف التحية والثناء على المحقق العلامة المولى محمد حسين الاردكاني وسئل عنه
عدالة شيخنا المذكور فقال سلوا عن عصمته وقال سيد الاستاد الاعظم في حقه
انه من اوتاد الارض قدس الله تعالى اسرارهم ومنهم العالم العامل والانسان الكامل
جمال العارفين ومصباح السالكين العابد الزاهد شيخنا ومولانا المولى فتحعلي
السلطان آبادي وقد اشار الى بعض كراماته شيخنا المحدث العلامة حسين بن محمد تقي النوري
الطبرسي

ايام مجاورته في النجف وايام اقامته في سامراء

صاحب الحاشية الكبيرة على كتاب المكاسب للمحقق الانصاري وغيره قدس سره

صاحب كتاب الكفاية في الاصول الفقه عليه اعلى الله درجته في حضرة اصحابه المولى محمد كاظم الخراساني

العالم الرباني والفقيه النبيه العابد الزاهد المولى حسين قلي الهمداني صاحب الشرح الكبير على رسالة ... العلماء ومنهم المولى ... حامل لواء التحقيق ومالك ازمة التدقيق النقي النحرير العالم اعلى الله مقامه


[illegible] الطوف كتاب ولد السلام ومنهم وحيد عصره وفريد دهره استاذ الفقهاء الراشد
الحاج مرزا حسين بن المولى الصالح الحاج مرزا خليل الطهراني ومنهم الحبر النحرير
جامع المعقول والمنقول السيد العلامة الحاج سيد ابو تراب الخونساري صاحب كتاب
سبيل الرشاد في شرح نجاة العباد [illegible] صاحب الجواهر [illegible] منها الاجازة
العامة التامة لجميع مصنفات علماء الاسلام من الخاصة والعامة اما الاول منها فاستجيز
في ارض الغري [illegible] بان احضر عنده بين الطلوعين في الحضرة الغروية على مشرفها
الاف السلام والتحية فحضرت عنده في ذلك الوقت وكان قاعدا في الزاوية [illegible]
[illegible] فجلست بين يديه واخذ بيدي وخطب خطبة واجازني اجازة
[illegible] ثم كتبها وارسلها الي [illegible] واما الثاني منها فاستجزته في سفر زيارة
العسكريين عليهما السلام فكتب لي الاجازة المفصلة وهي ما ذكره [illegible]
والعشرين من كتابه مستدرك [illegible] المجلد الخامس والعشرين الذي
في الاجازات [illegible]
[illegible] جميع ما [illegible] من الكتب
المصنفة في جميع العلوم [illegible]
[illegible] الاسلام [illegible] الحاج مولانا [illegible] صاحب الكرامات الظاهرات [illegible]
[illegible] عن الشيخ الاعظم الشيخ محمد حسن صاحب جواهر الكلام في شرح شرائع
الاسلام عن السيد الجواد العاملي صاحب مفتاح الكرامة عن بحر العلوم السيد مهدي
الطباطبائي عن مشايخه العظام منهم علامة البشر [illegible]
عشر عن مشايخه الكرام العظام اساطين الاسلام منهم المولى الافضل الاكمل [illegible]

محمد اکمل عن جماعة منهم المیرزا محمد الشیروانی والشیخ جعفر القاضی ومحمد شفیع
الاسترابادی باسانیدهم عن الائمة علیهم السلام ومنهم المولی محمد باقر الهزار
جریبی عن اساتیده محمد بن محمد زمان والمیرزا ابراهیم القاضی باصبهان
عن والدیهما عن الامیر محمد حسین بن الامیر محمد صالح ومحمد طاهر بن
مقصود علی ومحمد قاسم بن محمد رضا الهزارجریبی الطبرسی جمیعا عن مولانا
الاعظم وجدنا من طرف ام جدنا الامی السید ابی القاسم الاصبهانی الطباطبائی
مولینا محمد باقر المجلسی باسانیده المتصلة الیهم صلوات الله علیهم المذکورة
فی اربعینه ومنهم المحدث العلامة الشیخ یوسف البحرانی صاحب الحدائق بطرقه المذکورة
فی اللؤلؤة واما الثانی منها فقد اجزتهم ان یرووا عنی عنه جمیع مصنفاتی وجمیع مصنفات علماء
الاسلام من الخاص والعام فی جمیع العلوم من التفسیر والحدیث والدعاء سیما الصحیفة
السجادیة علی منشئها الاف التحیة التی هی زبور آل محمد والحدیث سیما الجوامع الثلثة
للمحمدین الثلثة الاوائل التی علیها المدار الکافی والفقیه والتهذیب والاستبصار
والجوامع الثلثة للمحمدین الثلثة الاواخر الوافی والوسائل والبحار والفقه والاصول والدرایة
والرجال وجمیع سائر العلوم من المعقول والمنقول عن مشایخی الکرام الفخام
العظام وهم جماعة منهم السید السند المحقق السید حسین الکوهکمری وخاتمة الفقهاء
والمجتهدین الشیخ محمد حسین الکاظمی والعالم المحقق الربانی المولی لطف الله المازندرانی
والبحر الزاخر والفقیه الماهر الشیخ محمد باقر بن زبدة المحققین الشیخ محمد تقی الاصفهانی صاحب
الحاشیة الکبیرة علی المعالم صهر الشیخ الاکبر الشیخ جعفر والسید الاریب الادیب الفقیه النبیه
الماهر السید محمد باقر الخونساری صاحب روضات الجنات واخوی المجد المتبحر الاجل السید محمد
هاشم

عن ارباب الصحاح وغیرهم
الخاتون آبادی
والمجلد الخامس والعشرین من البحار
الکلام و
[illegible]
[illegible]

هاشم عن وحيد عصره وفريد دهره الشيخ مرتضى الانصاري عن العلامة النحرير مولانا اسوة المحققين
احمد بن الفقيه العلامة المولى مهدي النراقي عن بحر العلوم عن الفريد البهبهاني عن والده عن
العلامة المجلسي باسانيده المذكورة تفصيلا بعينه في المجلد الخامس والعشرين من بحار و
في المجلد الخامس والعشرين من كتاب مستدركنا المتصل باهل البيت عليهم السلم ثم اني اوصيهم
واخذ عليهم بما اوصاني واخذ علي مشايخي قدس الله تعالى اسرارهم من المحافظة على ما
هم عليه من تقوى الله ومراقبته في السر والعلانية والاخذ بالحائطة لدينهم في جميع امورهم
واتقوا الهوان بتجنب حب الدنيا الدنية وزخارفها فانه راس كل خطيئة والتجنب
الى الرياسة الا اذا ادى التكليف الواجب الى ذلك فقد ورد فيها في الاجتناب عنها
انه ما ذئبان ضاريان في غنم غاب عنها رعاؤها باضر في دين المسلم من حب الرياسة
وروى الكليني ره انه قال عليه السلم ملعون ملعون من حدث نفسه بالرياسة
ولا يانسوا بذكر ما وصانا ووعظنا به بعض مشايخنا الكرام اعلى الله تعالى مقامه
في ذلك المقام وهو العالم العلم العلامة والحبر المتبحر الفهامة جامع المعقول والمنقول
صاحب الكرامات الباهرات المولى حسين قلي الهمداني من اجلة تلامذة المحقق الانصاري
ومن اصحاب السيد الامام العلامة العابد الزاهد الورع المرتاض المجاهد صاحب
المحقق الانصاري الامام سيد علي التستري قدس الله اسرارهم ادركته وتشرفت
بحضور مجلسه ومحضره الشريف سنة الاحدى بعد الالف والثلثمائة في المشهد
المقدس الغروي وكان قدس سره بعيد فراغه من بحثه في الفقه والاصول الدرس
في الاخلاق ويعظ اصحابه ولعمري ما رايت ولا طرق سمعي كلاما اكثر ولا اشد نفعا

من كلامه في القلوب القاسية التي هي اشد من الصخرة الصماء فمن جملة كلامه

في التقوى وما وعظنا به في يوم السبت الخامس والعشرين من شهر ذي القعدة

سنة ... ومائتين بعد الالف بالفاظه الشريفة اي جماعت من واعظ نيست وكار من

ما بزجهتنا ... لست بواعظ ولعلي من ... الخ

نيست اگر وعظ ميخواهيد در كتب بسيار است كار من اينست كه كسي طالب تقوى

صادق باشد و از من چيزي بپرسد كه از راه تقوى را باو بنمايانم ... اما اگر

للتقوى السابق و سئلني عن طريق تحصيل التقوى ...

همين بيايند و بشنوند و بروند در پي لهو ولعب وضحك وكارهاي ديگر ثمري ندارد

خود را زحمت كشيده و مرا اذيت كرده و اگر بخواهيد با همين طريقه كه داريد ... ايشان

ميكنيد تحصيل تقوى بكنيد محال است زيرا كه من در هيچ تا اثري ... اول بايد تحصيل

خوف بكنيد تا بتوانيد تحصيل تقوى بكنيد الحزن الخوف فقيل له فلم ... ما طريق التحصيل

فقال ... له طرق الطريق الاولى بالنسبة الى الطرق التي انتم متمكنون منها

ان تمشي الى المقابر وحدك في كل يوم لا يوم ودا يوم لا وتقعد عند الموتى ساعة او ساعتين

او اكثر و تسئلهم اين اموالكم اين بيوتكم فيجاوبونك عن واحدة واحدة بلسان الحال

ثم يقولون لك لو كنت تدري ما اكثر ما نتمنى ان نرجع الى الدنيا ونتمكن من الذي انت

متمكن منه لاغتنمت وتزودت واستعددت لسفرك لو كنت تدري كيف صار ابي ماء و

العقارب والحيات كيف يتردد الديدان في ... كيف نشرت عظامي كيف اكل التراب لحمي ثم

ترجع الى نفسك و تقول لها يا نفس انت عن قريب تصير كاحدهم ومن جملتهم كان امير

المؤمنين ع كثيرا ما يذهب الى المقابر ويجلس عندهم حتى ... وقالوا له لا تقعد معنا

فيقول لهم هؤلاء قوم يعظوني واتعظ منهم واسئلهم فيجيبونني ولا يؤذونني اذا كان هذا

حال امير المؤمنين ع مع ملك الجلالة والامامة فويل لي ولك ومن طرق تحصيل الخوف قرائة القرآن

ثم قال ما ترتيبه

تحصيل الخوف

قليل من كثير منها الحياء والخوف والخشوع والخضوع الى غير ذلك ومن طرق تحصيل
الخوف في الصلوة مع الحضور فاذا قمت بين يدي ربك فاعلم انك بين يدي
ملك عظيم فاجمع نفسك ولا تدع ان يتفرق حواسك وتفكر في عظمته
جل جلاله ثم انو وقل الله اكبر فكبره بقلبك ثم بلسانك واعلم ان معك عدو لك
هو الشيطان يريد ان يضلك فتسيء الادب في محضر السلطان ولا يفيده
احد ان يجيك عن الا هو جل جلاله فاستعذ بالله جل جلاله وقل اعوذ بالله
من الشيطان الرجيم ثم تبرك باسم ربك جل جلاله وقل بسم الله الرحمن الرحيم
وهكذا واعلم انك معامل مع السلطان وهذه المعاملة ربحها عظيم وخسرانها
عظيم فكما انك اذا عاملت فلان البقال اذا رضي عنك اعطاك واكرمك بحقه من البصل مثلا
على حسب شانه فكذلك اذا عاملت مع السلطان اذا رضي عنك يوليك على بلد
مثلا وكذلك اذا شتمت فلان البقال في يوم واحد عشر مرة تعذر ان ترضيه
عنك بخلاف ما اذا نظرت الى السلطان بعين الحقارة يامر بقتلك ومنها زيارة
امير المؤمنين عليه الاف التحية والسلام فاذا وصلت الى باب حضرته الشريفة فاعلم
انك واقف على باب السلطان تريد ان تدخل عليه وانت لا تدري هل هو راض
عنك فيعطف عليك ام ساخط عليك فيامر بقتلك فينبغي ان لا تتكلم في حضرته
الشريفة مع احد ومنها ان تسجد في الليل سجدة طويلة وتكرر فيها الذكر مائة مرة
او مائتين او الفا او الفين على مقدار طاقتك حتى تتعب نفسك وتوجع مواضع سجودك
ثم تقوم وتتفكر في الموت مقدار نصف ساعة واعلم ان هذا اللباس الذي انت تلبسه
ليس بلباس التقوى والا لكان اكثر الناس متقين وان اردت ان يحصل لك تقوى

مع

مع هذه الاعمال الفاسدة فهو محال فلابد لك من ان تنظر في افعالك في ليلك
ونهارك وتبدل الاعمال الفاسدة المذمومة بالاعمال الصالحة الممدوحة حتى
تحصل التقوى ومن كلام[2] في طريق المجاهدة وتحصيل التقوى ما يقرب بهذا — [2] في بعض الايام
المضمون قال اذا اردت ان ينتظم امور دينك وتحصل التقوى الصادق فتقوم من
النوم قبل الفجر بساعة[4] ولا تنام الى طلوع الشمس فان هذا الوقت ليس فيه بيع ولا — [4] في الصيف وفي الشتاء بساعتين
شراء ولا درس ولا بحث ولا مجالس ترويح الرفاق فاذا قمت من نومك تتفكر في نفسك
انك عبد لربك واذا قام العبد من نومه ينبغي ان يشتغل بخدمة سيده ولا
وتدعو بالدعوات المأثورة واذا اردت ان تتوضأ تتفكر ان الناس يوم
القيامة على ضربين اما وجوههم مبيضة منورة واما مسودة مظلمة ثم
تسأل ربك ان يجعلك من الذين ابيضت وجوههم لا من الذين اسودت وجوههم
فتغسل وجهك وتقول اللهم بيض وجهي يوم تسود فيه الوجوه ولا تسود
وجهي يوم تبيض فيه الوجوه ثم تتفكر ان الناس يوم القيامة منهم من اوتي
كتابه بيمينه وهم الذين يخلع الله جل جلاله عليهم بخلعة المغفرة ويرزقهم
الخلود في الجنة ويحاسبهم الحساب اليسير فتغسل يدك اليمنى وتسأل
الله تعالى ان يجعلك من الذين اوتوا كتابهم بيمينهم وتقول اللهم اعطني كتابي
بيميني والخلد بالجنان بيساري وحاسبني[5] وكذا تفصل صلاة الليل — [5] حسابا يسيرا
بقلب خاضع ونفس خاضعة خاشعة وتشتغل بالتعقيب وتلاوة
القرآن بلياليها التي اذكرها لك ان شاء الله تعالى فاذا فرغت فتفكر في نفسك
واعلم انك لا تبقى في هذا العالم الذي انت فيه وانما انت من عالم الآخرة

الى هذه الدنيا التي هي لدار اخرتك واعلم ان نفسك شريكتك في هذه التجارة التي
ربحها الجنة والرضوان وخسرانها موجب الخلود في النيران ولكنها شريكة
خائنة وعدو لك ولكنها عبد سوء لا تفعل ما تامرها به الا قسرا وقهرا فتسلم اليها
بصرك وسمعك ولسانك وبطنك وفرجك ويديك ورجليك و
توصيها وتقول لها يا نفس اقسم عليك بالله جل جلاله الا تخسرين في تجارتك
فانك ان خسرت وضيعت راس مالك هلكت واهلكتني واذا سلمت اليها
جوارحك واوصيت لها فلا تغفل عنها وكيف تغفل عنها والحال انك اذا
اردت ان تسلمها الا الى من يتجر لك لا تسلمها الا الى من تامنه عليه ومع ذلك
لا تغفل عنه واذا توهمت انه يقع في الخسران تاخذه منه فان كنت هكذا مع من
تعتقد امانته فكيف بك مع من لا تشك في خيانته وتعلم انه ينتظر ان
تغفل عنه في وقت من الساعات لا تنحو عنها ابدا واذا اوصيتها واقسمت
عليها ان لا توقعك في المهالك فانظر في شغلك في ذلك الوقت فان اردت
ان تحضر مجلس درس مثلا فلتكن نيتك في الصبر لوجه الله تعالى وان انت
عنها وانا نايم عليها من طهر قلبه من نجاسة حب الدنيا ولم يكن غيره الا محبة
الله جل جلاله وانت قلبك مملو من الغفلات والشهوات فلا اقل ان
يكون من قصدك المجاهدة واعزم على ان لا تؤذي في ذلك المجلس احدا
ولا تجهل احدا ولا تغتاب ولا تستهزئ باحد واذا رايت قوما يغتابون
فان قدرت على ان تصرفهم بلين فافعل فان هذا زمان يستهزئون
بمن اراد ان يامر بمعروف وينهى عن منكر وان لم تقدر على شيء من ذلك
ولا

ولا ان تخرج من ذلك المجلس فاذكر بقلبك ما هم فيه وليكن مقصدك
الفهم لا ان تظهر فضلك على غيرك ومن كلامه قدس سره في طرق المجاهدة
وتحصيل التقوى ما يقرب هذا المضمون اعلموا عباد الله ان اساس في بعض الايام
التقوى الصادقة الحزن الشديد الدائم يكون في القلب فمن اراد حقيقة
التقوى فلابد له من تحصيل ذلك الحزن فكما ان البناء لا يمكن تحققه بغير
اساس كذلك التقوى لا يمكن دخوله في القلب واستقراره فيه بدون
ذلك الحزن الشديد الدائم وعلامة ذلك ان لا تضحك حقيقة الضحك
ابدا ولا تضحك بوجهك وقلبك بل تبكي بقلبك وتضحك بوجهك و
يكون قلبك بحيث لا يصدر عنه الضحك ابدا وتكون غريقا في بحار الحزن
كما ورد في الحديث المؤمن بشره في وجهه وحزنه في قلبه فيظهر من هذا الخبر
الشريف ان المؤمن ليس له في قلبه بشر اصلا والاخبار بهذا المعنى كثيرة
وان شئت الاطلاع عليها فراجع الخطب والمواعظ التي وردت عن الائمة
صلوات الله تعالى عليهم اجمعين التي وصفت فيها المتقون واعلم انك
ان كنت حزينا في ساعة دون اخرى او يوم دون آخر او في اغلب
اوقاتك وفي بعضها باللهو واللعب والضحك مشغولا ومن الحزن خاليا
عن الله جل جلاله غافلا ولمعاصيك ناسيا وبدنياك مسرورا فلست
من زمرة المتقين وليس لك من التقوى حظ ولا نصيب فلابد من
ان يصير الحزن ملكة راسخة في نفسك وتحصيل هذا الحزن بان تتفكر
في سوء حالك وكثرة ذنوبك وانك غافل عن عيوبك وانك

عيوب نفسك لتغفلت عن عيوب غيرك وانك لاتشك ولا شبهة
لك في انك قد عصيت ربك واطعت عدوه وعدوك واجترئت على
سيدك ومولاك وخالفت من اليه منقلبك ومثواك ولم يأتك
البشارة من عنده بالغفران والنجاة من الخسران ولا تدري هل تقبل
شيئا من اعمالك ام صدر منك ما ترجو به الخلاص من نيرانه واذا
تفكرت في هذه الامور تعلم ان اسباب الهلاك فيك موجودة الى آخر كلامه
رفع مقامه وكان يوصينا بقلة المعاشرة وتركها الا بقدر الحاجة وكفى به
وكان يقول ان المعاشرة للطلبة سم قاتل وقال اياك وهذه المجالسات
في الصحن الشريف الا ان تكون مشغولا بالتضرع الى امير المؤمنين عليه
افضل صلوات المصلين وكان يأمرنا بالبحث في علم الاخلاق ويقول
ان الطلبة كان ما يتعاطونه من الكلام اذا قعدوا في الصحن الشريف
واجتمع بعضهم مع بعض كلاما في تهذيب الاخلاق وتزكية النفوس كان ذات
يوم عنده وكنا عشرين نفسا او اقل فقال ايتها الجماعة ان لكل واحد منكم
اسرارا وخفايا لا يحب ان يطلع عليها غيره فما يجري عليكم اذا اطلع كل واحد
منكم على خفايا غيره منكم انتم فكيف بكم في يوم تبلى فيه السرائر وينكشف
عن الضمائر واراد بعض المؤمنين السفر الى بلاده فطلب منه موعظة
فاوصيهم ابقاهم الله بعفة النفس وخفة المؤنة وترك فضول المعاش كثيرة
اليقين وغيره وكان شيخنا الاعظم الامام ... قدس سره ... استعمال هذه
الفضول اذا كان ينتهي الى الذلة ولكن ما وجبت الحاجة الى الدين وما
[illegible]

يترتب عليها من الذل والهوان عند الديان واوصيهم ادام الله تعالى ايامهم
ببذل الجهد وغاية الاهتمام بتحصيل العلوم الشرعية الاهم فالاهم سيما الكلام
والمناظرات مع هذه الفرق الضالة المضلة من الكفرة الجاحدين
من الطبيعيين وغيرهم وبذل الجهد وغاية الوسع في رفع بدعهم وشبههم عن
قلوب ضعفاء المؤمنين المبتلين بهؤلاء الملحدين فقد قال صلى الله عليه وآله
لان يهدي الله بك واحدا خير لك من جبل تهامة ذهبا الحديث وسيما التفسير
والحديث وما لا بد منه من علمي الدراية والرجال ولا يغترّوا بانصراف معظم
العلماء في زماننا عن هذين العلمين الشريفين فقد كان السلف الصالح يهتمون
في تكميلهما حتى اني سمعت ان المحقق الانصاري مع ما كان عليه ذهب الى [illegible]
واستجاز من السيد الامام العلامة حجة الاسلام السيد محمد باقر الشفتي ثم الاصفهاني
فامتحنه خصوص ثم اجازه على ما يرويه في علم الرجال ثم اجازه مع ان المحقق الانصاري
قدس سره تصنيفا في علم الرجال ذكر فيه الرواة الذين اختار العمل
بروايتهم ولعله صنفه بعد ذلك وبعد ان اكمل علم الرجال واوصيهم بتلاوة
القرآن في آناء الليل واطراف النهار حتى يكون العبد مصداقا لقوله في جواب منكر ونكير القرآن امامي
والمداومة على البحث في التفسير ومدارسة كتب الاخبار سيما ما يتعلق منها بالاحكام
سيما الكتب الاربعة التي عليها المدار في جميع الاعصار الكافي والفقيه والتهذيب
والاستبصار ونهج البلاغة وقد حدثني السيد العلامة الامير سيد علي اعلى الله
عن والده سيدنا الاستاد الاعظم قدس سره انه اوصاه بحفظ القرآن و
نهج البلاغة والصحيفة الكاملة السجادية عن ظهر القلب وقد رأيت
نسخة بخط المحقق الانصاري قد استنسخ نهج البلاغة واستخرج منه ما يتعلق بالاحكام

ما يتعلق

وقد وقفت عند استدراكي على المجلد الخامس والعشرين من البحار للمجلسي
وهو مجلد تلمن طرف اجازات ابجدنا عن طرف علمائنا للسيد العابد الزاهد
السيد ابي القاسم الاحمد النجف الرولي على ما ينيف على اربعمائة اجازة قد اوصى
فيها المجاز بملازمة مدارسة الاخبار والتتبع فيها حتى ان العلامة صاحب
الجواهر قال في بعض اجازاته ربما استدركها عنده وصية المجاز بالتتبع و — في الاخبار
الاستقصاء اذا استنبطنا جملة من احكام الطهارة من الاخبار الواردة في
الديات انتهى وقد كان السلف الصالح يبذلون جهدهم في مدارسة كتب الاخبار
سيما الكتب الاربعة وقد ذكروا في تصنيفات المجلسي الثاني ان ما علقه
عليها من التعليقات والحواشي بلغ الى مائة الف بيت او اربعمائة الف بيت او تزيد عليه
وقد ذكر جدنا التقي المجلسي في الفوائد الاثنى عشر التي ذكرها في مقدمة
شرحه على الفقيه الفارسي المطبوع ان المدرك في استنباط الاحكام منحصر في
الاخبار اما الاجماع فهو حجة عندنا الاشتماله على قول المعصوم واما الاستصحاب
والبرائة والاشتغال فمستفادة من الاخبار واما العقل فانما يعتبر فيه ما
ثبت عنهم واما القرآن فالعمدة والعمدة في تفسيره وتعيين المراد منه هو قول من
نزل فيهم وهم اهل البيت فان اهل البيت ادرى بما في البيت وقد كان السلف
الصالح ملتزمين بملازمة كتب الاخبار وقرائتها على الشيوخ فيظهر ذلك لمن راجع — ومنهج البلاغة والصحيفة الكاملة فانهم كانوا ملتزمين بقرائتها
كتب الاجازات سيما الكتب الاربعة قال في الحجتين في المجلد الثاني من كتاب الروضة
وهو شرحه على قواعد والده العلامة قدس سرهما واوصى منهم امام الله تعالى
ان لا يدعو في ايام حياته وبعد وفاته قاطعا بالاحسان ومفلان
وكان الفراغ منها في ضحوة يوم الجمعة العاشر من شهر جمادي الثانية
من سنة الحسينية بعد الثلثمائة والالف في دارنا في سامراء على مشرفها السلام

آیت اللہ شیخ علی بن محمد رضا بن موسی بن شیخ جعفر کبیر کاشف الغطاءؒ(۱۲۷۰۔۱۳۵۰ھ۔ق)

الاجازة السابعة

من الشيخ الاجل كبير الطائفة الجعفرية المتتبع المؤلف الخبير الشيخ علي بن الشيخ محمد رضا بن حجة الفقاهة الشيخ موسى بن الشيخ الاكبر كاشف الغطاء صاحب الحصون المنيعة في طبقات الشيعة في ١١ مجلد واجازته هذه بخط نجله العلامة الكبير علم الشيعة الشيخ محمد الحسين صاحب الدين والاسلام والمراجعات الريحانية وغيرها مسجلة بتوقيع الشيخ المجيز وخاتمه الشريف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الحمد مجازا الى حقيقة رضوانه واجازة الى سبل احسانه والصلوة على سيد انبيائه وخيرة من خلقه محمد وآله وبعد فان السيد الصفي والعالم الالمعي اللوذعي السيد علي نقي بن العلامة السيد ابو الحسن النقوي اللكهنوري ادام الله حراسته قد رغب الينا في ان نجيزه برواية الاحاديث التي صحت لنا روايتها بطرق الاجازة عن اهل بيت العصمة ومعادن الوحي والحكم صلوات الله عليهم فوجدته من اهله وفي محلها لذلك قد اجزته ان يروي عني عن مشايخي من العلماء الاعلام من اعمامي واجدادي كشيخنا العلامة الفقيه الشيخ مهدي عن ابيه المحقق الوحيد الشيخ جعفر عن ابيه ينبوع العلم والفقاهة جدنا الشيخ جعفر كاشف الغطاء رضوان الله عليه عن استاده الوحيد البهبهاني اعلى الله مقامه والشيخ مهدي الفتوني رحمه الله بطرقهم المشهورة الى المحمدين الثلاثة اعلى الله درجاتهم وعن شيخي العلم العالم الرباني الشيخ جعفر الشوشتري قدس الله سره عن استاده الشيخ الفقيه صاحب انوار الفقاهة الشيخ حسن بن الشيخ جعفر كاشف الغطاء عن اخيه خريت الفقه الشيخ موسى بن جعفر عن ابيه كاشف الغطاء عن مشايخه الأعاظم رضوان الله عليهم وعن استادي العالم الورع البر التقي الشيخ محمد باقر عن ابيه العلامة الشيخ محمد تقي صاحب هداية المسترشدين قد اجزته ان يروي عني روايتي وما صح لي اجازته عنهم الى ائمة الهدى وعليهم من الحق سلام الله واوصيه ان لا ينساني من صالح دعواته وان لا يحيد عن الورع والاحتياط ومن الله سبحانه نستمد لنا وله المعونة والتوفيق والسلام عليه

حرر في ٩ شعبان المعظم سنة ۱۳۴۳

الشيخ علي آل جعفر
كاشف الغطاء

آیت اللہ محمد علی بن محمد قاسم اردبادیؒ (۱۳۱۲۔۱۳۸۰ھ۔ق)

الاجازة الثامنة

من العلامة المفضال باقعة الفضل ونابغة الكمال اخي في الله الميرزا محمد علي الاوردبادي
دام علاه وهو ايضا يروي عني فالاجازة بيننا مدبجة وكانت اجازتي له في شغاله
في شوال سنة ١٣٤٧ه وهو يروي عن مشائخ كثيرين منهم استادنا العلامة
حجة الاسلام مولانا السيد محمد باقر اللكهنوي طاب ثراه بطرقه المذكورة في اخر اسناد الرغائب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد فهذا ما نوّه
سيدنا الاخ الفضال العلامة الحجة سيد العلماء الاعلام
وسند الفقهاء الكرام العلم المفرد والسيد ... المحقق النحرير
نابغة عهده وعلامة مصره السيد علينقي النقوي اللكهنوي الهندي
دامت بركاته من املاء طرقي واسانيدي الى علمائنا الاعلام
وكتبهم ومنهم الى مهابط الوحي ومعادن العلم ائمة الهدى صلوات
الله عليهم اجمعين والاجازة له بروايه الاحاديث الشريفة
والكتب المؤلفة لاساطين الدين من الامامية عني بها و
بعد ما فضل وان كان له اجازات كثيرة التي ... لم توقف
على الغاية القصوى من كل فضيلة وحرصه بان لا يفوته اي
نادرة وحسن ظنه باخيه في الدين وعلى الرضا منه حدثه لتحري
هذه النظام ولم يكن لي مندوحة من اجابة طلبه فبادرت
الى سرد هذا البيان عسى ان يكون طلبه وان كان هو ذالك
فهو اولى من ستر جانب اخيه ويسد ذلك ومن الله
استمد المعونة واليه ابتهل ان يوفقنا جميعا لما يحب ويرضى
والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وان طرق اجمة عن مشايخي العصر الحاضر تعلم اسانيدهم الى مشايخهم وكذلك
تراجمهم (١) آية الله السيد ميرزا علي آقا الشيرازي قدس سره (٢) آية الله السيد
حسن صدر الدين العاملي الكاظمي (٣) آية الله الشيخ محمد حسين النائيني (٤)
حجة الاسلام الحاج الشيخ علي القمي النجفي (٥) حجة الاسلام الحاج الشيخ آقا بزرگ [illegible]
نزيل سامراء (٦) حجة الاسلام الحاج الشيخ محمد [illegible]
(٧) حجة الاسلام [illegible] دامت بركاتهم [illegible] حجة الاسلام
السيد محمد [illegible] الهندي (٩) حجة الاسلام السيد الوالد السيد
ابو الحسن دامت بركاته (١٠) حجة الاسلام الحاج الشيخ عبد الله المامقاني
قدس سره (١١) حجة الاسلام السيد ميرزا هادي الخراساني الحائري (١٢)
حجة الاسلام الشيخ اسد الله الزنجاني (١٣) و(١٤) و(١٥) الحجج
من آل كاشف الغطاء الشيخ المرتضى والشيخ هادي والشيخ محمد الحسين
(١٦) و(١٧) الحجتان ميرزا محمد الطهراني والشيخ آقا بزرگ نزيل
سامراء (١٨) آية الله العظمى زعيم الشيعة المجدد ميرزا محمد
الشيرازي ومن مشايخي من ادركت [illegible] اسانيدهم [illegible] بالوقوف على اجازاتهم
والمكتوب [illegible] (٢٠) حجة الاسلام السيد المصطفى [illegible] يروي
عن علم الهدى السيد المرتضى الكشميري (٢١) العلامة المحدث السيد محمد علي
الشاه عبد العظيمي يروي عن آية الله الشيخ محمد حسين الكاظمي والمولى لطف الله
المازندراني (٢٢) حجة الاسلام الحاج الشيخ عبد الحسين البغدادي
عن الشيخ محمد طه نجف وابو الرضا السيد محمد الهندي (٢٣) العلامة الحجة
الحاج ميرزا فرج الله التبريزي النجفي عن الحاج ميرزا حسين الخليلي والسيد

[illegible] بسم تعالی

السيد محمد حسين الطباطبائي التبريزي (١٣٢١) عن حجة الاسلام ابي المجد
محمد الرضا ابن الشيخ الاصفهاني صاحب نقد فلسفة داروين ومباحث الالفاظ
ونسيج الاسلام والطبيعيات وشارح المنظومة في العروض والقوافي
للزمخشري والعلامة الحجة السيد المصطفى بن الحسن بن الياقوت بن احمد
التبريزي وغيرها وصاحب الشعر الرائق اباں شيخنا المعاصر دام ظله
يروي عن العلامة النوري والسيد حسن صدر الدين وشيخ الشريعة الاصفهاني
والسيد محمد القزويني (١٣٥٢) عن العلامة السيد الحسن بن
السيد الحسيني ابن آية الله المهدي بن الحسن بن احمد القزويني
النجفي الحلي عن المحقق الخراساني وعن عمه السيد محمد القزويني
جميعا عن جده المهدي (١٣٠٠) عن العلامة الشيخ محمد حسن
النجفي واجازني بهذه مدينة يروي عن الشيخ محمد طه نجف والحاج
ميرزا حسين الخليلي والشيخ عباس الشيخ حسن آل كاشف الغطاء
والسيد محمد علي آل السيد عبد العظيم والحاج الشيخ عبد الله المامقاني
والحاج ميرزا فتح الله الشيرازي باسانيدهم وعن الشيخ محسن
المرطوبي النجفي عن السيد علي آل بحر العلوم صاحب البرهان
وعن الشيخ محمد عن السيد حسين عن ابيه آية الله المهدي
القزويني (١٣١٢) عن العلامة الشيخ حسن المنكراني عن
الحاج ميرزا حسين الخليلي والسيد ابي تراب الخوانساري والسيد

بسم تعالى

والسيد حسن الصدر والسيد محمد علي الشعظمي (٢٨/) العالم الورع الحاج
السيد المرتضى بن احمد بن المرتضى الشهير بالحاج السيد حاج آقا الميلاني التبريزي
المتولد في حدود سنة ١٢٨٠ والمتوفى يوم السبت بين الطلوعين ١١ شوال
١٣٥٢ قرأ على علماء تبريز ثم النجف الاشرف وعرج على تبريز
وعلى احد علمائها [illegible] وفي الطليعة من ائمتها ومدرسيها ولم يؤثر عنه
الا المآثر والمفاخر ولا عرف الناس منه الا التقى والورع مات ولم
يخلف درهما ولا دينارا الا ديونا باهظة على ما كان يدر عليه
يديه من الاوقاف والمساعي في الاولى ثم بعد الاخرى يروي عن
العلامة الحجة ميرزا عبد الرحيم [illegible] التبريزي المنتهي نسبه
الى جابر بن عبد الله الانصاري المتولد سنة ١٢٧٢ المتوفى يوم
الجمعة ٩ صفر ١٣٣٤ صاحب صراط النجاة في اصول الدين المطبوع
ونيل الاماني في شرح الدعاء اليماني وفرحة الداعي في العبادات
والدعوات ومشكاة المصابيح في الدعوات الكافي المطبوع
ورسالة في الحظ والحق والحكم ورسالة في الشرط المتأخر المطبوعة وتعليقة
مختصرة على مكاسب الانصاري ورسالة في قاعدة نفي الضرر واخرى في
في الاجتهاد والتقليد ورسالة في الاستصحاب وتعليقات على طهارة
الشرائع ومجموع في الادبيات وترجمة الشافية في المواعظ و
رسالة في [illegible] وتعد [illegible] في شرح دعاء الندبة [illegible]
لم يتم مجموع الشرط للسلوك يروي عن الحاج ميرزا حسين النوري وعن السيد
محمد الهندي النجفي وشيخ الشريعة الاصبهاني والمحقق الخراساني

باسمه تعالى

(٢٩) العلم الحجة الحاج ميرزا علي اصغر الملكي التبريزي احد فطاحل العصر علماً وتقىً
يروي عن الحاج ميرزا حسين الخليلي والسيد حسن الصدر والحاج الشيخ عبد الله المازندراني
(٣٠) السيد احمد الكهاني الحائري عن الفاضل الايرواني والشيخ زين
العابدين المازندراني الحائري والشيخ محمد حسن آل يس الكاظمي وميرزا
ابي القاسم الحجة الطباطبائي الحائري ح وعن السيد احمد عن ابيه السيد محمد باقر
عن السيد علي نقي الطباطبائي الحائري (٣١) عن العالم البارع الاديب السيد محمد
الغريفي البحراني المتوفى في النجف الاشرف [illegible] صاحب التآليف الكثيرة والشعر
الوافر واجازني بخط يده مدبجة يروي عن السيد الطباطبائي اليزدي والسيد
محمد علي الشعفيتي والشيخ محمد طه نجف والسيد المصطفى النجفي والحاج الشيخ عبد الله
المامقاني والشيخ محمد حرز والسيد عبد الله البهبهاني شهيد الانقلاب
بطهران والشيخ عبد الهادي [illegible] الهمداني [illegible] الطهراني والسيد
[illegible] باقر الهندي والسيد الرضا وجماعة آخرين لا اعرف اسماءهم
(٣٢) العالم الباحث ميرزا حسن بن العلامة الاوحد الحاج ملا علي العلياري
من علماء تبريز المعاصرين من تلامذة الشيخ المامقاني والفاضل الشرابياني والمولى
لطف الله المازندراني والعلامة الايرواني وميرزا محمد علي الرشتي وغيره
له مشكوة الانوار في اصول الدين ج٢ مشكوة الوصول الى علم الاصول ج٣
صراط النجاة المحجة البيضاء المواهب السنية الحبل المتين جامع [illegible] المولى
بدايع الاعلام في شرح شرايع الاسلام [illegible] كنز الغرائب
[illegible] تعاليق على كتب الفقه والاصول اجازات طويلة
يروي عن [illegible] وميرزا ابي القاسم الحجة الطباطبائي الحائري والشيخ

النجف

بسم تعالى

محمد طه نجف والمولى احمد الشبستري النجفي وعن والده العلامة عن الامام المجدد
الشيرازي وآية الله الكوه كمري والشيخ راضي الفقيه النجفي والشيخ مهدي الكاشف
الغطاء (٣٣) العالم الورع التقي الشيخ عبد الجواد بن الحاج المولى [illegible]
المحسن الماز ندراني كان ابوه من بطانة الامام الانصاري واخوه
الشيخ عبد الهادي من فضلاء حوزة الامام المجدد الشيرازي
وهو قد حاز ثقة الاهلين عامة في كربلاء المشرفة وهو احد
ائمتها ما دام [illegible] وعمره اليوم ٩٢ عاما [illegible] عن الامام
الانصاري [illegible] الاردكاني والشيخ
زين العابدين المازندراني وميرزا محمد تقي [illegible]
[illegible] باجازة الشيخ عبد [illegible]
[illegible] (٣٤) العلامة السيد محمد ابراهيم [illegible]
الحجة السيد [illegible] الحائري احمد علماء كربلاء اليوم والمتكلمين
على [illegible] باجهاده يروي عن والده الشيخ الانصاري والحاج
ملا علي الخليلي ويروي عن العلامة السيد احمد الاصفهاني الحائري
عن المولى حسن علي الهمداني النجفي الاخلاقي (٣٥) عن محدث
العصر [illegible] الاسلام الحاج الشيخ عباس القمي بن محمد رضا بن
ابي القاسم الشيخ المولود [illegible] في [illegible]
واخذ العلم [illegible] ١٣١٦ والامام العلامة النوري
[illegible] على [illegible] البيت ثلاثا والامام المعروف [illegible] مرة و [illegible] خراسان
[illegible] وهو اليوم [illegible] النجف [illegible]

[illegible]

بسم تعالی

ج ۲ نفس المهموم مقتل ۲ نفثة المصدور ۳ والأنوار البهية ۴ وهدية الزائرين ۵ ومفاتيح الجنان ۶ والفوائد الرجبية ۷ والدرة اليتيمة ۸ وتحفة الأحباب ۹ ونزهة النواظر ۱۰ وسبيل الرشاد ۱۱ وذخيرة الأبرار ۱۲ ورسالة ۱۳ في الصغائر والكبائر ۱۴ والفصول العلية ۱۵ والحكمة البالغة ۱۶ واللآلي المنثورة ۱۷ ودستور العمل ۱۸ والتحفة الطوسية ۱۹ والنفحة القدسية ۲۰ والمقامات العلية ۲۱ والباقيات الصالحات ۲۲ ومنتهى الآمال ج ۲ كبيرا ۲۳ ومنازل الآخرة ۲۴ وترجمة مصباح المتهجد ۲۵ وترجمة جمال الأسبوع ۲۶ والكلمة الطيبة ۲۷ وهدية الأحباب ولعز الطبوع ۲۸ وذخيرة العقبى ۲۹ وتحفة الأحباب ۳۰ والفوائد الرضوية من المعاجم ۳۱ وغاية المنى ۳۲ وتتمة المنتهى ۳۳ وبيت الأحزان ۳۴ وتقويم الوسائل ۳۵ وغاية المرام ۳۶ وكحل البصر ۳۷ وشرح الوجيزة ۳۸ وفيض القدير ۳۹ وفيض العلام في وقائع الأيام ۴۰ وفهرست الوسائل ومقالة الفلاح ۴۱ والدر النظيم ۴۲ والدرة الباهرة إلى غيرها وكل هذه في أحاديث أئمة الهدى ع وفضائلهم وذكر زيارات شيعتهم وتشييد مبانيهم وبيان مصائبهم وما يتعلق بهذه العلماء من نشر تعاليمهم وبث أخلاقهم والدعاء لهم مما يرضى الله ورسوله والأئمة الذين صلوات الله عليهم أجمعين يروي عن أناس من علماء الفريقين غير أن الذي يعني في ذكره ويعتمد عليه هو ما يرويه عن العلامة النوري قدس سره د ۱۳۲۰ عن العالم البارع الشيخ جعفر بن الشيخ حسين العربي النجفي المتوفى ۱۳۰۵ عن الإمام المجدد الشيرازي والسيد المهدي القزويني والحاج ملا علي الخليلي والسيد حسين الصدر والآخوند الخراساني د ۱۳۲۹ العالم الفاضل السيد أحمد بن الحسين بن محمد بن الحسين بن عبد الكريم محمد الجواد بن عبد الله بن نور الدين بن السيد نعمة الله الجزائري يروي عن جماعة أنا أشار كر في النقل منهم ثم منهم

[illegible]

بسمه تعالی

كمال الدين ميرزا ابي المجد الدولتابادي المدرس عن الآخوند محمد علي الخليلي الطهراني والعلامة
النوري وكالشيخ الأصفهاني ومنهم العلامة السيد عبد الصمد التستري الحسيني [illegible] عن
الفاضل الايرواني والمحقق الرشتي والفاضل الاردكاني والشيخ محمد حسن [illegible] والشيخ جعفر
التستري ومنهم الشيخ محمد بن العظيم بن الرفيع بن الشفيع البروجردي [illegible]
عن النوري والحاج ميرزا حسين الخليلي ومنهم السيد محمد تقي [illegible]
عن المؤسس النهاوندي والمحقق الخراساني والحاج ميرزا حسين الخليلي ومنهم
العلامة الشيخ محمد رضا الدزفولي عن عمه العلامة الشيخ محمد طاهر ومنهم السيد ابو القاسم
بن احمد بن الحسين بن عبد الكريم الموسوي الجزائري عن السيد مرتضى الكشميري وجماعة
الشيخ علي الشيخ محمد رضا ال كاشف الغطاء باسانيده [illegible] واجازته [illegible]
ذي الحجة ١٣٨٦ العالم البارع السيد احمد بن المصطفى بن هاشم بن المصطفى بن
الحسن بن الحسين الموسوي الحائري الاسكوئي المتولد سنة ١٢٩٥ والمتوفى يوم الاثنين
١٧ ج [illegible] سنة ١٣٣٥ في النجف الاشرف ودفن في الصحن [illegible] البيت
وضرب في الارض [illegible] فدخل مصر وكور الشام والقسطنطنية وبلاد
صربية وبلغار ويونان ونمسا وفرانسة وقرأ في تبريز على العلامة الحاج ميرزا
العلامة المجتهد الشهير والعلامة ميرزا صادق [illegible] المجتهد الزعيم واخذ المعقول عن
العلامة الحاج ميرزا علي من احفاد العلم المجدد الشهير ميرزا يوسف الطباطبائي ثم
هاجر الى خراسان المقدسة وتخرج بها على العلامة الاكبر الحاج فاضل في الفقه
والاصول والعلوم العالية واخذ المعقول [illegible] من العلامة الورع الحاج
السيد عباس [illegible] وقرأ الطب في تبريز على البارع ميرزا محمد وأخذ الطب الجديد
والهندسة والطبيعيات الجديدة على [illegible] الدولة ميرزا عبد الحسين خان
النطاسي [illegible] واخذ النجوم والحساب والهيئة والتقويم عن المنجم الشهير
ميرزا عبد العلي صاحب التقويم وادأب نفسه على مطالعة الكتب الجمة [illegible] ربع قرن
ذخيرة

بسمه تعالی

وكلمة فلما كان الأمر مختصاً في اندية البحث وهو في غنى عن ذكرها ولعدم تعرضه ردها فلم أر
أكرم من الأخلاق وشرف النفس وثباتاً على الدين وتقوى وورعاً فقد استجازني فأجزته
بما يليق بحاله يروي عن آية الله ميرزا محمد تقي الشيرازي واستاده معلوم ومنهم
العلامة الكبير الحاج فاضل الصدر الخراساني والعلامة الورع الحاج السيد
عباس [illegible] وكلاهما من أعاظم علماء خراسان
قدس الله روحهما لكن لا علم لي باسنادهما وعن العلامة الفقيه المولى
محمد علي [illegible] النجفي عن الفاضل الايرواني والسيد المهدي القزويني
والحاج ميرزا حبيب الله الرشتي والشيخ زين العابدين المازندراني الحائري
(ومنهم) عمدة الفقهاء العلامة السيد محمد علي هبة الدين الشهرستاني والأعز
عندي [illegible] يروي عن السيد حسن صدر الدين الكاظمي واسانيدهما معلوم ومن
الحكيم [illegible] الحاج ميرزا محمد باقر بن محمد حسن بن سراج الدين الاصفهاني
الشيرازي من أعاظم تلامذة الإمام المجدد الشيرازي عن الحاج ملا علي ميرزا خليل
وميرزا محمد [illegible] الخوانساري والسيد المهدي القزويني وآقا نجفي الاصفهاني
والفاضل [illegible] وعن هبة الدين عن الأمير السيد محمد عن أبيه السيد
محمد صادق الرازي عن جده السيد محمد المهدي الهمداني الطباطبائي
عن الأمير السيد علي الكبير (رحمه) فقيه بيت الوحي سيد الطائفة
آية الله الحاج السيد حسين الطباطبائي القمي نزيل كربلاء المشرفة المتولد
في حدود سنة ١٢٨٢ والمتخرج على الآيات العظام الحاج آقا رضا الهمداني
وميرزا محمد تقي الشيرازي والسيد محمد كاظم اليزدي الطباطبائي والمولى محمد كاظم
الخراساني والراوي بالإجازة عن علم الهدى الحاج السيد المرتضى الكشميري
والحاج ميرزا حسين الخليلي ومحدث العصر الحاج الشيخ عباس القمي وهو اليوم

بسمه تعالى

في التعليم من علمائنا الأعلام ومراجع التقليد العظام [illegible]
الله تعالى الفضائل كلها نفسه وكسبه فهو من ممثلي آل محمد [illegible] العلم
علما وورعا وسجايا وشهامة وإباء كان مهبط [illegible]
الخفاق ثم اقتضت الظروف أن يغادرها [illegible]
في كربلاء المشرفة مناصا للعلم والدين ومنبعا للوافدين [illegible] أدام المولى [illegible]
الشرع وكهفا للمسلمين ذاك هو العلامة الأوحد والعلم المفرد [illegible]
الوالد ميرزا أبو القاسم بن محمد تقي بن محمد قاسم الغروي [illegible]
قدس سره ولد في ج ا سنة ١٢٧٤ طوى شوطا من عمره في العراق وتحصيل
في تبريز ثم هاجر الى النجف الأشرف وتخرج بها على العلمين المحققين
الاثنين الفاضل الايرواني والشيخ محمد حسين الكاظمي في الفقه وعلى المحقق
المؤسس المولى علي النهاوندي من تلامذة الإمام الأنصاري في الأصول
وغيرهم من فطاحل المتقدمين ثم عرج على تبريز [illegible]
اجتهاده المطلق ناصا بذلك [illegible] الإمام المجدد [illegible]
العابدين المازندراني الحائري والمولى لطف الله [illegible]
والفاضل الشرابياني وغيرهم [illegible] بالاجازة [illegible]
أبيه السيد الشيخ محمد طه نجف التبريزي النجفي وهذه أول اجازاته [illegible]
واخرا [illegible] وللمرحوم الوالد كتاب العقائد في الأصول [illegible]
مناهج اليقين في الرد على النصارى الشهاب المبين في اعجاز القرآن [illegible] من الشهب
الثاقبة في الرد على القول بوحدة الوجود مختصر منها رجوم الشياطين في النقد على تفسير [illegible]
الفاضل الباركوبي باللغة التركية النجم الثاقب السهام النافذة في الرد على البابية
الضالة [illegible] نور الضياء كتاب فارسي في اصول الدين كتاب [illegible] الأصول
في اصول الفقه ٢ رسالة في التعادل والتراجيح كتاب الطهارة كتاب الطهارة [illegible] بسط
منه كتاب الطهارة البطلان الجميع لم يتم كتاب الصلوة كتاب الزكوة كتاب

[illegible]

بسمہ تعالی

نقال ۱۲

کتاب الخمس والانفال کتاب الصوم والاعتکاف من کتاب الحج والمزار کتاب الامر بالمعروف من کتاب

الجهاد کتاب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر ثم کتاب المتاجر ثم کتاب الصید والذباحة

کتاب الاطعمة والاشربة کتاب المواریث کتاب القضاء کتاب القصاص والدیات وکلها الی

... التعلیقات علی ... الی ... مطبوعة منا ... الحج فارسی مطبوع ملحق بما قبله تکملة

... الی الدیات ... تعالیق علی رسائل الامام الانصاری الرسائل

... فی عدة ... المفصل ... المنظومة ... مستقلة رسالة

... الارض بإذن مالکها ... رسالة فی علم المطلقة ... الرجوع

وعدمه ... فی ... العرائس ... اخری مثلها ... الرسم

شرح مباحث ... من عقائد عمر النسفی متلوة ... المنطق ... تقریب

... تعالیق علی المطول للتفتازانی مختصر فی الاحتکار رسالة فی بعض المسائل الفقهیة

... والمعاد ... تعالیق علی ... الحل المطلق ... الجامع

والنجبة المحقق الکلباسی ورسالة ... رسالة الشیخ محمد حسین الکاظمی وغیره

الی غیرها من فوائد وشوارد ... [illegible] ... باحسن ... الکاظمی

... [illegible] ... وهو حائز لصفات ... کان قد علم ذکاء

الفطری وقوة عارضته وتبحره فی العلوم وحیطته بجامع فقه واصول

وکلام ومعقول وحساب وهندسة وراویة للاحادیث الشریفة

... حفظ الشعر ونقده والادب العربی ... على الخلاف

والاراء والمقالات و... فی التفسیر محیطا بالتاریخ ما ... فی فنون

کثیرة ... المذاکرة حفظ الخارق للعادة بحیث ... کان ... لم یکد ینسی

ما سمع ... ذلک ... اعانه علی الاستحضار وتواصل اجوبته فی مسائل العلوم

والاستفتاءات المتواترة ولقد جاد فی الجهة ... من محققی علمائنا واهل

الانظار العمیقة ... کما انه کان احد ... الشیعة ومراجع تقلیدها سیما بعد

العلمین الحجتین الاشیخین المامقانی والشیرابیانی ... اذربایجان وقد ... فی ...

والمقامات فی التقی والورع ومکارم الاخلاق فلا یسع ... بیانها ... هذه الاجازة

بسمه تعالى

ذهب على ذكر طريق واحد فلنذكره بعد [illegible] فاستدركه هنا انه قدم
(٤٢٧) وهو ما ارويه عن العلامة ميرزا علي اكبر التبريزي نزيل النجف الاشرف
ودفينه المتوفى في يوم الجمعة ٢٠ ذي الحجة سنة ١٣٣٦ بشريعة الكوفة رحمه به
الى وادي السلام وله في الفقه واصوله وما يتعلق بهما تآليف كثيرة ولعلها
تبلغ المئة وكان اذا الف تبسط في القول [illegible] جميع محتملاتها
وما يحتاج اليها فيها وما قيل فيها وقد علق بالحاشية طرفا من اسمائها شرح الدروس
[illegible] الحج والاجارات الحاج ملا رضا الهمداني والسيد المرتضى
الكشميري والخراساني والحاج الشيخ عبد الله المازندراني باسانيدهم وعن
الشيخ محمد الباقر النهاوندي عن المولى حسينقلي الهمداني عن الشيخ الانصاري
ح وعن ميرزا علي اكبر عن الشيخ محمد التويسركاني عن السيد حسين بحر العلوم عن
صاحب الجواهر ح وعن التويسركاني عن المحقق الرشتي ح وعن ميرزا
علي اكبر عن الشيخ ابراهيم اللاهيجي عن الامام الانصاري والمحقق الرشتي
ح وعن ميرزا علي اكبر عن المحقق المولى علي النهاوندي عن الامام الانصاري
ح وعن النهاوندي عن العلامة ميرزا ابي القاسم كلانتر الرازي صاحب التقريرات
عن صاحب الجواهر والامام الانصاري ولنا اسانيد غير ما ذكر [illegible]
فلك [illegible] الرواية بها جميعا بطرقها المتصلة الى ائمة الدين
واعلام الهدى صلوات الله عليهم اجمعين واجازة روايتها لمن وجدت فيه شرائط
الاجازة والسلام عليك ورحمة الله وبركاته الاقل محمد علي الغروي الاوردبادي

آیت اللہ سید ابو الحسن نقوی ہندیؒ (۱۲۹۸۔۱۳۵۵ھ۔ق)

(والد سید العلماء علی نقی نقنؒ)

الاجازة التاسعة

من والدنا العلامة واستادنا الفهامة حجة الاسلام والمسلمين
ممتاز العلماء وفخر المدرسين الفقيه المؤتمن مولانا السيد ابو الحسن
دام ظله وهي طويلة مبسوطة في رسالة مستقلة مجلدة ننقل منها ما يلي

قال دام ظله بعد الخطبة والمقدمات الضافية

كيف كان فممن اجتهد لنيل تلك المرتبة السامية الجليلة والدرجة العلية
العظيمة الفاضل الفاصل والعالم الكامل الذي هو في محاسن صفاته
علي النقي في نفسه الذكي الالمعي اللوذعي مهجة قلبي وثمرة فؤادي
نور عيني وفلذة كبدي السيد علي نقي لا زال محفوظا عن الآفات
مصونا عن العاهات فالاحرى ان اقول في حقه ما قال حكيم الفقهاء
الربانيين وفقيه الحكماء الالهيين هادي الانام الى خير السبل استاد
الكل في الكل الذي هو في الصفات على جد جدي السيد علي
المعروف بدلدار علي طاب ثراه في اجازته لولده الاكبر قدوة المتكلمين
اسوة المجتهدين دامغ رؤس الفرق الباطلة وضاربهم بالضربة
الحيدرية العالم المفرد السيد محمد ره تبركا وتيمنا ملتقطا منها
ما ينطبق على ولدي السعيد الاعز الرشيد وهذا لفظه انه طول
الله عمره في ريعان الشباب فاق معظم الامثال والاقران و
امتاز بترقيه مدارج الكمال عن اكثر ابناء الزمان رتع في رياض
العلوم وكرع من عين الكمال وترقى اعلى معارج الفضائل وآل
حاله الى احسن الحال اوشك ان يبيض المداد من اشراق ذكائه
ويتنور قلوب اهل بيتنا بنور ضيائه ولعمري لو قلنا ان زيته يكاد
يضيئ ولو لم تمسسه نار لم يكن مستبعدا او لو قلنا انه مطمح ومحل
نظر حجة الله المنصور بعون الله لكان قولا مسددا كما هو مفاد

بعض الرؤيا الصادقة في المنام اقول وان كان رؤياه نصا في المطلوب
اذ كان قربه الى جنابه اشد وتزلفه لديه ازيد ولم يذكر رؤياه في المقام
فقالة تفصيله يقتضي محلا آخر غير المقام لكن جدى سلطان العلماء
السيد محمد فصله في رسالة مفردة وقد افتخر بها هذا اللفظ فحقيق
لي بان اتمثل مرتجلا بما انشده جدى وسيدى سيد الشهداء عليه
الاف التحية والثناء مرتجزا انا ابن على الطهر من آل هاشم كفاني
بهذا مفخرا حين افخر قال وتشريح حديث ذلك المنام وتوضيح
قضية تلك الرؤيا على وجه التمام ما سمعته مرارا من ابي العلام انه
رحمه الله رأى في المنام يوما من الايام حين ما كنت طفلا رضيعا
صغيرا ان جما غفيرا وجمعا كثيرا من الشيعة والموالي مجتمعون على
تل عال رفيع فرحين مسرورين مستبشرين فقضى رحمه الله منه
العجب وسئل واحدا منهم ما هذا الاجتماع وكيف ولم قال
قائل منهم اما تدرى ان الامام الهمام خليفة الرحمن وصاحب
العصر والزمان حجة الله المنتظر المهدى عليه سلام الله المنان
قد ظهر وخرج وهو جالس متجل على هذا التل الرفيع تجلى النور
على شاهق الطور وقد استضاء المكان بنور المكين فكان نورا
على نور واشتاق ابي الى زيارته عليه وعلى آبائه الكرام الاف
الصلوة والسلام وحداه شدة التوقان على ان شمر عن ساق
الجد والاجتهاد حاجا زيارته قاصدا للحضور بحضرته ولما كان يحبني
حبا شديدا ولا يكاد يفارقني في اغلب الاحيان وكان دائما يضمني
الى صدره ويضعني في حجره اخذني في منامه وذهب بي الى زيارته
وعرج على معارج ذلك التل الرفيع بقدم صدق وايقان و
حضر بحضرته وتمثل بين يديه وسلم عليه فرد عليه السلام عليه السلام

ورأيت الناس محدقون بالامام يسئلونه من كل جانب مسائل الحلال و
الحرام فسأله ابي اولا انى على اى كتاب من كتب الاصحاب اثق واعمل
به وعلى اية فتوى من فتاوى فقهائنا الماضين اعتمد فقال الامام على
كتاب ابن بابويه اوقال على كتاب المفيد وبالجملة سمّى واحدا من قدماء
العلماء لكنه لم يحضر ابى على التعيين فقال انى لما حضرت بحضرتك فلا حاجة
لى الى الرجوع الى كتاب وقول واحد من العلماء فسكت و قرّر و تقرير الامام
كقوله حجة عند الاعلام ثم سأله ان يتوجه و يتكفل بحضانة و تربية الولد الذى
فى حجرى احضرته لتحضنه وتربيه فانجح مسئول ابى واسعف مامولة
وتقبل ملتمسه بقبول حسن ودعا خادمة له فلما حضرت امرها ان تحضننى
وترضعنى وتربينى وتدخلنى فى بيته فصرت من ذلك اليوم من اهل بيته
وفى كفالته وحضانته فيالها من بشارة ما اعظمها واشارة ما احلها و
اكرمها فلما ذهبت بى خادمة الامام الى بيته عليه السلام ترخص ابى
ورجع من عنده الى مسكنه وهبط من التل الرفيع فخطر ببال ابى انى كنت
احب هذا الولد حبا شديدا والآن كيف اراه وهو فى بيت الامام غائبا
عن بصرى وكيف اصبر على فراق ولدى فرجع الى قهقرى الى جنابه وارتقى
على معارج ذلك التل مرة ثانية وسأل الامام كيف واين ارى هذا
الطفل وكيف اصبر على فراقه فاشار بيمناه الشريفة الى ارض فسيحة و سيعة
وقال تراه هنا فاطمئن قلب ابى وعاد الى داره واستيقظ هكذا ذكر
والد العلام استاذ الاساتذة تاج العلماء السيد على محمد طاب ثراه
فى كتابه احسن القصص وها انا افصل الرؤيا التى رأيت فى المنام
بعض الليالى ولعلها كانت ليلة الجمعة انى اطلعت بنهج خاص قد
ذهب عنى ذكره على ظهور الامام عجل الله فرجه وسهل مخرجه فسرت
مسرعا الى المحل الذى علمت فيه بوجود الامام عليه السلام فانتهيت

الی واد فیه قبة مضروبة فدخلت فیها قائلا فی نفسی ما ذا یعطینی ولی عصری فو صلت
بحضرته ونظرت الی طلعته ولبس علی وجهه نقاب لکن صورته المبارکة لم تبق
فی حافظتی المشئومة الی حین الیقظة وهو جالس علی کرسی بهیئة الغضبان
والناس بین یدیه قیاما مؤدبین فلم یکن الا کما تری رجلا وهو جالس مغضبا
علی احد ویکون منتظر الشخص خرحق یعطیه شیئا فاذا اتاه ذلک الشخص
اعطاه بلا مهلة من دون التفات النظر الیه فهکذا بمجرد حضوری بخدمة
الامام اعطانی علیه السلام سیفا بهیا حسن المنظر فی غمد اخضر بیده
المبارکة فاخذته فرحا وخرجت من الخیمة فتقلدت السیف ولما استیقظت
من المنام کان اول الفجر الصادق ووقت فریضة الملک العلام وقد
طلبت تاویله من حضرة العلامة المؤتمن نجم العلماء مولانا السید نجم الحسن
دام ظله بعد الاستخارة فقال ان السیف ابنک علی نقی قد اعطاکه الامام
علیه السلام وهکذا قال بعض الاجلة من الاقرباء فالرؤیا مع تعبیرها
صار نصا فی المطلوب فان التعبیر یطیر علی الرؤس وینطبق بما یأول
المعبر کما هو ظاهر الخبر ثم ابترک ببقیة الفاظه المبارکة فاضاف بمنه
وکرمه علی ما اعطی من العلم حسن العمل والتنزه عن کثیر من الخطأ و
الزلل برا بوالده ولم یعصنی طرفة عین فجزاه عنی خیر ما جازی الولد
عن والده وجعل غده خیرا من امسه والیوم الذی بین یدیه انتهی الالفاظ
اقول فانه سلمه الله وابقاه والی اعلی مدارج الکمال رقاه فی صغر سنه ونضارة
غصنه حال عدم تمیزه لم یلاعب ملاعبة الصبیان وکان یجتنب عن صحبتهم کما
یسمع ذلک فی حق جدنا سید العلماء السید حسین وملاذ العلماء السید ابو الحسن
طاب ثراهما ولما کان ابن سبع سنین اردت ابتداء تعلیمه فجئت به فی مبارک
الایام تحت القبة العلویة علی مشرفها الاف التحیة واذا بعلم التقی الحاج السید
محمد علی الشاه عبد العظیمی النجفی طاب ثراه جالسا علی مصلاه لاداء فریضة الظهر بالجماعة

وكان مقدسا ورعا مشفقا وحلا جامعا للعلم والعمل فسألت جنابه ان يبدأ بتعليم هذا الولد فبدء بتعليمه وتبرك فيام ولدي هذه البركة فاستفاض ولدي هذا بركتين بل بركات افضلها بركة القبة العلوية ثم بركة وقت الظهر بالجماعة وقصدا اداء الفريضة فان قصد العبادة عبادة ثم بركات انفاس تلك النفس المحترمة فبارك الله في تعليمه واشتغلت بتعليمه وتدريسه وهو يعرج درجة بعد درجة ففرغ من تعلم القرآن وعدة منثور رسالتين بالفارسية في عرض شهور ستة ودخل في العلوم العربية كالصرف والنحو وهو داخل في الثامنة وفي صغر سنه لاحت آثار الفضل من صفحات وجهه ونفحات لسانه فكان يحضر في مجالس التدريس بالروضة البهية وغيرها من الكتب الفقهية والاصولية ويستمع المطالب الدرسية ويجيد في فهمها وفقهها وانكشف لنا ذلك بانه قد اتفق في بعض الايام ان مربية كانت تلاطفه فقالت له انت زوجي فقال في جوابها ان ابي قد قرر في مجلس التدريس ان امرأة لو ادعت زوجية رجل وهو ينكر توجه اليها حقوق الزوج دونه فلا يجب عليه نفقتها وغيرها من حقوق الزوجة فانت تدعين الزوجية لي وانا منكر لها فاطاعتي واجبة عليك ونفقتك ليست بواجبة علي وهذا بحسب سنه في ذلك الوقت من النوادر ثم انه اشتغل عندي بالعلوم العقلية والنقلية والاصولية والفقهية وقرأ علي قراءة تدبر وتحقيق وبحث تعمق وتدقيق وكان يحل عقد المطالب العلمية بقوة مطالعته وجودة ذكائه ويقررها على نفسه الا ما شذ وندر من العبارات المستصعبة المشكلة واخذ العلوم الادبية من عمدة العلماء الكرام وزبدة الفقهاء العظام المفتي السيد محمد علي خلف المرحوم المبرور الساكن في دار السرور الفرد الفهام واعلم العلماء المفتي السيد محمد عباس اعلى الله مقامه في دار الكرامة حتى فرغ وفاز بما فاز وحاز ما حاز مما قرت به الاعين ومدحت به الالسن ثم دعتني المصالح الشتى مع استغنائه الى ادخاله في المدارس الرسمية لاجل الامتحانات المعينة المقررة فقرأ على بعض الفحول نبذا من المعقول والمنقول واقدم على تلك الامتحانات وسبق الامثال حتى لقب بالعالم وفاضل الادب وممتاز الافاضل وصدر الافاضل ثم عطف عنان عزمه الى النجف الاشرف على مشرفها الاف التحف واقام هناك سنين عديدة ومدة مديدة مستفيضا من افاضات الفحول مستفيدا مما افادتهم من الفقه والاصول بعد بركات جوار باب مدينة علم الرسول وصنف هناك رسالة عربية مسماة بكشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوهاب وهي مع وجازة الفاظها وسلاسة معانيها مشتملة على تحقيقات فائقة وتدقيقات رائقة تكشف عن سعة نظره وحدة ذهنه فصارت مرضية عند اساتذته

الکرام والعلماء الاعلام بل طالعها بعض اجلة علماء اهل السنة فقال کلمة النصفة دون العصبیة ان هذه
الرسالة عدیمة النظیر فی الرسائل المصنفة فی هذه المسئلة فاتعجب من هذا الطفل الشیعی کیف وسع النظر
فی عقائد مذهب اهل السنة فصار ولدی هذا انجب الله منه حقیقا بان یشار الیه بالبنان من کل جانب و
مکان فاشکر الله تعالی علی هذه النعمة الجلیلة النفیسة فلی ان اقول ان هذا الولد ثمرة تحملی للمشاق
الکثیرة فی تحصیل معالم الدین فان الله لا یضیع اجر المحسنین ولعمری انه تذکرة السلف من اجدادی الکرام
من العلماء العظام بل لعله مورد استجابة دعاء جدی السید دلدار علی الملقب بغفرانمآب تحت القبة
المبارکة الحسینیة ببقاء العلم فی نسله واخلافه الی حین ظهور الامام عجل الله فرجه وسهل مخرجه وقد اجبت
التقاط بعض کلمات مؤسس الاساس فی المقام وان الکلم بلسان من استفرغ وسعه وبذل مجهوده فی احیاء
السنة مع اخلاص النیة وروج الدین الحنیف وایّد الشرع الشریف راجیا بکمه فی امر علی بقی سلمه الله وابقاه
ورقاه الی اعلی ما اتمناه فاقول علی لسانه انه کانت نفسی تنازعنی منذ مدة رأیت ارتقاء الولد المنجب المومی
الیه طول الله عمره الی مدارج الکمال وتخلقه بمکارم الاخلاق ومحامد الخصال ان اکتب له اجازة وافیة نظرا
الی ما اتضح ولاح واسفر کالصباح تاسیا بالعلماء الکرام واقتداء بشیوخنا الاعلام علیهم التحیة والسلام
لما وجدته اهلا لذلک وکانت العوائق تمنع من المراد وعوائد الایام تضرب دون بلوغ الغرض بالاسداد
سیما ملاحظة الحقد واللداد من قبل الموصوفین بالتعسف والعناد فان جل بضاعتهم التجادع وغایة همتهم
سلوک طریق الاعوجاج وینزلون محامد الخصائل فی اقبح المنازل هدانا الله وایاهم طریق الرشاد وجنبنا
وایاهم عما یوجب الندامة یوم التناد انتهی ما اردنا التقاطه وانا اقول مضافا الی ذلک فانی اشد عذرا فی
الامتناع عن المقصود الی هذه المدة فان الدهر لم یزل یرمینی بسهام علی سهام رمانی الدهر بالارزاء حتی
فؤادی فی غشاء من نبال فصرت اذا اصابتنی سهام تکسرت النصال علی النصال فاصابتنی مصائب عظمی
ودواهی کبری من ید الزمان واهله فتراکمت علی الهموم وتهاجمت علی الغموم وازلتنی ثم ازلتنی حتی
اراقت ماء وجهی وغصبت حقوقی فحرمت عما حرمت وعزم اعدائی علی ان لا یبقی لی ذکر ولا اثر ولکن
سعیهم بهذا الولد قد خاب وخسر فالافکار والالام مع ما بی من العلل والاسقام منعتنی عما اردت من الامر
الجلیل والخطب الجمیل ولکننی لما رأیت نحول جسمی وضعف بدنی ولعله یکون آخر عمری ومنتهی عیشی فاخاف
ان لا یبقی لی الفرصة وتضیق علی العرصة فیقطع عنی الزمان حباله ویصرم سنیه واحواله وکان اصرار الولد

ذلك كله ضغثا على ابالة فالتجأت بهذه الحالة الى اظهار ما اسررت وشرعت فيما اردت فاجزت لدان يروى
عنى ما صح لى روايته واتضح لدى درايته من كتب الاحاديث والاخبار ومصنفات العلماء الاخيار سيما
الصحيفة السجادية وكتاب نهج البلاغة والكتب الاربعة لابى جعفرين المحمدين الثلثة التى عليها المدار فى
الاعصار والامصار اعنى الكافى والفقيه والتهذيب والاستبصار والجوامع الثلث المتأخرة للمحمدين الثلثة
المتأخرين التى صارت فى الوضوح والاشتهار كالشمس فى رابعة النهار وهى الوافى والوسائل والبحار وكتب
التفسير والكلام والاصول والفقه الاستدلالى وغيره وكتب الرجال والنحو والفقه والقراءة والكتب الحكمية من
المنطق ونحوه مما له دخل فى علوم الدين ويروى عنى جميع مقروآتى ومسموعاتى وقليل ما برز منى فى قالب
التصنيف والتأليف من الكتب والرسائل واجوبة المسائل ولى طرق متعددة اذكر بعضا منها مفصلا لكنى
قبل ذكرها احببت تمهيد مقدمة وهى انى لما وردت من العراق ببلدة لكهنؤ خطر ببالى ان سلسلة
الرواية عن مجدد الطريقة الاثنى عشرية فى البلاد الهندية جدى السيد دلدار على ره قد انقطعت عن اخلافه
من اهل بيت الاجتهاد وتأسفت عليه غاية الاسف على ان الرواية لجعفره سعد ره فصرت بصدد
التحقيق واستعلام الحالات الرواية عنده هل يكن اليها طريق اولا فاتفق ذات يوم المذاكرة مع حضرة
نجم العلماء المنوه باسمه سابقا رجاء ان يكون له اجازة عن استاده علم العلماء سيد الفقهاء اورع الناس
المفتى السيد محمد عباس ره وهو يروى عن جدى سمى الامام الثالث سبط رسول الثقلين ابى عبد الله الحسين ع
مولانا السيد حسين طاب ثراه فقال دام ظله ان جناب المفتى ره كان فى مرض الموت واشتد مرضه فخطر ببالى
ان استجيز منه لكن ما تجرأت على ذلك خوفا من ان يستيأس من حيوته فيصير سببا لاشتداد مرضه وازدياد
كربه لكن مولانا السيد ناصر حسين دامت معاليه اقدم على الاستجازة فى تلك الحالة فاجازله الرواية بما صحت
له الرواية واتضحت لديه الدراية باللسان اللفظى وهو كاف عند اهل الدراية ففى عصرنا الرواية عن عفرانمآب
منحصرة فى جنابه فلما سمعت ذلك بادرت الى الاستجازة من مولانا السيد ناصر حسين دام بقاؤه فى مجلس التعزية
المنعقد عنده فى الثامن عشر من شهر صفر لاجل ما قصد بالذات وهو التيمن بالرواية عن جدى غفرانمآب بائ
نهج ومن اى طريق كان فبحمد الله وفضله قد اجازلى الرواية باللسان كما حصل له من حضرة المفتى ره ولعله كان
ذلك سنة ثلث وثلثين بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبوية على هاجرها الاف التحية فمن طرقى هذا وهى عمدة
الطرق بحيث تنتهى ولو بواسطتين الى اجلة علماء اهل بيتى فان بيتى هو البيت الذى قال فيه بعض علماء العراق فى

اجازته لتاج العلماء المحققين ورأس الفقهاء المدققين السيد علي محمد طاب ثراه ما هذا لفظه هو من شجرة مدت بالعلم والفضل اغصانها وبسقت بالحلم والبذل افنانها ومن بيت كان مخيم ارباب الفواضل والفضائل ومحط رحال الاماثل والافاضل ولولاه لم يخضر للدين في الهند عود ولم يقم للاسلام عمود انتهى فانا اروي عن الفاضل المعاصر مولانا السيد ناصر حسين بن علامة المتكلمين مولانا السيد حامد حسين الكنتوري اللكهنوي عن الحكيم العلامة والفرد الفهامة اورع الناس المفتي السيد محمد عباس قدس سره عن اسناده وسنده وسناده ومن اليه كل اسناده الذي صنف في تاريخه وترجمته رسالة مستقلة مسماة باوراق الذهب سيد العلماء جدنا السيد حسين عن والده العلام قدوة الفقهاء الفخام اسوة المتكلمين الاعلام المروج للطريقة الحقة الاثني عشرية في البلاد الهندية مولانا السيد دلدار علي افاض على تربته شآبيب الرحمة عن مشايخه الاربعة آية الله السيد بحر العلوم الطباطبائي النجفي وصاحب الرياض السيد الطباطبائي الحائري والعلامة السيد محمد مهدي الموسوي الشهرستاني والشيخ الشهيد السيد محمد مهدي بن هداية الله الاصفهاني رحمهم الله جميعا عن الوحيد البهبهاني عن والده الفقيه الاكمل عن العلامة المجلسي طاب ثراه ومن طرق ما ارويه عن مولى الانام فقيه الاحكام شيخي واستادي وسنادي الحاج الشيخ فتح الله الغروي الاصفهاني المشتهر بشيخ الشريعة طاب ثراه والفقيه النبيه الشيخ عبد الله المازندراني قده وعلامة المحدثين مولانا السيد حسن صدر الدين الكاظمي دام ظله واستادي الفقيه النبيه الحاج الشيخ محمد حسين المازندراني طاب ثراه وعن حجة الاسلام مرجع الانام سندي في سنادي استادي السيد ابو الحسن الموسوي الاصفهاني النجفي دام ظله قراءة وسماعا والفقيه الكامل استادي الشيخ علي الكنابادي كذلك بطرقهم المعهودة عن مشايخهم العظام ومنها ما هو اخر سندي وخاتمة اجازتي فهو الخاتم او الخاتم فاجازتي لولدي الاعز محفوفة من جانبيها بدوحة الهداية والارشاد وقد عقبت في بدئها وختامها بروضة العلم المعروفة مبيت الاجتهاد وهو ما ارويه عن السيد السند والحبر المعتمد اعلم علماء مصره وافقه فقهاء قطره ذي المقامات العلية والملكات الالهية حاوي العلوم العقلية والنقلية علامة الزمان ومجتهد الاوان السيد سبط حسين ادام الله ظله بحق اجداده المصطفين وهو دام ظله يروي عن الفقيه النبيه الشيخ زين العابدين المازندراني تارة بلا واسطة واخرى بواسطة نجله الشيخ محمد حسين وعن استاذ الاساتذة مجدد المذهب السيد ميرزا محمد حسن الشيرازي عن مشايخه العظام وعن الفقيه النبيه الميرزا محمد حسين الشهرستاني عن والده العلامة الحاج ميرزا محمد علي الشهرستاني عن شيخه الجليل السيد محمد الرضوي والشيخ محمد تقي كلاهما عن الشيخ الاكبر كاشف الغطاء عن السيد بحر العلوم قده وعن خاله العلامة و

البحر القمقام عالی الکعب فی العلوم العقلیة طویل الباع فی العلوم النقلیة استادی و استاده السید محمد حسین
اعلی الله مقامه عن والده ملک العلماء السید سید حسین سماعا و قراءة عن والده العلامة و السمیدع الفهامة
سلطان العلماء السید محمد اعلی الله مقامه عن والده سید المحققین و سند المتکلمین جدنا السید دلدار علی
طیب الله رمسه و رفع درجته عن مشایخه العظام المذکورین سابقا و انا ایضا اروی عن استادی العلام
السید محمد حسین المذکور قراءة و سماعا و کیف کان فالروایة عن اکابر اهل البیت و ان حصلت لی کما ذکرت
لکنی مع ذلک کله متأسف علی ان لم یتیسر لی الروایة عن ابی و جدی طاب ثراهما و جعل الجنة مثواهما
ثم ساق دام ظله الکلام فی الوصیة و کتب فی آخرها قد فرغت من تسویده هذا فی یوم الاثنین الرابع
والعشرین من شهر ذی الحجة الحرام ۱۳۴۷ه من الهجرة النبویة علی هاجرها آلاف التحیة . حرره الاقل بهمناء
الدائرة ابو الحسن النقوی امده کتابه فی الآخرة

کتب دام ظله [illegible] فی طی مکتوب منه انه یروی ایضا عن العلم الهمام قدوة العلماء الاعلام
مولانا السید آقا حسن قدس الله سره و هو یروی عن المحقق الفقیه الشیخ حسن المامقانی و الشیخ زین
العابدین المازندرانی بطرقهما المعهودة و عن خاله العلامة الفقیه عماد العلماء السید مصطفی المعروف
بمیر آغا ابن عمدة العلماء السید محمد هادی ابن السید مهدی بن جدنا المجتهد الکبیر السید دلدار علی
عن السید علی [illegible] بحر العلوم [illegible] و [illegible] الاردکانی بطرقهما و عن العلامة الحاج السید احمد علی المحمد آبادی عن استاده مولانا السید دلدار علی
عن مشایخه الاربعة المتقدم ذکرهم فی طی الاجازة باسانیدهم المنتهیة الی الائمة المعصومین سلام الله علیهم اجمعین

آیت الله محمد علی بن حسین هبة الدین حسینی شهرستانی(رہ) (۱۳۰۱-۱۳۸۶ھ-ق)

الاجازة العاشرة

من حضرة الاستاذ الكبير والمحقق الشهير السيد الرئيس فيلسوف الاسلام العلامة السيد هبة الدين محمد علي الشهرستاني صاحب الهيئة والاسلام ونهضة الحسين وغيرهما من المؤلفات الجليلة بعثها الي من عاصمة «بغداد» وانا بالنجف الاشرف مؤرخة بسلخ المحرم الحرام سنة ۱۳٤۸ هجرية

بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً لمن روت آيات الارض والسماء باعلى الاسانيد مستفيض الآثار وحدثت آحاد البرية باصح الطرق متواتر نعمائه وازكى الصلاة والسلام مرفوع الى حضرة من ارسل رحمة للعالمين محمد وآله الشفعاء الميامين

اما بعد فلما كانت الاجازة والاستجازة في رواية السير والاخبار من سنن علماء الدين الاخيار تصحيحاً لمروياتهم وترتيقاً لاحاديثهم وتشرفاً في اتصال حبلهم بسلسلة الائمة من اهل بيت النبوة والعصمة اذ لك السند وعليه فقد استجازني حضرة العالم الفاضل والمحقق الكامل صفوة الاماثل من ترقى مبادئ الفضائل مناصل شمس سماء الشرف وبدر فلك العلم وعماد فلك الهدى الحسيب النسيب والجهبذ الاديب الفائز من قداح الفضل بالمعلى والرقيب سيد العلماء الاعلام وزبدة مجد الاسلام السيد علي نقي بن ابي الحسن بن ابراهيم الحسيني سليل علامة الهند المعظم مولانا السيد دلدار علي قدس الله روحه ونور ضريحه لكي يعزز دوام علاه رابطة النسب برابطة ادبية مع الائمة من آبائه الكرام عليهم السلام فيروي عني ما صحت روايته واتضحت لديه درايته من مرويات اشياخ العصابة ومؤلفاتهم المستطابة ولا سيما الكتب الاربعة التي عليها المدار في مختلف الاعصار اعني الكافي والفقيه والتهذيب والاستبصار والجوامع المتأخرة لاخبار

ائمتنا الخيرة مضافا الى رواية ما صنفته في صنوف العلوم الالهية
فاستخرت الله تعالى واجزته ان يروي عني مؤلفاتي من مخطوط و مطبوع
و مروياتي من مقروء و مسموع و مرسل و مرفوع و مسند و مقطوع
بجميع طرقي و اسانيدي عن اشياخي الكرام ولاسيما من هذه الطرق
الخمسة
اولها عن حجة المجتهدين و رأس المؤلفين و صدر المحدثين سيدنا
الحسن الهادي من آل شرف الدين دام ظله عن مشايخه المشهورين
منهم العالم الثقة السيد ميرزا محمد هاشم الجارسوئي عن مشايخه
المشهورين منهم العالم الرباني السيد صدر الدين العاملي الاصفهاني
عن مشايخه المشهورين منهم العلامة الطباطبائي السيد محمد
مهدي بحر العلوم النجفي عن مشايخه المشهورين طاب ثراهم
ح وبسند السيد ميرزا محمد هاشم عن ابيه السيد زين العابدين
الخونساري عن ابيه السيد جعفر عن ابيه الحسين عن شيخه العلامة
الرباني السيد ميرزا محمد مهدي الشهرستاني
وثانيها عن الزعيم الشهير الامير السيد محمد المعروف باية الله الطباطبائي
المتوفى ۱۳۲۹ھ عن ابيه العالم الرباني السيد محمد صادق الطهراني
المتوفى سنة ۱۳۰۰ھ عن ابيه السيد مهدي الحسيني الهمداني عن ابيه
الامير السيد علي الكبير الحائري المتوفى سنة ۱۲۰۷ھ عن مشايخه
المشهورين منهم خاله المؤسس الوحيد مولانا اغا باقر البهبهاني

وثانيها عن العالم المحدث الاوحد السيد عبد الصمد التستري سليل
سيدنا المحدث الجزائري عن شيوخه السبعة اولهم الشيخ الحاج
ملا علي المقدس الغروي الطهراني وثانيهم الشيخ نوح بن قاسم
الجعفري النجفي وثالثهم الشيخ ملا محمد حسين الحائري المعروف
بالفاضل الاردكاني ورابعهم الشيخ محمد طاهر الدزفولي وخامسهم
الشيخ عبد الرحيم بن ملا محمد علي التستري وسادسهم العالم الكبير
الشيخ ميرزا حبيب الله الرشتي الجيلاني عن الاية العظمى الشيخ
مرتضى الانصاري وسابعهم العالم الكبير والواعظ الشهير الحاج
الشيخ جعفر التستري عن مشايخه كالفقيهين الشيخ علي والشيخ
حسن عن ابيهما الفقيه الاكبر الشيخ جعفر كاشف الغطاء
ورابعها عن الحكيم المحقق والفيلسوف المحدث الشيخ محمد باقر بن
محمد محسن بن سراج الدين الاصطهباناتي القتيل في شيراز سنة ١٣٢٥
عن شيوخه الخمسة اولهم الحاج ملا علي بن ميرزا خليل الطهراني وثانيهم
السيد ميرزا محمد هاشم الچهارسوقي وثالثهم العالم الجليل السيد
مهدي القزويني الحلي ورابعهم الفقيه الكبير الشيخ محمد تقي المعروف
باقا نجفي الاصفهاني وخامسهم الفاضل الهروي ملا محمد تقي بن -
حسينعلي الحائري و
وخامسها عن النابة الثقة السيد محمد مهدي بن جعفر

الحسینی الحکیمی المتوفی فی الحائر ۱۲۲۱ھ عن العالم الجلیل السید
میرزا جعفر بن الفقیه الرئیس میرزا علینقی الطباطبائی عن شیخه
العلامه السید مهدی القزوینی الحلی عن عمه السید محمد باقر القزوینی
عن بحر العلوم السید محمد مهدی الطباطبائی عن مشایخهم المشهور[ین]
طاب ثراهم للحضرة المستجیز زید فضله وکثر مثله ان یروی
عن هولاء المشایخ الابرار من شیوخنا الاخیار باسانیدهم
وطرق روایاتهم المنتهیه الی ائمتنا الاطهار[4] علی اختلاف
سلاسلها وکثرة طبقاتها المضبوطه فی جوامعنا المبسوطه
ملتزما فی ذلک طرق التحری والاحتیاط کی لا یقع فی حبائل
الشبهات والمحرمات متجنباً الروایه عن الضعفاء او الغلاة
متبعاً سبل الصادقین الثقات متحرزا من رکوب سنن
الهوی متمسکا بحبل الورع والتقوی والسلام علیه وعلی
من اتبع الهدی
حرر ذلک خادم العلم والدین محمد علی الحسینی الشهیر بهبة الدین
نزیل دار السلام فی سلخ محرم الحرام سنة الف وثلاثمائة وثمان
واربعین هجریه ۱۳۴۸ھ

خاتم المحدثین شیخ عباس بن محمد رضا قمیؒ (۱۲۹۴-۱۳۵۹ھ-ق)

الاجازة الحادية عشر

من العلامة الخبير المحدث النحرير الحاج الشيخ عباس بن محمد رضا القمي
صاحب مفاتيح الجنان و هدية الزائر ونفس المهموم وغيرها من الكتب المشهورة
وكانت اجازته لي شفاها في مشهد امير المؤمنين ع تجاه الضريح المقدس
مستقبلا للقبر الشريف العلوي وحجة الحائر الحسيني ليلة الاثنين الخامس عشر
من شهر صفر سنة ۱۳۴۸ عند رجوعه من حج بيت الله زائرا مشاهد الائمة
واتبعها بالكتابة عند كرته الثانية الى العراق من بلاد ايران وهو هذه
بخطه الشريف
وعززها بثالثة بعثها الي من بلدة (قم) المشرفة تاريخها سادس
جمادي الاخرة سنة ۱۳۵۰

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على نعمه الغامرة والصلوة على محمد وعترته الطاهرة

وبعد فقد اجزت للاخ في الله الجليل النبيل العالم الفاضل

الكامل المهذب الصفي والتقي النقي اللوذعي الالمعي سيدنا

الاجل السيد علي نقي لا زال مؤيدا بالتوفيقات الربانية

وملحوظا بالعنايات السبحانية ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته

وجازت لي اجازته بحق رواياتي عن الشيخ الاجل خاتم الفقهاء و[illegible]

المحدثين العظام ثقة الاسلام الحاج ميرزا حسين النوري [illegible] (في الفيض القدسي [illegible])

بطرقه الخمسة المذكورة في خاتمة مستدركه فليرو عني دام فضله وعلاه

لمن شاء واراد سالكا سبيل الاحتياط ونهج السداد

والتمس منه ان يجريني على خاطره الشريف في الخلوات وعقيب

الصلوات وبمظان اجابة الدعوات وكتب بيمناه الداثرة

الوازرة عباس بن محمد رضا القمي عفي عنه في [illegible] (في تهران [illegible])

١٣٤٩

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفی محمد وآله النجبا، وبعد فقد حضر الأمر من جهة

سیدنا الحسن السید المعظم الحسیب النسیب العالم الصالح الورع الذکی الألمعی الورع [illegible] الاستاذ

والاجازة والاتصال بمن [illegible] الفقه والحکمة والکلام الجامع بین مکارم الاخلاق [illegible] الاعلی

سید الاعاظم الامام السید علی نقی السید [illegible] [illegible] بطریقه الی [illegible] فی علم [illegible]

وبلغ غایة القصد والمراد والامل اجازة صادرة من العبد له دام ظله فاشتغلت [illegible]

رفع الله قدره وما اوردتها لمطابقته وان استجزت منه الاول المعتمر فی جنب [illegible]

من محاسنه والاول بعد ان [illegible] والتحصیل [illegible] علی عمر محمد [illegible] [illegible]

ابانه ان [illegible] کمل [illegible] [illegible] عنه [illegible] [illegible] [illegible] واستجازنی

انتم [illegible] العلم [illegible] الارفع الاعظم صفوة المتقدمین والمتأخرین وخاتم الفقهاء

[illegible] والمحدثین [illegible] [illegible] [illegible] الائمة الطاهرین صلوات الله علیهم اجمعین

ذی الفیض القدسی مولانا الحاج میرزا حسین النوری الطبرسی قدس سره [illegible] المنتهیة

الی [illegible] العصمة سلام الله علیهم المذکورة فی خاتمة مستدرک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] فی الاصول والفقه [illegible] [illegible] [illegible] الاجازة المجاب [illegible]

[illegible] فی [illegible] [illegible] المحرم فی سنة [illegible] ١٣٥٥ [illegible] [illegible] [illegible]

آیت اللہ شیخ محمد باقر بن محمد حسن قائنی بیر جندیؒ (۱۲۷۶-۱۳۵۹ھ-ق)

الاجازة الثانية عشر

من العالم المحدث الفقيه الجليل الحاج الشيخ محمد باقر البرجندي دام ظله وهو من اكابر علماء ايران نجتها الى من بلاده وهو بخطه الشريف

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نثق

الحمد لله الذي رفع درجات العلماء وجعلهم على الحلال والحرام امناء فهم ورثة الانبياء ومدادهم افضل من دماء الشهداء وورد فيهم ان زيارتهم تعادل اعتكاف سنة في المسجد الحرام رواه جمال السالكين ابن فهد في عدة الداعي وجعل اجر مستنبط العلم ومن دونه في الكتب كاجر ادم صفي الله قال رسول الله صلى الله عليه وآله الطاهرين من اكرم فقيها مسلما لقي الله تعالى يوم القيمة وهو عنه راض ومن اهان فقيها مسلما لقي الله تعالى يوم القيمة وهو عليه غضبان وجعل النظر الى وجه العالم عبادة والنظر الى باب العالم عبادة ومجالسة العالم عبادة كما رواها العلامة الحلي في خاتمة القواعد وفي بعض نسخها ولده فخر المحققين بل النظر الى وجه العالم له ثواب عبادة سنة وفي خلاصة البهائي قد عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوزن مداد العلماء ودماء الشهداء يوم القيمة فلا يفضل احدهما على الآخر ولغدوة في طلب العلم احب الى الله من مائة غزوة ولا يخرج احد في طلب العلم الا وملك موكل به يبشره بالجنة ومن مات وميراثه المحابر والاقلام دخل الجنة والصلوة والسلام على اكرم خلقه نبي الرحمة وشفيع الامة وعلى آله الطيبين وهم العترة الحديقة المحدثون شركاء القرآن ومترجموا الفرقان الذين يجب اطاعتهم على جميع الامة ولعنة الله وغضبه على اعدائهم والمنحرفين عنهم الى يوم القيمة اما بعد فالسيد السند والحبر المعتمد كهف الادباء وحجة الظرفاء ذو الفضل الجلي الجليل مفخر ذريته الجليل ادام الله ظله الظليل فهو الجناب المستطاب ملاذ الانام ثقة

رواه [illegible] الاسلام الكليني ره

الاسلام الآقا السيد علينقي ابن الآقا السيد ابو الحسن ابن الآقا السيد
ابو القاسم ابن الآقا السيد محمد تقي ابن الآقا السيد حسين ابن العلامة
الفهامة الآقا السيد دلدار علي النقوي المجتهد الشهير بين الاماجد و
وكلاهما المجاز من العلامة الطباطبائي النجفي بحر العلوم
الفقيه المؤيد المرتاض السيد علي صاحب الرياض وغيرهما من
الاعاظم الفحول جامعي المعقول والمنقول عليهم من الله الرحمة
شيئا بعد الغفران والرضوان لخفت دهر ان الاتصال بالدراية
والرواية خير من الاتصال بالولادة قال الله تعالى يرفع الله
الذين آمنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات استدل بها شيخنا
السعيد الشهيد زين الدين في منية المريد في آداب المفيد
والمستفيد على ان العلماء افضل الناس وشواهده من اخبار
النبوة والوصية في تغسيل الامام عليه السلام وغيره كثيرة و
روى رئيس المحدثين في اول معاني الاخبار وعند الاقل
منه نسخة مصححة بخط جيد عليها خط العلامة المجلسي ف
وخاتمة الشريف محمد باقر العلوم عن الصادق عن ابيه قال يا بني اعرف
منازل الشيعة على قدر روايتهم ومعرفتهم فان المعرفة هي الدراية للرواية
وبالدرايات للروايات يعلو المؤمن الى اقصى درجات الايمان
ورايت في بعض الكتب عن الامام زين العابدين ع انه قال [illegible]
الى النبي صلى الله عليه وآله بالعلم احب الي من نسبتي اليه في التوليد واما حدثته
فاستجاز من العبد القاصر المقصر فاجزته سلمه الله تعالى حيث

الله لهم تعالى اهلا لذلك وقد كان اخذ عنه بجازة كل ما له من روايته
المصنفات الرائجة المعروفة للاصحاب فى كل باب خصوصا الجوامع الكبار
من الكتب الاربعة المشهورة فى الاعصار والامصار لمحمدين الثلثة
المتقدمة والجوامع الاربعة لمحمدين الاربعة المتاخرة من الوسائل
ومستدركها والوافى والبحار بحق جاز فيه عن جمع غفير من اساطين
الاسلام والحجج الانام من ناحية حجة الملك العلام بتفصيل اورده
فى رسالة ذخيرة المعاد لافلاذ الاكباد اذكر هنا واحدا من الائمة
واعتذر بضيق الوقت للاشتغال باجوبة الحاضر والبادى ودرس
النهايات والمبادى فمنهم الشيخ الفقيه المحقق المدقق مقتدى الانام
ومحشى القوانين وشارح شرائع الاسلام اجزاء ولا وكذا
عن الفقيه الاعظم صاحب جواهر الكلام عن السيد جواد العاملى
صاحب مفتاح الكرامة عن بحر العلوم والشيخ جعفر جميعا عن
العلامة الآقا باقر البهبهانى عن ابيه المولى محمد اكمل
العلامة الجليل عن ابيه التقى ابن مقصود على المجلسى الملقب
لحسن محاضرته وظرافته وكان عالما شاعرا مجيدا يتخلص
فى اشعاره بالمجلسى رايت كثيرا منها فى كمال الجودة واصله من
نطنز عن الشيخ البهائى عن ابيه الحسين بن عبد الصمد الحارثى
نسبته الى الحارث الهمدانى بسكون الميم قبيلة من

لراى جازة المجلسى لوالده عن

امير المؤمنين و هو المخاطب بقوله ع يا حار همدان من يمت يرني عن
الشهيد الثاني باسانيده كتب العامة والخاصة فان له ره طرقا الى صحاح
العامة وتفاسيرهم واخبارهم قراءة وسماعا واجازة مشروحة
في الاجازات وخصوصا اجازات البحار ح وعن العلامة المجلسي ره
عن الشيخ الفقيه المتبحر محمد بن الحسن الحر صاحب وسائل الشيعة
باسانيده المودعة في الوسائل ح وعن الشيخ الحر عن المجلسي ره
فان بينهما الطريق المدبج باصطلاح اهل الدراية لبذله كل
منهما ديباجة وجهه للاخر واجازته بطريقة المرقومة في الخامس
والعشرين من البحار ومنهما يتصل جل الاحاديث الى اهل بيت ح
العصمة سلام الله عليهم فلا نطيل ولي طرق اخر الى التفاسير والصحاح
والاخبار من العامة باسانيدي الى العلامة الحلي ره والى صاحب
المناقب والى ابن بطريق الحلي صاحب العمدة والخصائص باسانيد
الى اربابها المرقومة في اولها فاجزته سلمه الله تعالى رواية جميع ذلك
وجميع مصنفاتي وما جرى عليه قلمي في الفقه والاصولين ودراية
الحديث وغير ذلك وهي تنيف على ثلثين كتبه بيده الدائرة حامدا
مصليا مسلما داعيا مستدعيا للدعاء في الثاني عشر من جمادى
الثانية عام ١٣٠١ ونمقه العبد المفتقر الى الله محمد باقر بن المولى محمد حسن
ابن المولى احمد الله بن المولى الحاج علي محمد بن الحاج المولى علي محمد الشريف
الملقب باشرف الشرفاء

آیت اللہ مرزا ابو الحسن بن عبد الحسین مشکینی اردبیلیؒ

(۱۳۰۶-۱۳۵۸ھ-ق)

من اساتذتي العلامة والحبر الفهامة نادرة العصر وفاتحة الدهر
المحقق المدقق الشيخ الاجل الميرزا ابو الحسن المشكيني الاردبيلي
صاحب الحاشية على الكفاية دام ظله كتبها لي في غرة شهر رجب ١٣٤٨
وليس هنا موضع ايرادها لكنها موجودة عندي مسجلة بالتوقيع
وخاتمه الشريف يقول فيها: واجزت له ان يروي عني ما صحت
لي روايته عن مشايخي الاعلام بالسند المتصل الى الائمة المعصومين
عليهم السلام واوصيه بتقوى الله والاحتياط في جميع الامور فان من
سلكه ليس بناكب عن الصراط وان لا ينساني من صالح الدعوات عند
الخلوات وادبار الصلوات كما اني لا انساه ان شاء الله تعالى وآخر دعوانا
ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء والمرسلين
وآله الطيبين الطاهرين المعصومين ولعنة الله على اعدائهم اجمعين الى يوم
الدين. وقد كان ذلك في غرة شهر الله الاصم رجب ١٣٤٨

الاحقر ابو الحسن المشكيني الاردبيلي

وهو يروي عن شيخنا المتقدم الحاج الشيخ محمد باقر البيرجندي دام ظله

آیت اللہ شیخ محمد کاظم بن حیدر شیرازی از تلازہ مرزا محمد تقی شیرازیؒ (۱۲۹۲۔۱۳۶۷ھ۔ق)

من العلامة الفقيه المحقق المدقق الورع النبيه الشيخ محمد كاظم
الشيرازي دام ظله من معاريف علماء النجف الاشرف وتلامذة
آية الله الميرزا محمد تقي الشيرازي قده كتبها لي يوم ٢٦ رجب سنة ١٣٤٨
يقول فيها: واجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته واتضح
عندي درايته عن مشايخي الاعلام المنتهية اسنادهم الى الائمة
المعصومين عليهم السلام واوصيه بتقوى الله واغتنام طاعته و
الاستعانة بتوفيقه وهدايته وابتغاء مرضاته في القول والعمل و
الالتزام بالاحتياط فانه المنجاة من الزلل والتجنب عن الشبهات
فانها اطراف حمى المحرمات ومن رعى غنمه حول الحمى اوشك ان
يقع فيه وان لا ينساني عن صالح الدعاء عقيب الصلوات ومظان
الاجابات كما انا لا انساه ان شاء الله وله الحمد اولا واخرا والصلوة
على النبي وآله ظاهرا وباطنا: الاحقر محمد كاظم ٢٦ رجب ٤٨
وهو يروي عن علم التقى والورع والهدى السيد
مرتضى الكشميري طاب ثراه وشيخنا الاعظم السيد حسين حاج قاضي ظاهر[illegible]

آیت اللہ مرزا علی آقای ابن آیت اللہ سید المجدد مرزا محمد حسن شیرازیؒ (۱۲۸۷۔۱۳۵۵ھ۔ق)

الاجازة الخامسة عشر

من قدوة المحققين بقية الماضين حجة الاسلام آية الله في الانام سيدنا الاعظم الاجل الميرزا على آقا
ابن آية الله السيد المجدد الميرزا محمد حسن الشيرازي دامت بركات وجوده اجازني بها شفاها في معهد علمه
بالنجف الاشرف ليلة السبت ٢٦ ذي القعدة سنة ١٣٤٨ھ وهو يروي عن العلامة الميرزا عطاء الله الخوانساري عن
ابيه الميرزا محمد باقر الخوانساري صاحب الروضات وعمه الحاج ميرزا محمد هاشم الچهارسوقي صاحب اصول آل الرسول
بطرقهما المعهودة والجامع بينهما الرواية عن ابيهما الميرزا زين العابدين عن ابيه عن جده حتى ينتهي الى المجلسي قده.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى محمد وآله الأئمة الأمناء لا سيما القائم المنتظر
امام العصر وخاتم الأوصياء وعلى حملة علومهم وناشري فضائلهم ورواة احاديثهم الثقات
العلماء وبعد فهذا لما رغب إليّ قبل العالم النقاد الفاضل الأوحد علم الأعلام مروّج
الأحكام ثقة الاسلام السيد علي نقي النقوي اللكهنوي دام فضله وعلاه من اجازتي له
رواية احاديث نبينا الأعظم صلى الله عليه وآله واحاديث اوصيائه ائمة الهدى صلوات الله
عليهم وكتب علمائنا الأعلام رضوان الله عليهم في الحديث والتفسير والفقه والأصولين
والتاريخ والأدب وغيرها من العلوم تحرّيا منه ان يكون كاحد من سلفه الصالح
في الضبط والتثبت في النقل والاسناد وصيانة لعلم الحديث الذي هو اساس الدين
واصل الشريعة كما انها التي دوّن ذلك علماء الدين وسدنة الاسلام حتى بلغ من السلف
الخلف وتناقلته امناء الملة كابرا عن كابر في كل جيل ينفون عنه تحريف الغالين
وانتحال المبطلين فشكر الله سعيهم واجزل مثوبتهم واذ كان سلمه الله تعالى لا يفتؤ
مقتفيا آثار اولئك الأعلام محتذيا مثالهم يطوي آناء ليله واطراف نهاره في خدمة
الدين الحنيف ونشر اعلام الهدى فكان من اللازم شدّ أزره واظهار فضله على ما هو
عليه من العلم الجم والحسب الوضاح والشرف الباذخ والفضل الكثار فأجزت له
ان يروي الأحاديث الشريفة والكتب الامامية عني عن العالم البارع
الضليع السيد ميرزا عطاء الله الخونساري عن ابيه العلامة ثم النجفي السيد ميرزا محمد باقر
صاحب روضات الجنات عن ابيه العلامة السيد ميرزا زين العابدين عن حجة الاسلام
الأصفهاني عن صاحب الرياض والقوانين والمحصول وكشف الغطاء جميعا عن الوحيد

الوحيد البهبهاني ويروي صاحب المحصول عن الشيخ سليمان العاملي عن صاحب الحدائق بأسانيده المذكورة
في اللؤلؤة ح وعن السيد ميرزا زين العابدين عن والده السيد أبي القاسم جعفر الموسوي عن أبيه العلامة
السيد حسين بن أبي القاسم جعفر الكبير ح وعن السيد ميرزا زين العابدين عن إمام الجمعة بأصبهان الأمير محمد حسين
عن أبيه الأمير عبد الباقي ح وعن السيد ميرزا زين العابدين عن السيد محمد الرضوي المشهدي عن الشيخ الأكبر كاشف
الغطاء ح وعن السيد ميرزا زين العابدين عن والده المذكور عن آية الله بحر العلوم الطباطبائي قده عن الوحيد
البهبهاني ح وعن صاحب الروضات عن علامة الأواخر صاحب الجواهر عن العلامة السيد الجواد صاحب مفتاح الكرامة
عن بحر العلوم قده ح وعن صاحب الروضات عن الأصولي المقدس السيد إبراهيم القزويني صاحب الضوابط
عن السيد المجاهد عن أبيه السيد صاحب الرياض وصاحب القوانين ح وعن السيد ميرزا عطاء الله عن عمه العلامة الفقيه
البارع السيد ميرزا محمد هاشم الچهارسوقي عن أبيه وصاحب الجواهر بأسانيدهما الآنفة وعن أستاذه المجتهد
الأمير السيد حسن المدرس الأصفهاني عن والد المجاز له السيد ميرزا زين العابدين بأسانيده الجمة ح وعن السيد
ميرزا محمد هاشم عن الفقيه الشيخ المهدي عن عمه الشيخ حسن عن أبيه الشيخ كاشف الغطاء وعن الشيخ
الشيخ موسى عن والده الشيخ الأكبر أيضاً ح وعن الشيخ المهدي عن أبيه الشيخ علي عن جده ح وعن
السيد ميرزا محمد هاشم عن شيخ الطائفة حجة الحق شيخنا المرتضى الأنصاري عن العلامة المولى
أحمد عن أبيه المحقق المهدي الكاشاني أبي ذر النراقي وبحر العلوم وكاشف الغطاء وميرزا مهدي الشهرستاني
جميعاً عن الوحيد البهبهاني ح وعن الشيخ الأنصاري عن المولى محمد سعيد القراچه داغي عن الوحيد
البهبهاني ح وعن الشيخ الأنصاري عن السيد صدر الدين العاملي عن أبيه السيد صالح عن
والده السيد محمد عن صاحب الوسائل عن العلامة المجلسي عن أبيه التقي عن شيخ الإسلام بهاء الملة
والدين العاملي عن أبيه عز الملة والدين شيخنا الشهيد الثاني عن السيد حسن بن جعفر
الكركي عن الشيخ نور الدين علي بن عبد العالي الميسي عن شمس الدين الشيخ محمد بن داود

المؤذن الجزيني عن الشيخ ضياء الدين علي عن والده شمس الدين الشيخ محمد المكي عن قطب
الدين الرازي البويهي عن جمال الملة والدين آية الله العلامة الحلي عن نصير الملة والدين
الطوسي عن والده محمد عن السيد فضل الله الراوندي عن عماد الدين أبي الصمصام ذي الفقار
الحسني عن شيخ الطائفة أبي جعفر الطوسي عن الشيخ المفيد عن ابن قولويه عن ثقة الإسلام
الكليني عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير و محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن أبي
عمير عن سيف بن عميرة عن أبي حمزة عن أبي جعفر قال عالم ينتفع بعلمه أفضل من سبعين
ألف عابد. فكن أيها السيد البارع من مصاديق هذا الحديث الشريف ولا تبارح
دعائك ومشاركتك في الأخذ بناصر الدين والتفاني دون صالحه ونشر أعلام الدعاية
البر عند الأكراث بما ينبئك فيها من صروف الأيام ولغط الحاسدين وكن كما شاء
لك المولى سراجاً علماً هادياً ومناراً للهدى يستضاء بنور علمك ويستفيء بسجسج
ظلك فإن العلم والإسلام كثر واتروهما وقل ناصرهما وهذا النبي المقدس ص يدعوا
العلماء بأعلى هتافه يستنصرهم فهلا من مصرخ لنبيه الأعظم ومجيب دعوته ألا
وكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ألا وإن الحق قد ذهب أكثره واكفئ إنائه فالله
الله في هذه الصبابة الباقية قبل أن يرتشفها سماسرة الأهواء ووثابة النهم
وكن أنت ومن قبلك من العلماء إلباً واحداً على أعدائكم أعداء الدين وكونوا
ككتلة واحدة في مجاهدة زعانفة النشرة الأجنبية ومهملجي البدع المحدثة واصبروا
وصابروا ورابطوا إن تنصروا الله ينصركم ويثبت أقدامكم وكأني بالمتخاذلين
عن نصرة الدين وهم ينادى فيهم على شفير جهنم (وقفوهم إنهم مسئولون ما لكم
لا تناصرون) هذه كلمتي إلى إخواني في الدين (والرائد لا يكذب أهله) وقد

وقد اعذر من انذر والسلام عليك ورحمة الله وبركاته. وقد اجزت لك ان
تروي كتب اصحابنا واحاديثهم بهذا الاسناد المتصل الى اسانيد علمائنا
وشيعتها المتكثرة المذكورة في الكتب والاجازات معنعنة الى ائمة الهدى صلوات
الله عليهم مع التثبت في النقل والتورع فيه والتحفظ على المتون والاسانيد وملازمة
التقوى ولك ان تجيز الرواية بها لمن شئت ممن احرزت فيه الامانة في النقل والورع
عن التقول ومتنة فهم الحديث والثناء على الدين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين تحريرا في عاشر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٥٤
الأحقر علي الحسيني الشيرازي



ائمتنا الخيرة مضافا الى رواية ما صنفته في صنوف العلوم الالهية
فاستخرت الله تعالى واجزته ان يروي عني مؤلفاتي من مخطوط و مطبوع
و مروياتي من مقروء و مسموع و مرسل و مرفوع و مسند و مقطوع
بجميع طرقي و اسانيدي عن اشياخي الكرام و لا سيما من هذه الطرق
الخمسة

اولها عن حجة المجتهدين و رأس المؤلفين و صدر المحدثين سيدنا
الحسن الهادي من آل شرف الدين دام ظله عن مشايخه المشهورين
منهم العالم الثقة السيد ميرزا محمد هاشم الجار سوئي عن مشايخه
المشهورين منهم العالم الرباني السيد صدر الدين العاملي الاصفهاني
عن مشايخه المشهورين منهم العلامة الطباطبائي السيد محمد
مهدي بحر العلوم النجفي عن مشايخه المشهورين طاب ثراهم
ح و بسند السيد ميرزا محمد هاشم عن ابيه السيد زين العابدين
الخونساري عن ابيه السيد جعفر عن ابيه الحسين عن شيخه العلامة
الرباني السيد ميرزا محمد مهدي الشهرستاني

و ثانيها عن الزعيم الشهير الامير السيد محمد المعروف باية الله الطباطبائي
المتوفى ۱۳۳۹ عن ابيه العالم الرباني السيد محمد صادق الطهراني
المتوفى ۱۳۰ عن ابيه السيد مهدي الحسيني الهمداني عن ابيه
الامير السيد علي الكبير الحائري المتوفى ۱۲۰۷ عن مشايخه
المشهورين منهم خاله المؤسس الوحيد مولانا آغا باقر البهبهاني

آیت اللہ شیخ فدا حسین بن فدا علی القرشی الیمانی الملقب بہ سراج الدین لکھنوی ہندیؒ (۱۲۷۸-۱۳۵۳ھ-ق)

الاجازة السادسة عشر

من الفاضل الادیب المتتبع الشیخ فدا حسین القرشی الملقب بسراج الدین المحسن الهندی دام علاه محبتها الی من بلد (سیتاپور) الهند مورخة بثانی شهر ذی الحجة الحرام سنة ۱۳۴۸ه وهی موجودة عندی بخطه وهو کالبه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الاسناد من خصائص هذه الامة وطریقا الی الانخراط فی سلک رواة الائمة وسببا الی الاتصال بهم وشرف اخذ العلم عنهم وان بعدت وطالت الازمة وصلی الله علی خیر خلقه محمد نبی الرحمة کاشف کل ظلمة ورافع کل غمة ودافع کل نقمة فانکشفت بهم دیاجی الغوایة فی کل لیلة مدلهمة وارتفعت به منار الهدایة علی وجه کل جیل ونوع وامة وعلی آله الذین نعتهم الله فی کتابه بکونهم امة وسطا لیکونوا شهداء علی خلقه محرفته النواصب الملاعین الظلمة الی لفظة الامة دمهم ودمدم علیهم ربهم باری کل نسمة وبعد فقد استجاز منی السید الفاضل البارع الذی هو من حیاض العلم والکمال خبر کارع وبوم النزال لابطال الضلال بطل دارع مولانا العلامة التقی النحلامة النقی سمی العاشر من حجج الله رب العزة علیه سلام الله التام الکامل الوافی السید علی نقی النقوی حرسه الله عن شر کل غوی وشقی وحباه الله فضلا وکمالا وسقاه من عین الحلیم باب مدینة العلم عذبا وزلالا ولست احسبنی اهلا للاستجازة فکیف اکون اهلا للاجازة لکنی دعانی وحثنی علی اسعاف هذا المقترح الجمیل من هذا السید الجلیل ان الدخول فی سلسلة الاسناد شرف عظیم یحکم به العقل الذی هو اعظم حجج رب العباد ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء من غیر حجة واستناد وان الاخبار التی اسانیدها محذوفة ومقطوعة یشهد العقل علی انها سقیمة المرضوعة وایضا من فوائد الاسناد ان الرجل یتصل به بنحو خاص وینخرط فی سلک الرواة الاخذین العلم عن حجج رب العباد سلام الله علیهم الی یوم التناد ومنها انه بکثرة الاسناد یرتقی الاخبار الی الشهرة والاستفاضة شیئا فشیئا بل الی حد التواتر من درجة اخبار الاحاد ومعلوم ان الخبر اذا کثرت طرقه وعززت طرائقه ازداد قوة الی قوة واضمحل ضعفه درجة الی درجة وان الشهرة امر غیر مقدور للبشر لا یتحصل الا بتوفر طرائق الخبر حسبما بینته واثبته بکمال البحث والنظر فی کتابی الذی یدعی نقد الاثار باعمار الاخیار وهذا لا یتاتی الا بالاشتغال فی حفظ الاخبار وضبطها فی الکتب والاسفار واعلی مراتب الحفظ ان تعیها الافئدة والصدور ویتلوها درجة المکتوب والمسطور لکنه انفع للانسال الاتیة فی مستقبل الدهور ای فی الازمان الاتیة والاعصار المستقبلة لکن الویل کل الویل من اناس صرفوا هممهم

فی الفقه والاصول وترکوا الاشتغال فی حفظ کتب الاصول المکتوبة المستنسخة
عن اصحاب الائمة اولاد الرسول وعکفوا علی الانغماس والارتماس فی مسائل الحیض
والنفاس کان الدین عندهم لیس الا العمل والغور فی المهر المؤجل والمعجل و
تلک اشیاء لا تجدی نفعا فی تلک الاعصار التی هی اعصار الکفر والالحاد وازمنة
الجحود برب العباد لا یزال الناس ینخلعون عن التقمص بالاسلام ویتنفرون
عن دین خیر الانام لا ینفعهم الیوم الکتب کالرسائل وجواهر الکلام ولا
المکاسب ولا شروح شرائع الاسلام لا یاتی علینا یوم الا یطعن حد ید علی
الدین ولا یطلع علینا شمس الا بشبهة مستحدثة علی الکتاب المبین منشأها
علی المعارف الجدیدة اصول الحکمة المستحدثة بین الافرنجیین والاروباسیین
ویزیدنی اسفا انی سفات الحکمة الجدیدة والمعارف المستحدثة والصناعات
الشایعة لیست تخالف الدین المتین قید شعرة بل تؤید امره وتعضد فرعه
اصله وتشهد بصدقه وتنادی بحقیته باعلی صراخ ملأت اذان سکان
السموات واصطکت باصواتها اسماع ذرات الکائنات وقد اشرت الی
ذلک فی قصیدتی المعروفة التی تدعی لامیة الهند نظمتها فی مدح
امیر المؤمنین یسر الله لی اسباب نشرها واشاعتها فی بلاد الافرنجیین
انه خیر موفق ومعین وکذا فی کتابی الذی یدعی مذهب عقل صنفته فی
لغة الهندیین وقد بسط الکلام علی ذلک ولدی السعید الرشید الاداء
الحکیم الفاضل الکامل بالحق والفیلسوف المطلق بلا اشتباه مستر
بادشاه بی اے بلغه الله الی ما یتمناه وابده وابقاه فی کتابه الضخم الجسیم
الذی صنفه فی لغة البرطانیین وکتابه هذا یدعی سائنس اینڈ اسلام
ٹریڈیشنز یسر الله اسباب نشره واشاعته آمین وهؤلاء المتسمون
بالفقهاء والمجتهدین لیس عندهم خبر بتلک الفتن الهوائل ولا یبلغهم
نبأ تلک المصائب والنوازل فی الدین ولو وصلت الیهم تلک الاخبار

ماكان عندهم علاج لدفعها وازالتها لمكان جهلهم بتلك العلوم والمعارف الجديدة
المستحدثة في تلك الازمان والاعصار التي هي الاعصار النورية وازمنة الحرية فانا لله
وانا اليه راجعون واني لا عجب في تلك الحالات والشئون لهذا الدهر الخئون نشأ
من بينهم هذا الشاب الفاضل المشتغل بامثال تلك العلوم والفنون كيف فطن لهذه
الفتن واستبصر لتلك الشجون والمحن النازلة على الكتاب والسنن حتى طلب مني
اجازة الرواية وتصدى للاشتغال بكتب الحديث والدراية وحسبها ان في ذلك
بعض علاج تلك الضلالة والغواية فاغتنمت منه هذا المقترح الجميل واسرعت
الى امتثال امر هذا السيد الجليل فاقول بعون الله انه نعم الموفق والوكيل ان
لي بحمد الله بعون عدة مشائخ من ائمة اهل السنة والجماعة اجلهم وانبلهم وابدهم
افضلهم الشيخ الامام الحجة القاضي حسين بن محسن الانصاري السبعي الخزرجي
الحديدي الشافعي اليمني نزيل بهوپال وقد ذكرت ترجمته الحافلة ومناقبه وفضائله
المستفحلة في ثبتي الخالص الذي سميته باليم العجاج في اسانيد السراج
فللسيد المستجيز ادام الله فضله العزيز ان يروي عني بحق اجازتي المكتوبة
البسيطة المضمونة في كتاب الافتخار بمكاتيب الكبار عن الشيخ المذكور عن شيخه
الاجل الشريف الحافظ محمد بن ناصر الحسني الحازمي والقاضي العلامة احمد بن
الحافظ محمد بن علي الشوكاني الصنعاني اليمني كلاهما عن والد الثاني عن شيخه
العلامة السيد عبد القادر بن احمد الكوكباني الصنعاني عن شيخه السيد
العلامة نفيس الدين وخاتمة المحدثين سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبول الاهدل
الزبيدي اليماني ح وبرواية الشريف محمد بن ناصر الحازمي المذكور والقاضي احمد بن
الامام الشوكاني عاليا بدرجة ايضا وشيخه الاجل ذي المنهج الاعدل حسن بن
عبد الباري الاهدل ثلاثتهم عن السيد العلامة وجيه الدين وعمدة المحدثين
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر بن مقبول الاهدل الزبيدي اليماني
عن والده السيد العلامة سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل عن شيخه السيد

العلامة صفی الدین احمد بن محمد شریف الاهدل عن شیخیه الامامین الحافظین عبد الله بن
سالم البصری المکی واحمد بن محمد النخلی کلیهما عن الامام الجلیل ابراهیم بن حسن الکردی المدنی
عن شیخه العلامة احمد بن محمد القشاشی بضم القاف المدنی عن شیخه العلامة جمال الدین
محمد بن احمد الرملی الشافعی المصری عن شیخ الاسلام القاضی زکریا بن محمد الانصاری
عن الحافظ ابن حجر العسقلانی ح وبروایة الحافظین الامامین ایضا عن عبد الله بن
سالم البصری المکی واحمد بن محمد النخلی المکی کلیهما عن الامام الحافظ محمد بن علاء الدین
البابلی بضم الباء الثانیة المصری عن سالم بن محمد السنهوری عن النجم محمد بن احمد
الغیطی المصری عن شیخ الاسلام القاضی زکریا بن محمد الانصاری عن شیخه خاتمة
الحفاظ شیخ الاسلام احمد بن علی العسقلانی ح وبروایة الشیخ محمد بن ناصر
الحازمی عن شیخه العلامة محمد بن عابد السندی المغربی عن شیخه العلامة صالح بن
محمد بن نوح الفلانی المغربی المدنی بسنده المعروف فی ثبته المسمی حصر الشارد فی
اسانید محمد عابد فقد اجزت السید الفاضل علی نقی التقوی المذکور ان یروی
جمیع الامهات الست وغیرها من کتب الحدیث والتفسیر وجمیع مروباتی ومسموعاتی
وبکل ما یجوز لی روایته وتنفع درایته بالاسانید المذکورة الی الحافظ ابن حجر العسقلانی
وغیره واحلته علی اثبات الائمة الاعلام کثبت العلامة ابراهیم بن حسن الکردی المدنی
المسمی بالامم لایقاظ الهمم وثبت العلامة محمد بن علاء الدین البابلی المسمی بمنتخب
الاسانید فی وصل المصنفات والاجزاء والمسانید وثبت العلامة الحافظ عبد الله بن
سالم البصری المسمی بالامداد فی معرفة علو الاسناد وثبت العلامة الحافظ محمد بن احمد
النخلی المکی المسمی بغیة الطالبین فی وصل المصنفات والاسناد والمسانید وثبت
السید العلامة عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر بن مقبول الاهدل الزبیدی الیمانی
المسمی بالنفس الیمانی فی اجازة القضاة اولاد الشوکانی وثبت الامام الحافظ محمد بن
علی الشوکانی المسمی اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر وبقوة هذا الثبت انی اروی
کتاب نهج البلاغة بروایة الشوکانی له باسناد مسلسل بائمة الحدیث الآن فیه ضعفا

٦٣

ليس هذا موضع الكلام عليه وثبت الامام العلامة صالح بن محمد بن نوح العمري الفلانی المسوفی المغربی ثم المدنی الموسوم بقطف الثمر فی رفع اسانید المصنفات فی الفنون و الاثر وثبت الامیر الامام الحافظ الشیخ محمد بن محمد بن محمد بن احمد عبد القادر الامیر المغربی نزیل مصر المالکی وثبت الامام محمد بن علی بن منصور الشنوانی المسمی بالدرر السنیة من الاسانید الشنوانیة وثبت الشیخ المحدث الکامل الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی وغیرها من اثبات الائمة الکبراء من ائمة الحدیث والمسندین الذین یطول ذکرهم وفیما ذکرناه کفایة فاجزت السید الفاضل المذکور ان یروی عنی بحق الاجازة العامة التامة عن شیخی حسین بن محسن السبعی الحدیدی الزبیدی السعدی الشافعی افضل القضاة ببهوپال عن مشایخه الاعلام عن مصنفی الکتب الاسفار فی عدة متون الاسلام والاحادیث المأثورة عن سید الانام ولیعلم السید الفاضل الهمام ان لی شیخا اجل اعظم وانبل وابذ وافضل من القاضی حسین المذکور ولی منه اجازة مکتوبة محفوظة عندی وهو الشیخ الامام الحجة العارف بالله مولانا الامام حسین الزمان الترکمانی وهو الیوم فی دقة النظر وحفظ الحدیث والاثر وغزارة التصنیف والمصنفات فی نقد الاحادیث والاخبار وعلوم الجرح والتعدیل مثل الائمة الکبار کالحافظ ابن حجر العسقلانی والحافظ جلال الدین السیوطی فاجزت السید المذکور ان یروی عنی جمیع مصنفات هذا الشیخ الاجل والمحدث المبرز الاکمل وجمیع مقروآته ولی بحمد الله بواسطة هذین الشیخین الجلیلین خاصة اتصال بجمیع الائمة الماضین من علماء اهل السنة المتقدمین منهم والمتاخرین ولکن علی السید المذکور ان یحصل لنفسه الاثبات المذکورة التی تحصلتها علی قصر الباع وقلة المتاع حتی وقفت علی کتب منها واکثرها الان توجد مطبوعة فی بلدة حیدرآباد فی دائرة المعارف ان شاء الله تعالی واما علو الاسناد فشرفه عز ذهب علی کل ذی حجی وفاق البدر لمنتهی فی البذخ والبدر لشرف فی الغایة القصوی وقد عملت فی ذلک کتابا بعون الله تعالی سمیته بتقریب الاسناد الی حجج رب العباد

جمعت فيه من العوالي وغرر تلك اللئالي حتى انى بحمد الله اروى عن سيد البشر في هذه المائة الرابعة
عشر بثلث عشر وسائط في عدة اخبار كثلاثيات البخارى في جامعه الصحيح وغيرها من الاحاديث
جمعتها في تقريب الاسناد وان لى ان اروى عن الشاه عبد العزيز الدهلوى صاحب التحفة المتوفى
في آخر القرن الحادى عشر بواسطتين فانى اروى عن شيخنا السيد احمد الشهير بعبد الحى الحسنى القطبى
عن شيخه الامام فضل الرحمن البكرى الگنج مراد ابادى عن شيخ مشايخه الاجل عبد العزيز العمرى الدهلوى
باسناده المعروف عن ابيه ولى الله الدهلوى عن شيخه العلامة ابى طاهر محمد بن ابراهيم الكردى المدنى
عن ابيه الامام ابراهيم بن حسن الكردى المدنى المذكور الى آخر السند وكان لى ان اروى عنه بواسطة
لانى ادركت زمان فضل الرحمن ولكن لم يكن لى اعتناء بالرواية والاشتغال بتلك الاشغال
اذ ذاك حتى قبض ذلك الشيخ ولى طريق اخرى وذلك انى اروى عن الشيخ الحافظ ابى محمد
عبد الله بن المولى الانصار على الانبهتوى الجشتى الصابرى الانصارى من ولد ابى ايوب الانصارى
عن شيخه سراج احمد الخرجوى عن شيخه الشاه عبد العزيز العمرى المذكور وان لى ان اروى القرآن
الكريم عن سيدنا امير المؤمنين صلوات الله عليه اليوم على قراءة حفص عن عاصم عن ابى عبد الرحمن
السلمى عن امير المؤمنين على عليه السلام وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم في الدنيا من طرق التيسير
لهذه القراءة ولا مزيد على جودته وحسنه وصحته من جهة شيخى المحدث التركمانى وبينه وبينه عليه السلام
ست وعشرون رجلا كلهم من ائمة هذا العلم فيما كتبه لى الشيخ المذكور في رسالة مفردة اسمها
اسناد المحسن القراءات الى المولى ابى المحسن على اخيه وعليه وعلى بنيه التسليم المحسن للفاضل الامامى
الشيخ سراج الدين حسن عامله ذو المنن بما هو عنده حسن فانى اجزت السيد الفاضل المستجيز حرسه الله
العزيز ان يروى عنى جميع مقرواتى ومسموعاتى ومؤلفاتى ومصنفاتى وجميع ما يجوز لى روايته ودرايته
من طرق العامة واما من طرق الخاصة فانى اجزته ان يروى عنى جميع كتب المحدثين الثلثة الاقدمين
رضوان الله عليهم اجمعين وجميع كتب المحدثين المتأخرين وجميع كتب العلماء الاماميين رضى الله
عنهم اجمعين واعلى الله مراتبهم في اعلى عليين وجميع مسموعاتهم ومقرواتهم ومعاجمهم واجازاتهم
ومسانيدهم بحق الاجازة العامة التى كتبها شيخى العلامة الاجل وسندى العلامة الميرزا الافضل
الشيخ الامام الحافظ الحجة مسند ديار العراق خاتم المحدثين المجلسى الثانى الحاج ميرزا حسين

۱

النوری الطبرسی من ارض الغری علی مشرفها سلام الله القدسی عن مشایخه الاجلة الاعلام اجلهم و انبلهم وابذهم وافضلهم الشیخ الاکبر مرتضی بن السعید المرحوم المولی محمد امین التستری الانصاری اعلی الله المتعال مقامه ورفع فی الخلد اعلامه عن العالم المحقق الجلیل المولی احمد النراقی صاحب المستند و المناهج عن اٰیة الله بحر العلوم والفضائل والمکارم العلامة الطباطبائی السید محمد مهدی قدس الله تعالی تربته الزکیة عن مشایخه العظام الذین منهم الشیخ الاجل الاکمل المحدث المحقق البحرانی صاحب الحدائق بطرقه التی جمعها فی لؤلؤة البحرین الی اصحاب الکتب وارباب الاصول والمصنفین وما اهمله فی اللؤلؤة بطلب فی خاتمة المستدرک علی الوسائل لشیخنا الثقة الحجة المذکور والامام الحاکم المزبور وقد جمعت فضائله ومناقبه وترجمته الحافلة فی شتی الخاص الخالص لذی یدعی الیم التجاج فی اسانید السراج وقد کتبت جزءً منه متوضحا علی کتابه المصنف لعظم الشان المطبوع فی تلک الامصار والبلدان فی ارض هندوستان المسمی باللؤلؤ والمرجان در شروط پله اول ودوم منبر روضه خوانان فلیراجع الیه ولی بواسطة هذا الشیخ عدة عوال جمعتها فی کتابی تقریب الاسناد فاروی الیوم عن اصحاب الائمة ومصنفی الاصول بعشرین وسائط ولله الحمد و جمعتها کلها فی ذلک الکتاب ولی بحمد الله اجازة لسانیة من شیخ اٰخر وهو الشیخ الامام الحاکم الحجة الثقة الثقة الثبت الیه فیتهی ریاسة الشیعة وهو ملاذ الشریعة اسحق بن ابی المظفر مهدی الموسوی النیسابوری وهو یروی عن شیخی واستاذی استاذ الاساتذة حجة الله البالغة فی عصره السید السری المفتی السید محمد عباس التستری عن شیخه واستاذه السید حسین الملقب بسید العلماء الذی یعرف بجلیین هکان عن ابیه السید دلدار علی المعروف بغفرانماٰب طاب ثراه وجعل الجنة مثواه عن شیخه واستاذه صاحب الکرامات الباهرات بحر العلوم الطباطبائی المذکور فی اجازة شیخنا النوری الطبرسی ولله الحمد علی ذلک فاجزت السید الفاضل المستجیز حرسه الله العزیز ان یروی عنی عن هؤلاء المشائخ الثقات الاثبات واوصیه ان لاینسانی فی الخلوات ومظان الاجابة بین یدی رب الارض والسموات تحت تلک القباب المشامخات والدعاء لی بحسن الخاتمة لی فی الدنیا والمغفرة فی الاٰخرة وان یرزقنی الله شفاعة الائمة ولایحرمنی منها انه ولی کل نعمة وکتبه بیمناه الداثرة الخاسرة الجانیة الفانیة العبد المذنب اسیر ذنبه المفرط فی جنب ربه محمد الشهیر بسراج الدین حسن بن عیسٰی التیمی العدوی الاموی الیمانی الدریشن خانی المعروف بالشیخ فدا حسین الصدیقی الفاروقی العثمانی فی صبیحة یوم الجمعة ثالث شهر ذی الحجة المبارکة من شهور سنة ثمان واربعین بعد الالف وثلثمائة من هجرة سید المرسلین علیه وآله الطیبین الطاهرین الاف التحیة والسلام من حضرة رب العالمین.

آیت اللہ حاج میرزا محمد الموسوی الخوانساری الاصفہانی ہو اخ المرزا محمد باقر الخوانساری صاحب روضات الجناتؒ

الاجازة السابعة عشر

من السيّد الفاضل المعتمد الحاج ميرزا محمد الموسوى الخوانسارى الاصفهانى
وهو ابن اخ المرزا محمد باقر الخوانسارى صاحب روضات الجنات والحاج
ميرزا محمد هاشم الچهارسوقى صاحب مبانى الاصول واصول آل الرسول.

بسم الله الرحمن الرحيم والنجاة بفضله العميم

الحمد لله رب العالمين الذي من علينا بالانتظام في سلسلة اهل الرواية
ونور قلوبنا بانوار المعرفة والدراية والصلوة والسلام على اشرف
رسله المبعوث الى الخلق للارشاد والهداية وآله الطيبين الطاهرين اشرف
اهل الولاية المنقذين من الضلالة والغواية واللعنة الدائمة على اعدائهم
واعدائهم ومنكري فضائلهم ومناقبهم من الان الى يوم القيامة اما بعد
فان اهم العلوم بعد معرفة الحي القيوم وما يتبعها من العقائد الدينية
هو العلم بالاحكام الشرعية والفروع الفقهية وهو لا يحصل الا بنقل
الاخبار عن الائمة الاطهار وتنقيحها والتمييز بين سقيمها وصحيحها
والبحث عن مؤيداتها ومرجحاتها والفحص عن رواتها وقد اتخذ في عصر
الحاضر الذي قد كسدت سوق العلم وطلابه وقامت دولة الجهل واحزابه
ظهريا وجعل الاكباب عليه شيئا فريا حتى صار اهله قليل وناصره
ذليل ولما تشرفت بلقاء قرة عيني حضرة السيد السند الفاضل المعظم
والعالم المؤيد الجامع بين حسب الفضل وكرم المحتد الباذل نفسه لاوقات
العلوم والقاصر همته على اكتساب المنطوق والمفهوم البارع في تحرير المتون
وانشاء المنظوم المتصف بالاخلاق الفاضلة والمنعوت الممتاز بين
جريدة الفضلاء الكرام ونتيجة اعاظم العلماء الاعلام فخر الفقهاء العظام
صاحب الفطنة الوقادة والفكرة النقادة علامة العلماء الاعلام
الاسلام الورع التقي والمهذب بالصفي سيدنا السيد علي نقي

العلامة السيد ابي الحسن دامت بركاتهما آل العلامة الكبير السيد
دلدار علي النقوي اللكنهوي قدس الله سره وبحظيرة القدس شره
وقد وقفت على جملة من مؤلفاته الجليلة ومصنفاته الجميلة فرأيت
ان مؤلفها مع حداثة سنه قد فاق الاقران والفحول وحصل المعقول
والمنقول نسئل الله ان يرزقه العمر الطويل ويجعله خلفا من السلف
الطاهر من ابائه رؤساء المسلمين وامناء الشرع المبين وحيث قد استجاز
منا تأسيا بالسلف الكرام ودخولا في سلسلة مشايخنا العظام
قدست اسرارهم رواية الاخبار عن معادن العلم والاثار فقد اجزته رواية
الاخبار المدونة في الكتب المعتبرة والاصول المشتهرة كالخصال والامالي
والارشاد وكتب الدعوات والاحراز لا سيما الكتب السبعة التي عليها المدار
في جميع الامصار والاعصار وهي الكافي والفقيه والتهذيب والاستبصار
والوافي والوسائل والبحار بل كلما دونته في كتابي الكبير جواهر الاخبار
في الحكم والمواعظ والاثار عني عن الشيخين الاجلين الجليلين الافضلين
احدهما الشيخ زين العابدين المازندراني الحائري ره المتوفى سنة ۱۳۰۹ ه استادي العلامة
عن مشايخه المذكورين في الاجازة وثانيهما السيد السند والمولى المعتمد
آية الله استادي السيد ابو القاسم المتوفى سنة ۱۳۰۹ ه نجل العلامة السيد حسن
نجل العلامة الكبير السيد محمد المجاهد الطباطبائي الحائري صاحب المناهل والمفاتيح
وصيته عملا وصاني به مشايخي العظام من لزوم التقوى والتمسك بالاحتياط
فانه طريق النجاة وان لا ينساني عقيب الصلوة ومظان اجابة الدعوات

ويذكرني في تلك الاوقات بفاتحة وتوجهات في ايام حيواتي وبعد الممات حرره الراجي عفو ربه الغني محمد الموسوي الاصفهاني الكاظمي

في بلد جده الاكبر موسى بن جعفر عليه السلام وذلك

في يوم الثلاثاء سادس ذي الحجة الحرام

١٣٤٨ھ

آیت اللہ شیخ علی بن ابراہیم القمی النجفیؒ (متوفی ۱۳۷۱ھ۔ق)

الاجازة الثامنة عشر

من علم التقى ومنار الرشد والهدى الحاج الشيخ على
القمى النجفى دام ظله كتبها بخطه الشريف فى ١٩ ذى الحجة سنة ١٣٤٨ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله الطيبين
الطاهرين المعصومين المكرمين وبعد فان العالم
العامل والحبر الكامل جناب السيد على نقى الهندى
صاحب كتاب كشف النقاب عن عقائد ابن
عبد الوهاب استجازنى فى رواية كتاب المستدرك
من ثقات المحدث الثالث الحاج ميرزا حسين
النورى فاجزته حفظه الله تعالى ان يروى عنى كتاب
المستدرك التى تحملت روايته عن مؤلفه قدس سره على
من اوله الى آخره مقابلة على نسخة الاصل التى نقل عنها
البياض الاحقر على بن ابراهيم القمى فى النجف الاشرف
على مشرفها الف سلام وتحية وارجو منه ان لا ينسانى
من الدعاء

آیت اللہ کلب مہدی بن کلب باقر الجائسی الحائری ہندی (متوفی ۲رجب ۱۳۴۹ھ۔ق)

الاجازة التاسعة عشر

من العلم العلیم فقید الفضل والادب مولانا السید کلب
مهدی الجائسی الحائری المتوفی لیلة ثانی رجب سنة ۱۳۴۹ھ
وقد اجازنی بلفظه یوم الرابع والعشرین من ذی الحجة سنة ۱۳۴۸ھ
عند زیارتہ للنجف الاشرف فی الصحن الشریف العلوی وهو
یروی عن ابیه العلامة السید کلب باقر عن استاده تاج العلماء
السید علی محمد قدس سره عن المفتی السید محمد عباس عن استاده
سید العلماء السید حسین عن ابیه العلامة المؤسس السید دلدار علی
النقوی اللکهنوی قدس الله اسرارهم

آیت اللہ الشیخ اسد اللہ بن محمد جعفر الزنجانی از تلامذہ آیت اللہ مجدد شیرازی (متولد ۱۹ رمضان ۱۲۸۲ھ۔ق بقلم خود متوفی ۱۳۷۱ھ۔ق)

الاجازة العشرون

من العالم المتبحر الكامل الجامع لفنون المعقول والمنقول
الشيخ اسد الله الزنجانی دام بقاؤه من تلامیذ آیة الله
المجدد الشیرازی قده وكانت اجازته لحسنها یوم
السبت ۲۵ ذی الحجة سنة ۱۳۴۸ه ثم اكدها بالكتابة
كما یلی مسجلا بخاتمه الشریف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعلنا من امة سيد النبيين وخاتمهم محمد بن عبد الله واشرفهم
صلى الله عليه وآله ومن شيعة وصيه اشرف الاوصياء وافضلهم وشيعة
اولاده الطاهرين الحجج الميامين صلوات الله عليهم اجمعين ولعنة الله
على اعدائهم ما دامت الربوبية ثابتة للذات المقدسة الى احد بل جعلنا
من علماء شريعته ثم الحمد والثناء عليه حيث جعل علماء امته ورثة للانبياء
بل جعل مدادهم افضل من دماء الشهداء بل افضل من انبياء بني
اسرائيل بالخليفة لخليفته عليه آلاف التحية حجة الله صاحب العصر والزمان
عجل الله فرجه وفرجنا بظهوره بحق المقربين يا غياث المستغيثين
ويا ارحم الراحمين اما بعد فلقد كانت العادة المستمرة جارية
بين علماء الدين من قديم الزمان على الاجازة والاستجازة على نحو انها
المذكورة في محلها في نقل الاخبار والكتب والمصنفات المتوقف عليها
الاستنباط عادة مباركة ميمونة وكان السلف من الاساطين
يتحملون المشقة العظيمة في تحصيلها وصارت متروكة في الازمنة
المتاخرة مع انه سمع عن الذي قوله حجة بل لا يجوز اتباعه وسبق

[illegible]

الا القليل من قليل من الاخيار والاساطين وانا العبد الضعيف
الشيخ اسد الله الزنجاني الدرجي العسكري النجفي لما وفقني الله
لتحصيل العلوم وبلغت مبلغ الرجال والتفت الى هذه الطريقة
المباركة المرسومة عند قدماء الاساطين استجزت من جملة من العلماء
الربانيين العاملين بعلمهم بل بعضهم كان صاحب الكرامات الباهرة
فاكرموني فاجازوني اولهم المولى حجة الاسلام صاحب الكرامات السيد
الجليل والمولى النبيل السيد علي الشهير بالقزويني في زمان هجرتي
الى دار السلطنة قزوين للتحصيل الزنجاني الاصل ابن اخت صاحب
القوانين صاحب المصنفات الكثيرة الثاني السيد الجليل والمولى النبيل
صاحب الكرامات الباهرة الواضحة المسلمة حتى طي الارض العالم العامل
السيد حسين المعروف بحاجي سيد قريش اعلى الله مقامه المعروف
ايضا انه كان صاحب الكرامات والمقامات وكان سيدي ومولاي الحاج السيد حسين
مربيا لي ومراقبا لجميع احوالي مادمت كنت ساكنا في تلك البلدة الثالث
شيخ الفقهاء في عصره المولى النبيل صاحب الكرامات حجة الاسلام
الحاج ملا علي من اولاد المولى الحاج الميرزا خليل الطهراني الرابع

السید الجلیل والمولی النبیل حجة الاسلام السید محمد الهندی

الساکن فی النجف الاشرف صاحب التصنیفات الکثیرة سبب صاحب الجواهر

وتلمیذه وتلمذ ایضا عند الامام المحقق الانصاری قده الخامس

شیخی ومعتمدی العالم الربانی الذی لم یاذن باظهار اسمه الشریف الحافظ

للکتب الاربعة بجمیع اسانیده صاحب المقامات والکرامات ولا احد

من العلماء بالغا الی مرتبته اجازنی فی زمان التجائی الی عتبة المقدسة

العسکریة علی مشرفها الاف التحیة حین استظلالی بظل عطوفة ابن ابیه

الاکبر مجسمة العقل والتقوی وروح التحقیق المتصف بقاطبة الملکات

الحسنة سیما ملکة الخلق الذی نقص الالسن عن مدحه الاب الرؤف

لاهل الدین خصوصا لاهل العلم المولی الحاج المیرزا محمد حسن الشیرازی

قده وتلمذی واستفادتی منه بعد ملاقاته فی دار السلطنة القزوین

فی زمان تشرفه لزیارة الائمة العالم باغلب السن العالم قده السادس

السید الجلیل والمولی النبیل حجة الاسلام والمسلمین الحاج المیرزا

محمد هاشم الخونساری الاصفهانی صاحب التصنیفات الکثیرة شیخ

الذی الیه ینتهی اجازات هذه الدورة من تلامذة شیخنا الامام المحقق

الانصاری

الانصاری قدہ ومن اصحابہ المخصوصین فی زمان تشرفہ لزیارۃ
العتبۃ المقدسۃ العسکریۃ وفی زمان الاستاذ الاکبر المجاز من شیخہ
واستاذہ الشیخ الامام المحقق الانصاری قدہ المجاز من شیخہ واستاذہ
فی برھۃ من الزمان صاحب المستند ومنہ ینتھی الاجازات فی ھذہ
الدورۃ غالبا الی وحید الاعصار المولی بحر العلوم ولقد استجازنی
فاجازنی اعلی اللہ مقامھم وحشرھم اللہ تعالی مع الائمۃ الاطہار
صلوات اللہ علیھم اجمعین واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائھم اجمعین فقام من
فی ھذہ الدورۃ قرۃ العین السید الجلیل مولی المجتہدین الفاضل
الکامل المروج للشریعۃ المطہرۃ اقتداء بابائہ واجدادہ السید علینقی
بن الفقیہ السید ابی السید محمد تقی صاحب التفسیر ابن العالم العلم بحر
العلم والخضم السید حسین بن العلامۃ المجتہد الکبیر السید دلدار
علی النقوی النصیرآبادی الکنھوری صاحب عماد الاسلام والتالیفات المشہورۃ
من تلامذۃ ایۃ اللہ بحر العلوم الطباطبائی النجفی قدس اللہ اسرارھم
فاستجاز عنی سلمہ اللہ فاجزتہ ان یروی عنی جمیع ما یصح لی روایتہ
بحق اجازتی عن الاساطین الکرام من کتب الاخبار المعتمدۃ عند علمائہ وشیعتہ

كالكتب الاربعة و وسائل الشيعة وغيرها كالبحار وغيره بل
له ان يروي جميع مصنفات الشيعة من الكتب الفقهية والاصولية
بل كتب اهل السنة والجماعة من كتب اخبارهم وغيرها حتى العلوم
الادبية اللهم وفقه لما تحب وترضى واجعله علما للشيعة
والشريعة واحفظه من جميع الشرور والبليات وادفع عنه
جميع المكاره والآلام واستدعى من جنابه ان يسلك طريق العلماء
العاملين الربانيين كي يكون زينا للشيعة لا شينا لهم وان لا ينساني
في الخلوات مع قاضي الحاجات في ظلم الليالي في حيوتي ومماتي وله سلمه الله
كتاب لطيف في رد العقايد الوهابية ورسالة في اعلاء الشعائر المتعلقة
باقامة عزاء سيد شباب اهل الجنة كتبها في رد بعض الافاضل
وانا العبد الضعيف المسكين المستكين العاصي الراجي لرحمة رب العالمين يوم
لا ينفع مال ولا بنون الشيخ اسد الله الزنجاني الذي يرجى العسكري النجفي
الذي رباه سيد العلماء واية الله في العالمين لا سيما الاكبر المجتهد العصر
والمفوض صاحب المقامات العالية المنتهى اليه رياسة الشيعة الحاج الميرزا محمد
الحسيني اعظم تلامذة شيخنا الامام المحقق الانصاري صاحب العلم اعلى الله مقامهما

بسمه تعالی اسمه

ورفع الله فی الخلد مقامه وحشره الله تعالی مع اجداده

الطاهرین



و در پشت این قرآن مجید بخط والد مرحوم تاریخ تولد حفظه الله تعالی جمیع المکاره نوشته

کلام الله که تاریخ تولد اولاد ایشان مرقوم فرموده بودند مرقوم میدارد تاریخ تولد نورچشم سید آقا

سلمه الله من جمیع البلیات در نصف شب نوزدهم شهر رمضان المبارک سنه هزار و دویست

هشتاد و دو ۱۲۸۲ هجری نبوی صلی الله علیه واله بتاریخ سنه هزار و سیصد و چهل شد

اللهم اجعل عواقب امری خیرا و ارحمنی عند الاحتضار و لقائک



یا ارحم الراحمین بیده الشیخ بنده ابو زرنجی

الریحی العسکری النجفی

بشارته

آیت اللہ الفقیہ الشیخ ابی الرضا الہادی بن عباس بن علی بن جعفر آل کاشف الغطاءؒ (۱۲۸۹۔۱۳۷۱ھ۔ق)

الاجازة الحادية والعشرون

من العلامة الجليل الفقيه النبيل الشيخ ابي الرضا
الهادي آل الشيخ الاكبر كاشف الغطاء قده وهو دام ظله
احد الاعلام من علماء النجف الاشرف يروي عن ابيه
الشيخ عباس بن علي بن جعفر كاشف الغطاء وعمه الشيخ عباس
بن الحسن بن جعفر قده والسيد حسين بن السيد مهدي
القزويني والشيخ عبد الهادي شليلة الهمداني البغدادي قده
وشيخنا السيد حسن صدر الدين دام ظله بطرقهم المحمودة
وها هي بخطه الشريف

بسم الله الرحمن الرحيم

لتهذيب

الحمد لله الذي رفع قدر العلماء وورثهم من علوم الانبياء وجعل لهم الرواية
احكام الدين ذريعة والاستبصار بانوار مصابيح علومهم كافيا للشيعة و
الصلوة والسلام على مدينة العلم وباب الحكم ومهبط الوحي ومعدن العصمة
وعلى اله وعترته كنوز الرحمة وسائر نجباء الامة اما بعد فيقول اقل خلق الله
خطرا واحقرهم خبرا وخبرا انه قد اتفق العقل الصحيح والنقل الصريح والضرورة
والوجدان والشاهد والبرهان على ان اربح الفوائد وانجح المقاصد وافضل
المآرب واجل المطالب هو العلم الذي يرتقي به من حضيض النقص والضلال
الى اوج الهداية والكمال وان افضل العلوم واشرفها ما اريد به وجه الله
وعرفت به احكامه فان فيه سعادة الدارين وصلاح النشأتين وبه الفوز
برضوانه والخلود في نعيم جنانه وما سوى ذلك فزبرج باطل وخيال زائل و
ستر فاتل وان اكبر الوسائل بعد كتاب الله المجيد لنيل العلوم الحقيقية و
المعارف اليقينية والكمالات النفسية هي السنة المطهرة والاحاديث المعتبرة
والروايات المسندة والاخبار المعتمدة فلم يزل علماء الشريعة في احياء آثارها
واعلاء منارها وجمعها وتدوينها وتنقيح اسانيدها ومتونها وتمييز غثها
من سمينها النفس والنفيس والتليد والطريف وكم انفقوا كنوز الا
واجالوا سوابق الافكار فشكر الله مساعيهم ورفع منازلهم وممن اقتفى
آثارهم ونسج على منوالهم العالم الفقيه والعليم النبيه والحبر الوجيه العا
التقي والمورع الكامل اللوذعي المهذب البارع والغيث النافع السيد الاجل
الاكمل الصفي الوفي السيد علي تقي ادام الله ايامه ورفع اعلام نجل السيد
الفقيه الجليل النبيل السيد ابي الحسن اللكهنوي سبط العلامة المحرر والمحقق

تغذى بالوان العلم
فنعم

سيدنا الجليل صاحب عماد الاسلام وغيره من المصنفات الشهيرة بين الانام
قدس الله تربته ورفع رتبته فانه ادام الله علاه وبلغه مناه ممن قضى دهره وافنى
عمره وتغرب عن اوطانه واحبابه وصرف ريعان شبابه وشمر عن ساعد
الجد والاجتهاد وترك لذيذ الرقاد في تحصيل العلوم الدينية وطلب المعارف
اليقينية واكتساب الكمالات الذاتية والعرضية حتى فاز منها باوفر سهم وحاز
منها اكبر نصيب وقسم وقد سألني ادام الله علوه وزاد في مراقي الفضل سموه
اقتداء بما عليه سيرة العلماء الثقات ورونا للدخول في زمرة رواة احاديث
الائمة الهداة فاجزت له ادام الله فضله وكثر في العلماء مثله ان يروي عني جميع
ما صنفت والفت وجميع ما صحت لي روايته عن المشايخ العظام والفقهاء
الاعلام من جميع ما صنفوا والفوا وجردوا وحرروا سيما كتب الاحاديث
والاخبار وخصوصا الكتب الاربعة التي عليها المدار في جميع الاعصار
والكتب الثلاثة الوافي والوسائل والبحار فليرو ادام الله تسديده عني
عن المشايخ بطرقي المتعددة اليهم ما شاء بعد استثنائه وليجز من
من يجده اهلا لتحمل تلك الاعباء فاني قد اجزته اجازة عامة
ووصيته ونفسي بتقوى الله والاخلاص له في العلم والعمل ورجائي منه ان لا ينساني
من صالح دعواته في خلواته وجلواته كما اني لا انساه من ذلك ان شاء الله تعالى
بيده الفانية العبد العاثر القاصر المدعو بالهادي بن العباس بن علي بن جعفر
كشف الغطاء طاب ثراه في اخر ساعة من اخر يوم من اخر شهر من عام ثمانية
واربعين بعد الالف وثلاثمائة حامدا مصليا مستغفرا

سلخ ذي الحجة ١٣٤٨

اجازة ما يجوز له روايته

آیت اللہ شیخ مرتضی بن شیخ عباس بن شیخ حسن بن الشیخ کاشف الغطاءؒ (۱۲۸۱-۱۳۴۹ھ-ق)

الاجازة الثانية والعشرون

من العلامة الفقيه المتكلم الورع الحجة الشيخ المرتضى بن
الشيخ عباس صاحب منهل الغمام في شرح شرائع الاسلام ابن
الشيخ حسن صاحب انوار الفقاهة ابن الشيخ كاشف الغطاء
قدس الله اسرارهم جميعا كتبها لي بخطه يوم السادس والعشرين
من المحرم سنة ١٣٤٩ هـ وقد توفي في النجف يوم الخامس والعشرين
من شهر رمضان في السنة المذكورة فعظم في
الدين خطبه وجل موقعه تغمده الله برحمته.

نحمدك اللهم على ما كشفت لنا الغطاء بأنوار فقاهة الشريعة الغراء ونصلي على الذين [...] وآله أنوار الزمن الأول الأوان منار الشرف النبوي والمجد العلوي فرع الدوحة القرشية وغصن الأراكة الهاشمية سيدنا السيد علي النقي النقوي اللكنوي صوان حق للبراع ان يلزم نفس حفرة دواته في صفحته وان ينسج لنا ما على لهاته في اكتناه معرفته فانه ومكنون علمه سامي النقيبة رفيع الغاية كريم المضمار سابق الحلبة لم تعقد خناصر العلم الا عليه واشار الانامل بالفضل اليه × سل عنه واخبر به وانظر اليه تجد × ملء المسامع والأفواه والمقل × وانما القول فيه عالم علم × ضرب الزجاج لنور الله في المثل

هذا وقد استجازني كما عليه السيرة الجارية ما بين العلماء الأعلام والمشايخ العظام وفي توقيع الناحية المقدسة ارجعوا الى رواة حديثنا فانهم حجتي عليكم وانا حجة الله وفي المقبولة الراد عليهم راد على الله وهو على حد الشرك بالله. فأجزته دام مؤيدا بروح القدس ان يسند ويروي عني ما تضمنته الصحاح الاربعة للمحمدين الثلاثة بل الكتب السبعة للمحمدين الأئمة وغيرها من الأصول الأربعمائة فاني اروي ذلك بإجازتي وحق روايتي عن آية الله الوالد عن ابن عمه المهدي عن الملكوتي الأقدس لجده الأقرب صاحب أنوار الفقاهة عن الأسطوانة الكبرى الجد الأعلى كاشف الغطاء عن بحر العلوم الطباطبائي وعن استاد الكل في الكل الوحيد الآغا البهبهاني عن والده محمد اكمل عن رئيس المحدثين المجلسي عن عدة من مشايخه عن زين الملة الشهيد الثاني عن شيخه نور الدين علي بن عبد العالي الميسي عن شمس الدين محمد الجزيني عن ضياء الدين عن ابيه محمد مكي الشهيد الأول عن فخر المحققين عن والده جمال الدين العلامة على الإطلاق الحلي عن والده عن نجم الملة والدين المحقق الأول الحلي عن شمس الدين فخار بن معد عن شاذان القمي عن ابي جعفر الطبري عن الثلاثة المزبورين ح وعن الشيخ المفيد عن ابن قولويه عن الشيخ الكليني بطرقه الى عبد الله بن ميمون القداح عن حضرة الصادق عليه افضل الصلوة وكذا ما استجزته من سائر مشايخي العظام واساتيذي الاعلام كافضل المحققين الآخوند الشيخ ملا كاظم الخراساني والعالم الرباني الشيخ محمد طه نجف والمعز محمد المهدي الحسيني القزويني الحلي وافضل المحدثين الحاج النوري [...] المتصلة اسانيدهم بأهل العصمة أئمتنا الأطهار عن حضرة الرسالة عن الوحي الإلهي والتمس منه رعاية كمال الحائطة فانها حمى الله واسئله الدعاء في مظان الإجابة والله ولي التوفيق والهداية لسواء الطريق

في ٢٦ محرم ١٣٤٩

خادم الشريعة الغراء
المرتضى كاشف الغطاء

آیت اللہ شیخ عبد اللہ بن محمد حسن مامقانیؒ (۱۲۹۰-۱۳۵۱ھ-ق)

الاجازة الثالثة والعشرون

من العلم الواضح والمنار الشامخ الفقيه الحبر المتضلّع الخبير حجة الاسلام الشيخ عبد الله المامقاني دام ظله كتبها على ظهر كتابه (مخزن المعاني في ترجمة المحقق المامقاني) على هامش الصحيفة المتضمنة لذكر الطرق والاسانيد وهي موجودة عندي بخطه مورخة بليلة الرابع من ربيع الثاني ۱۳۴۹ه وقد انشأ لي الاجازة شفاها يوم الخامس من الشهر المذكور بكل طرقه المذكورة في ختام ذلك الكتاب وهذا نص الاجازة

بسم الله خير الاسماء

الحمد لله رب العباد والصلوٰة والسلام على اشرف من نطق بالضاد وآله المعصومين الامجاد وبعد فقد استجاز مني في الرواية جناب السيد السند والمولى المعتمد فخر العلماء والمحققين قدوة الفضلاء المدققين ثقة الاسلام والمسلمين السيد علي نقي اللكهنوي دام الباري بقاءه وكثر في اهل العلم امثاله وحيث كان مقصده اتصال اسانيد الاخبار المروية عن الائمة الطاهرين صلوات الله عليهم اجمعين وكان دام بقاءه اهلا لذلك وصالحا للتبرك والتشرف لما هنالك فبحق اجازتي من حضرة الشيخ الاعظم الوالد انار الله برهانه قد اجزت له ان يروي عني جميع ما صح لي روايته مما في المتن وغيره كمصنفاتي وغيرها مشترطا عليه ما اشترطه علي مشايخي رضوان الله تعالى عليهم من الاحتياط في النقل ملتمسا منه الدعاء في مظان الاجابة كما اني لا انساه ان شاء الله تعالى في حجب الطاعة والله خليفتي عليه وهو حسبنا ونعم الوكيل. حرره بيده الداثرة العبد الفاني عبد الله المامقاني عفي عنه

ليلة ٤ ع ٢ سنة ۱۳۴۹ هجرية

آیت اللہ ابی المجد شیخ محمد رضا الشہیر بآغا رضا النجفی الاصفہانی بن علامہ شیخ محمد حسینؒ (۱۲۸۷۔ ۱۳۶۲ھ۔ق)

الاجازة الرّابعة والعشرون

من نادرة العصر مجموعة الفقه والحكمة والادب علامة الفقهاء الاعلام ابی المجد محمد الرضا الشهير بالشيخ آغا رضا النجفی الاصفهانی صاحب نقد فلسفة داروين نجل العلامة الشيخ محمد حسين بن الشيخ محمد باقر بن المحقق الشيخ محمد تقی صاحب الحاشية علی المعالم ره بعثها الی من اصفهان بتوقيعه و خاتمه

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على تتواتر نعمائه ومستفيض آلائه والصلوة على نبيه الرسول
ومظهر سره الاول ابى القاسم محمد وآله الامجاد الذين دووا احاديث الجد عند مسلسلا
بالاباء والاجداد ورضوان الله غفرانه لاسلافنا الصالحين ومشايخنا الماضين
الذين حفظوا ما استودعوه من احاديث اهل العصمة وادّوا الى الخلف مواريث
الائمة وصانوا متون الروايات عن التحريف بالعرض والمقابلة واسانيد الاخبار
عن الانقطاع بالقرائة والمناولة وبعد فان جناب العالم الفاضل السيد السند
والحبر المعتمد المهذب المتقى السيد على النقى المهدى اللكهنوى قد استجاز هذا الاقل
واحب الدخول فى عداد الرواة عن الائمة المعصومين ورغب فى اتصال اسانيده
باسلافنا الماضين ومشايخنا الصالحين رضوان الله تعالى عليهم فاجزت له ادام الله
توفيقه جميع ما صحت لى طرقه وجاز لى روايته عن مشايخنا الثقات الائمة بحق
روايتى عنهم لاخبرنى شيخى واستادى ومن عليه استنادى وعند اسناد
وحيد زمانه وعلامة اوانه الشيخ فتح الله النمازى الاصبهانى المعروف
بشريعت والامير زا حسين النورى والسيد حسن ابن السيد هادى والسيد
سيد محمد القزوينى جميعا عن السيد مهدى القزوينى ثم الحلى عن عمه السيد
باقر عن محمد بحر العلوم عن السيد حسين القزوينى عن السعيد الشهيد
نصر الله الحائرى عن المجلسى عن المولى محسن المعروف بالفيض عن استاده
الالهى فخر الطائفة المحققة المولى صدرا عن استاده السيد محمد باقر المعروف
بداماد عن خاله عبد العالى ابن على عن والده على ابن عبد العالى الكركى
الشيخ العالى فى الاسناد لحلق الاحفاد بالاجداد على ابن الهلال الجزائرى
عن الشيخ ابن فهد الحلى عن على ابن الخازن عن الشهيد محمد ابن مكى

العلامة قطب الدين البويهي صاحب المحاكمات وشارح المطالع والشمسية
العلامة حسن ابن يوسف عن استاده استاد البشر افضل من سلف
الخواجه نصير الدين محمد ابن محمد بن حسن المحقق الطوسي عن السيد الجليل
يد فضل الله الراوندي عن السيد عماد الدين ابي الصمصام ذي الفقار
يني عن الشيخ ابي جعفر الطوسي عن الشيخ ابي عبد الله المفيد عن
ابن قولويه عن محمد بن يعقوب الكليني عن علي ابن ابراهيم عن ابيه
الحسن بن ابي الحسين الفارسي عن عبد الرحمن بن زيد عن ابيه
ابي عبد الله ع قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم طلب العلم
ية الا ان الله يحب بغاة العلم

العبد محمد الرضا ابو المجد [illegible]
[illegible] عام
١٣٤٩

آیت اللہ سید مرزا علی نقی ہادی خراسانی حائریؒ

(۱۲۹۷۔۱۳۶۸ھ۔ق)

الاجازة الخامسة والعشرون

من العيلم العلم والبحر الخضم الجامع بين المعقول والمنقول السيد السند
الجليل الميرزا هادي الخراساني الحائري صاحب المصنفات الكثيرة وهو من اجلة
علماء كربلاء المشرفة كتبها لي بخطه في تلك البقعة المقدسة عند تشرفي بها للزيارة
وله ازيد من ثلثين طريقا من مشايخ الاجازة افردها بالذكر في رسالة مستقلة
اختصرنا منها جزءً نلحقه بآخر الاجازة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على ما اجازنا ان نحدث بحديث نعمه وقديم الائه واجارنا عن سنن
الضلال وتقليد ابنائه بالاجتهاد في التمسك باوثق عراه واصدق انبائه
والصلوة والسلام على اعدل الرواة عن رب البريات محمد واله اسانيد دين الله واسانيد اوليائه
وبعد فان من اهم ما يتبرك به الاكرون ولم يهتم بتركه الاحرون
هي الاجازة والاستجازة في المسانيد والاخبار عن الاسانيد الاخيار والاطهار الابرار
لما فيها من المنافع التي لا تحصى والمزايا التي لا تستقصى ولو لا سوى الاتصال بالسلسلة
الرافعة الى الدرجة السامية اهل بيت العصمة عليهم السلام والادخال في مشيخة رواة الاحاديث
الحجج على سائر الانام والاستمداد بروحانية افواه رجال واقوام نفثي في روعهم نفس الرحمن
في كل حال ومقام لكفى لمرتاد سيره وصفه فلهذا رغب حضرة السيد
البارع الورع المعتمد فخر الخلف لخير السلف المنتمي الى اسبق فرق نتيجة العلماء
العظام ونخبة الفضلاء الفخام نادرة الدهر وعلامة العصر صاحب التصانيف
ولئالى الصفي لبوبي سند على يد النجل الاجل السيد الافضل الامجد الاكمل

مرجع الانام وباب الاحكام نائب الامام عليه افضل السلام المولوي السيد ابو الحسن النقوي
اللكنوي دامت بركاتهما واستجاز من هذا العبد الضعيف فاستخرت الله تعالى
واجزت له ان يروي عني كلما صح لي روايته واتضح لدي درايته
من الاخبار والاثار المروية عن الائمة الاطهار صلوات الله عليهم ما دار الليل والنهار
وكلما اودعت في الكتب المشهورة المعتبرة من مؤلفات علمائنا الاخيار سيما
الكتب الاربعة المجمع عليها في جميع الاعصار والامصار والثلثة المؤخرة اعني الوافي والوسائل
وبحار الانوار وغيرها من سائر المؤلفات والمصنفات في جميع فنون العلوم والحكم والاسرار
حتى ما للناظرين السنة من صحاح سائر فرق الاسلام فانها لا تخلو من العلوم الالهية
لمن هو في طريق الاستبصار فله دام فضله ان يروي كل ذلك عني بطرقي
الوفيرة واسانيدي الكثيرة عن مشايخي الشامخين واساتيدي الراسخين
الذين سميتهم في العليتين رسالة الفقهاء في هذا الموضوع وغيرها وكذا
يروي عني جميع مقروآتي ومسموعاتي ومسطوراتي وان يجيز ويجيز كل من هو
اهل لذلك عني كما اجزته واخذه عن مشايخي قدس الله تعالى اسرارهم

كل ذلك بشرط المراقبة والمراعية لطريق السداد والانضباط وسلوك الاحتياط
فان فيه النجاة من مزلة الصراط واوصيه بما اوصاني الشيوخ من الاهتمام بكلام
السلف فيكون لهم خير تبع وخلف وان لا يستوحش من الانفراد والمسابقة في الاذكار
ثم اوصيه ان لا ينساني من بركات دعواته عقيب صلواته واوقات خلواته وجلواته
فليذكرني مع مشايخي ان احب ان يذكره الذاكرون بطلب المغفرة ويستغفر له المستغفرون فان الحسنات تبقى ويبقى اجرها
والاجور منا ولدينا ابدا والله عز وجل ولي التوفيق وهو حسبنا
واليه المصير كتبه بيمناه الداثرة احقر العباد محمد هادي الحسيني الحائري
في الثالث من شهر الله المبارك رجب المرجب عفى الله تعالى عنه
سنة ١٣٤٩



مختصر
كتاب الصحف المطهرة
في اجازات العلماء البررة لشيخنا
العلامة المحقق السيد الاجل
ميرزا هادي الخراساني الحائري

بسم الله الرحمن الرحيم

لله رب العالمين و الصلوة على سيد النبيين و آله الطيبين الطاهرين اما بعد فهذه وجيزة
نزة سميتها صحفا مطهرة و رتبتها على مقدمة و بابين و هو حسبي و نعم الوكيل (المقدمة)
فضل كتابة العلم و انه كان من زمان النبي صلى الله عليه و آله و لا وجه لما ذكره بهاء الدين ره من قوله
مران المراد الحفظ من ظهر القلب فانه هو المتعارف المعهود في الصدر السالف فان مدارهم كان
النقش في الخواطر لا على الرسم في الدفاتر حتى منع بعضهم عن الاحتجاج بما لم يحفظه الراوي عن
القلب و قد قيل ان تدوين الحديث من المستحدثات في المائة الثانية من الهجرة اه و لا يخفى انه
كذلك كما ك قوله صلى الله عليه و آله هلموا اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعدي ابدا فقال عمر
كتاب الله و روى ابو داود من حفاظ العامة عن محمد بن سيرين قال لما توفى رسول الله
الله عليه و آله ابطأ علي عن بيعة ابي بكر فلقيه ابو بكر فقال اكرهت امارتي فقال لا و لكن
لا ارتدي بردائي الا الى الصلوة حتى اجمع القرآن فزعموا انه كتبه على تنزيله قال محمد بن
بن لو اصيب هذا الكتاب كان فيه العلم و لا يخفى ان مصحف فاطمة سلام الله عليها معروف
رو في نظري ان العامة رووا ان عبد الله بن عمر كان يكتب ما يسمع عن رسول الله صلى الله
و آله في زمانه و كتاب سليم بن قيس الهلالي كان ابجد الشيعة و الصحيفة السجادية حالها معلومة

والرواية فموضع علم النحو وكتابة امير المؤمنين عليه السلام فيه وامره ابا الاسود الدئلي معروف وكذا
خبر كتابة ابن عباس تفسير القرآن باملاء ميثم التمار وروى اخطب خوارزم في اول كتابه بالاسناد
جعفر بن محمد عن ابائه عليهم السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان الله جعل لاخي علي فضائل لا تحصى
كثرة فمن ذكر فضيلة من فضائله مقرا بها غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر ومن كتب فضيلة من
فضائله لم تزل الملائكة تستغفر له ما بقي لذلك الكتاب رسم ومن استمع الى فضيلة من فضائله غفر الله
الذنوب التي اكتسبها بالاستماع ومن نظر الى كتاب من فضائله غفر الله له الذنوب التي اكتسبها بالنظر
الحديث وصحيح طريق الكافي عن احمد بن محمد ومحمد بن الحسين عن ابن محبوب عن عبد الله بن سنان قال
قلت لابي عبد الله عليه السلام يجيئني القوم فيستمعون مني حديثكم فاضجر ولا اقوى قال فاقرأ عليهم من
اوله حديثا ومن وسطه حديثا ومن آخره حديثا وعن احمد بن محمد باسناده عن احمد بن عمر الحلال قال
قلت لابي الحسن الرضا عليه السلام الرجل من اصحابنا يعطيني الكتاب ولا يقول اروه عني يجوز لي ان
اروية عنه قال اذا علمت ان الكتاب له فاروه عنه وعن علي بن محمد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن ابي ايوب
المدني عن ابن ابي عمير عن حسين الاحمسي عن ابي عبد الله عليه السلام قال القلب يتكل على الكتابة
وعن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي الوشاء عن عاصم بن حميد عن ابي بصير قال سمعت
ابا عبد الله عليه السلام يقول اكتبوا فانكم لا تحفظون حتى تكتبوا وعن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد بن عيسى
عن الحسن بن علي بن فضال عن ابن بكير عن عبيد بن زرارة قال قال ابو عبد الله عليه السلام احتفظوا بكتبكم
فانكم سوف تحتاجون اليها وعن عدة من اصحابنا عن احمد البرقي عن بعض اصحابنا عن ابي سعيد الخيبري عن
المفضل بن عمر قال قال لي ابو عبد الله عليه السلام اكتب وبث علمك في اخوانك فان مت فاورث كتبك
فانه يأتي على الناس زمان هرج لا يأنسون فيه الا بكتبهم وروى الصدوق قده باسناده عن حماد بن عمرو

مالك عن ابيه عن جعفر بن محمد عن آبائه عليهم السلام في وصية النبي صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام قال يا علي
اعجب الناس ايمانا واعظمهم يقينا قوم يكونون في آخر الزمان لم يلحقوا النبي وحجب عنهم الحجة فآمنوا بسواد على بياض
وعن محمد بن علي عن علي بن محمد بن ابي القاسم عن ابيه عن محمد بن ابي عمير عن العباس بن مرة عن احمد بن سواد عن
عبد الله بن عاصم عن سلمة بن وردان عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله المؤمن اذا مات و
ترك ورقة واحدة عليها علم تكون تلك الورقة يوم القيمة سترا فيما بينه وبين النار واعطاه الله تعالى
بكل حرف مكتوب عليها مدينة اوسع من الدنيا سبع مرات وما من مؤمن يقعد ساعة عند العالم الا ناداه
ربه عز وجل جلست الى حبيبي وعزتي وجلالي لاسكننك الجنة معه ولا ابالي والظاهر ان شيخنا البهائي
اخذ هذا الزعم من العامة حيث انهم يدعون بان الكتابة من المبتدعات لم تكن في زمن النبي صلى الله عليه وآله
ولا زمن الصحابة ولكنه باطل بل كان حتى عند الجاهلية ولهذا قالوا ان هذا الا اساطير الاولين اكتتبها
فهي تملى عليه بكرة وعشيا وقال ابو حنيفة ان جعفر بن محمد صحفي ورووا ان عمر بن الخطاب كان يكتب من
علوم اليهود وجاء بكتابه الى رسول الله صلى الله عليه وآله فغضب عليه غضبا شديدا وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده قال قلت يا رسول الله اكتب كل ما اسمع منك قال نعم قلت في الرضا والغضب قال نعم فاني لا اقول في
ذلك كله الا حقا وعن ابي هريرة كان يقول لم يكن احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله اكثر حديثا
مني الا عبد الله بن عمر فانه كتب ولم اكتب وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله قيدوا
العلم بالكتاب وعن ابن عمر قلت يا رسول الله أقيد العلم قال قيد العلم قال عطا قلت وما تقييد العلم
قال الكتاب ورووا ان النبي صلى الله عليه وآله كتب كتابا في الصدقات والديات والفرائض والسنن
لعمرو بن حزم وغيره وعن ابي هريرة قال لما فتحت مكة قام رسول الله صلى الله عليه وآله فذكر الخطبة فقام رجل من
اليمن يقال له ابو شاة فقال يا رسول الله اكتبوا لي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله اكتبوا لابي شاة يعني الخطبة

وعن معن قال اخرج الىّ عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود كتابا وحلف لى انه خط ابيه بيده و
هشام بن عروة عن ابيه انه احترقت كتبه يوم الحرة وكان يقول وددت لو ان عندى كتبى باهلى ومالى
عن سعيد بن جبير انه كان يكون مع ابن عباس فيسمع منه الحديث فيكتبه فى واسطة الرحل فاذا نزل نسخه
وعن الضحاك قال اذا سمعت شيئا فاكتبه ولو فى حائط وعن الحسن ان لنا كتبا نتعاهدها وعن انه
املى التفسير فكتب وعن مالك بن انس فى وصية دكتابة العلم من عند اهله وعن عبد الله بن عمرو ما يرغبنى فى
الحيوة الا خصلتان الصادقة والوهط فاما الصادقة فصحيفة كتبتها عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعن
ابى قلابة قال الكتاب احب الينا من النسيان وعن ابى الزناد قال كنا نكتب الحلال والحرام وكان ابن شهاب
يكتب كلما سمع فلما احتيج اليه علمت انه اعلم الناس وعن معوية بن قرة يقول من لم يكتب العلم فلا تعده علما
وعن اسحق بن منصور قال قلت لاحمد بن حنبل من كره كتابة العلم قال كرهه قوم ورخص فيه اخرون قلت له
لو لم يكتب العلم لذهب قال نعم لولا كتابة العلم اى شيئ كنا نحن وعن اسحق بن راهويه ما قال احمد سوءا اقول
هذه البدعة والكراهة وتمهيد ذهاب العلم ومحو آثار النبوة من عمر بن الخطاب فانه الذى كان
نهى الناس عن الكتابة وغرضه منها فى الحقيقة ستر امره عن الناس وعدم نشر ما فعله من قبائح
المظالم والقبائح وانساء ما صدر عن رسول الله صلى الله عليه وآله فى مطاعنهم وملاعنهم وما ظهر من فضائل
اهل بيته الطاهرين فى سائر المقامات من الكرامات والمعجزات وغيرها مما صرح به الرسول او نزل به
جبرئيل فقد رووا عن عبد الله بن عمر قال كنت اكتب كل شيئ اسمعه من رسول الله صلى الله عليه وآله
اريد حفظه فنهتنى قريش وقالوا اتكتب كل شيئ تسمعه ورسول الله صلى الله عليه وآله يتكلم فى الرضا و
الغضب فامسكت عن الكتاب فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وآله فاومى باصبعه الى فيه
اكتب فو الذى نفسى بيده ما يخرج منه الا حق ومثل ذلك ما رواه سلمان حيث قال حذيفة عن روا

كلما كان قد سمع من رسول الله صلى الله عليه وآله وقال انك تورث رجالا احب رجال ورجالا بغض رجال
ان رسول الله صلى الله عليه وآله كان يغضب فيلعن من غضب عليه ويرضى فيقول في من رضي عنه الى ان قال
والله لتنتهين او لاكتبن الى عمر وليس يخفى ان عمر هو الذي كان يغضب عليه النبي صلى الله عليه وآله
كثيرا وعن ابن وهب قال سمعت مالكا يحدث ان عمر بن الخطاب اراد ان يكتب هذه الاحاديث او
كتبها ثم قال لا كتاب مع كتاب الله وعن عروة ان عمر بن الخطاب اراد ان يكتب السنن فاستفتى اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وآله في ذلك فاشاروا عليه ان يكتبها فطفق عمر يستخير الله فيها شهرا ثم اصبح
يوما وقال اني كنت اريد ان اكتب السنن واني ذكرت قوما كانوا قبلكم كتبوا كتبا فاكبوا عليها و
تركوا كتاب الله واني والله لا اشوب كتاب الله بشيء ابدا وقد مر انه منع النبي صلى الله عليه وآله عن
الكتابة وقال حسبنا كتاب الله انه قد غلب عليه الوجع وشايعه على ذلك قوم من الصحابة من ذلك اليوم وسائر
العامة بعده فعن ابن سيرين قال انما ضلت بنو اسرائيل بكتب ورثوها عن آبائهم وعن ابن عباس انه
كان ينهى عن كتاب العلم وقال انما ضل من كان قبلكم بالكتب وعن ابن مسعود قال اهلك اهل الكتاب قبلكم
حتى نبذوا كتاب الله وراء ظهورهم كانهم لا يعلمون وعن عبد الله بن يسار قال سمعت عليا
يخطب يقول اعزم على كل من عنده كتاب الا رجع فمحاه فانما هلك الناس حيث تتبعوا احاديث علمائهم
وتركوا كتاب ربهم ولا يخفى انه لو صح ذلك عن امير المؤمنين عليه السلام فانما هو لان الغالب في ذلك الزمان
شيوع الاباطيل من سيرة الشيخين وبدعهم وما وضعوه في الدين وما اخترعوه من الرأي والاكاذيب
لهذا قال عليه السلام انما هلك الناس حيث تتبعوا احاديث علمائهم وتركوا كتاب ربهم كما فعلوا في
وضع حديث نحن معاشر الانبياء لا نورث على خلاف قوله تعالى وورث سليمان داود وبدعة عمر في
تحريم المتعتين حلالا لقوله تعالى فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن وقوله تعالى فمن تمتع بالعمرة الى

الحج وافتى بترك الصلوٰة للجنب مع عدم الماء ولو شهرين خلافاً لقوله تعالى فتيمموا صعيداً طيباً واجمع على
غسل الرجلين في الوضوء خلافاً لقوله عز وجل وامسحوا برؤسكم وارجلكم وداوم على ترك الاستعاذة
والبسملة في الصلوٰة خلافاً لقوله تعالى فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم
واوجب الصوم واتمام الصلوٰة في السفر خلافاً لقوله تعالى فلا جناح عليكم ان تقصروا من الصلوٰة وقوله عز وجل
فمن كان منكم مريضاً او على سفر فعدة من ايام اخر الى غير ذلك مما لا يحصى سيما واغلب رواته
مثل ابي هريرة المرمي بالوضع طعن فيه ابن عباس وعائشة وابن عمر وغيرهم وعن ابن جبير قال كنا
نختلف في اشياء فنكتبها في كتاب ثم اتيت بها ابن عمر اسئله عنها خفياً فلو علم بها لكانت الفيصل
بيني وبينه وعن الزهري قال كنا نكره كتاب العلم حتى اكرهنا عليه هؤلاء الامراء فرأينا ان لا نمنعه احداً من
المسلمين وعن ابي المليح قال يعيبون علينا الكتاب وقد قال الله علمها عند ربي في كتاب ورووا مقابح
مفاسد كثيرة من اللحن والغلط والنسيان لعدم الكتابة شيئاً كثيراً فلجمع كتاباً في العلم فالقدح ان كتابة
العلم كانت متداولة في الصدر الاول وليس الاخبار الواردة في فضل حفظ الحديث والعلم منصرفة عنها
بل انها من اقوى مراتب الحفظ وان هذا المنع من عمر واصحابه حيث رأوا ان امير المؤمنين عليه السلام
واصحابه كانوا يكتبون عن النبي صلى الله عليه وآله علوماً كثيرة وقد فات ذلك عنهم فاذ الكتبة لابد لهم ان يكتبوا عن علي
واصحابه عليهم السلام فاضطروا الى المنع رأساً فعن ابن الصلاح وابن حجر العسقلاني وغيرهم بل صحيح مسلم
في اول صحيفته ان السلف اختلفوا في كتابة الحديث فكرهها طائفة منهم عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود وابو
سعيد الخدري في جماعة اخرى من الصحابة والتابعين واباحها طائفة اخرى كامير المؤمنين علي بن ابي طالب وابنه
الحسن وانس وعبد الله بن عمرو بن العاص ثم اجمع اهل العصر الثاني على جوازه اقول نسبة المنع الى ابن مسعود
وابي سعيد وابن عباس وامثالهم من الفضلاء اما من مفتريات العامة واما انه من التقية لما ظهر من حال عمر

بن سعيد وغيره في الرواية وانفتح ايضاً انه اول من كتب العلم وصنف اتقاناً واصحابهم كاتب رافع مولى رسول الله

صلى الله عليه وآله وصاحب بيت المال لامير المؤمنين عليه السلام له كتاب السنن والاحكام والقضايا رواه عن علي عليه السلام والشيعة

هو القطيبونه وعليونه وكرهيته ابن سميع له كتاب ذكرة النعم والاصبغ بن نباتة وعبد الله بن ابي رافع وعبد الله بن الحر

الغيرهم من رواة امير المؤمنين بل صاحب المناقب كان من شهر اشوب ان اول من صنف امير المؤمنين ثم سلمان الفارسي ثم ابو ذر

الغفاري رحمهم الله (الباب الاول) في طرق روايتنا عن مشايخنا المعاصرين الموصلة الى الائمة الطاهرين

سلام الله عليهم اجمعين. لا يخفى اني اروي عن مشايخ كثيرين (الاول) اخبرني وحدثني واجازني

العالم العامل الكامل الورع الامجد السيد محمد النجفي الهمداني في داره في النجف الاشرف قال اجازني

واخبرني وحدثني العلامة الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي في داره في سر من رأى بطرقه المتصلة

الى الشيخ الصدوق محمد بن علي بن بابويه القمي عن محمد بن موسى المتوكل عن محمد بن جعفر الاسدي عن محمد بن الحسين

الصوفي عن يوسف بن عقيل عن اسحق بن راهويه قال لما وافى ابو الحسن الرضا عليه السلام نيسابور واراد ان يخرج

منها الى المامون اجتمع اليه اصحاب الحديث فقالوا له يا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله ترحل عنا ولم تحدثنا

بحديث فنستفيده منك وكان قد قعد في العمارية فاطلع راسه وقال عليه السلام سمعت ابي موسى بن جعفر يقول

سمعت ابي جعفر بن محمد يقول سمعت ابي محمد بن علي يقول سمعت ابي علي بن الحسين يقول سمعت ابي

الحسين بن علي يقول سمعت ابي امير المؤمنين علي بن ابي طالب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

يقول سمعت جبرئيل يقول سمعت الله جل جلاله يقول لا اله الا الله حصني فمن دخل حصني امن من عذابي

فلما مرت الراحلة نادى انا بشروطها وانا من شروطها . وعن العلامة النوري ايضاً باسناده

الى السيد نعمة الله الجزائري عن السيد هاشم بن الحسن الاحسائي عن الشيخ محمد الحرفوشي عن علي بن عبد العالي

عن ... بن مرة بن مؤيد الهمداني المعروف بمعمر بن ابي الدنيا عن الشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان البغدادي

قال حدثنا القطان عن عبد الرحمن الحسني عن احمد الغزاري عن عبد الله الاهوازي عن علي بن عمرو عن ابن ابي
علي بن بلال عن علي بن موسى الرضا عليه السلام عن موسى بن جعفر عن جعفر بن محمد عن محمد بن علي عن علي بن الحسين عن ابيه
علي بن علي بن ابيطالب عليهم السلام عن النبي صلى الله عليه وآله عن جبرئيل عن ميكائيل عن اسرافيل عن اللوح
قال الله عز وجل ولاية علي بن ابيطالب حصني ومن دخل حصني امن من عذابي وذكر السيد الجزائري في
مدينة الحزن العيون ان هذا السند ورد في الرواية انه ما قرء على مريض الا شفي ولا على مصروع الا افاق
وقد جربته مرارا وان كتب بزعفران في ماء اشفي من الالم جربته وانظر وقال انا ساذكرهم وصدقتهم
روى حدثنا عن جبرئيل عن الباري قال الاستاد ابو القاسم القشيري ان هذا الحديث بهذا السند
بلغ بعض الامراء السامانية فكتبه بالذهب واوصى ان يدفن معه فلما مات رأي في المنام فقيل له ما فعل الله بك
قال غفر لي بأني كتبت هذا الحديث بالذهب تعظيما واحتراما قال السيد الهمداني ايضا اجازني حجة
الاسلام الحاج ميرزا حسين بن الحاج ميرزا خليل الطهراني في داره في النجف الاشرف واجازني فقيه
العصر الشيخ محمد طه نجف في داره في النجف ان اروي عنه ما رواه عن مشايخه وكان تاريخ اجازة السيد المذكور
بالاسانيد الثلثة ١٩ ذي الحجة ١٣٢٩ھ (الثاني) اجازني السيد السند المجتهد الثقة
البارع الورع الزاهد المجاهد مقتدى العوام ومهتدى الخواص السيد محمد علي الشاه عبد العظيمي عن مشايخه
منهم الشيخ محمد حسين الكاظمي النجفي قده في الحضرة الشريفة العلوية عند الرأس المقدس ليلة العشرين
من شهر ذي الحجة ١٣٢٩ھ (الثالث) اجازني في الحضرة الحسينية السيد الجليل والفاضل
النبيل فخر الملة والدين القويم السيد محمد ابراهيم القزويني دام علاه جميع مروياته ومقروآته ومسموعاته
عن ابيه وشيخه واساتذه السيد هاشم ومن الشيخ الانصاري قده والحاج المولى علي الطهراني المعظم
وامثالهم في شهر ذي الحجة ١٣٢٩ھ (الرابع) اجازني في الحضرة الكاظمية مستقبل الضريح

٩

المشايخ الكبار الشيخ علي بن الشيخ محمد رضا كاشف الغطاء بطرقه المتصلة في التاسع والعشرين من

سنة ١٣٣٠ (الخامس) شيخنا الاجل ومولانا الاكمل قدوة اجلة الفقهاء واسوة اعاظم العلماء

المولى المؤتمن الشيخ محمد حسن كبة عن حجة الاسلام الشيخ الحاج ميرزا حسين بن الحاج ميرزا خليل الطهراني في

نسخة كتابة اجازته لاشتين نقياس شهر شوال سنة ١٣٢٩ (السادس) اجازني الشيخ الاعظم رئيس العلماء

الشريعة الاصبهاني بطرقه المعهودة في اثني عشر من ربيع الاول سنة ١٣٣٠ (السابع) اجازني

رواية الحرز الكريم والدعاء العظيم المشهور بالحرز اليماني والسيفي بلا اختتام اعتصام السيد السند

المرحوم السيد محمد القزويني قال اجزته ان يرويه عني باسانيده عنها عن ثقة الاسلام والمسلمين و

رئيس المحدثين المبرء من كل شين المؤيد بالتأييد الرباني الشيخ علي اكبر الطهراني عن شيخه ثقة الاسلام

والمسلمين ثالث الطبرسيين الحاج ميرزا حسين النوري بطرقه المتصلة بشرط القربة والاخلاص

والطهارة وحضور القلب وان لا يقرئها الا للحوائج الشرعية عند الاضطرار والمرجو منه ادام الله توفيقه

لا ينسانى في مظان الدعوات وتبدل الحالات ظاهرا وباطنا وعليك يا سيدي بتقوى الله تعالى في جميع الاحوال

والازمان ومراقبتك في الاعلان والاسرار وعليك بقرائته في كل يوم وليلة خصوصا عقيب الصلوات

طالبا رشدا به وثواب جميع اعمالك واورادك واذكارك الى سادة البريات عليهم السلام فاعرف قدرها

ولا تبذل مهرها قال الله تعالى ولا تؤتوا السفهاء اموالكم . في شهر ربيع المولود سنة ١٣٢٤ (الثامن)

اجازني السيد المؤتمن المحدث الممتحن السيد حسن صدر الدين العاملي بطرقه المكثرة باجازة كتبها في شهر رجب ١٣٣١

(التاسع) اجازني بخطه الشريف استاذي ومن اليه في جميع الامور استنادي وعليه اعتمادي اول من

اذن لي واجازني في الحديث والرواية من اولي الفضل والدراية واولهم واقدمهم واتقاهم واورعهم

واعظمهم واسناهم رئيس الملة والدين ومدرس شريعة سيد المرسلين حجة الاسلام والمسلمين محجة

للعالمين شيخنا الزاهد التقي الشيخ محمد تقي الشيرازي عن مشايخه منهم حجة الاسلام الخليلي قدس سرهم
في السرداب الاقدس في الليلة المباركة ليلة الجمعة بعد دعاء التوسل وتفرق الناس وتاريخه سنة بضع وعشرين
ثلثمائة والف (العاشر) اخبرني واجازني الشيخ الجليل البارع الامجد الحاج ميرزا محمد عن ابيه
الشيخ الاجل العالم الاوحد الحاج ملا محمد عبد الله الحلاوي(?) عن الحاج مولى احمد النراقي بجميع مرويات المسند
وكان ذلك في الناحية المقدسة سنة احدى وثلثين وثلثمائة والف (الحادي عشر) اجازني في الرواية
في خصوص الكتب الاربعة السيد الاجل العالم الاكمل الافضل مولانا السيد آقا القزويني دام بقاه عن حجة
الاسلام الحاج ميرزا حبيب الله الرشتي والفاضل الايرواني والمولى لطف الله المازندراني كلهم عن
خاتمة المجتهدين شيخنا الانصاري بطرقه المتصلة وعن جماعة من الرؤساء المعاصرين كما في (?) الملة
الطوسي والزاهد المازندراني. وكانت اجازته لي في الحضرة العلوية ليلة الاربعاء الخامس والعشرين من المحرم
سنة اثنين وثلثين وثلثمائة والف (الثاني عشر) اجازني في نقل الاحاديث المشهورة وروايتها في كتب
المعروفة السيد الامجد العالم الاوحد المسدد السيد محمد الكاشاني عن الشيخ محمد طه نجف والحاج ميرزا حسين النوري
وشيخ الشريعة الاصفهاني بطرقهم المبسوطة وكان ذلك في الحضرة الحسينية في شهر محرم الحرام ۱۳۳۲
(الثالث عشر) اجازني في الحضرة المباركة الكاظمية السيد المجتهد والعالم المؤيد الرباني السيد محمد باقر
البهبهاني عن جماعة من الحجج افضلهم الفاضل الاردكاني والفقيه الحاج ميرزا حسين الخليلي والحاج ميرزا
علي نقي الطباطبائي بطرقهم الموصولة الى اهل البيت (الرابع عشر) ممن اجزته واجازني واروي عنه
ويروي عني العالم الكامل والفاضل الكامل الشيخ ميرزا فرج الله بطرقه منها عن السيد رئيس علماء الشيعة(?)
كاظم اليزدي وعن الشيخ الفقيه الخليلي الطهراني وعن المولى زين العابدين المازندراني(?) بطرقهم المتصلة
(الخامس عشر) اجازني في الحضرة الحسينية السيد السند الجليل والفاضل النبيل السيد علي الشاهي(?)

شيخه الشيخ زين العابدين المازندراني بطريقه المفصلة (السادس عشر) اجازني في تلك الحضرة العلية
من شهر صفر الشيخ الاجل و الفقيه الاكمل الرشيد حجة الله رئيس في النجف المولى ميرزا محمد علي
[illegible] بطرقه الموصولة منها عن الحاج مولى علي الخليلي وغيره باسناد مستقل ذكره ولم احفظ وهذه الاجازة
[illegible] مما تشرفت بها في الشهر المذكور حين تشرفي لزيارة الاربعين سنة ١٣٣٣ هـ (السابع عشر)
العالم الكامل الشيخ محسن المدعو بآقا بزرگ الطهراني فارغ [illegible] اجازة وبعد ما كان متوسلا [illegible] الخليل والمولى [illegible]
[illegible] العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام المؤيد من عند الله الهادي جناب السيد الميرزا هادي [illegible] الله تعالى
[illegible] الحجج الامجادي ابن السيد العالم الفقيه النبيه الرباني السيد علي ابن محمد البجستاني ادام الله افضاله على الاعالي والاداني
[illegible] ترجمة جملة من مشايخ العظام ممن اتفق له الرواية عنهم بلا واسطة او لم يتفق حفظا لهم عن الضياع و الشتات
مستلت امرني مبادرا وذلك مع ما استجزت منه فاجازني في الرواية عنه عن جميع مشايخه المذكورين في حديقة كتبها
موسوما بالصحف المطهرة ثم لحسن ظنه بهذا الفقير وطلبا لمزيد الطرق والتكثير استجازني فاجزته ان يروي عني
جميع ما صحت لي روايته عن مشايخي العظام منهم وهو اول من استجزته فاجازني شيخنا الثقة الحاج
ميرزا حسين بن الشيخ العلامة الامام الصفي النقي الميرزا محمد تقي ابن العالم المؤيد الميرزا علي محمد النوري الطبرسي
المولود في حدود سنة ١٢٥٤ والمتوفى ليلة الاربعاء لثلاث بقين من جمادى الآخرة سنة ١٣٢٠ ودفن بحكم وصيته
في الصحن [illegible] باب القبلة في ايوان الحجرة الثالثة القبلية عن يمين الداخل الى الصحن الشريف المرتضوي من الباب القبلي
[illegible] وقد ترجم نفسه في خاتمة مستدركه وذكر جملة من تصانيفه والحق ان ما ذكره ما لم يذكره هنالك
[illegible] تحية الزائر وهو آخر ما برز من قلمه الشريف وقبل اتمام خاتمة [illegible] فتمم خاتمة على [illegible]
الفاضل الجليل الحاج شيخ عباس القمي وقد طبع [illegible] ومنها [illegible]
منها [illegible] فارسي جليل في بابه مناسب لايام السرور والاعياد [illegible] وفيه قصة [illegible]

الجامعة السامية وغير ذلك من اللطائف وكان لا يخرج النسخة الى غيره تقية ومنها نقش مهرات بخطه و
نسخ العراقيين الشيخ عبد الحسين الطهراني كان في خزانة كتبه بخطه الشريف ومنها مجموعة في الفوائد المتفرقة والا
الشاردة ومنها فهرست كتب خزانته مرتبا على الحروف الهجائية مصدرا بجملة من الاخبار في الترغيب الى
اتخاذ الكتب وحفظها ومنها رسالة في مواليد الائمة عليهم السلام فارسية مختصرة على ما رجح في نظره الشريف
عملها للحاج محمد خان النواب نزيل كربلاء والمتوفى عنها ومنها المولودية وهو ديوان الشعر التي
مدائح الائمة ومواليدهم وقد طبع بايران في حجم صغير ومنها مستدرك مزار البحار لم يتم ومنها ترجمة الحلبة الثالث
دار السلام انتهى لم يتم ومنها الحواشي على منتهى المقال للشيخ ابي علي الحائري وتوضيح المقال المحرر للحاج
ملا علي الكني رأيت من مدة ثمانين كراسة بخطه الشريف والبقية بقيت عند مدة ثم ما هو الى غير ذلك من
المسائل التي هي جواب مسئلة الشيخ محمد حسن الكمال البري الهندي المدرج في الرسالات الاحمدية المطبوع وغير ذلك
اجازاته الكثيرة المتوسطة والصغيرة كما يأتي للحاج شيخ محمد باقر البهاري واجازته للحاج شيخ
الحاج شيخ محمد باقر الاصفهاني وغيرهما ومنهم سمي شيخي الاستاد المنتهى اليه رياسة الشيعة حجة الاسلام مولانا الحاج
ميرزا محمد حسين ابن الحاج ميرزا خليل ابن ابراهيم بن محمد علي الرازي النجفي المولود بها سنة ١٢٣٠ والمتوفى في
الى الله زائرا للعتبة في مسجد السهلة بين العشاءين من يوم الجمعة عاشر شوال من سنة ١٣٢٦ ولم يبرز التصنيف سوى
اختصاره لنجاة العباد والمرسوم بذريعة الرشاد وحواشيه على الرسائل العملية كالنخبة ومناهج الوحيد البهبهاني ونجاة العباد
والعروة وغيرهما من اجلاء تلاميذه في الاصفياء الاولياء الثلاثة الفقيه الورع العدل الاقدم المولى زين العابدين الكلپايگاني
المولود سنة ١٢٢٦ والمتوفى في سنة الحجة الشريفة بايران سنة ١٢٩٦ وله تصانيف كشرح الدرة وغيره وله الراوية
من مشايخه منهم الشيخ محمد تقي الطهراني صاحب الحاشية المتوفى سنة ١٢٤٨ واخوه صاحب الفصول المتوفى سنة ١٢٥٤ والشيخ علي
صاحب كشف الغطاء المتوفى في النجف سنة ١٢٥٤ الثاني من الثلاثة الحاج سيد اسد الله المتوفى في زائرا في الطريق

فالشيخ الانصاري [illegible] . وخامسهم سيدنا العلامة الفقيه المحدث المتبحر الحاج سيد محمد علي ابن الحاج ميرزا محمد حسين ابن
محمد الطباطبائي المتوفى في شهر رمضان في السنة الخامسة عن الاربع والثمانين بعد الالف وثلاثمائة راجعا من زيارة الحسين بن علي
بين الحرمين الشريفين في قرية طويريج وحمل الى النجف ودفن في الايوان الشريف قرب عتبة باب مقبرة العلامة الحلي
وكان من اجلاء الشيعيين ادرك عصر العلامة الانصاري وتلمذ في الفقه والحديث والرجال على العلامة الحاج مولى [illegible] الخليلي
وكان مصرا على اعلمية الحاج ميرزا خليل وكان كثير الاسف على انه فات منه الدرس [illegible] عن المولى الاكبر [illegible]
اتصاله به ولما نشرت روايته بالاجازة عن العلامة الشيخ محمد حسين الكاظمي وقد اجازني عنه بطرقه وقد تلمذ على [illegible]
البرازي ثم في النجف وفي سامراء سنين ولما عاد الى النجف اشتغل بالتأليف والتصنيف وطبع بعضها والكثير
وصلت منها نفقات [illegible] الكتب وله [illegible] المعجزات المطبوع والايقاظ في [illegible] المعصومين عليهم السلام
سادسهم الشيخ الفقيه العلامة الشيخ محمد طه بن الشيخ مهدي بن الشيخ محمد رضا بن الشيخ محمد بن الحاج نجف التبريزي
المتوفى في [illegible] الاولى من ليلة الاحد الثالث عشر من شهر شوال سنة ١٣٢٣ ودفن مع ابائه في [illegible]
عن يمين الخارج من الصحن الشريف [illegible] من باب القبلة وهو من بيت جليل من العلماء الاتقياء وقد كتب رسالة مستقلة
في احوال آل [illegible] ومنهم الشيخ حسين نجف والشيخ جواد . انتهت اليه مرجعية التقليد للاعراب بعد وفاة العلامة
الشيخ محمد حسين الكاظمي وكان تلمذ على الشيخ العلامة الفقيه الشيخ محسن خنفر النجفي وحكى لي انه كان شيخه
المذكور [illegible] الذي [illegible] الذي اتى به [illegible] دما [illegible] صاحب [illegible]
جريانه في الرواية ومن مشايخه العلامة الفقيه [illegible] مولى علي [illegible] الحاج ميرزا خليل وقد ذكرناه
في آخر كتابنا [illegible] في تراجم الرواة المرتب على ترتيب الحاوي ثلاثة اقسام الثقات [illegible]
وهو كان [illegible] وكان يجلس [illegible] في ليالي [illegible] رمضان [illegible] وصلى عليه هذا الكتاب [illegible]
[illegible] التصانيف في الفقه [illegible] السنة و [illegible]

والقواعد الفقهية وحاشية على العوائد المطبوعة وحواشي مبسوطة على بعض كتب الجواهر ورسالة في أصل البراءة ورسالة عملية
المطبوعة المرسومة بنعم الزاد في تمام أبواب [illegible] إلى آخر الخمس وغير ذلك. ومن أجلهم شيخنا ومولانا الحجة آية الله
العلامة [illegible] مدرس [illegible] الشريف [illegible] الأصولية المطبوعة مكررا والتعليقة على رسائل [illegible]
وحاشية على المكاسب وكتاب كفاية الأصول وحاشية جديدة على الرسائل [illegible] المطبوع المتداول وله رسالة في [illegible]
ورسالة في الشروط [illegible] رأيتها بخطه الشريف وقد أهداها إلى السيد العالم الفاضل [illegible] آية الله الشيرازي
الميرزا علي [illegible] ولده [illegible] الرسائل [illegible] العقليات الموسومة بالفقهيات والشذرات وهو يروي عن [illegible] السيد
مهدي [illegible] ومنهم شيخنا العلامة الإمام الميرزا فتح الله المعروف بشيخ الشريعة [illegible]
صدرت الإجازات له [illegible] والتشيع [illegible]
الحاج ميرزا حبيب الله الرشتي [illegible] ثم اشتغل بالتصنيف والتدريس وله الرواية عن جمع من المشايخ
منهم العلامة السيد مهدي القزويني والحاج ميرزا محمد هاشم [illegible] والشيخ محمد حسين الكاظمي والحاج ميرزا محمد باقر
[illegible] وهو على ما صرح به في إجازته لشيخنا [illegible] شيخ الشريعة المؤرخة ١٢٩٥ يروي عن جماعة من المشايخ
١٢٦٢
[illegible] السيد صاحب الضوابط [illegible] شريف العلماء [illegible] ١٢٤٥ والشيخ موسى ابن [illegible] ١٢٤٣
١٢٧٥
[illegible] الشيخ محمد بن علي [illegible] ١٢٦٦ [illegible] السيد [illegible]
[illegible] السيد [illegible] ويروي عن والده [illegible] الشيخ قاسم [illegible]
[illegible] ١٢٩٠ [illegible] وهو السيد حسن [illegible]
[illegible] العلامة السيد حسن صدر الدين [illegible] الطريقة المعلومة [illegible] الشيخ العلامة الفقيه [illegible]
[illegible] المتوفى في [illegible] ١٣٠٤ [illegible]
ومنهم شيخنا الفقيه الجليل العالم النبيل [illegible] مراتب العلم [illegible]

۱۶

ومنهم المجتهد مولانا التقي النقي الحاج سيد احمد ابن السيد ابراهيم العراقي اصلا الحائري مولدا القمي مسكنا ومدفنا
المتوفى عصر يوم الجمعة في الركعة الاخيرة من صلوة العصر من السنة الماضية في السابع والعشرين من شوال سنة ۱۳۳۲
تلمذ على آية الله الشيرازي في سامراء سنين وفي النجف على الحاج ميرزا حبيب الله الرشتي ويروي عن الحاج ميرزا
محمد حسين الخليلي وله الرواية عن شيخنا الحاج ميرزا محمد حسين والشيخ علي الكاشاني وعن مشيخه ومراتبه ويقتدي به دليل
طريق تبصيره وسلوكه الشيخ العلامة زين المحصلين من رجال العرفان مات الكبير الا الله الاخوند المولى حسينقلي الهمداني
النجفي الحائري المدفون المتوفى بها سنة ۱۳۱۱ قال استادنا الحسن صدر الدين في تكملة امل الآمل في وصف هذا الشيخ انه
حاز السبق ونخبة الفقهاء الربانيين وعمدة الحكماء والمتكلمين وزبدة المحققين الاصوليين كان من العلماء
بالله وبايام الله جالسا على كرسي الاستفادة تشرق عليه انوار الملكوت الا انه كان على منهاج السيد جمال الدين ابن
طاوس في القول بالحمل في عدم الافتاء وعدم التصدي لشيء من امور الرياسة الشرعية حتى الصلوة جماعة
ما برز اليهم كان يدرس بالفقه والاصول الذي كتبه هو عن تقريرات بحث استاده العلامة الانصاري
يصلي جماعة في داره بجمع خاصة من المؤمنين الذين هداهم واخرجهم من ظلمات الجهل الى نور المعرفة وطهرهم
بالرياضات الشرعية والمجاهدات العملية من كل دنية حتى صاروا من عباد الله الصالحين ان لكن سلسلة
هذه المشايخ عن الشيخ العلامة المولى علي الجيلي . ثاني عشرهم الشيخ الثقة الفقيه الورع الشيخ الحاج
ميرزا محمد علي الرشتي النجفي المتوفى سنة ۱۳۳۳ عن السيد علي ثالث عشرهم الشيخ الفقيه الشيخ
احمد بن صالح بن طعان الستري البحراني المتوفى بالحائر سنة ۱۳۳۳ والمتولد سنة ۱۲۸۴ وله الرواية عن ابن خالة الشيخ
محسن البحراني صاحب انوار البدرين في علماء الاحساء والقطيف والبحرين عن والده الشيخ صالح جد الشيخ
الذي كان من تلامذة العلامة الانصاري ومجاز عنه وتوفي سنة ۱۳۱۵ رابع عشرهم الشيخ العالم الاجل الفقيه الشيخ
الشيخ موسى ابن جعفر بن محمد باقر بن محمد كريم الكرماني الحائري تلمذ على العلامة حسين

هذا غاية ما اردت تثبيته من تراجم مشايخي العظام وانا محمد محسن بن الحاج علي بن المولى محمد رضا بن الحاج محسن الطهراني في
ضحوة الجمعة الثامن من جمادى الاولى سنة ١٣٣٥ هـ (الثامن عشر) شيخ فقهاء العصر وكهف علماء الدهر الشيخ فضل
الله المازندراني عن جماعة من الاعلام منهم الشيخ راضي النجفي و السيد حسين آل بحر العلوم
والشيخ زين العابدين المازندراني الى ابن الحاج ملا يوسف الاسترابادي [illegible] سنة ١٣٣١
(التاسع عشر) العلامة الفقيه الشيخ عبد الله المامقاني بطريقة الحلية وتاريخ اجازته خامس ربيع الاول ١٣٣٧
(العشرون) اجازني في الحضرة العلوية الشيخ الجليل الشيخ اسمعيل المحلاتي عن حجة الاسلام الميرزا حسين الخليلي
وعن الشيخ الميرزا محمد البروجردي عن شيخه السيد محمد شفيع [illegible] صاحب الروضة البهية
(الحادي والعشرون) اجازني [illegible] الشيخ علي الحائري عن شيخه الحاج الشيخ عبد الله المازندراني [illegible].
(الثاني والعشرون) السيد الجليل السيد كاظم البهبهاني عن حجة الاسلام الخليلي وحجة الاسلام السيد هاشم القزويني
كلاهما عن المولى علي الخليلي [illegible]. (الثالث والعشرون) الشيخ غلام حسين المرندي عن الشيخ
ميرزا حسين الخليلي (الرابع والعشرون) ثالث الحاج ميرزا علي الشهرستاني عن والده الحجة الحاج ميرزا محمد حسين
الشهرستاني بطريقه في ليلة الجمعة في رواق الحضرة الحسينية وارجو من فضل ربي تعالى ان اسمع منه شفاها ما سمعه هو
فانه رحمه الله كان يروي سماعا احاديث كثيرة متصلة باسانيدها سماعا الى المعصوم عليه السلام منها حديث سلسلة
الذهب وطرقنا اليه بالكتابة والقرائة والمناولة كثيرة وهو توفي في اوائل شوال سنة ١٣١٥ (الخامس والعشرون)
اجازني السيد مصطفى النخجواني عن شيخه الحجة [illegible] و السيد مرتضى الكشميري والحاج ميرزا حسين النوري
(السادس والعشرون) السيد مصطفى الكاشاني في [illegible] في الحضرة [illegible] اجازني في ١٣٣٥ [illegible]
[illegible] ذكره مستقلا لم احفظه (السابع والعشرون) من اجازني في الحضرة العباسية السيد الجليل السيد
اسمعيل الاصفهاني [illegible] المعصوم السيد ابراهيم في رواية الكتب الاربعة عن مشايخه (الثامن والعشرون)

ممن اجازني الشيخ الامجد امام الجمعة في نهاوند وهو من احفاد الاستاد الاكبر البهبهاني قده جميع ما تحمله
روايته عن مشايخه العظام (التاسع والعشرون) اجازني في الصحن الشريف الحسيني السيد المجتهد الاوحد
الثقة المتقي السيد حسن القزويني نجل السيد صالح نجل السيد مهدي القزويني عن عمه السيد محمد عن عمه قده
وعن شيخه الفاضل الايرواني بطرقه المتصلة (الثلاثون) من اجاز واجاز السيد
المتقي السيد ابو الحسن الاصفهاني عن مشايخه (الحادي والثلاثون) ممن اجازني السيد الحميد السيد يحيى
المحمودي عن شيخه آخوند ملا زين العابدين الگلپايگاني ساكن بلدة يزد عن مشايخه الاعاظم .

(الباب الثالث في ضبط ما صدر عني من المؤلفات . انتقاد الاعتقاد في علم الكلام يشتمل على
خطب جميل في ادلة وجود الواجب . اسنة السنة النبوية في قطع السنة السنية في اثبات
الفروع الفقهية الامامية لفلاح ابنائي برز منها اربع مجلدات . رسالة اخرى مختصرة في هذا
الباب . نطق الحق رسالة فارسية في الامامة . حاشية على رسالة في التوحيد لبعض الاعلام .
درر الفوائد حاشية على غرر الفرائد المنظومة للسبزواري في الحكمة . حواشي الشوارق للاهيجي في الحكمة . نخبة
اللوامع ونخبة السواطع اختصرت فيها كتاب لوامع الانوار البهية وسواطع الاسرار الاثرية لشمس الدين ابن العون
الحنبلي يذكر فيه الاصول الكلامية على مذاق الحنبلية وذكرت فيها ما حضرني في الوقت ردا عليهم . نور العلم مختصر
كتاب العلم تاليف ابن عبد البر ذكرت فيه جملة من مساوي علمائهم . البوارق الفارقة على معارضة الفارقة
رد على الصواعق المحرقة لابن حجر . الفريدة فارسية في جميع آيات القرآن على ارباب البيت والطهر .
[illegible] فارسية في الامامة . الشجرة الطيبة في فضائل امير المؤمنين واولاده الطاهرين من طرق العامة في
[illegible] والمساوي للامام البيهقي . رسالة مشتملة على احاديث كثيرة مستخرجة من
كتب العامة [illegible] صحيح البخاري [illegible] الكبرى للنسائي وسنن ابن ماجه وسنن [illegible]

ب لابن قتيبة وغرر الخصائص للوطواط ودلائل النبوة لابي نعيم ومسند احمد بن حنبل وغير ذلك. رسالة
في شرح بعض خطب نهج البلاغة. اجزاء مستخرجة من كتاب بحر المعارف. رسالة منتزعة من كتاب تفسير محيي الدين
العربي وتفسير البيضاوي ومسند ابي داود وتيسير القاري وفتح الباري شرح صحيح البخاري. حواشي تفسير القمي
اذكر فيها طرق الحائط تأييداته. دعوة دار السلام فارسية في مواعظ الائمة وما ظهر من خوارق العادات
في بيت هذهم وغيرها. مرقاة النجاة في تمييز المشتركات في علم الرجال. ازاحة الارتياب في حرمة
ذبائح اهل الكتاب. لمعة الطور في اختصاص الحجة بالحضور. رسالة في تحديد الكر. ضبط الموسمي في
جمع صيغة الاسماء. هشت بهشت وهو ديوان اشعار في المدح والمصيبة بالفارسية والعربية.
رسالة في طبقات الرجال الثقات. رسالة المجالس مشتملة على تفسير بعض الآيات والمصائب. جوامع الكلم
في النحو. حاشية في النحو على شرح الرضي. مسابقة فارسية في المصائب على نمط الوصال. داغ وداد
ادفارسية. وجيزة في ذكر اسناد الحرز اليماني ونسخة وما عليه اعتمادي. رسالة في الترتيب.
ازالة المشقات عن رسالة المشتقات حاشية عليها. رسالة في اللباس المشكوك. كتاب الوصايا.
تقرير دروس استادنا الطوسي. مباحث اصولية تقرير درسه النجف. مباحث متعلقة بمكاسب الشيخ
تقريرات بتحقيقات استادنا التقي الشيرازي في هداية الاصول كتبها سنة ١٣٢٥. حواشي شرح اللمعة
حواشي القوانين. حواشي الرسائل. رسالة في التعادل والتراجيح. حاشية على الكفاية.
له في استصحاب الكلي تقرير مباحث استادنا السيد الشيرازي. رسالة في اللباس المشكوك تقريرا لمباحثه
حاشية على طهارة الشيخ. كتاب الاجارة. ثواب القرآن فارسية. رسالة في الاقل والاكثر تقرير مباحث
الشيرازي. رسالة في العلم الاجمالي تقرير درسه. رسالة في لزوم التخيير في الحقوق
في التوسط في الارض المغصوبة تقرير درسه. كتاب في احكام الخلل الواقعة في الصلاة تقريرية

كتاب في احكام الخيارات . كتاب في علم الاصول كتبته حين تحشي عنه خارجاً . تكملة الى نخبة والجنة في الدعوات . حواشي شرح المطالع . حواشي الكامي . شرح الكافية . حاشية وجيزة على الفصول في الاصول . حواشي البدايع . رسالة في السنن والاداب فارسية . احسن الكمال في مسئلة احمد بن حنبل الفقه وفاء لما نذرته في كربلا وبغداد في تفضيله رسالة داغ وداد . مخالفة للكلمات في السنة لمجلسي مولانا محمد وهو تامف مشتمل على دورة الفقه وذكر فتاوى العلماء في ستر الشهادتين في شهادة الجليل فارسية . كتاب الاربعين ابتدأت فيه العام وانا ابن اربعين رسالة في بعض فروع العلم الاجمالي كتبتها في هذه الزيارة الغديرية في سوانح السفر . رسالة في الكلام سماها بالبينات والزبر . رسالة ازالة الوصمة عن وجه براهين العصمة . شرح طهارة شيخنا العلامة تقرير الفاضل السيد محمد صادق الطباطبائي قده . جمع الفضائل في الجمع ضمنه الآيات والاخبار الواردة فيها نظم رسالة في حكم المرتدعن فطرة وهذا آخر الكلام والحمد لله اولاً وآخراً

اختصرته وكتبته عن نسخة الاصل بخط المصنف العلامة دام علاه وفيها اجازات جماعة

من مشايخه الاعلام بخطوطهم الشريفة وانا الاقل اضعف عباد الله اقو

علي نقي النقوي عفي الله وآتاه كتابه بيمينه في بقعة

الحائر المقدسة يوم الثلثاء الثالث من شهر

رجب الحرام ١٣٤٩ هجرية

آیت اللہ سید محمد ابراہیم القزوینی بن آیت اللہ سید ہاشم قزوینی حائریؒ

الاجازة السادسة والعشرون

من العالم العلم الحبر الثقة الورع السيد محمد ابراهيم القزويني دام علاه من علماء
كربلاء المشرفة صدرت لي عنه شفاها يوم الرابع من شهر رجب لسنة ١٣٤٩هـ في
الصحن الشريف تجاه مشهد سيدنا ابي الفضل العباس سلام الله عليه وهو يروي
عن ابيه العلامة الفقيه السيد هاشم القزويني من اجلة تلامذة الشيخ الانصاري
عن الحاج المولى علي الرازي بطرقه المقررة

آیت اللہ سید محمد بن محسن بن عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم بن ناصر بن علامہ سید ہاشم توبلی البحرانی بوشہری حائریؒ (۱۲۶۲۔۱۳۵۵ھ۔ق)

الاجازة السابعة والعشرون

من المولى العالم الجليل انموذج الورع والقدس والزهادة السيد محمد بن المحسن بن عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن هاشم بن ناصر بن العلامة السيد هاشم التوبلي البحراني قده وهو ايضا من مشائخ علماء الحائر المقدس سمح لي بها في اليوم المذكور وهو الرابع من رجب وهي بخط ولده العالم الفاضل السيد محمد طاهر البوشهري دام علاه موقعة بخاتمه الشريف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع مدارج العلماء وجعل مدادهم كدماء الشهداء وفضلهم بوراثة الانبياء والصلوة
على محمد سيد الاتقياء وآله البررة النجباء السادات الازكياء اصحاب العباء وبعد فقد جرت سيرة
علمائنا الصالحين وسلفنا الماضين رضوان الله عليهم اجمعين باتصال اسانيد الاخبار بالائمة الاطهار عليهم
السلام بالعشي والابكار تيمناً وتبركاً بتلك الشجرة الطيبة واستظلالاً باظلة البيوت المقدسة وتشرفاً بالانسلاك
في نظم رواة الاخبار الذي هو غاية طلبة المقربين الابرار وممن استجاز في طلباً لهذه المرتبة العليا والمنقبة العصوى
السيد السند والكهف المعتمد العالم الفاضل الكامل المدقق شمس فلك السيادة وبدر افق السعادة حاوي مراتب التقى
والايمان والعارج معارج العدل والاحسان التقي النقي والمهذب الصفي الموفق بتوفيق الملك العلي ولدنا العزيز
السيد علينقي متعه الله بالعيش الرغيد وايده بالفكر السديد نجل العلامة الفقيه السيد ابي الحسن النقوي اللكنهوري قمي
ولما رايته اهلاً لذلك لوصوله الى غاية ما هنالك اجزت له ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته وتحققت
عندي من كتب الاخبار كالاربعة والثلاثة وغيرها من كتب اصحابنا الاخيار وكتب العربية والاصوليين
والفقه والتفسير وما يجري في هذا المضمار فله ان يروي عني جميع ذلك عن مشايخي العظام من العلماء الاعلام
منهم السيد الاجل مرالفقهاء الفقيه صاحب التحقيقات الجليلة والتدقيقات الجميلة والدي قدس سره عن السيد العلام
والحبر القمقام العالم الرباني والفاضل الصمداني السيد محمد علي الشهرستاني ره عن السيد الجليل النبيل السيد محمد الرضوي ع
وعن الشيخ الفاضل والعالم العامل قدوة ارباب التحقيق وامام اصحاب التدقيق التقي النقي والصفي الوفي مولانا الشيخ
محمد تقي صاحب الحاشية على المعالم وهما معاً عن الشيخ النحرير ومن ليس له نظير البحر المتلاطم والسحاب المتراكم شيخنا
الشيخ جعفر النجفي ره عن شيخيه الجليلين العالمين الفاضلين قطبي كرة الهدى وشمسي فلك التقى اعني السيد السند
وارث مواريث الائمة ومروج الشريعة الغراء مولانا الصفي الوفي السيد محمد مهدي الطباطبائي النجفي ره والمولى
الجليل النبيل الهادي الى سواء السبيل المحقق للتحقيقات الرشيقة في تاييد الدين الحنيف والمدقق للتدقيقات الانيقة
في تشييد الشرع الشريف مروج المذهب الاثني عشري في راس المائة الثانية عشر المولى المفخم فخر الاعاظم والاداني الاغا محمد باقر
البهبهاني ره عن والده الافضل الاكمل المولى محمد اكمل ره عن المولى الجليل صاحب المناقب والمفاخر المولى محمد باقر الملقب
بالمجلسي ره بطرقه واسانيده المتصلة الى الائمة الابرار عليهم صلوات الله العزيز الغفار واوصيك ايها السيد السند
اولاً بتقوى الله العظيم فانه اساس الدين وركن الايمان وثانياً بالاحتياط الذي هو الناجي عن مزلة الصراط و
ثالثاً ان لا تنساني في اوقات الخلوة ومظان الاستجابة والله ولي الاجابة والحمد لله اولاً وآخراً حرره الراجي لعفو ربه

محمد بن محسن الموسوي البوشهري الحايري

١٣٤٩
٤ رجب



آیت اللہ سید عبد الحسین بن یوسف شرف الدین موسوی عاملیؒ (۱۲۹۰۔۱۳۷۷ھ۔ق)

الاجازة الثامنة والعشرون

من علامة العصر وبحاثة الدهر حجة الاسلام السيد عبد الحسين شرف الدين الموسوى العاملى دام ظله صاحب الفصول المهمة والمجالس الفاخرة وغيرها من الآيات الباهرة والايادى البيضاء الناصحة بعثها لى من (صور) سورية مسجلة بتوقيعه الشريف وهى بخط ابن عمه الكاتب البارع الشريف الهمام السيد على آل شرف الدين مورخة بخامس شهر رمضان لسنة ١٣٤٩ه
والحمد لله رب العالمين

بسمه جل شانه وتقدست اسماؤه

هذا هو الثبت المسمى

ثبت الشريف الضعيف الموسوي في اجازة السيد النقوي

كتبته خدمة لجناب الحبر العلم العلامة صفوة اهل الفضل وفخر الفاضل ... سيدنا ومولانا السيد علي النقي الموسوي النقوي الهندي اللكهنوي شيّد الله اركانه
واسطاه يوم القيامة امانه راجيا دعاءه في مظان الاجابة
وانا اقل الخليقة بل لا شيء في الحقيقة علي بن الشريف اسماعيل
عم الشريف المؤمن دام ظله ... ابيه الشريف يوسف بن الشريف
الجواد بن الشريف اسماعيل بن الشريف محمد بن الشريف محمد الكبير
ابن الشريف ابراهيم الملقب بشرف الدين ابن الشريف
زين العابدين بن الشريف علي بن الشريف علي
نور الدين بن الشريف عز الدين الحسين
من آل ابي الحسن الموسوي العاملي
وكان الفراغ من كتابة هذه النسخة
يوم الخامس من شهر رمضان
المبارك من السنة التاسعة
والاربعين بعد الألف
والثلاثمائة هجرية
على صاحبها افضل
الصلاة واتم
السلام واكمل
التحية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع اسناد العلماء فعرجوا به الى أوج الأوصياء والأنبياء وكانوا رواة
وحيه ودلاة امره ونهيه واشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له وأن محمداً صلى
الله عليه وآله وسلم عبده ورسوله جاء بالحق من عنده وصدق المرسلين واشهد أن
خلفاءه المعصومين قد حملوا عنه ما حمله عن رب العالمين فعقلوا من احكام
الدين ما عقله ونقلوا بالاسناد اليه ما عن الله نقله ولذا كانوا اعدال كتاب الله
وعترته وثقل رسول الله عترته وسفينة نجاة الامة وقادتها وامانها من
الاختلاف وحطتها فالراغب عنهم مارق والمقصر في حقهم زاهق صلوات الله
وسلامه عليهم ما روي الخبر عنهم واسند الفضل اليهم ورحمة الله وبركاته
وبعد فان من رواة آثار اولي العصمة وثقاة اخبار اهل بيت الرحمة لسيدنا
العليم العالم العلامة صفوة ذوي الفضل فخر كل ذي علم السالك اوضح المسالك
في استنباط الفروع من المدارك الشريف العبقري السيد علي النقي الموسوي النقوي
الهندي اللكهنوي شد الله اركانه واعطاه يوم القيامة امانه — وقد استجازني
اقتداء بالسلف الصالح وتبركا بالدخول في سلسلة الرواة الهداة واحتفاظاً
بتلك العنعنة المقدسة المتصلة بسادات الوصيين فخاتم النبيين فالروح
الأمين فاللوح فالقلم فرب العالمين جلت آلاؤه وتقدست اسماؤه
ولما كان السيد من وعاة اسرارهم ومصابيح انوارهم وكان ممن وعوا فاستحفظوا

وحفظوا ما استودعوا ونصحوا لله ولرسوله ولكتابه ولأئمة المسلمين وعامتهم ودعوا بألسنتهم وأقلامهم الى الحق بالحكمة والموعظة الحسنة لم يكن لي بد من اجابته فأجزت له [بعد الاستخارة من الله عز وجل] ان يروي عني كتبي التي أشرت اليها فيما علقته على الكلمة الغراء وغيرها من مؤلفاتي ومروياتي وجميع ما تصح لي وعني روايته اجازة عامة بالشرط المعتبر عند أهل الحديث والأثر بحق روايتي لذلك عما بين قراءة وسماع واجازة خاصة وعامة عن مشائخي بطرقهم المتصلة الى أرباب جميع الكتب والمصنفات من الخاصة والعامة في جميع العلوم ولاسيما الكتب الاربعة وهي في شهرتها كالشمس والكتب الثلاثة المتأخرة عنها [الوافي والوسائل والبحار] وسائر كتب الحديث والفقه والتفسير والكلام وبقية العلوم الاسلامية مطلقاً

اما مشائخي قراءة وسماعاً واجازةً فكثيرون لكني الآن بذكر بعض شيوخ اجازتي من أعلام الشيعة الامامية والزيدية ومن أهل السنة من غير استقصاء مقتصراً على ذكر خمسة من شيوخ الامامية

الأول والدي الفقيه الثبت العلامة الثقة الصدوق المقدس السيد الشريف يوسف بن الشريف الجواد بن الشريف اسماعيل بن الشريف محمد بن الشريف محمد الكبير ابن الشريف ابراهيم الملقب بشرف الدين بن زين العابدين بن نور الدين علي [صنو السيد محمد صاحب المدارك لابيه وشقيق الشيخ حسن صاحب المعالم لأمه] ابن السيد علي نور الدين المعروف بابي الحسن الموسوي العاملي

اجاز لي أن أروي عنه قدس الله سره عن جميع مشايخه الكرام وأجلهم أستاذه
الإمامان الشيخ محمد حسين الكاظمي صاحب هداية الأنام في شرح شرائع الإسلام والميرزا حبيب الله
الرشتي صاحب البدائع في الأصول أما الشيخ محمد حسين فيروي عن جماعة من أعلام
الدين منهم الفقيهان النبيهان شيخ الطائفة الشيخ جعفر كاشف الغطاء والسيد جواد صاحب مفتاح
الكرامة عن الوحيد الباقر البهبهاني عن والده الأفضل محمد أكمل عن المحدث المجلسي صاحب البحار
بطرقه إلى جميع الكتب والأصول والمصنفات المذكورة في إجازات البحار — ويروي أيضا
عن السيد جواد المذكور عن المحقق القمي صاحب القوانين والغنائم والمناهج عن الوحيد البهبهاني
بطرقه وله أيضا رواية عن الشيخ صاحب الجواهر عن السيد بحر العلوم عن الوحيد البهبهاني
وأما الميرزا حبيب الله فيروي عن عدة من مشايخ الإسلام أجلهم أستاذه إمام
المحققين الشيخ مرتضى الأنصاري عن المحقق المولى أحمد النراقي عن مشايخه الأجلاء
منهم أبيه المولى مهدي النراقي ابن أبي ذر والعلامة بحر العلوم الطباطبائي والعلامة الحائري
صاحب الرياض والفقيه الأعظم كاشف الغطاء والفقيه النبيه الميرزا محمد مهدي الشهرستاني
جميعاً عن الوحيد البهبهاني عن أبيه الأكمل عن العلامة المجلسي صاحب البحار بطرقه.

الثاني خالي الأعظم البارع في العلوم والفنون الحائز قصب السبق في كثير منها الأورع
الأبر الأتقى الإمام أبو محمد الحسن بن الشريف هادي بن الشريف محمد علي بن السيد صالح بن السيد
محمد الكبير ابن السيد إبراهيم الملقب بشرف الدين الموسوي العاملي فإنه دام ظله أجاز لي
إجازة عامة أن أروي عنه جميع ما يرويه عن مشايخه الأعلام [وهم كثيرون] بطرقهم الكثيرة
الصحيحة المتصلة بأهل بيت النبوة ومختلف الملائكة وقد ذكر أحوال مشايخه وطرقهم على

طرز مبسوط في رسالة افردها لذلك ومسماها بغية الوعاة في طبقات مشائخ
الاجازات ومن جملة مشائخه المولى الزاهد العابد الفقير الملا علي بن الميرزا خليل عن عدة
من مشائخه منهم المولى الفقيه الشيخ عبد العلي الرشتي عن استاذه العلامة المهدي الطباطبائي
بحر العلوم عن عدة من مشائخه منهم المحدث البحريني صاحب الحدائق واللؤلؤة
بطرقه المذكورة في اللؤلؤة

الثالث سيدنا المولى المحقق المتبحر الميرزا محمد هاشم ابن السيد زين العابدين
الموسوي الاصفهاني صاحب كتاب مباني الاصول سمعت منه ايام زيارته للنجف
الاشرف سنه ١٣١٨ قبل وفاته بيسير واجازلي ان اروي عنه عن مشائخه
وهم كثيرون وافضلهم الامام المتبحر السيد صدر الدين عن ابيه الامام السيد صالح عن
والده جدنا السيد محمد الكبير ابن السيد ابراهيم الملقب بشرف الدين الموسوي العاملي
عن شيخه واستاذه الشيخ محمد بن الحسين الحر صاحب الوسائل بطرقه المعروفة

الرابع شيخنا ثقة الاسلام العلامة المتتبع الشيخ الميرزا حسين النوري
صاحب مستدرك الوسائل وغيرها من المصنفات عن مشائخه بالطرق
التي ذكرها على سبيل التفصيل في خاتمة المستدرك

الخامس شيخنا الامام الشيخ فتح الله الشيرازي اصلا الاصفهاني انتسابا
الغروي موطنا ومدفنا المعروف بشيخ الشريعة الاصفهاني عن مشائخه الكرام
وهم كثيرون اكتفي بذكر اثنين من اعلامهم
احدهما استاذه الافقه الشيخ حسن صاحب انوار الفقاهة عن ابيه الامام الافقه

عن عصره الشيخ جعفر كاشف الغطاء عن استاذه الوحيد المجدد البهبهاني

ثانيهما العلامة الزاهد البارع في جميع الفنون السيد مهدي القزويني الحلي عن عمه العلم العلامة صاحب المقامات والكرامات عن خاله الذي كان آية من الآيات ومعجزة من المعجزات السيد مهدي بحر العلوم عن جماعة كثيرين من رؤساء المذهب والدين اقتصر على ذكر اربعة منهم

اولهم وهو اجلهم واعلمهم استاذ المتأخرين الوحيد المجدد البهبهاني عن ابيه المولى محمد اكمل عن العلامة الشيرواني والمحقق جمال الدين الخونساري والشيخ جعفر القاضي والمولى محمد شفيع الاسترابادي والعلامة المجلسي صاحب بحار الانوار — كلهم عن العلامة التقي المجلسي الاول عن شيخنا البهائي عن ابيه الفقيه الشيخ حسين عن شيخنا الشهيد الثاني بطرقه المعروفة المذكورة في الاجازة الكبيرة المنبه على بعضها في فاتحة المعالم والاربعين وخاتمة البحار والوسائل

ثانيهم العلامة المحقق المحدث الصدوق الشيخ يوسف صاحب الحدائق الناضرة بجميع طرقه المذكورة في اللؤلؤة

ثالثهم السيد السند العلامة السيد حسين الخونساري عن العالم الفاضل الآقا محمد صادق عن والده العلامة محمد بن عبد الفتاح المشتهر بسراب عن الفقيه الامام السبزواري صاحب الذخيرة والكفاية عن السيد السند السيد حسين ابن السيد حيدر الكركي العاملي عن شيخنا البهائي عن ابيه عن الشهيد الثاني بطرقه كلها

رابعهم العلامة الجليل صاحب الكرامات الباهرة السيد حسين القزويني صاحب معارج الاحكام ومستقصى الاجتهاد وغيرهما عن ابيه العلامة السيد ابراهيم القزويني عن العلامة المجلسي الاول عن شيخنا البهائي عن ابيه عن الشهيد الثاني بطرقه المتقدمة الذكر

ولنا طرق أخر كثيرة من طرق الامامية لا يسع هذا الإملاء تفصيلها وفيما ذكرناه كفاية للاتصال بجميع الكتب ومصنفيها من الخاصة والعامة

اما مشائخ الزيدية فانما لقيت منهم شيخنا العلامة الثقة الشيخ عبد الواسع بن يحيى الواسعي اليمني الصنعاني الزيدي إذ اجتمعت به اياما عديدة في دمشق الشام واستفدت منه فوائد جمة وذلك في شعبان سنة ١٣٣٨ وقد اجازلي بطرقه كلها التي بعضها عن شيخه القاضي العلامة حسين بن محسن المغربي عن شيخه السيد العلامة عبد الكريم ابي طالب باسانيده وطرقه كلها وهي كثيرة وقد فصلها في كتابه المسمى "العقد النضيد فيما اتصل من الاسانيد" فليرو السيد العلي التقي عني بهذا الطريق ما صحت لي روايته من كتب الزيدية بالسند المتصل بالمجموع الفقهي والمسند الحديثي المسندين الى الشهيد زيد بن علي بن الحسين بن علي ابن ابي طالب عليهم السلام وبالصحيفة الرضوية المسندة الى الامام ابي الحسن الرضا سلام الله عليه وبكل من امالي احمد بن عيسى بن زيد بن علي وامالي الامام ابي طالب يحيى بن الحسين الهاروني وامالي اخيه المؤيد بالله احمد بن الحسين الهاروني وامالي الامام المرشد بالله وامالي الامام الموفق بالله وشفاء الامير الحسين وبقية كتب الزيدية من اصول وفروع وعلوم عقلية ونقلية

واما مشائخي من اهل السنة قراءة وسماعا واجازة فاكثر من مشائخي الامامية بيد أني اقتصر الآن على ذكر خمسة من شيوخ اجازتي من اقطابهم

الأول استاذنا الشيخ سليم البشري المالكي شيخ الازهر وامام علماء مصر في وقته لقيته سنة ١٣٢٩ بمصر وحضرت درسه في الازهر مدة من الزمان وكانت بيننا مناظرات علمية ومراجعات خطية مثلت ورعه وانصافه وعلو منزلته علما واخلاقا وادبا أجازني اجازة عامة مفصلة قد اشتملت على جميع اسانيده وطرقه المتصلة بجميع كتب اهل السنة نقلية وعقلية

وبعضها من المتقدمين والمتأخرين واليك بعض طرقه الى صحيح البخاري كما اجازه
شيخه الامام الشيخ محمد الحنفاني عن العلامة الكبير الشيخ محمد الامير عن العلامة الشيخ علي العدوي
عن الشيخ محمد عقيلة عن الشيخ حسن بن علي العجيمي عن الشيخ احمد بن محمد العجل عن الامام يحيى بن مكرم
الطبري عن ابي رحمان ابراهيم بن محمد بن صدقة الدمشقي عن الشيخ عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغاني
عن ابي عبد الرحمن محمد بن شاذبخت الفرغاني بسماعه عن الشيخ ابي لقمان يحيى بن عمار بن مقبل
بن شاهان الختلاني عن محمد بن يوسف الفربري عن الامام ابي عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري الجامع
للكتاب المعروف بصحيح البخاري عن شيوخه باسانيدهم وطرقهم كلها
الثاني استاذنا الامام الفقيه المحدث محمد المعروف بالشيخ بدر الدين الدمشقي
شيخ الاسلام بدمشق واعلم علمائها في هذا العصر وقد لقيته في شعبان سنة ۱۳۲۸
بدمشق وحضرت درسه ليالي شهر رمضان من تلك السنة وجرت بيننا مذاكرة
تتعلق بمباحث الحسن والقبح العقليين وبامكان رؤية الله تعالى وامتناعها
وبقدم القرآن وحدوثه فآل البحث الى ميله التام الى رأينا في كل من المسائل الثلاثة
وقد اجازني بالمعقول والمنقول من فروع واصول ولاسيما الاحاديث الشريفة
والآثار المنيفة التي اشتملت عليها المجامع والمسانيد كما اجازه بذلك شيوخه
واساتذته الكرام احدهم الامام الشيخ ابراهيم السقا عن الامام الشيخ ثعيلب
عن العلامة الشهاب الملوي عن الامام الشيخ عبد الله بن سالم صاحب الثبت
المشهور عن شيوخه باسانيدهم وطرقهم كلها وهي باجمعها مذكورة في ثبته
— ومن العلامة الكبير الشيخ محمد الامير صاحب الثبت المبسوط عن شيوخه
باسانيدهم وطرقهم المذكورة في ذلك الثبت وقد حوى من الاسانيد ما لا يحتاج
معه الى مزيد فروى صحيح البخاري عن العلامة الشيخ علي الصعيدي

عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن علي العجيمي عن ابن الجمال اليمني
عن الامام يحيى الطبري عن ابن رشدان ابراهيم بن محمد بن صدقة الدمشقي عن
الشيخ عبد الرحمن الفرغاني عن ... بن شاذ بخت الفرغاني بسماعه عن
على الشيخ ابي ... بن شاهان الختلاني عن ... الفربري عن
جامعه محمد بن اسماعيل البخاري — وروى صحيح مسلم ... سنده ...
وموطأ مالك عن الشيخ ... عن الشيخ ابراهيم الميموني عن الشيخ احمد ...
عن الشيخ علي الاجهوري عن الشيخ نور الدين علي القرافي عن الحافظ جلال الدين
السيوطي عن البلقيني عن التنوخي عن سليمان بن حمزة عن ابي الحسن علي بن
نصر عن الحافظ عبد الرحمن بن منده عن الحافظ ابي بكر محمد بن عبد الله عن مكي
النيسابوري عن الامام مسلم صاحب الصحيح عن الامام احمد بن حنبل
الشيباني امام مذهب الحنابلة وصاحب الكتاب المعروف بالمسند عن الامام
محمد بن ادريس الشافعي امام الطائفة الشافعية وصاحب المسند المشهور بمسند
الشافعي عن الامام مالك بن انس الأصبحي صاحب المذهب المالكي والكتاب
المعروف بموطأ مالك عن مشائخهم بطرقهم المتصلة برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
الثالث شيخنا العلامة الكبير والمحدث الشهير الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله
الخاني الخالدي النقشبندي الشافعي وقد لقيته وصحبته في بيروت ودمشق
واجازني بجميع ما يجوز له وعنه روايته من فقه وحديث وتفسير وغيرها
كما اجازه مشائخه الاعلام ومنهم والده الشيخ محمد بن عبد الله الخاني والشيخ عبد
الرحمن الكزبري وشيخ الجامع الازهر الشيخ ابراهيم السقا والشيخ مصطفى
المبلط والشيخ عثمان الدمياطي والشيخ التميمي التونسي والشيخ اسماعيل البرزنجي

كلهم عن سلسلة قطب الارشاد الشيخ خالد الكردي العثماني عن شيخه الشيخ محمد الكردي
باسانيده وطرقه المعروفة بين شيوخ اهل السنة واجازني هذا الشيخ
[اعني الشيخ محمد بن محمد الخاني الخالدي] بثبت شيخ الشيوخ في الديار المصرية الشيخ
محمد الامير الكبير المالكي الازهري وقد عرفت ان هذا الثبت قد حوى من الاسانيد
ما لا يحتاج معه الى مزيد — واجازني ايضا بثبت محدث الديار الشامية الشيخ
عبد الرحمن الكزبري الذي يتضمن الاجازة بكتب الحديث المشهورة كلها وباحياء
علوم الدين للغزالي ومؤلفات شيخ الاسلام يحيى النووي والحافظ ابن حجر العسقلاني
وجلال الدين السيوطي والقاضي زكريا الانصاري وشيخنا ابن حجر المكي
وشيخ الاسلام الشمس محمد الرملي ومؤلفات الشهاب احمد القسطلاني والملا علي
القاري وابن عطاء الله السكندري والشيخ محي الدين ابن عربي وتفسير القاضي
البيضاوي وجار الله الزمخشري والجلالين وابي السعود والسلسلة الفقهية
المتصلة بالفقهاء الشافعية والحنفية
الرابع علم الاعلام ونادرة هذه الايام الشيخ محمد المعروف بالشيخ توفيق الايوبي
الانصاري الدمشقي وقد لقيته في صور ودمشق وجرت بيننا مناظرات
ومراجعات كثيرة وافادني واستفاد مني فوائد خطيرة واجازني برواياته كلها
عن شيوخه الكرام واعلا اسانيده في تحديث مسند العلامة السيد سعيد افندي
الاسطواني ١ فانه يروي صحيح البخاري عن شيخه المحقق محمد الغاسيا ٢
عن محمد بن سنبد ٣ عن ابي الوفاء احمد بن محمد العجل ٤ عن قطب الدين
محمد النهرواني ٥ عن والده احمد ٦ عن الحافظ ابي الفتوح احمد بن عبد الله

الطاووسي ٧ عن المعمر بابا يوسف الهروي ٨ عن محمد بن شادبخت
الفرغاني ٩ عن المعمر يحيى بن عمار الختلاني ١٠ عن ابي عبدالله محمد بن يوسف
الفربري ١١ عن الشيخ البخاري فيكون بيني وبين البخاري اثنتا عشرة
واسطة — وقد ذكر الشيخ عبدالخالق بن علي المزجاجي انه صح ان الشيخ قطب الدين
محمد النهرواني روى صحيح البخاري عن الحافظ نورالدين الطاووسي بلا واسطة والله
وبناء على ذلك فيكون بيني وبين البخاري احدى عشرة واسطة

الخامس الشيخ محمد عبدالحي بن الشيخ عبدالكبير الكتاني الفاسي الادريسي
وقد اجتمعنا في مصر وتبادلنا فيها الزيارة وكانت بيننا محاضرات ومناظرات
في مسائل فقهية واصولية دلت على غزارة فضله ورسوخ قدمه وقد اجاز لي
ان اروي صحيح البخاري عنه من طريق المعمرين عن المعمر عبدالهادي ابن العربي
المعزاوي الشهير بالعواد عن [illegible] محمد بن علي [illegible] عن ابي طالب الطابروني
عن محمد بن عبدالله المقرب عن قطب الدين المكي عن ابي الفتوح الطاووسي عن المعمر
بابا يوسف الهروي عن محمد بن شادبخت الفارسي عن يحيى بن شاهان الختلاني
عن الفربري عن البخاري [قال الشيخ محمد عبدالحي الكتاني] هذا اعلا ما يوجد
مطلقا في سائر نواحي الارض قال واروبه من طريق الجن عن الشيخ محمد بن
المدني الشرفي عن محمد بن [illegible] عن عمر بن المكي عن شمهروش عن البخاري
وقد اجازني بهذا الطريق واجازني بجميع ماله من مرويات ومقروآت
ومسموعات عن قريب من ثلاث مائة شخص ما بين رجال ونساء

المغرب الاقصى والاوسط والادنى والحجاز ومصر والشام والعراق واليمن وكل بالمؤلفات
التي تزيد على الستين وبمؤلفات والده ابي المكارم والشيخ ابي الفيض وجده ابي المفاخر
خاله ابي المواهب وغيرهم من الأسلاف السادة الاجلاء اجازة عامة مطلقة واجازني
بنشر الكتب المذكورة اولها في رسالة العلامة عبد الله بن سالم البصري المعروفة برسالة الامداد بمعرفة علو الاسناد وثانيها الجيد
الكبير وحصر الشارد لمحدث الحجاز الشيخ محمد عابد السندي
ويروي الشيخ محمد عبد الحي المذكور صحيح البخاري عاليا عن المعمر محمد بن الملا صالح السويدي
البغدادي الشافعي عن السيد محمد مرتضى الزبيدي الحسني عن المعمر محمد بن سنة الفلاني
عن الشيخ محمد بن العجل اليمني عن القطب النهرولي عن احمد بن ابي الفتوح الطاووسي عن المعمر
بابا يوسف الهروي عاش ثلاث مائة سنة عن محمد بن شاد بخت الفرغاني عن يحيى بن
شاهان الختلاني عن محمد الفربري عن البخاري قال الشيخ محمد عبد الحي فبيني وبين البخاري
عشرة وسائط (قال) وبيني وبين النبي صلى الله عليه وسلم باعتبار ثلاثيات البخاري
اربع عشرة واسطة قال وهذا السند اعلا ما يوجد الآن في الدنيا شرقا وغربا — قلت
فيكون بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بناء على ذلك خمس عشرة واسطة
ولنا شيوخ أخر لا يسع استقصاؤهم هذا الثبت المختصر وقد سميته

تلك الضعيف الموسوي في اجازة الشريف التقوي

وقد اشتمل على ما فيه بلاغ للاتصال بالكتب الاسلامية وبمصنفيها من الخاصة والعامة
فليرو السيد المؤيد عني هذه الطرق وغيرها مما صحت لي روايته واوصيه بما اوصاني
مشايخي من سلوك سبيل الاحتياط الذي لا يزال سالكه على الصراط وان يصرف
عمره الشريف في ترويج الدين الحنيف وعليه بتقوى الله وطاعته عز وجل في السر والعلانية

عملاً بقوله تعالى [فاتقوا الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون] وأذكره ونفسي بما أوصى به
أمير المؤمنين حيث قال لوصيه وخليفتيه سبطي رسول الله وريحانتيه من الدنيا وسيدي
شباب أهل الجنة أوصيكما بتقوى الله وأن لا تبغيا الدنيا وإن بغتكما ولا تأسفا على شيء منها
زوي عنكما وقولا بالحق واعملا للأجر وكونا للظالم خصماً وللمظلوم عوناً أوصيكما وجميع ولدي
وأهلي ومن بلغه كتابي بتقوى الله ونظم أمركم وصلاح ذات بينكم فإني سمعت جدكما صلى الله عليه وآله
يقول صلاح ذات البين أفضل من عامة الصلاة والصيام الله الله في الأيتام فلا تغبوا أفواههم
ولا يضيعوا بحضرتكم والله الله في جيرانكم فإنهم وصية نبيكم ما زال يوصي بهم حتى ظننا أنه
سيورثهم والله الله في القرآن لا يسبقكم بالعمل به غيركم والله الله في الصلاة فإنها عمود دينكم
والله الله في بيت ربكم لا تخلوه ما بقيتم فإنه إن ترك لم تناظروا والله الله في الجهاد بأموالكم
وأنفسكم وألسنتكم في سبيل الله وعليكم بالتواصل والتباذل وإياكم والتدابر والتقاطع لا تتركوا
الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر فيولى عليكم أشراركم ثم تدعون فلا يستجاب لكم
وألفته إلى شؤون المؤمنين وسائر المسلمين ولم شعثهم وجمع كلمتهم وحضهم على التمسك
بثقلي نبيهم صلى الله عليه وآله وسلم والاستنان بسننهم ـ ولا يكن هم السيد التقي
غير الله والمسلمين فقد روي عن جده رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أصبح وهمه غير الله
فليس من الله ومن أصبح لا يهتم بالمسلمين فليس منهم
ونختم الإجازة بما روي عن أمير المؤمنين عليه السلام من أحب أن يكتال بالمكيال الأوفى
يوم القيامة فليقل آخر مجلسه أو حين يقوم سبحان ربك رب العزة عما
يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين [وصلى الله على نبينا محمد وآله الطيبين
الطاهرين ولعنة الله على أعدائهم أجمعين] في ٥ شهر رمضان المبارك سنة ١٣٤٩ الأحقر

الأحقر عبد الحسين ...

آیت اللہ سید رضا بن سید محمد بن ہاشم بن شجاعت علی موسوی ہندی نجفیؒ (۱۲۹۰-۱۳۶۲ھ-ق)

الاجازة التاسعة والعشرون

من العلامة الاوحد سيد الادباء الاعلام السيد رضا بن الفقيه الحجة السيد محمد الهندي النجفي دام علاه

كتبها لي يوم الجمعة سلخ شوال ۱۳۴۹ه بالنجف الاشرف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اجاز العلماء بطرق الهداية وامرهم بارشاد
لما منحهم به من الدراية وصلى الله على محمد خير نبي مرسل و
الذين اتم بهم الدين واكمل وبعد فقد اجزت العالم الف[اضل]
والمهذب الكامل الثقة التقي جناب السيد علي
النقوي اللكهنوي ان يروي عني ما صح لي روايته
مشايخي في الرواية وهم الفقيه الاوحد وعلم الفضل
السيد ابو الحسن الموسوي الاصبهاني نزيل النجف الا[شرف]
والعالم العلامة المؤتمن السيد حسن صدر الدين نزيل
الكاظمين ع وشيخنا العلامة الاجل الشيخ اسد الله
الزنجاني بطرقهم المذكورة في مشيخة اجازاتهم
بالمحمدين الثلاثة ارباب الكتب الاربعة وفقني الله و
للاخذ بطريقتهم وسلوك المجازات الموصلة الى الحقيقة
انه ارحم الراحمين وكتب العبد الاقل رضا بن السيد
الموسوي النقوي اللكهنوي في داره بالنجف الاشرف

آیت اللہ علی اکبر بن حسین نہاوندی خراسانیؒ

(۱۲۷۸۔۱۳۶۹ھ۔ق)

الاجازة الثلثون

من حجة الاسلام الحاج الشيخ علي اكبر النهاوندي نزيل خراسان وهو في
الطراز الاول ممن تنوه به العامة وتتهافت للصلوة خلفه الاخيار وله
مؤلفات ممتعة كثيرة وقد وردت علي اجازته هذه من ايران وانا
بالنجف الاشرف في شهر ذي الحجة سنة ١٣٤٩ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وصلى الله على صفوة انبيائه محمد وآله اجمعين وعلى اعدائهم
لعنة الله وبعد فان السيد السند والركن المعتمد علم الاعلام
الاحكام ركن الاسلام السيد علينقي النقوي اللكهنوي دامت
لما حازه من الفضل الجميع والشرف الرفيع واقتبسه من شوارد العـ
الكمال والحلوم وحواه من الادب الجم والعلم الكثار حتى عاد كعلم في ذ
مشفوعاً ذالك كله بملكات فاضلة وغرائز كريمة على ما فيه من
النبوي الفياح والحسب العلوي الوضاح فهو سلمه الله تعالى لهذه
كلها وللكثير الطيب من اضعافها مجاز في ان يروي عني كتب اصحابنا
بالاسانيد المتصلة الى ائمة الهدى صلوات الله عليهم عن العلام
الثلاثة الراوية ثقة الاسلام النوري والمحقق الشهير العلامة الحاج م
حبيب الله الرشتي وسيد العلماء الاعلام السيد ابي القاسم الاشكوري
الحاشية على المكاسب والرسائل وآية الله شيخ الشريعة الاصفهـ
الله اسرارهم والاول اسانيده مذكورة في خاتمة مستدركاته والثاني يروي
شيخ الطائفة الانصاري والثالث عن الثاني وآية الله الحاج السيد علي الكو
والرابع عن صاحب الروضات واضرابه وآية الله المهدي القزويني
الله الشيخ محمد حسين الكاظمي قدست اسرارهم فله دام فضله الرواية
الاسانيد عني واجازة من رآه اهلاً لذلك والسلام على كافة
العاملين وعليه ورحمة الله وبركاته

وانا العبد الاقل الاحقر علي اكبر
ابن محمد حسن النهاوندي

آیت اللہ سید ابراہیم بن حسن الشہیر ب میرزا آغا اصطہباناتی الشیرازیؒ (۱۲۹۷۔۱۳۸۰ھ۔ق)

الاجازة الحادية والثلثون

من سيد المحققين وعمدة المجتهدين السيد الاجل ميرزا آقا الاصطهباناتي الشيرازي دام علاه من اجلة علماء النجف الاشرف كتبها لي يوم الخامس من شهر المصيبة المحرم الحرام سنة ١٣٥٠ه قال فيها: وقد اجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته من احاديث آل العصمة عن شيخي العماد الاعظم والسناد الاقوم آية الله المولى محمد كاظم الهروي الخراساني قده باسناده المعروف المعهود المنتهي الى الائمة المعصومين سلام الله عليهم اجمعين:

آیت اللہ شیخ عبد الکریم بن مولی محمد جعفر یزدی حائری قمی مؤسس حوزہ علمیہ قمؒ (۱۲۷۶۔۱۳۵۵ھ۔ق)

آیت اللہ سید علم الہدیٰ بن شمس الدین بن الامیر علی محمد نقوی الکابلی البصیرؒ

آیت اللہ شیخ عبد الحسین بن باقر البغدادیؒ (۱۲۷۷۔۱۳۵۱ھ۔ق)

الاجازة الثانية والثلثون

من الامام المقدم المصلح الاعظم حجة الاسلام وآية الله فى الانام الحاج الشيخ عبد الكريم اليزدى الحائرى نزيل ناحية قم المشرفة متع الله المسلمين بطول بقائه اجازنى بها فى قم يوم الاثنين الثانى والعشرين من جمادى الاولى سنة ۱۳۵۰ ﻫ بامضائه لاجازة آية الله العظمى شيخنا النائينى دام ظله كتابة والتصريح بالاذن لى فى الرواية لفظا وهو يروى عن العلامة المحدث النورى قده

الاجازة الثالثة والثلثون

من العيلم العلم المتتبع المتضلع بعلمى الفقه والحديث السيد علم الهدى بن شمس الدين بن الامير على محمد النقوى الكابلى البصير دامت بركاته لخصوص قوله ص انى ادخرت شفاعتى لاهل الكبائر من امتى فوالله ما اتشفع لمن آذى ذريتى عن مجالة المتكلمين العلامة السيد حامد حسين صاحب العبقات عن ابيه المفتى محمد قلى قده عن جدنا العلامة المؤسس المجتهد الكبير السيد دلدار على قده وكانت روايتى عنه بالسماع فى دولت آباد ملاير من بلاد ايران عند رجوعى من زيارة مشهد الامام ابى الحسن الرضا سلام الله عليه فى داره هناك يوم السبت السابع والعشرين من جمادى الاولى سنة ۱۳۵۰ ﻫ

الاجازة الرابعة والثلثون

من العلامة الهمام حجة الاسلام الشيخ عبد الحسين البغدادى دام بقاؤه كتبها لى بخطه الشريف يوم ۱۲ جمادى الاخرى سنة ۱۳۵۰ ﻫ فى داره فى بغداد

بسم الله والحمد

فنعم انی قد اجزت جناب علم الاعلام وثقة الانام ونادر الحکام تاج ال
السید الجلیل التقی سمی المرتضی علی النقی دامت ایام افاضاته ان یروی عن
روایة خاتمة المجتهدین ورئیس المحدثین حجة الاسلام والمسلمین آیة الله
الطائفة فی عصره الشیخ محمد طه نجف قدس سره ما فی الکتب المشهورة ال
قد والله نعم اسئل السید ید لنا ولانه اکرم مسئول الاحقر عبد ال
فی ۱۲ ج۲ ۱۳۹۰

من حجة الاسلام والمسلمين سلطان العلماء و ...
سبط حسين النقوى اللكهنوى دام ظله كتبها لى فى ...
"واجزت له سلمه الله ان يروى عنى ما صحت لى روايته عن
... السيد المجدد الميرزا ...

١٦١

الاجازة الخامسة والثلثون

... مقدام المحققين وامام المدققين
... الله فى العالمين الشيخ ضياء الدين
... العراقى النجفى دام ظله كتبها لى يوم الحادى عشر
من رجب سنة ١٣٥٠ھ يقول فيها "واوصيه
بتقوى الله واجزت له ان يروى عنى كلما صحت
لى روايته واسأله ان لا ينسانى من الدعاء كما
لا انساه انشاء الله" وهو يروى عن العلامة
الحاج ميرزا محمد هاشم الجهارسوقى والمحدث
الثقة النورى والآية الخراسانى والشيخ الشريعة
الاصفهانى قدس الله اسرارهم الشريفة

و الشيخ زين الع...
... محمد قده والعلا...
... محمد قدس سره
... الثامنة والثـ...
... المحققين ناصر الـ...
... اللكهنوى دام ...
... شوال سنة ٥٥
... السيد محمد عباس ...
... السيد دلدار على طاب ...

... سبط حسين

ادام الله

آیت اللہ شیخ محمد حسین بن محمد حسن اصفہانی النجفی کمپانیؒ

(۱۲۹۶۔۱۳۶۱ھ۔ق)

الاجازة السادسة والثمانون

من علامة المحققين وجهابذة العلماء
وواحد الاساطين حجة الاسلام والمسلمين
الشيخ محمد حسين الاصفهانی النجفی دام
كتبها لی يوم ۱۲ شعبان سنة ۱۳۵۰ھ
فيها " وقد اجزته ايضا ان يروی عنی جميع ما
تصح لی روايته بسندی المتصل الی اصحاب
العصمة عليهم السلام والرحمة سيما الكتب
الاربعة للمحمدين الثلثة رضوان الله عليهم و
سائر جوامع الاخبار لعلمائنا الاخيار قدست
اسرارهم " وهو يروی عن شيخنا الاعظم
السيد ابی محمد الحسن الصدر دام ظله

آیت اللہ سید سبط حسین بن سید رمضان علی نقوی لکھنوی ھندیؒ

(۱۲۸۴-۱۳۷۲ھ-ق)

آیت اللہ ناصر حسین بن میر حامد حسین موسوی لکھنویؒ (۱۳۶۱، ۱۲۸۴ھ-ق)

الاجازة السابعة والثلثون

من حجة الاسلام والمسلمين سلطان العلماء و رئيس المجتهدين مولانا السيد سبط حسين النقوى اللكهنوى دام ظله كتبها لي في ربيع الاول ۱۳۵۱ھ يقول فيها «وا جزت له سلمه الله ان يروى عنى ما صحت لى روايته عن شيوخ الطائفة و فقهاء العصابة من مشائخى العظام وهو يروى عن السيد المجدد الميرزا محمد حسن الشيرازى ره والمحقق الحاج ميرزا محمد حسين الشهرستانى ره و الشيخ زين العابدين المازندرانى ونخلة الحاج الشيخ حسين و تاج العلماء السيد على محمد قده و العلامة السيد محمد حسين بن ملك العلماء السيد بنده حسين بن سلطان العلماء السيد محمد قدس الله اسرارهم بطرقهم المتصلة المعهودة.

الاجازة الثامنة والثلثون

من مرجع الانام حجة الاسلام صدر المحققين ناصر الملة و الدين مولانا السيد ناصر حسين الموسوى الكنتورى اللكهنوى دام ظله اجازنى بها شفاها فى داره المباركة يوم الجمعة الثالث من شوال ۱۳۵۵ھ وهو يروى بالاجازة عن استاده العلامة المبرور المفتى السيد محمد عباس ره عن استاده سيد العلماء السيد حسين ره عن ابيه السيد دلدار على طاب ثراه بطرقه المعهودة المقررة

بسمه سبحانه الحرى ذكره هذا السيد الجليل يتحد ان الاسناد

ادام الله له نور التنزيل

ناصر حسين الموسوى

۱۵ / شوال ۱۳۵۵ھ

اجازاة

الاجتہاد

آیت اللہ مرزا ابو الحسن بن عبد الحسین مشکینی اردبیلیؒ

(۱۳۰۶-۱۳۵۸ھ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي دلت على وجوده آيات حكمته وانبأت عنه امارات قدرته والصلوة والسلام على رسوله الصادع بشريعته الناهض باعباء رسالته وعلى الأصفياء من عترته ولاة امر الله وحجج الله على بريته اما بعد فانه قد جرت سنة الله في العباد على ان يهديهم الى سبل الرشاد بجملة العلم او لباب السالكين سبل رضاه المهتدين بهداه فبعث الأنبياء والأوصياء لانقاذ الخلق من ظلمات الجهالة والعماية بانوار العلوم والهداية حتى بدا لواء علم الهدى ولا يترك الانسان سدى وبعد ما اقتضت الحكمة اخفاء وليه المنتظر وحجته الكبرى عن ابصار الورى فحجبهم عن مرآه ومشاهدته محيا جعل امر الهداية والارشاد الى علماء دينه المضطلعين باعباء الاجتهاد المستنبطين لاحكام الشريعة من مصادرها والملتقطين فرائد النفائس من جواهرها فبذلوا النفائس والانفس في هذا السبيل وتحملوا المشاق والتعب للتحصيل فواصلوا السير بالسرى واعتاضوا السهر عن طيب الكرى فشدوا لذلك رحال السفر وطووا المراحل قضاء لهذا الوطر وتغربوا عن الاهل والاوطان وطافوا بالقرى والبلدان للوصول الى تلك الغاية الكبرى والدرجة القصوى ففازوا بغاية المراد وبغية المرتاد فجزاهم الله خير جزاء المحسنين بما بذلوا الجهد في تحصيل معالم الدين وتشييد مباني الشريعة المصطفوية واحياء آثار الملة المحمدية على الصادع بها الف صلوة وتحية وممن سلك هذا المسلك القويم ونهج فيه الصراط المستقيم حضرة العالم العامل المهذب البارع ملاذ الانام مروج الاحكام فخر المجتهدين العظام السيد علي نقي بن العلامة الفقيه المؤتمن السيد ابي الحسن الى الرحمن المبرور الامام المؤسس السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي فانه دام فضله وتأييده ممن بذل جهده وجد واجتهد واتعب نفسه الشريفة في تحصيل العلوم الدينية والكمال

المعارف الشرعية كثيرا من الزمان وحضر عند الاساطين العظام ولدى الاحقر شطرا من الاوان حتى اصبح بحمد الله ومنه من العلماء الاعلام والمجتهدين الفخام وبلغ مرتبة الاجتهاد فله العمل بما استنبط من الاحكام على النهج المألوف بين الاعلام ويحرم عليه التقليد فيما اجتهد واجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته عن مشايخي الاعلام بالسند المتصل الى الائمة المعصومين عليهم السلام واوصيه بتقوى الله و الاحتياط في جميع الامور فان من سلكه ليس بناكب عن الصراط وان لا ينساني من صالح الدعوات عند الخلوات وادبار الصلوات كما اني لا انساه انشاء الله تعالى وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء والمرسلين وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم اجمعين الى يوم الدين

وقد كان ذلك في غرة شهر الله الاصم رجب ۱۳۴۸

الاحقر ابو الحسن المشكيني الاردبيلي



آیت اللہ شیخ محمد کاظم بن حیدر شیرازی از تلامذہ مرزا محمد تقی شیرازیؒ (۱۲۹۲۔۱۳۶۷ھ۔ق)

بسم الله الرّحمن الرّحيم

الحمد لله الّذي هدانا إلى مناهج شرايع الاسلام بإيضاح مدارك الاحكام والصّلوة على
صفيّه المبعوث الى كافة الانام باقوم شريعة وخير نظام وأهل بيته المعصومين البررة الكرام
البالغين في تحرير قواعد الدين إلى ذروة السّنام الكافلين لنجاة العباد في يوم القيامة
بمنتهى الارشاد الى مسالك دار السّلام اما بعد فانّ الله تعالى ما خلق الجنّ والانس
الّا ليعبدوه وكان كنزاً مخفياً فبرء الخلق لكي يعرفوه فلم يزل يبعث الانبياء لهداية العباد
الى سبل الرشاد واحداً بعد واحد يرشدون الناس الى افضل المقاصد ولمّا اقتضت الحكمة
الالهية غيبة الحجة المنتظر الامام الثاني عشر عجّل الله فرجه وسهّل مخرجه فاختفت عن
انوار طلعته وحرم الناس من التشرّف بمشاهدته ابى الله سبحانه الّا ان يهدي الخلق
بعلماء من عباده العاملين المقتفين لآثار الأئمة المعصومين المستفرغين وسعهم في
تحصيل معالم الدين وتحرير احكام الشرع المتين وجعل لهم الفضل والثواب بما بذلوا من
وقاسوا الصّعاب في تشييد مباني الاسلام وترويج معارف الاحكام متغربين عن
والاوطان في القرى والبلدان لتحصيل هذه الغاية الكبرى والمقصد الاقصى فطوبى
لهم وحسن مآب وجزاهم الله جزيل الثواب وممّن قد حظى من هذا باوفر نصيب
فيه بالمعلّى والرقيب عمدة العلماء الاعلام زبدة الفقهاء الكرام مروّج الاحكام ثقة الاسلام
البارع الصفي السيد علي نقي النقوي دام فضله ابن العلامة الفقيه المؤتمن السيد ابو الحسن
من سلالة المرحوم المبرور العلامة الشهير السيد دلدار علي النقوي اللكهنوي طاب
الجنة مثواه فانه دام تأييده قد كدّ وجدّ واتعب نفسه واجتهد في تحصيل علوم الدين

ع المبين ولبث في النجف الاشرف برهة من الزمان مكبا على التحصيل ناهجا في على
ا السبيل حتى وصل الغاية وبلغ النهاية فاصبح بعون الله وتوفيقه من العلماء الاعلام
يهدين وفاز برتبة الاجتهاد والاستنباط فله العمل بما استنبطه من الاحكام عن ادلتها
ة المعروفة والطرق المضبوطة المألوفة ويحرم عليه التقليد فيما استقل فيه الاجتهاد
ستنباط والله الهادي الى سواء الصراط واجزت له ان يروي عني ما صحت لي روايته
حت عندي درايته عن مشايخي الاعلام المنتهية اسنادهم الى الائمة المعصومين
م السلام واوصيه بتقوى الله واغتنام طاعته والاستعانة بتوفيقه وهذا تيسر
ء مرضاته في القول والعمل والالتزام بالاحتياط فانه المنجاة من الزلل والتجنب
الشبهات فانها اطراف حمى المحرمات ومن رعى غنمه حول الحمى اوشك ان يقع
وان لا ينساني عن صالح الدعاء عقيب الصلوات ومظان الاجابات كما انا لا انساه
ء الله وله الحمد اولا وآخرا والصلوة على النبي وآله ظاهرا وباطنا

آیت اللہ محمد حسین طہرانیؒ

الحمد لله الذی اتم الحجة علی عباده ببعث الانبیاء ونصب الاوصیاء والصلوة علی رسوله وسفیره الی خلقه خاتم الرسل وافضل الاصفیاء واهل بیته الامناء الدالین من بعده الی الطریق السواء **اما بعد** فان جناب العالم الفقیه العامل والورع الثقة الفاضل علم الدین الظاهر ومنار الشرع الزاهر رکن الاسلام ومروج الاحکام **السید علی نقی** نجل حجة الاسلام وملاذ الانام السید ابو الحسن من سلالة العلامة الشهیر والمجتهد الکبیر السید دلدار علی النقوی اللکهنوی ادام الله فضله ونصره دینه ممن بذل اقصی جهده واتعب کریم نفسه ورکب ظهور الرواحل وطوی المراحل الی النجف الاشرف علی مشرفه الاف التحف فبقی فیه مدة من الزمان مدیدة مکبا علی تحصیل الفقه والاصول مقتنیا احکام آل الرسول حتی صعد الذروة العلیا ونال الغایة القصوی ورایت بعض ما رشح من قلمه الشریف فقر بها ناظری وارتاح له خاطری وتحقق عندی انه فائز بدرجة الاستنباط والاجتهاد حائز للملکة والاقتدار وقوة رد الفروع الی الاصول واستخراج المعقول من المنقول فله الاخذ بما ادی الیه نظره الشریف فی الاحکام الشرعیه وترک طریقة التقلید فیما استنبط من المسائل الدینیه واوصیه بالتقوی ونهی النفس عن الهوی والتجنب عن حطام الدنیا ورذائلها والاعراض عن زخارفها وزبارجها وسلوک منهج الاحتیاط فانه سواء الصراط ولا ینسانی عن صالح الدعاء کما لا انساه ان شاء الله تعالی

محمد حسین الطهرانی
یوم الجمعة ٨ ج ٥ ١٣



آیت اللہ علی بن عبد الحسین ایراونیؒ (۱۳۰۱۔۱۳۵۴ھ۔ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا قیما لینذر باسا شدیدا من لدنہ و [ویبشر المؤمنین]
الذین یعملون الصالحات ان لہم اجرا حسنا والصلوۃ والسلام علی ذلک العبد [البشیر النذیر]
سیدنا المصطفی من البریۃ اجمعین وعلی اہل بیتہ وولاۃ امرہ وحفظۃ سرہ ومستودع
علمہ الائمۃ المعصومین وبعد فقد استجاز منی جناب العالم العامل والمہذب
التقی الکامل فخر الاسلام وفخر الانام وسلیل الاعلام الاعاظم سید علینقی سبط
العلامۃ الساکن فی دار السرور السید دلدار علی النقوی اللکہنوی دام توفیقہ
ثم بعد الاختبارات التامۃ المتاکرۃ والمباحثات العلمیۃ فی مجالس عدیدۃ اخرہا یوم الخمیس
ثالث وعشرین من شہر جمادی الثانیۃ سنۃ الف وثلثمائۃ وتسع واربعین فی دار مۃ الواقعۃ
فی ارض الغری اتضح عندی انہ صاحب ملکۃ واقتدار ولہ اہلیۃ الاستنباط وقوۃ رد
الفروع الی الاصول فہو مجتہد مجاز فی الاخذ بما ادی الیہ نظرہ الشریف وترک طریقۃ
التقلید لا زال موفقا لما فوق ذلک ومصباحا مضیئا فی اہل ہذا البیت الرفیع [المنیف]
والسلام علیہ وعلی کافۃ الاخوان ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   قالہ العبد علی الایروانی النجفی

علی

۲۳ جمادی الثانیہ ۱۳۴۹

آیت اللہ الفقیہ الشیخ ابی الرضا الهادی بن عباس بن علی بن جعفر آل کاشف الغطاءؒ (۱۲۸۹۔۱۳۷۱ھ۔ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد وآله الطيبين الطاهرين اما بعد فلا يخفى على ذوي
واهل العلم والايمان ان جناب العالم العلم والعيلم الخضم والطود الاشم العلامة الفقيه والحبر النبيه البارع في
المعقول والمنقول السيد الشريف التقي السيد علي نقي النقوي اللكهنوي دامت بركاته ممن خاض
لجج عبابها ودخل البيوت من ابوابها وميز بين قشورها ولبابها حتى فاق الاقران وحاز قصب الرهان
فجزاه الله من اهل الملكات المقدسة والاجتهاد في الامور الشرعية وممن لا يجوز له ان يعول على غيره في
الدينية وممن يجب تنفيذ ما يصدر منه من الاحكام في الحلال والحرام وقد اختبرناه ايده الله في محا
ومسائل كثيرة ووقفنا على مؤلفاته ومصنفاته ومنظوماته ومنثوراته واطلعنا على ما هو عليه
في الاشتغال والتحصيل والبحث والتدريس واحطنا بشؤونه خبرا وقرأنا صحف اعماله سطرا سطرا
طويل الباع واسع الاطلاع لا يساجل ولا يطاول ولا سيما في العلوم العربية والفنون ال
فان له اليد الطولى فيها والقدح المعلى في الفاظها ومعانيها وناهيك بتفوقه في النظم والنثر
واللغة فكم له من نظم كالدر النظيم ومن كلمات ذهبية تفوق الكواكب الدرية وقد منحه بارئه
من فصاحة اللسان وحسن البيان ما اصبح به وحيدا في التدريس والتلقين والتفهيم والتبـ
عارفا بطرقه الصالحة بصيرا بكيفياته الناجحة لا ينفصل التلميذ عن تدريسه الا وقد زال
الشك والابهام وانكشفت عنه حجب الشبه والاوهام فنسأل الله ان يكثر امثاله و
على طلبة العلوم ظلاله وقد اجزناه ايده الله وسدده ان يروي عنا جميع مصنفاتنا
ومقروآتنا وما صحت لنا روايته عن مشايخنا العظام واساتذتنا الاعلام
قدس الله اسرارهم ورفع منارهم ورجائي منه ان لا ينساني من صالح الدعاء في مظان الاجابة
كما اني لا انساه من ذلك ان شاء الله والسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

من الراجي عفو ربه المدعو بالهادي
من آل كاشف الغطاء

آیت اللہ محمد حسین بن میرزا عبد الرحیم نائینیؒ (۱۲۷۷۔۱۳۵۵ھ۔ق)

آیت اللہ شیخ عبد الکریم بن مولی محمد جعفر یزدی حائری قمی مؤسس حوزہ علمیہ قمؒ

(۱۲۷۶۔۱۳۵۵ھ۔ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وافضل صلواته وتحياته على اشرف الاولين والآخرين محمد وآله

الائمة الطيبين الطاهرين واللعنة الدائمة على اعدائهم اجمعين ابد الآبدين وبعد

فان جناب العالم العامل والفاضل الكامل عماد العلماء الاتقياء وسناد الافاضل الاذكياء

صاحب التأليفات الانيقة والتحقيقات الرشيقة التقي الزكي السيد علي النقي

ادام الله تعالى تاييده نجل العالم الجليل العلامة الفقيه السيد ابي الحسن اللكهنوي

ادام الله تعالى افضاله ممن بذل جهده في تحصيل العلوم الشرعية والمعارف الالهية

معتكفا بجوار امير المؤمنين صلوات الله عليه وآله الطاهرين ومستمدا من الجهابذة

الاساطين وحضر اياما في حضوري ففهم وحقق ودقق وتعمق حتى بلغ رتبة

سامية من الاجتهاد مقرونة بالصلاح والرشاد فله العمل بما يستنبط

من الاحكام على النهج المتعارف بين المجتهدين العظام واجزت له ان يروي

عني جميع ما صحت لي روايته من مصنفات اصحابنا الامامية باسرها وما رووه

عن غيرنا بطرقي المنتهية الى ارباب الجوامع العظام والكتب الاصول ومنهم الى

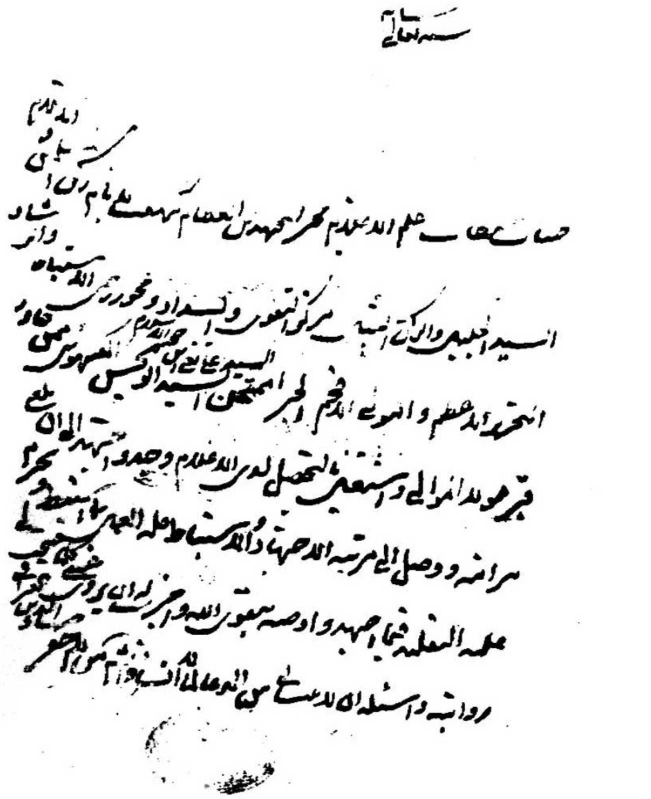
اهل بيت النبوة ومهبط الوحي ومعدن العصمة صلوات الله عليهم اجمعين وارجو

ان لا ينساني من صالح دعائه ان شاء الله تعالى والسلام عليه ورحمة الله وبركاته

حرر في ٢٢ رمضان المبارك ١٣٤٩ الاحقر محمد حسين الغروي النائيني

[illegible]

آیت اللہ شیخ ضیاء الدین بن محمد العراقی النجفیؒ(۱۲۷۸-۱۳۶۱ھ-ق)



بسمه تعالی

[illegible] علم الاعلام [illegible] العلماء [illegible]

السيد [illegible] والركن [illegible]

[illegible]

[illegible] وصل الى مرتبة الاجتهاد [illegible]

[illegible]

روايته [illegible]

آیت اللہ سید ابراہیم بن حسن الشہیر ب میرزا آغا اصطہباناتی الشیرازیؒ

(۱۲۹۷-۱۳۸۰ھ-ق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الفقهاء امناء علی حلاله و حرامه و مستودعین لنوامیس الشرع واحکامه وافضل صلوته وسلامه علی واسطة العقد وجوهرة نظام الصادع بالشرع المنیف فی ختامه وعلی عترته الاطیبین القائمین فی مقامه المشیدین لارکان دینه ودعامه اما بعد فان اشرف الفضائل واسناها هو العلم الذی لولاه لما فضل الانسان علی سائر الحیوان فهو الشرف الخطیر والفضل الکبیر والمقصد الاقصی والذروة العلیا والغایة المقصودة والضالة المنشودة لاهل الهمم العالیة والقرائح السامیة و افضل العلوم واسماها علم الدین واحکام الشرع المتین فهو الذی قیل فی اولیائه هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون وانما یخشی الله من عباده العلماء ولاجل طلبه ورد الحث علی هجر البلاد والاوطان ومباعدة الاهل والاخوان فی قوله تعالی فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون فطوبی لمن سلک هذا المسلک الاسنی ونهج الطریقة المثلی فی المهاجرة لطلب العلم والفقاهة فیفوز بشرف الفضل والنباهة حتی یصبح من ورثة الانبیاء وحملة ودائع الرسل والاصفیاء وممن قد طلب هذه الغایة الشریفة واتعب فیها نفسه المنیفة حتی صعد علیها بقدم راسخ وجنان ثابت البارع النبیه والعالم الفقیه صاحب الملکة السامیة والقریحة الصحیحة النامیة فخر المجتهدین وثقة الاسلام والمسلمین السید علینقی ابن علم الاعلام حجة الاسلام السید ابو الحسن آل العلامة الشهیر والمجتهد الکبیر السید دلدار علی صاحب عماد الاسلام وغیره من الکتب المعتبرة فانه کثر الله امثاله ممن ارتوی من فیض العلم باقرب الموارد وقنص من فنون الفضل الشارد والوارد وتجول فی المعقول والمنقول وانتقی الفقه مع الاصول واجتنی الثمار الیانعة من حدیقة العلم الزاهرة بالنجف الاشرف علی مشرفه الاف التحف سنین عدیدة ومدة مدیدة حتی فاز بما هو غایة الکمال

وبعد

نهایة المسئول وصعد ذروة الاجتهاد مشفوعة بالصلاح والسداد ضليعا برد الفروع الى الاصول وتطبيق الدليل على المدلول فساغ له العمل بما يستنبطه من الاحكام على الطريقة المعروفة لدى العلماء الاعلام وحرم عليه التقليد فيما ادى اليه نظره فى الاستنباط ووقف عليه من سوى الصراط وقد اجزت له ان يروى عنى ما صحت لى روايته من احاديث ال العصمة عن شيخى العماد الاعظم والسناد الاقوم اية الله المولى محمد كاظم الهروى الخراسانى قدس باسناده المعروف المعهود المنتهى الى الائمة المعصومين سلام الله عليهم اجمعين واوصيه بسلوك طريقة الاحتياط والتجنب عن جانبى التفريط والافراط والتحاشى عن المسامحة فى الدين والتهاون بما هو خير للمؤمنين ورياضة النفس على التقوى ونهيها عن الهوى وان لا يكون غاية همه الدنيا واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين آله الطيبين الطاهرين. **الاحقر الجانى ابرهيم الحسينى الشيرازى الشهير بميرزا آقا**

فی غرة محرم الحرام ١٣٥٠

آیت اللہ شیخ محمد حسین بن محمد حسن اصفہانی النجفی کمپانی

(۱۲۹۶۔۱۳۶۱ھ۔ق)[ر]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع منازل العلماء حتى جعلهم بمنزلة الانبياء وفضل مدادهم
على دماء الشهداء وافضل الصلوة والسلام واكمل التحية والثناء على سيد الابرار
وخاتم الانبياء وعلى آله الائمة الامناء وبعد فان السيد السند والمولى
المعتمد صفوة العلماء العظام ونخبة الفقهاء الاعلام وملاذ الاسلام المؤيد
بتأييد الله القوي سيدنا السيد علينقي النقوي دامت تأييداته وافاداته قد
حضر برهة من الزمان على غير واحد من الاعيان لتحقيق القواعد الاصولية
وتنقيح المباني الفقهية متأدبا بالآداب الدينية متخلقا بالاخلاق الالهية حتى فاز
بالمراد وحاز مرتبة الاجتهاد فله دام علاه العمل بما يستنبطه من الاحكام من مداركها
فانه خبير بمسالكها واوصيه دامت معاليه بمراقبة الاحتياط فانه طريق النجاة
وسبيل الاصابة وان لا ينساني من الدعاء في مظان الاجابة وقد اجزته
ايضا ان يروي عني جميع ما صح لي روايته بسندي المتصل الى اصحاب العصمة
عليهم سلام الله والرحمة سيما الكتب الاربعة للمحمدين الثلاثة رضوان الله عليهم وسائر
جوامع الاخبار لعلمائنا الاخيار قدست اسرارهم حرره بيده الداثرة المفتقر
الى عفو ربه في الآخرة العبد الجاني محمد حسين النجفي الاصفهاني ١٢ شعبان المعظم ١٣٥٠



آیت اللہ سید سبط حسین بن سید رمضان علی نقوی لکھنوی ہندی

(١٢٨۴۔ ١٣٧٢ھ۔ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي من على عباده بايضاح قواعد الاحكام وتنقيح مسالك
الافهام الى شرائع الاسلام والصلوة على رسوله المبعوث لهداية
الانام باتم قانون واكمل نظام وآله الهداة المبينين وجوه الحلال
والحرام برفع الخفاء وكشف الظلام اما بعد فان الله سبحانه
لم يخل الارض قط من عدول ينفون عن هذا الدين تحريف الغالين
وانتحال المبطلين وفقهاء امناء على حلاله وحرامه بهم تكشف
الغمة وتنجلي الظلمة وبهم يهتدي الساري ويقتبس القابس ومن
هؤلاء ولدنا الاعز الروحاني والعالم الرباني الحبر الفقيه المسدد
والمجتهد النحرير المؤيد [illegible] السيد علي نقي ابن ولدنا
الاجل الاكمل عمدة العلماء المحققين وزبدة الفقهاء المجتهدين
السيد ابو الحـ[illegible] النقوي اطال الله بقاءهما فانه سلمه الله مع
ما اوتي من صلاح الذات وسلامة الفطرة وحسن السيرة وصدق
الطوية لم يزل مكبا على تحصيل العلوم الدينية والمعارف اليقينية
في الهند ثم النجف الاشرف لدى العلماء المحققين واساطين
الدين حتى بلغ الدرجة السامية والدرجة القاصية الا وهي
درجة الاجتهاد التي بها حرم التقليد عليه وساغ العمل بفتواه
~~[illegible]~~
الخصوصات وقد قرت عيوننا اهل البيت بما رزقنا الله ومنحنا

في امر هذا الولد العزيز فشكر الله عدة ما في مكنون علمه و
مخزون غيبه انه ولي الخير والعطاء . واجزت له سلمه الله
ان يروي عني ما صح لي روايته عن شيوخ الطائفة وفقهاء
الاعصار من مشائخي العظام كآية الله الباهرة مجدد القرن
الرابع عشر السيد الاستاذ الميرزا محمد حسن الشيرازي
طاب ثراه والمحقق الكبير الفقيه النحرير السيد الاستاذ
الحاج الميرزا محمد حسين الشهرستاني وفقيه عصره العلامة
الشهير الشيخ زين العابدين المازندراني واستادي [illegible]
الفقهاء الربانيين وتاج العلماء المحققين مولانا السيد علي محمد
و خالي العلامة بحر العلوم المتلاطم امواجه في المعقول و
المنقول استادي ومن اليه استنادي مولانا السيد محمد حسين
ملك العلماء قدس الله اسرارهم بطرقهم المعروفة المقررة فليرو
عني كما اسند ابقاه بهذه الطرق لمن شاء كيف شاء ومن
الحري في تقدير هذا الولد العزيز ومقامه السامي في الفضل
والتحقيق ان اضيف له الى ما لقبه به ابوه لقبا آخر فهو اذن
سيد العلماء وفخر المحققين فالحمد لله سبحانه على ما آتاه من
نعمه السابغة والصلوة على سيد المرسلين وآله المعصومين
هداة الدين والسلام على كافة المؤمنين ورحمة الله وبركاته
حرره بيمناه الوازرة الداثرة خادم الشريعة الطيبة
سبط حسين
ربيع الاول سنة ١٣٥١ هـ

آیت اللہ سید ابو الحسن بن ابراھیم نقوی نصیر آبادی لکھنوی ھندیؒ

(۱۲۹۸-۱۳۵۵ھ-ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی کوّن العالم ببدائع صنعه وطرائف حکمته وجعل
الانسان اشرف مخلوقاته وابدع مصنوعاته ورقّاه من غاية
الحضيض الی اوج الشرف فخلق الخلق لکی يعرف والصلوة والسلام
علی رسوله المستفرغ وسعه فی تبليغ شرائع الاحکام والباذل جهده فی
تتميم مکارم اخلاق الاسلام والهداة الانام من الخاص والعام
الی مناهج الحق واليقين ومسالک الدين سيما ابن عمه علی المتفقه من
حضرة الذات اولاً وبالذات ثم من مدينة العلم بالف باب فانفتح له
من کل باب الف باب فکان بمنزلة الباب اما بعد فلا يخفی

ان التفقه مطلوب من العباد كفاية كما يدل عليه اية فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولذا اشتاقت اليه

نفوس قدسية وذوات قدوسية يشدون لذلك الرحال

ويقطعون السهول والاوعار وصرفوا هممهم وبذلوا انفسهم امتثالا

لامر المهاجرة وهو افضل المجاهدة فجزاهم الله خيرا واحسن لهم

اجرا وممن شمر عن ساق الطلب في نيل هذا المطلب العالم الكامل

والمجتهد العامل مهجة قلبي وثمرة فؤادي نور عيني وفلذة كبدي

ولدي السيد علي النقي سلمه الله وابقاه وحفظه وحماه فانه

بعد ما فرغ من تحصيل العلوم في وطنه ومحل اهله وسكنه

عطف عنان عزمه الى النجف الاشرف على مشرفه الاف التحف

فلما تشرف بتلك الساحة طوى كشحه عن الراحة حتى فاز بما فاز

وحاز ما حاز واستجاز مني اجازة وافية فكتبت له اجازة مفصلة

مبسوطة في ذي الحجة من السنة السابقة وارسلتها اليه لكني لم انص

فيها باهليته للاجتهاد وان امكن الاستدلال بها عليها بنوع

من التقريب لاجل انى ما كنت مطمئناً بكمال الاطمينان ثم قد
اخبرته سلمه الله اخباراً تاماً بعناوين مختلفة حتى مضت
سنة كاملة فاستكشفت من بعض ما ترشح من قلمه الملكة الراسخة
الاستنباطية والقوة القدسية الاجتهادية ووجدته سلمه الله
راقياً من حضيض التقليد الى اوج الاجتهاد فاشكر الله على
ما اتانى من النعم العظام والآلاء الجسام فولدى هذا اطول الله
عمره جامع لصفتى العلم والعمل وانه ممن يصدق عليه قول الصادق
عليه السلام من كان حافظاً لدينه صائناً لنفسه مطيعاً لامر
مولاه مخالفاً لهواه فللعوام ان يقلدوه ولقبت ولدى هذا
بلقب والدجدى سيد العلماء فان له اسوة منيرة كما اشرت
اليه سابقاً فى الاجازة المبسوطة وعلى الاخوان من المؤمنين ان
يغتنموا بركات وجوده ويستضيئوا بانوار علمه واعلم يا بنى انى
كتبت لك فى الاجازة المبسوطة فى الخاتمة انى ساقربه من
الخمسين فمن التاسع والعشرين من شهر صفر ادخل فى تسع واربعين

ولكن هذا كان من الغفلة والأحرى ان يكتب سأدخل في الخمسين

فمن التاسع والعشرين من شهر صفر ادخل فيه فاني ولدت في

التاسع والعشرين من صفر سنة تسع وتسعين بعد الف ومأتين

من الهجرة النبوية في بلدة بمبئ حين سافر والدي العلام رح

عاطفا عنان عزمه الى مشاهد ائمة آل البيت سلام الله عليهم

اجمعين في العراق ولا يخفى عليك اني قد نسخت ما كتبت من

الاجازة لمولانا السيد سبط حسن دام علاه فانه انكشف على

فيه ما انكشف وما كتبت له من الاجازة فهو عليه لا له كما لا

يخفى على من راجعه وتفطنه واطلع على حقيقة الحال وكتبت

اليه في ذلك ما هذا لفظه صديقي وخليلي مولانا السيد

سبط حسن دامت معاليكم غب السلام اني قد مرضت منذ

شهرين والمرض باق كما كان فزاد ضعفي ونحل جسمي ولعل هذا

منتهى عيشي وآخر عمري فلا بد لي من الاظهار بما اسررت اني

يا اخي نسخت ما كتبت لكم قبل ذلك اذ انكشف لدي ما انكشف

فلا يجوز لكم الرواية عني وعليكم رده الي فانه عليكم لا لكم كما لا يخفى
على الخريت الماهر حرره اقل الخليقة ولا شيء في الحقيقة ابو الحسن النقوي
بقلمه في سلخ صفر سنة ١٣٤٩ وأوصيك يا ولدي بالتقوى ونهي النفس عن
الهوى والحق ان اتباع الهوى مذموم شرعاً بل هو مناف لجواز التقليد
ولو كانت محللة ومباحة ولعل السر فيه ان المرء اذا قدر على مخالفة
الهوى يصير ذا الملكة المانعة عن المعصية وهي العدالة واتباع الهوى
يكشف عن مغلوبيته عن الهوى والدليل على ما قلنا رواية الاحتجاج
عن تفسير الامام عليه السلام في قوله ومنهم اميون لا يعلمون الكتاب
الآية والرواية طويلة لكنه لا بأس بذكرها فانها متضمنة على فوائد
جليلة وعوائد نفيسة وهي انه قال رجل للصادق ع فاذا كان هؤلاء
القوم من اليهود والنصارى لا يعرفون الكتاب الا بما يسمعون من
علمائهم لا سبيل لهم الى غيره فكيف ذمهم الله بتقليدهم والقبول
من علمائهم وهل عوام اليهود الا كعوامنا يقلدون علمائهم
فان لم يجز لاولئك القبول لم يجز لهؤلاء القبول من علمائهم فقال ع

بين عوامنا وعلمائنا وبين عوام اليهود وعلمائهم فرق من جهة وتسوية

من جهة اما من حيث استووا فأن الله تع ذم عوامنا بتقليدهم علمائهم كما ذم عوامهم بتقليدهم علمائهم ع

اما من حيث افترقوا فلا قال بيّن لي يابن رسول الله قال ان عوام

اليهود قد عرفوا علمائهم بالكذب الصريح وباكل الحرام والرشا وتغيير الاحكام

عن وجهها بالشفاعة والتعصب الشديد الذي يفارقون اديانهم

وانهم اذا تعصبوا ازالوا حقوق من تعصبوا عليه واعطوا ما لا يستحقه

من تعصبوا له من اموال غيرهم وظلموا وعرفوهم يتعارفون المحرمات

واضطروا بمعارف قلوبهم الى ان من فعل ما يفعلونه فهو فاسق لا

يجوز ان يصدق على الله ولا على الوسائط فلذلك ذمهم لما

قلدوا من عرفوا ومن علموا انه لا يجوز قبول خبره ولا تصديقه و

لا العمل بما يؤديه اليهم عمن لم يشاهده ووجب عليهم النظر بانفسهم

في امر رسول الله صلعم اذ كانت دلائله اوضح من ان تخفى واشهر من

ان لا تظهر لهم ولذلك عوام امتنا اذا عرفوا من فقهائهم الفسق الظاهر

والعصبية الشديدة والتكالب على حطام الدنيا وحرامها واهلاك

فلا يجوز لكم الرواية عنّي وعليكم ردّه التي فانّه عليكم لا لكم كما لا يخفى

على الخريت الماهر جرره اقلّ الخليقة ولا شيء في الحقيقة ابو الحسن النقوي

بقلمه في سلخ صفر سنة ١٢٤٩ه واوصيك يا ولدي بالتقوى ونهي النفس عن

الهوى والحق انّ اتّباع الهوى مذموم شرعاً بل هو منافٍ لجواز التقليد

ولو كانت محلّلة ومباحة ولعلّ السرّ فيه انّ المرء اذا قدر على مخالفة

الهوى يصير ذا الملكة المانعة عن المعصية وهي العدالة واتباع الهوى

يكشف عن مغلوبيّته عن الهوى والدليل على ما قلنا رواية الاحتجاج

عن تفسير الامام عليه السلام في قوله ومنهم اميّون لا يعلمون الكتاب

آه والرواية طويلة لكنه لا باس بذكرها فانّها متضمّنة على فوائد

جليلة وعوائد نفيسة وهي انّه قال رجل للصادق ع فاذا كان هؤلاء

القوم من اليهود والنصارى لا يعرفون الكتاب الّا بما يسمعون من

علمائهم لا سبيل لهم الى غيره فكيف ذمّهم الله بتقليدهم والقبول

من علمائهم وهل عوامّ اليهود الّا كعوامّنا يقلّدون علمائهم

فان لم يجز لاولئك القبول لم يجز لهؤلاء القبول من علمائهم فقال ع

بين عوامنا وعلمائنا وبين عوام اليهود وعلمائهم فرق من جهة وتسوية

من جهة اما من حيث استووا فان الله تعالى ذم عوامنا بتقليدهم علماءهم

اما من حيث افترقوا فلا قال بيّن لي يا ابن رسول الله قال ان عوام

اليهود قد عرفوا علماءهم بالكذب الصريح وباكل الحرام والرشا وتغيير الاحكام

عن وجهها بالشفاعات والتعصب الشديد الذي يفارقون به اديانهم

وانهم اذا تعصبوا ازالوا حقوق من تعصبوا عليه واعطوا ما لا يستحقه

من تعصبوا له من اموال غيرهم وظلموا وعرفوهم يتعارفون المحرمات

واضطروا بمعارف قلوبهم الى ان من فعل ما يفعلونه فهو فاسق لا

يجوز ان يصدق على الله ولا على الوسائط فلذلك ذمهم لما

قلدوا من عرفوا ومن علموا انه لا يجوز قبول خبره ولا تصديقه و

لا العمل بما يؤديه اليهم عمن لم يشاهده ووجب عليهم النظر بانفسهم

في امر رسول الله ص اذ كانت دلائله اوضح من ان تخفى واشهر من

ان لا تظهر لهم وكذلك عوام امتنا اذا عرفوا من فقهائهم الفسق الظاهر

والعصبية الشديدة والتكالب على حطام الدنيا وحرامها واهلاك

وكذا ذم عوامهم بتقليدهم علماءهم ع

من يتعصبون عليه وان كان لاصلاح امره مستحقا وبالترفرف بالبر و
الاحسان على من تعصبوا له وان كان للاذلال والاهانة مستحقا فمن قلد
من عوامنا مثل هؤلاء الفقهاء فهم مثل اليهود والنصارى الذين ذمهم الله
بالتقليد لفسقة فقهائهم فاما من كان من الفقهاء صائنا لنفسه حافظا
لدينه مخالفا لهواه مطيعا لامر مولاه فللعوام ان يقلدوه
وذلك لا يكون الا بعض فقهاء الشيعة لا جميعهم فاما من ركب
من القبائح والفواحش مراكب فسقة فقهاء العامة فلا تقبلوا
منهم عنا شيئا ولا كرامة وانما كثر التخليط فيما يتحمل عنا اهل البيت
لذلك لان الفسقة يتحملون عنا فيحرفونه باسره لجهلهم ويضعون
الاشياء على غير وجهها لقلة معرفتهم واخرون يتعمدون الكذب
علينا ليجروا من عرض الدنيا ما هو زادهم الى نار جهنم ومنهم قوم
نصاب لا يقدرون على القدح فينا فيتعلمون بعض علومنا
الصحيحة فيتوجهون عند شيعتنا وينتقصون بنا عند اعدائنا ثم
يضيفون اضعافه من الاكاذيب علينا التي نحن براء منها فيقبله

المستسلمون

المستسلمون من شيعتنا على انه من علومنا فضلوا واضلوا واولئك
اضر على شيعتنا من جيش يزيد لعنه الله على الحسين عليه السلام انتهى
وتقريب الاستدلال ان الظاهر من قوله مخالفا لهواه مطلق
الهوى وترك الاستفصال دليل العموم مضافا الى قرينة
قوله التكالب على حلال الدنيا وحرامها والاشكال في الحديث
بان قضية الانصاف ان الحديث شامل لاصول الدين فان
مورد السؤال انما هو فيه ولا يجوز حمل التقليد على ما لا يجوز
في الاصول لاستلزامه تخصيص المورد وهو قبيح في الغاية بل لابد
من حملها على ما يوجب الاعتقاد وهو عند التحقيق ليس تقليدا
بل هو اجتهاد نعم مقدماته حاصلة بواسطة حسن الظاهر
بالعالم الذي افاد متابعته ذلك الاعتقاد والكلام انما هو
في التقليد التعبدي وليس بين التقليدين قدر جامع يصح استعمال
اللفظ فيه على وجه لا يلزم استعمال اللفظ في اكثر من معنى فلا
وجه لما يتوهم من انه يحمل اللفظ على العموم ولا يلزم خلاف الظاهر

فی لفظ التقلید فان ذلک من الاصطلاحات المتأخرة کما
لا یخفی هذا ما استشکل به شیخ مشایخنا الانصاری مدفوع
بان قضیة الانصاف ان التقلید لیس من الاصطلاحات المستحدثة
بل الحق ان التقلید والفتوی کلاهما کانا فی زمن الائمة فان
الحجة فی زمن الانسداد لیس الا ما هو حجة فی زمنهم وهو الظنون
الخاصة کما حققناه واشرنا الیه فیما کتبنا من قبل فقد قام الدلیل
القطعی علی حجیتها فی صورة الانفتاح فی عرض القطع اما
الاجماع المنقول فالتحقیق انه من باب الخبر الواحد وکلما قام
الدلیل علی اعتباره اذا کان من باب الحس ونقل الاجماع لیس کذلک
کما قرر فی محله لکن الفقیه بعد الدخول فی مسئلة وانتهائه الی نقل
الاجماع سیما اذا کان مستفیضا لا یجتری علی مخالفته و
لعله لاجل الظن الاطمینانی وکیف کان فالاجماع المنقول
وان لم یکن فی زمن المعصومین لکن الاجتهاد بمعنی استفراغ
الوسع فی حکم شرعی بالادلة کان فی زمن الائمة قطعا فزرارة

واماله

وامثالهم كانوا يعملون هذه الظنون الخاصة من الظواهر

القرانية والظواهر مطلقا والاصول اللفظية وغيرها وهذا

هو الاجتهاد واما التقليد فليس له اصطلاح جديد بل

هو بمعنى رجوع الجاهل الى العالم في الحكم الشرعي وكان ذلك

في زمنهم عليهم السلام اذا عرفت ذلك فاعلم ان المعتبر من الاصول

الاعتقاد الجازم كما هو الحق فالحكم بعدم ايمان من جزم بالمعارف

الحقة بدون التفات الى دليل من عوامنا مشكل جدا ولو

كان بالرجوع الى عالم كما تقرر في محله فثبت القدر الجامع بين

التقليدين وتحقق الاطلاق فتم التمسك بالحديث على جواز

التقليد فتدبر

فقد فرغت من تسويد هذه الاحرف في التاسع والعشرين من

ذي الحجة الحرام من سنة الثامن والاربعين من الهجرة النبوية ثم وقع

بعد ذلك ما وقع فاضفت حين التبييض سطرا

و انا الاقل الاضعف

ابو الحسن النقوی [illegible]



آیت اللہ سید نجم الحسن بن اکبر حسین امروهی هندیؒ (۱۲۷۹-۱۳٦۰ھ-ق)

باسمه سبحانه

لقد رأيت ما كتبه السيد العلام في حق
ولده الفهام ونعم ما كتب في اظهار
جلالة الرتبة فانه اهل لها والمرجو من الله انسلاكه
في المجتهدين الكرام وشيوع افاداته
بين كافة الانام وبقاء وجوده دوام
الليالي والايام

وانا احقر الزمن السيد نجم الحسن عفي عنه

سید العلماءؒ

بعنوان

ادیب عربی و فارسی

(تائیدات و تصریحات علماء اعلام)

فہرست اعلام بترتیب تائیدات

الف: تائیدات ادب عرب

۱۔ آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ

۲۔ آیت اللہ محمد بن حسن جواد بلاغی ربیعیؒ (۱۲۸۲۔۱۳۵۳ھ۔ق)

۳۔ آیت اللہ مرتضی آل یاسینؒ

۴۔ آیت اللہ جواد بن محمد شبیبیؒ (۱۲۸۱۔۱۳۶۳ھ۔ق)

۵۔ آیت اللہ مرتضیٰ آل کاشف الغطاءؒ

۶۔ آیت اللہ محمد علی شرف الدین عاملیؒ

۷۔ آیت اللہ عبدالحسین حونریؒ

۸۔ آیت اللہ شیخ محمد جواد مشکورؒ

۹۔ آیت اللہ محمد حسین بن محمد مظہرؒ

۱۰۔ آیت اللہ کاشف الغطاءؒ

ب: تائیدات مدرس عربی و فارسی

۱۔ آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ

۲۔ آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاءؒ

۳۔ آیت اللہ ہادی کاشف الغطاءؒ

۴۔ آیت اللہ سید ہبۃ الدین بن محمد علی شہرستانیؒ (۱۳۰۱۱۳۸۶ھ۔ق)

۵۔ آیت اللہ محمد رضا آل یاسین کاظمیؒ

۶۔ آیت اللہ محمد حسین نجفی اصفہانیؒ

بسم الله الرحمن الرحيم
وله الحمد والمجد

بعد حمد الله الذي انزل القرآن على نبيه الامين بلسان عربي مبين وصلى الله على من نشأ في
البوادي وفصحى آل النوادي باللسان الضادي وعلى آله الذين هم سنوا نهج البلاغة وشرعوا
الفصاحة ومنهم تفرعت اصولها وعنهم تهذبت فروعها

وان من فروع تلك الشجرة الطاهرة المباركة السيد العالم الورع ابا التقي السيد علي نقي اللكنا
الهندي ادام الله تاييده وتسديده فانه قد نهل من موارد الادب حتى ارتوى وكرع
من مناهل لغة العرب حتى برع واكتفى وحاز ملكة الانشاء نظما ونثرا على اصول العربية
ومناهج الادباء الفصحاء وقواعد النحو والاعراب والرسوم المقررة لدى اولي الالباب
فهو بحمد الله حسن توفيقه قد بلغه الله من البلاغة غاياته ومن براعة نظم الشعر والقريض
اوزانه وقوافيه فكم سبكت قريحته الوقادة من قصيدة فريدة وابيات لا قصور
وهي في القوة والاتقان كالقصر المشيد بحيث يشهد له بالفضيلة كل فاضل
ونبيه وانه من ذوي الاداب والكمال الكامل فنسأله تعالى ان ينفع به طلاب العلوم ومن
مناهل الادب من لغة العرب التي هي الوسيلة والذريعة الى تحصيل علوم الشريعة
من الكتاب الكريم والسنة الشريفة فايده الله وسدده واسعده كما اسعده و
عليه وعلى جميع اخواننا المؤمنين ورحمة الله وبركاته حرره محمد الحسين آل
كاشف
الغطاء
٢٧ جمادى الآخرة سنة ١٣٥٠

بسم الله الرحمن الرحيم ولله الحمد وهو المستعان

ان سيدنا العالم العلم الاجل الافخم المبرز بفضله وفضائله والمتقدم بين أعداده السيد علي نقي النقوي دام فضله لهو السيد المقدم المجيد في العربية نظماً ونثراً هذه من علاوه احدى المعالي ادام الله تأييده

سلخ ج ١ سنة ١٣٥٠

حرره الاقل محمد جواد البلاغي
عفي عنه



بسم الله الرحمن الرحيم

لادب

من جعل بأعلى القدر نقي المحتد بين جنبيك نفساً قوية غذاؤها العلم وشعارها
ما اضافة بعض مساعيها ومحاسنها المكتسبة الى معاليها الموروثة فانت ولوجدان
البينات منجزة الجيل الحاضر ومأثرة العصر الجديد ان صنفت القريض فاقراط
وان ترسلت فالدر المنثور يتساقط من فم البليغ المصقع والخطيب
ولا تستنكر عليك صفات الباقعة الاوحد والجهبذ الفطحل فانت
شجرة الفصاحة وثمرة البلاغة اليانعة اسئله تعالى ان يجعلك نبراسا
على ضوء استبصاره في الزمن الحالك وان يحلي بمنظومك جيد الدهر
ويزين بمنثورك صفحات الكتب والرسائل انه ولي التوفيق)

حرره جواد كشبيبي



بسم الله الرحمن الرحیم

سبحان من نظم شمل الموحدین بجامعة الدین الحنیف والصلوة علی

الحکمة وفصل الخطاب فی بلیغ کلامه المتضمن لجوامع الکلم وعترته الذین

سنن الفصاحة وارشد والخلق الی نهج البلاغة (وبعد) فان العا

الکاتب الضلیع الباحث الأدیب السید علی نقی النقوی اللکهنوی

ایام افادا من انتجع سرح العلم والفضیلة واقتطف الثمار الیا

حدائق الأدب والبراعة واوفی الید الباسطة والشأو الواسع فی

والبلاغة بشعره الحاکی الشعری ونثره الباحی النثرة فاصبح من حلبة

وفرسان مضمار النظم والکتابة فی لغة العرب فجدیر برواد

وطلاب آداب اللغة العربیة ان یستضیئوا بنوره ویرتووا من

جدواه. والسلام علیه ورحمة الله وبرکاته

و انا الا...

المشهو...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد هشت نفوسنا ويملأ الفخر قلوبنا حينما نقف على نموذج من منشآت
العلامة المعظم السيد علينقي اللكهنوي في اللغة العربية فبينا نعرف
هندي اللغة لكهنوي الوطن اذا به يدلنا بادئ على نسبه وعبقريته على
فيتفوق في بنات اقلامه بفصاحة علوية حيدرية هي سر نبوغه العربي
ا النفوس اكبارًا واعجابًا وهذه الازهار النواضر من منظوم ومنثوره
في الكتب والرسائل والمجلات بما فيها من رصانة تركيب وحسن انتقاء واسلوب
صدق على براعة منشئها العربي المبين فهو لعمر الحق استاذ من اساتذة
مربية في هذا العصر [illegible] فياضة بالعواطف الشريفة وآثاره
في الغيرة على الدين واهله غنية عن البيان شكر الله سعيه وكثر في حماة
امثاله ٦ ٢٨/٨/١٢٥٠ هـ حرره بقلمه [illegible]

الحمد لله والصلوة والسلام على رسوله وآله

وبعد فان العلامة اللكهنوي هو من اولئك الافذاذ الذين تعشقوا الفضا
فامهروها من نفوسهم كل مرتخص وغال حتى اقترنوا بها اقتران السعد
فباتوا واياها متعانقين على منصة السعادة يتبادلان عواطف الحب وا
مراسم الاخلاص والولاء ، وما اهنأ الحياة مرتكزة على معانقة الفضيلة
اللذيذة وهي تلك الحياة التي يتمتع بها اليوم صديقنا اللكهنوي وآخرون من
الفضلاء ممن قفزت بهم نفوسهم العبقرية الى حيث الافق الاعلى فتطل
في جبهته نجوما لامعة يكاد نورها يخطف الابصار اولئك مصابيح الـ
الذين سيخرقون بانوارهم ظلمة الجهل ودجنة الباطل ما وجدوا الى ذلك
فمرحى لصديقنا اللكهنوي الذي انعطف الى نيل الفضيلة بهمته
حتى اقترن بها هذا الاقتران السعيد فكان ذلك جزاء له على جهوده
واتعابه المتواصلة التي بذلها في سبيل العلم والادب ، وما بنات
التي تمثلها لك هذه القصائد الغرائد والمقاطيع الغراء ، الا نموذجا من
لروحه الادبية المتصاعدة الى دماغه الكبير ، وليست براعته في
العربي شعرا ونثرا مهما كانت موضع الاعجاب والتقدير الا دون بـ
في سائر الفنون الاخرى فالسيد اللكهنوي عالم واديب معا ، وحسـ
الرجل ان يكون عالما واديبا

۲۵۰/۷/۲

مرتضى آل
[signature]

بسم الله الرحمن الرحيم

الشعر شعور، فشعر المرء دليل عقله، وآية فضله
ومرآة فكره

فصفات شعر المرء عين صفاته

للناقدين وقدره من قدره

الشعر بحر دقيق التركيب منضد اللفظ روحاني الأثر
تتمثل به الحقائق او التماثيل الخيالية بأبهى حللها، وخير الشعر
ما عبر عن الخواطر والعواطف بوضوح، وخير
خيره ما ضرب على الوتر الحساس فحرك الشعور
واهاج كوامن الصدور، فأشجى واذكى واضحك
وابكى

وشعر العلامة العالم السيد علي نقي النقوي من
هذا النوع فهو جيد الحبك صحيح السبك شريف المعنى
واضح المنهج،

ولقد لمست منه حفظه الله قمة النبوغ في كل حلبة تجري فيها
انظر الى آثاره تراه املك القلوب بمحرراته
العذبة الشهية طبع من مؤلفاته كشف النقاب
واقالة العاثر وقبل اكمال تبنك الموضوعين
تنافس رجال الخير وطلاب الحقيقة في بذل معارف
الطبع تقديرا للمقام السامي في العلم والعمل
= وفي ذلك فليتنافس المتنافسون = ويحق
بنا ان الحقق النقوي مثال النبوغ فهو
على حداثة سنه تربع على دست مشائخ الشيوخ
في العلم والعمل

اجل هو الضليع البحاثة المحقق الثبت في علم
الحديث والرجال والكلام والحكمة وعلوم العربية
الثلاث والتفسير والأصول والفقه وعقد

جرى إلى ابعد الغايات في الأدب العربي على أنه
هندي المولد والمنشأ واللسان ذلك من آيات
نبوغه فأصبح بحمد الله من ملوك البيان وأمراء
الشعر أنزلت الفصاحة على قلبه وهبط وحي البلاغة
على فؤاده فملك زمام صناعتي النظم والنثر
ولذا تراه متبحرا في مفردات اللغة عارفا بفصيحها
وركيكها ومأنوسها وغريبها عليما بأسرار الألفاظ
ونكاتها فهو عربي في نظمه ونثره وحديثه وخطابه
ولا بدع فقد

عرقت فيه البهاليل روم * عرقت فيه البهاليل نجب

أقل خدمة الشرع الشريف
محمد علي شرف الدين
الموسوي العاملي

غرة رجب سنة ٥٢

لمان الذي احل على القدر من الفضل محلا وجعله بابرها بالمناقب البيض مزينًا و محلا
الصرحن منال رفعة قوادم الافكار المستطيلة ونظرمنه علائم الاخطار العظيمة الجليلة
من جوهرة قدس يتيمة أواها ثغره وسبيكة نضار جل عن النظير خزفها فكره
حدائق فريض تلذ بها الاحداق دبجها حماسته ورموز معان دقاق كشفت عنها فراسته
فارس ميدان الادب والحائز من السبق القصب نحط عن شاوه جهد مجاريه
تدرك سيارة الشهب سعي مساعيه قد اتسع باشواط العروبة ميدانه وانطلق بالرعيل
عنانه فما الصارم الهندي بامضى بالنظم من فكره ولا الجوزاء باعلا من مراقب فخره
لا يكون نابغة العصر وهو من كنانة فقرة الظهر تفرع من زيتونة احمدية وبسق من
علوية اصلها ثابت وفرعها في السما تمد من المجد اليفاع ظلا تبارك من جعله اهلا

١٥ شعبان
سنة ١٣٥٠

عبد الحسين
الحويزي

بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على محمد وآله الطاهرين

اما بعد فان جناب السيد المعظم والمولى المكرم العالم التقي والفاضل النقي السيد علي نقي
الكناصوري دام ظله السني قد حاز من غالب العلوم مبلغاً شافياً وخصوصاً
علم العربية فقد فاق فيه من سواه نظماً ونثراً فيحق لمن اراد الغور فيه ان يرجع الى
بحره المحيط بانواره فيغترف منه ما يتوصل به الى تحصيل العلوم من معدن البلاغة
والفصاحة كتاب الله الكريم واخبار النبي واهل بيته عليهم صلوات رب العالمين
واسئله دوام التاييد له وتوفيق الطلاب للتعلم منه حتى ينهجوا منهجه والسلام
على كافة اخواننا الكرام حرر في ٢٧ رجب ١٣٥٠

الاحقر مشكور البلخي
محمد جواد طاب ثراه

بسم الله الرحمن الرحیم

حمداً لمن جعل [illegible] حقيقاً بالفضل والبلاغة نهج السداد . والصلوة على من هو اكمل بكرامة
نبينا محمد وعترته الامجاد . وبعد فان الاوراد [illegible] در حسن البيان والكلمة
مشرع فستقى منه رياض البيان وان ما جاهر ربي على ملاك الثار وارتوى قلم منه
المشرع الثار هو سيدنا المرتضى الرضي السيد علي نقي النقوي اللكهنوي كيف لا وهو
من دوحة افصح من نطق بالضاد وورد ينتهي الى باب مدينة العلم والرشاد ذلك
ذلك الا احدى مآثره ومحق من رائعات معانيه فلا يزال كاسب الفضل ويهوي [illegible]

[illegible] سنة ١٣٥٠

الاحقر محمد حسن ابن
الشيخ محمد [illegible]



بسم الله الرحمن الرحيم

ان من الشعر لحكمة وان من البيان لسحرا وان في
العقود المفصلة لآيات اقر لتنا منها جمل الغرا
و فصول الذكر وارتنا من مبدعها فارسا قد شيا
لا ينال شأوه ولا يدرك في مضامير الفصاحة والبا
وما شعر الرجل الا مرآة التي تحكيه وما قوله الا قل
فيه وتفاوت اقدار الرجال بتفاوت ادراكها
على قدر هممها ولكل امرئ غاية وغايات الكبرا
ولقد حاز السيد العلامة النقي من الغايات افضلها
اجلها واكملها فلم الحظ فضيلة الا رأيته السابق
ولا اكرومة الا ابو عذرتها والمتقدم فيها وهم
تدلك على مكرمانه ولا ينبئك مثل خبير

بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله وحده

نعم لا شك ولا ريب في ان جناب الفاضل العلامه السيد علي نقي النقوي دامت
لم يزل مدة اقامته في النجف الاشرف لتكميل دروس الفقه والاصول مشتغلاً
في اللغتين العربية والفارسية مداوماً على ذلك وله حذق تام ومهارة كا[ملة]
صناعة التدريس

من الراجي عفو ربه المدعو بالهادي
آل المرحوم كاشف الغطاء

الحمد لله رب العالمين والصلوة على افضل سفرائه وخاتم انبيائه

محمد سيد المرسلين وعلى آله البررة الاتقياء المعصومين واللعنة

على اعدائهم اعداء الدين وبعد فان العالم العلامة التقي والعالم

الصفي حضرة السيد علي النقي النقوي اللكهنوي دام مجده

ما برح زمن اقامته في النجف الاشرف زاده الله شرفا لتعلم

دروس الفقه والاصول مشتغلا بالتدريس في اللغة العربية

والعربية وباذلا جهده فيه حتى [illegible] بذلك الفهم [illegible]

بالفقه الكامل والنظر [illegible] والكفاية [illegible]

في التدريس بها فكرا [illegible] ونفع به المؤمنين

وايده بشريعة جده سيد المرسلين صلوات الله عليه وآله

الاطيبين ولا زال مؤيدا وموفقا لترويج الشرع [illegible]

حرر في ١٧ محرم الحرام ١٣٥١ الاحقر ابو الحسن الحسيني

بسم الله الرحمن الرحيم
وله الحمد والمجد

وسلام على عباده الذين اصطفى ، نبدي ان السيد العا
الورع التقي السيد علي نقي النقوي ما انفك مدة
في النجف الاشرف وهجرته اليها لتكميل دروس الفقه والا
مشتغلا بالتدريس في اللغتين العربية والفارسية
احرز فيهما قصب السبق وحاز في صناعة التدريس الم
والحذق فجدير ان يعتمد عليه ويستند اليه والله الموفق والم

محمد الحسين آل كاشف الغطاء

٩ محرم ١٣٥١



بسم الله الرحمن الرحیم

سماحة العلامة المصلح الکبیر حجة الاسلام والمسلمین السید هبة الدین الحسینی الشهرستانی
بعد تقدیم اطیب التحیة واجل الاحترام : هل لکم اطلاع بان العالم الفاضل — م
الافاضل — فضیلة السید علی نقی النقوی — دام علاه کان مدة اقامته فی النجف الا
لتکمیل دروس الفقه والاصول لم یزل مشتغلاً بالتدریس باللغتین العربیه والفارس
مع حذق ومهارة فیه فان کنتم علی علم من ذلک فبینوا لنا ولازلتم منارا للدین۔

الحاج [illegible]
محمد صادق [illegible]
[illegible]

الجواب بسم الله ولله الحمد

نعم ان السید الاجل المنوه فی السؤال باسمه الشریف کان اثناء اقامته
فی النجف الاشرف واشتغاله بتکمیل العلوم الدینیه مشتغلاً بتدریس
الکتب العلمیه باللغتین العربیة والفارسیه بحذاقة ومهارة۔

حرره خادم العلم والدین
هبة الدین الحسینی الشهرستانی



بسم الله الرحمن الرحيم

ان جناب العلامة الهمام ملاذ الانام وركن الاسلام السيد علي نقي النقوي اللكهنوي كان في النجف الاشرف محط انظار العلماء والفضلاء مشهوراً بفضيلته بين العرب والعجم مدرساً في علوم الدين باللغتين العربية والفارسية بارعاً في صناعة التدريس بحذق ومهارة مشهود له فيهما والحمد لله رب العالمين - حرر ذلك في ٢٦/١/١٩٥١

حرره الراجي محمد رضا
آل ياسين الكاظمي



بسم الله الرحمن الرحیم

مخفی نماناد که جناب مستطاب شریعتمدار صفوة العلماء الاعلام ثقة الاسلام المؤید بتایید الله القوی

قدوة السید علی نقی النقوی دامت افاداته و تاییداته دارای مراتب سنیه علمیه و عملیه

و اخلاق حمیده زکیه و کمالات صوریه و معنویه می باشند بخصوص در لسان فارسی

مهارت تامه دارند و از عهده تدریس کتب فارسیه با حسن وجه و کمال خوبی بر آمده اند

دیگر چه این حقیر نسبت بمقامات رفیعه و مراتب منیعه آنجناب دام علاه شایان

ذکر نمی باشد ولی محض تنبیه اخوان دینی ایدهم الله بحسن تاییده تحریر شد البته

نعمت وجود محترم آنجناب دام علاه را مغتنم دانسته از هیچگونه استفاده از آن

وجود محترم خودداری ننمایند و از هر قسم مساعدت با آنجناب دریغ ندارند.

والسلام علیه و علی جمیع اخوانی المؤمنین و رحمة الله

حرره الاحقر [illegible]
محمد حسین الحسینی [illegible]

محمد حسین
[illegible]

سيدي الاستاذ الفاضل السيد علي النقي ادام الله لي شريف وجوده السامي

بعد التحية :

اعرض انني رجل عاملي لي في النجف سنة ونصف تنقلت بين ايدي الاساتذة الذين يصدق عليهم الاجتهاد : وقد مشيت الى اكثرهم : وعدة من قرأت عندهم ما يقرب من عشرين استاذا ولم ار من احد منهم طريقة منتجة بل ارى نفسي كمن يمشي القهقرى لعله ما ذكر وان لي والدا يتوقع مني الخير لما يعرفه من قابليتي وهو من اهل العلم : ولكنه في هذه الايام ينكت علي وعلى اشتغالي لما يره من عدم تقدمي وانه لا يعرف ما العلة والذي عرقل مساعي سلوكهم بي طرائق معوجة متشعبة ! ولقد وقعت منك على ما ابهرني وجعلني كالعاشق لبيانك الباهر : على اني الحظ منك عدم البناء على مشكل ولست تدع طريقا لمن يتكلم بالدرس اذ انت تسفر له عن حقائقه وما يحدس بافكاره فيا حياك الله حفظه الاستاذ ؟

واني فكرت بان آتيك بوسيلة لان تجعلني من جملة من سعدوا باحتضانهم القدح العذب من بيانك واخذهم العلم عن اهله : فلم يمكني ان اجعل الوسيلة مكارم اخلاقكم الكريمة : وها قد اقدمت لعريضة الرجاء بذلك فبعد ان منت مطامع والدي التي تتجلى في سماء الاماني املة الخير متوقعة له : فيشكرك هو وعائلة لنا في صميم الامر بيضاء : واكون لك ما دمت شاكرا

الامل ان لا تخيبني ولو بان تجعل ذلك قربة لله تعالى وتخلصني من ايدي اولئك الادعياء الجائرين في ادعائهم وفي تعابيرهم الباهتة فاكون عندئذ مستقلا الان

اقلب اسمي العبد الاقل

عبد المنعم

شراع

رأي الجعل المعروض

القادي

المخلص من

زلي ح :

واما الدرس

في مفتوحا الان ابر

اشبه بسرا غير

يمشي المدة

يكفي في التسمية

لبسط فايها

سمتم فاني ممنون

بجنبا الجميع

لو امكن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹ موزی الحجہ ۱۳[illegible]

دام فضلکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible] آپ کے [illegible] کے حادثہ ارتحال [illegible]

[illegible] قلبی کا اظہار [illegible] ہم تینوں قطعات تاریخ کے ساتھ [illegible] بھیج

اطلاع [illegible]

مخلص

علی نقی النقوی [illegible]

وقفا بك الهند فالوجع [illegible]
وشمل جماه حولاه مصغر
بكل صبح ومساء يوم
يرى ركن لزوقا الى الدهر
ولا كالنوم حيث قضى هلم
سبق صادقا في كل مخبر
وقدما هاجر الاوطان يسعى
لجمع ذخائر التقوى فاكثر
وبز ذخائر اقصاه مسبق
غداة الامتحان بكل منظر
مقام بیشروح الذين حقا
فاعذر كلما بالوعظ انذر
ومعترك الحجاج اذا تراه
ير تسطا الخصوم فعل غضنفر

پیدا بالیں ز شرع مطہر [illegible]
کو به عشق [illegible]
بر صبح و مسا [illegible]
ستون [illegible] سرنگون از شرع انور
خصوصاً [illegible] گر دیده
که برده صدقه وی کالشمس اظهر
گزیده راه غربت از [illegible]
گرانه فرزند نقود علم [illegible]
ببرده گوی [illegible]
برفت [illegible] فضل اکثر
[illegible] وعظ [illegible]
بو [illegible] کرد قطع [illegible]
وچون [illegible]
قتال خصم پس [illegible]

مذہب کے لیے ہر وقت نکلا
گلشن سوکھا، مجمع بکھرا
ہر صبح کو بھی اور شام کو بھی
ہو دین کا ستون الگ لگ گیا
اور آج اٹھا وہ ایک عالم
جو جانتا ہے جو سچا نکلا
غربت پکڑی، گھر بار چھوڑا
تحصیل علم کا شوق بہت تھا
ممتاز ہوئے، اول نکلے
جب ممتحنوں نے انھیں جانچا
تبلیغ میں جب معروف ہوئے
منکر کا بہانہ ختم کیا
جب معرکہ کوئی پیش ہوا
دیکھے گئے وہ شیر ہیجا

[illegible]

ہو رہی ہیں فضائل عرض [illegible] معلوم ہوئیں [illegible] کو صبر [illegible] ہو رہا ہے [illegible] کا انسیا مجھے

وماء العین من حفصی [illegible] حسبنا اللہ [illegible]

[illegible] صبر و تحمل کا یارا

وکلف [illegible] [illegible] وہ قاری گیا ہو کہ بعض اوقات شوقہا

ولم اجد العدیل [illegible] ہے [illegible] عدیل [illegible] لا عدیل اس اخر کا پایا

فلت [illegible] لا اھل علم [illegible] مدرسہ [illegible] اور بھی ہیں تو سنو تاریخ

[illegible] اھل [illegible] عدیل اخر ہو گیا ہے

۱۳ ۲ [illegible]

[illegible]

جناب عمدۃ الافاضل مولانا سید ناصر حسین صاحب [illegible]

۱۶ اکتوبر ۱۹۲۳ء [illegible]

علی نقی النقوی [illegible]

۲۸ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۷۱

دام فضلکم السامی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ ... آپ کے والد ماجد اعلی اللہ مقامہ کے حادثہ ارتحال پر

... تاثرات قلبی کا اظہار ... تین ہم معنی قطعات تواریخ کے ساتھ ... حاضر ہیں

اطلاع جائے تحریر ...

والتسلیم

علی نقی النقوی عفی عنہ ...

فقدانک الهدی فی الوجهین	پیدا بالیم بر شرع مطهر	مذہب کے لیے ہر وقت نکا
و شمل حماہ حلالہ ...	کو ... بشر ...	گلشن سوکھا، مجمع بکھرا
بکل صبیحۃ و مساء یوم	ہر صبح و شام روز ...	ہر صبح کو بھی اور شام کو بھی
... رکن ... الدهر	... سرنگون از شرع انور	ہر دین کا ستون اک لگ گیا
ولاکا ... قضی ھمام	خصوص ... حرمت کرد ...	اور آج اٹھا وہ اک عالم
... صادقا فی کل مخبر	کہ بود صدق وی کالشمس اظہر	ہر جا ہم میں جو سچا نکلا
و قد ما هاجر الاوطان یسعی	گزیدہ راہ غربت از ...	غربت بکڑی، گھر بار چھٹا
لجمع ذخائر التقوی فاکثر	کہ اندوزد تقوی و علم ...	تحصیل علم کا شوق ...
و ... ذخائر افضات سبق	...	ممتاز ہے، اول نکلا
غداۃ الامتحان بکل منظر	برقت ... فضل ...	جب ممتحنوں نے ... جانچا
... الذی ...	...	... جب معروف و
فاعذر ... بالوعظ ...	...	منکر کا ... کیا
و معترک الحجاج اذا تراه	...	جب ... کوئی ... ہوا
... الخصوم ...	قبال ... بس ...	دیکھا گیا وہ شیر ہی تھا